

نور علی نوید کمالی اللہ لنورہ مشکوٰۃ

کتاب شریف و محیۃ لیلیٰ کنوز احادیث و امفاج ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی



عالم نبیل فاضل خیریل محدث فقیرہ ہمدان مولانا مولوی قطب الدین خان صاحبی حرم مغفور

منشہ مطبعہ نولکشو مقالہ کھڑومین ہو

فہرست جلد دوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مطا ہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۴	کتاب جنازوں کا	۱۶۳	باب دیکھنے جانہ رمضان کا	۳۰۶	باب استغفار و توبہ کا
۱۵	باب پوچھنے بایکا اور ثواب بخاری کا	۱۶۷	باب کل تفرقہ روزنہ کا کہ اس میں ہر ایک کا	۳۱۸	باب بیچ بیان ان حدیثوں کے متعلق بیابان
۲۵	باب آرزو کرنے موت کا اور فضیلت	۱۷۱	باب پاک کرنے عذون کا غیبت وغیرہ	۳۲۲	باب ان دعاؤں کا کہ چھ دن سے دس چھ شاہ اور
	یا درکنہ اس کے	۱۷۱	فصل ناسد سبھو کی اور قضا کفارہ	۳۳۴	باب دعاؤں متفرقہ کا بیچ وقتوں مختلف کے
۳۲	باب اس چیز کا کہ رکھی جاتی ہے نزدیک		لازم آئیگی -	۳۴۵	باب بنیاد مانگنے کا
	اس کے کہ حاضر ہوئی اسکو موت	۱۷۳	فصل بیچ بیان کفار اور کفارہ کے	۳۵۱	باب ای دعاؤں کا کہ جامع ہیں
۳۳	باب بیچ بیان غسل میت کے اور کفن اس کے	۱۷۴	فصل بیچ بیان بیرون توڑنے والیوں کا	۳۵۸	کتاب بیچ کا -
۳۸	باب چلنے کا ساتھ جنازہ کے اور نماز		روزہ کے اور قضا آئیگی	۳۶۶	باب احرام باندھنے کا اور لیک کینے کا
	چھنے کا اس پر	۱۷۶	فصل مکروہات اور غیر مکروہات ترک کرنے	۳۷۰	باب تقدیر حجتہ الوداع کا
۶۱	باب دفن کرنے مردوں کا		فصل ان چیزوں کی کہ روزہ توڑنا دس ہے	۳۷۸	باب باطل ہونے کی مین اور طوان کرینیکا
۶۹	باب رونے کا میت پر		ان کے سبب سے	۳۸۵	باب بیچ چھ ہفتہ کے حرم مین -
۸۳	باب زیارت کرنے قبروں کا	۱۸۳	باب روزہ مسافر کا	۳۸۸	باب بیچ بیچ عوفات و فردا سے
۸۸	کتاب زکوٰۃ کا	۱۸۵	باب بیچ بیان قضا روزہ کے	۳۹۲	باب بھیکہ لکھ کر لوں کا شماروں پر
۱۰۱	باب اس چیز کا کہ واجب ہوتی ہے اس کو زکوٰۃ	۱۸۷	باب روزہ نفل کا	۳۹۴	باب ہرے کا
۱۱۱	باب صدقہ فطر کا	۱۹۷	باب بیچ بیان تہہ اور لواحق باتوں پہلی	۳۹۹	باب سر منڈانیکا
۱۱۳	باب اس شخص کا کہ نہیں حلال ہے	۲۰۰	باب لیلیۃ القدر کا	۴۰۰	باب حدیثوں متعلقات چلے بایک کا
	اسکو زکوٰۃ کھانا اور لینی	۲۰۵	باب اعتکاف کا	۴۰۲	باب خطبہ دن تحریک اور بھیکہ لکھ کر لوں کا
۱۱۸	باب اس شخص کا کہ نہیں دست سوال	۲۱۰	کتاب فضیلت قرآن کا	۴۰۹	باب ان چیزوں کا بیچ اتنے عموم
	کھانا اسکو اور اس شخص کا کہ دست ہے اسکو	۲۲۲	باب بیچ بیان متعلقات چلے بایک	۴۱۴	باب اسکا کہ بیچ حرم شکارت
۱۲۵	باب فضیلت بیچ کرنے مال کی اور بیانی بیچ کا	۲۵۰	باب اشتغاف قرآن کا	۴۱۷	باب دیکھ عموم اور فوت ہوجانے بیچ کا
۱۳۵	باب فضیلت صدقہ کا	۲۵۸	کتاب دعاؤں کا	۴۲۰	باب بیچ بیان دست کے کے
۱۴۸	باب سب سے زیادہ مستحق	۲۶۷	باب کریمہ کا اور نزدیک حاصل کرینیکا	۴۲۵	باب بیچ بیان مسائل تفرقہ کے اور بیچ نفل کے
۱۵۳	باب بیچ بایک کہ دست اپنے خاندان کا	۲۷۷	کتاب بیچ بیان ناموں اللہ کے	۴۲۹	فصل دعاؤں حج کی
۱۵۵	باب اس شخص کا کہ نہ لیوے تہہ دے جو اپنے کو	۲۹۵	باب ثواب کہنے سبحان احمد اور الحمد	۴۳۱	باب حرم مدینہ کا
	کتاب سب روزہ کا		اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کا	۴۴۴	فصل فضائل مدینہ منورہ کا

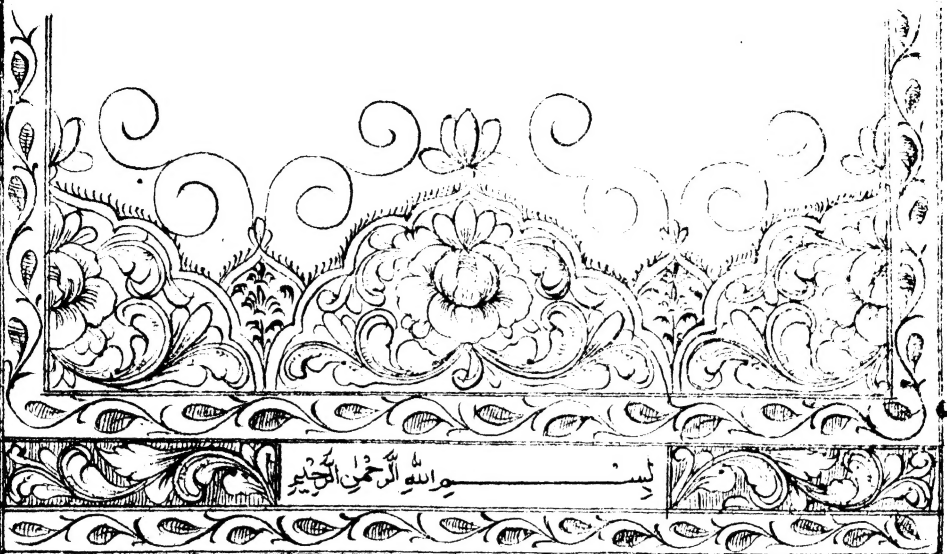
نور علی نور محمدی اللہ لنورہ مشکوٰۃ

کتاب شریف و محقق لطیف کنوز احادیث را مفتاح ترمذیہ مشکوٰۃ الصالح اعنی



در عالم نبیل نا نسل خریل محدث فقید ہمدان مولانا مولوی محمد قلی نقوی دہلوی ترمذیہ مشکوٰۃ

مشکوٰۃ نوکشتہ مقالہ کھنومین ہوا



کتاب الجنائز کتاب پر بیان جنازوں کے ف جنازہ جمع جنازہ کی اور جنازہ ساتھ زبرجیم کے اور زبرجیم کے معنی میت کے کہ تخت پر ہوا اور ساتھ زبر کے فصیح تر ہے اور بعضوں نے کہا کہ جنازہ ساتھ زبرجیم کے معنی میت کے اور زبرجیم کے معنی تخت کے کہ سپریت کو رکھ کر لیجاتے ہیں اور بعضوں نے بالعکس کہا ہے یعنی جنازہ جیم کے زبرجیم کے معنی میت کو کہتے ہیں اور جیم کے زبرجیم کے معنی تخت کو کہتے ہیں ہر حال میں **باب** غیاۃ المریض و ثواب المریض باب پر بیان پوچھنے بھاری کے اور ثواب بھاری کے **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعوا الخادم وعودوا والمریض وکفوا العاۃ ذلہ الخادم سے روایت ہے ابن موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلعوا الخادم وعودوا والمریض وکفوا العاۃ ذلہ الخادم اور فقیر کو اور پوچھو بھاری کہ اور فقیر اور فقیری کو لینے دشمن کے ہاتھ سے روایت کی یہ بخاری نے **ف** یہ سب اوامروا وسطہ وجوب علی الکفایۃ کے ہیں پس اگر ایک ہی لاوے ساقط ہوتا ہے گناہ اور ان کے ذمہ سے لیکر تاجہ سنت اور باعث ثواب ہر اور اگر کوئی بھی بجا نہ لاوے سب گناہ کارہون کے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ سب کو کھلا نہ سنت ہو اگر حد انظار لینے ہلاکت کو نہ پہنچے اور فرض ہو اگر انظار کو پہنچے اور فرض کفایہ ہو اگر متعین ہوں کوئی لینے مثلاً ایک شہر میں کوئی آدمی دوسری مقدور ہوں اور فرض عین ہو اگر متعین ہوں لینے مثلاً ایک شہر میں ایک ہی شخص مقدور رکھتا ہو اور اور مفلس عین اور بھاری سے بھی سنت ہو اگر کوئی خبر گیران بھاری کا ہو اور واجب ہو اگر کوئی خبر گیران اسکا نہ ہو علی ایہیۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسکین علی سائر رحمۃ اللہ علیہ عیادۃ المریض و طریح الجنائز و اجابۃ الدعوات و کشفۃ العالین متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق مسلمان کے مسلمان پر پانچ ہیں جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بھاری کا اور ساتھ جانا جنازہ کے اور قبول کرنا دعوت کا اور جواب دینا چمپک والے کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ پانچ باتیں فرض کفایہ ہیں اور کرنا سلام کا سنت ہے وہ بھی حقوق اسلام سے ہے چنانچہ اگے حدیث میں آویگا لیکن بیعت افضل فرض ہے اسلیکے کہ اس میں کوئی موضع ہر اور سبب ہر اداسے واجب کا اور پوچھنا بھاری کا اور ساتھ جانا جنازہ کے اور اہل بدعت مستثنیٰ ہیں انھیں لینے روافض وغیرہ کی نہ خبر پوچھنے نہ انکے جنازہ کے ساتھ جاوے اور قبول کرنا دعوت کا لینے اگر کوئی بلاوے

مدد کرنے کے لیے قبول کرے اور یا دوسرے اور بعضوں نے کہا کہ نہیافت کے لیے بلا دے تو حاضر ہووے بشرطیکہ ائمن گناہ متواتر امام غزالی نے
 کہا کہ جو گناہ نازدہ منافرت اور نام و نمود کے بیکارین نہ قبول کرے اور سلفت لینے صحابہ اور اگلے علما مکروہ رکھتے تھے انکو اور جواب دینا
 چھٹیک دالے کا لینے اگر وہ الحمد للہ کہہ تو اس کے جواب میں کہ یہ حکم اللہ لکھا ہی تھو "سنۃ میں کہ یہ سب حق اسلام کے ہیں یا برہن
 ائمن سب مسلمان نیک بھی اور بر بھی لینے تو بتا کر غیر متبع نہ جاسا کیا جاوے نیک ساتھ ایذا شت اور منافق کے نہ قا جریعہ الا اعلان
 گنہ کرنے والا مع دوح و غنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق المسلم على المسلم سرقة فیک ما یمن یارسل
 اللہ قال ذلک الفیض فسلک علیہ واذا ذاک فاجنبہ فراذا استکصحت فانعم لک مراد اعطسک لک اللہ فیضہ فاذا اضرک
 فحکما ذاک اما ان تاجبہ امر واک مسک لک اور روایت ابو ائمن ابن ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق
 مسلمان کے مسلمان پر چھ بین عرض کیا کیا کیا ہیں وہ اور رسول خدا کے فرمایا حیثوت کہ ملاقات کرے تو مسلمان سے پس سلام کر اس پر
 اور حیثوت بلا دے شکو لینے مدد کرنے کے لیے یا نہیافت کے لیے پس قبول کر اور حیثوت خیر خواہی چاہے تجھے پس خیر خواہی کرو اسطے
 اس کے اور حیثوت چھٹیک بھر الحمد للہ کہ پس جواب دے اسکو لینے یہ حکم اللہ کہ اور جب بیمار ہو پس پوچھ اسکو اور حیثوت مر جاو
 ساتھ جائے لینے ناز و دفن کے لیے روایت کی یہ مسلم نے ف اور جب بیمار ہو پس پوچھ اگر چہ اکیلا ہو اور یہ حیثوت ہو کہ بعض اوقات
 میں عیادت بیکار کی نہ کیا دوسرے کچھ اصل اسکی نہیں بلکہ باطل ہے اور اس حدیث میں بیان خیر خواہی کا زیادہ ہے اور اس میں حقوق مسلمان
 مسلمان پر چھ فرماتے اور اوپر کی حدیث میں پانچ پس مراد حضرتین ہر حقوق مسلمان کے سب ہیں ہر مقام میں کچھ کچھ ائمن سے بیان
 فرماتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ احکام وہی میں ہدیج لینے ستر ستر کر نازل ہوئے ہوں لینے پہلے پانچ نازل ہوئے ہوں بھر چھ
 ع و غنہ البراء بن عازب قال سمعنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبع و یبکنا عن کسبہ امر کا لینا ذیہ الیہ
 و التیاج الخاری و ذیہ الباطنی و رد السلام و اجابة الذی عنی و انوار المقسود و لغیر الخالوم و کھانا عن حکام الذہب
 و عن الحیر و الاستبراء و الذی یلج و الذی یلج و الحرام و الفیسی و الذی یلج و الفیض و فی ریا و ترو عن الشریح الفیض و ان یکن
 شرب جینائی الذی انما کوشروہ جینائی الذی لا یستغنی عنک و روایت ہر بہن عازب سے کہ کہا حکم کیا ہو کہ خیر خواہی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں
 کا اور منع فرمایا سات چیزوں سے حکم کیا ہو کہ سات عیادت بیمار کے اور جانیکے ہمراہ جازہ کے اور جواب دینے چھٹیک والے کے اور جواب دینے
 سلام کے اور قبول کرنے بلانے والے کے اور سچا کرنے قسم کھانے والے کے اور مدد کرنے مظلوم کے اور منع فرمایا ہو کہ پچھنے انکو مٹی سونے کی سے
 اور پچھنے رشیم کے سے اور اطلس کے سے اور لاہی کے سے اور استعمال کرنے زین پوش سرخ کے سے اور پچھنے قسی کے سے اور منع فرمایا استعمال کرنے
 باسن چاندی کے سے اور ایک روایت میں ہے پچھنے سے چاندی کے باسن میں اس لیے کہ تحقیق جو شخص ہو گیا ائمن و نیامین نہ ہو گیا ائمن ہی
 آخرت کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سچا کرنے قسم کھانے والے کے لینے اگر کوئی شخص قسم کھاوے اکیلا آئندہ پر اور تو قادر ہو اوپر
 پوری کرنے قسم اسکی کے اور ائمن گناہ نمودن اگر قسم کھاوے کہ میں تجھے عداوت میں ہو گیا میان تک کہ کہے تو ایسا کام اور تو قادر ہو کہ
 کرنے پر پس کرتا کہ اسکی قسم ٹوٹے نہیں اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ اگر کوئی سکھ قسم دلاو سکھ تجھے خدا کی قسم یہ کام کر تو مقصد ہے اسکو
 کہ کہے وہ کام واسطے تعلیم نام پر ورکار کے اگر چہ لازم نہیں اور مدد کرنے مظلوم کی واریب ہر داخل ہے ائمن مسلمان اور ذمی اور
 کہی ہوئی ہر مدد ساتھ قول کے اور کبھی ساتھ فعل کے اور مشرہ اس زین پوش کو کہتے ہیں کہ روئی بھری ہوئی ہے ائمن اور اسکو

زمین پر ڈال کر بجھتے ہیں اسکو مٹا دینے کے لئے ہین عادات مجھے ہے جو کہ وہ ازراہ مکبر کے حریر و دیرا وغیرہ سے بنتے ہیں پس وہ اگر جریحہ جو ہر رنگ کا حرام ہو
اور اگر جریحہ کا نواہر جو سفوف و مکروہ ہوا زمینیں تو زمینیں اور قسقی نام ایک کپڑے کا ہوا کہ ریشم اور کتان سے بنجا جاتا ہے مشوب ہونے سے کہ وہ
ایک قرین ہر مصر کا اور استعمال کرنے چاہی کے باسن سے منع فرمایا اور یہی حکم سونیک باسن کا ہر یکہ اس سے بھی زیادہ گناہ ہوا اسکا استعمال گناہ
اور یہ چیزیں جو مذکور ہوئیں مردوں کو منع ہیں موائے باسن چاندی کے کہ مردوں اور عورتوں کو دونوں کو استعمال الٹا درست نہیں اور
نہ بیو کا اس میں آخرتین نماز میں ہے جو کہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے کاندھیں آخرت میں مدت عذاب اپنے ہم یا وقت وقوف اور حساب کے باعث
میں ایک مدت تک نہیں پتے کا پھر بیو کا اور ایسی ہی مردانہ پتے ریشم سے جو اس حدیث میں من لیس فی الدنیا لیس فی الآخرة اور ایسی ہی
نہ اپنے شراب سے اس حدیث میں من شراب فی الدنیا لیس فی الآخرة + ح و سحن نوکات قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کرات المسکر اذا عا د نھا المسلم لم یزک و اخر منہ الجنۃ حتی یرکحہم رکھہ المسلم اور روایت ہر نوکات
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان حیو قوت پوچھتا ہے سبحانی اپنے مسلمان کو ہمیشہ رہتا ہے جو میری خوشی و بہشت کے
میان تک کہ میرے روایت کی یہ مسلم نے کہ سبب سی کر نیکی طرف عبادت ہمارے کے لائق جنت اور یہ وہ خوری اسکے کے ہوتا ہے + ح
و سحن انی ہر نوکات قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول لیکم النبیۃ یا ابی ادم یوسف
فلو نفعک قال یارب کیف اعودک وانت رب العالمین قال ما علمت انما خلدی فلانا ربی فکرم فکرم
اما علمت انک لو ہک نہ لو جلد فی عینہ ما یابن ادم انما علمت انک لو یطعمنی قال یارب کیف اطعمک
وانت رب العالمین قال اما علمت انک استطعمک عینی فلان لو نطعمک اما علمت انک لو اطعمک
لو جلدت ذلک عینی یا ابن ادم استغفرک فلم تستغفر فی قال یارب کیف استغفرک وانت رب العالمین
قال استغفرک عینی فلان لو نغفر اما علمت انک لو استغفرک و جلدت ذلک عینی رو کہ مسکر کو
اور روایت ہر نوکات سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماوے گا دن قیامت کے امر بیٹے آدم کے
بھائی جو امین ہیں نہ پوچھتا تو نے مجھ کو کہ کیا اس رب میرے کس طرح پوچھتا ہے میں مجھ کو تو پالتے والا ہے عاملوں کا یعنی اور پاک جو پاکاری
سے فرماوے گا اللہ تعالیٰ کیا پوچھتا تو نے کہ تحقیق بندہ میرا فلا نا بھائی جو امین نہ پوچھتا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پوچھتا تو اسکو اللہ
پاتا مجھ کو نزدیک اسکے یعنی مٹا میری اس بیٹے آدم کے کھانا مانگا میں نے تجھے پس نہ کھلایا تو نے مجھ کو کہ کیا اس رب میرے کس طرح کھاتا میں مجھ کو
اور تو پوچھتے والا عاملوں کا یعنی اور تو کسی کا محتاج نہیں فرماوے گا اللہ تعالیٰ کیا پوچھتا تو نے یہ کہ کھانا مانگا تھا تجھے بندے میرے
فلان نے پس نہ کھلایا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر کھانا مانگا تو اسکو یعنی ثواب اسکا تیرا دیکھ میرے اس بیٹے آدم کے پانی
مانگا میں نے تجھے پس نہ پلا یا تو نے مجھ کو کہ کیا اس رب میرے کس طرح پاتا میں مجھ کو اور تو پالتے والا عاملوں کا پوچھتے ہو کسی چیز کی احتیاج ہے
تو باقی کی نہ اور کسی چیز کی فرماوے گا باقی مانگا تجھے بندے میرے فلان نے پس نہ پلا یا تو نے اسکو کیا نہ جانا تو نے یہ کہ اگر پلا تو اسکو پاتا
تو اسکو یعنی ثواب اسکا تیرا دیکھ میرے روایت کی یہ مسلم نے + ح و یا دتہ بعض کی کہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ عبادت کرتا ہوا
نزدیک آئے اور کھلانے اور پلانے کے حق میں فرمایا تا تو اب اسکا نزدیک میرے اس سے معلوم ہو کہ عبادت افضل ہے کھلانے اور
جانے سے + ح و سحن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی العرب لیکو ذک و کان اذا دخل من یضرب

واللہ اعلم
بما فیہ من
الحکم والبرکات
والنعمان
والرحمۃ
والکریم

بہ

یَعْقُودُ قَالَ الْبَاسُ خَلُّوْا اَنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهُ الْبَاسُ خَلُّوْا اَنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا كَلَامَ بَنِي خَفِي تَقَعُوْا عَلٰی شَيْخِ عَصِيْبٍ ثُوْرِيَّةٍ الْقُبُوْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَمُّوْا ذَنْوَ الْبُخَارِئِ اور روایت ہر ابن عباس سے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک گنوار کے پاس واسطے پوچھنے حال بیماری اشکی کے اور تھے حضرت جب اتے بیمار پر کہ پوچھیں اسکو فرماتے نہیں کچھ ڈر یعنی غم نکھا اس بیماری سے اس لیے پاک کر نیوالی ہی بیماری لینے گناہوں سے اگر چاہے اللہ پس فرمایا حضرت نے واسطے اعرابی کے نہیں کچھ ڈر پاک کر نیوالی ہی بیماری اگر چاہے اللہ کا گنوار نے ہرگز نہیں یوں بلکہ تپ ہو کہ جوش مارتی ہو لوٹے بڑے پر ملاوگی یہ تپ اسکو قبروں سے لینے مار ڈالے گی پس فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہاں اسی طرح سے ہو گا اب روایت کی یہ بخاری نے

ف اس حدیث سے کمال تواضع حضرت کی معلوم ہوئی کہ گنوار کی خبر کو تشریف لے گئے تعلیم ہر امت کے لیے کہ ادنیٰ ادنیٰ کی خبر پر سے کیا کریں اور ہاں اسی سے ہو گا لینے غصہ ہو سے حضرت اشپر کریں نے ایسا ثواب بیماری کا بیان کیا اور راہ صبر و شکر کی بتائی اور باوجود کہ تو نے انکار اس نعمت کا کیا ثواب یوں ہی ہو ویکساں طرح تو کہتا ہو اس لیے کہ نہیں ہر جزاء کفران نعمت کی مگر محروم ہونا اس نعمت سے اور احتمال ہو کہ وہ بیمار کا فرمودہ لیکن علمائے کما ہو کہ بیمار یہ ہو کہ مسلمان تھا لیکن بیوقوف اجٹ گنوار تھا بسبب شدت درد کے

بیتاب ہو کر اس طرح کہ پیچا بدع ۴ وَحَسْبُ عَاقِبَتُهُ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكََا مِنْ اِنْسَانٍ مَسَّحَهُ بِيَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ اَذْهَبِ الْبَاسُ رَبَّ النَّاسِ وَاَشْفِ النَّاسَ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءُ كَ شِفَاءُ كَ

یغایر مسحا متفق علیہ اور روایت ہر عائشہ سے کہ کما تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ بیمار ہوتا ہم میں سے کوئی آدمی پھیرتے اشپر داہنا ہاتھ اپنا پھر فرماتے دو کر بیماری کو اے پروردگار آدمیوں کے اور شفا دی تو ہی شفا دینے والا نہیں

شفا مگر شفا تیری وہ شفا کہ پھر سے کسی بیماری کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے وَحَسْبُهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى اَلَا شَدَاكَ الشَّيْءُ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ يَدُ حَزَنَةٍ كَجَزْءٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاصْبِعِهِ بَيْنَهُمُ اللّٰهُ تَوْبَةً اَمْرٌ حَسْبُهَا بِرَبِّهِ كَجَزْءٍ يَلْشَفِي سَقَمَهُمْ اِيَا ذَنْ رَبَّنَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہر عائشہ سے کہ کما جب وقت کہ شکایت کرتا آدمی کسی چیز کی لینے کسی عضو کی بدن اپنے سے یعنی جب کوئی عضو جھکتا کسی کا یا ہوتا پھوٹا یا ختم ہوتا بنی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کر کر ساتھ انگلی اپنی کے بیکت حاصل کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے یہ مٹی زین ہماری کے ملی ہوئی تھی ساتھ ثواب لینے ہمارے کے کہتے ہیں ہم یہ تاکہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتھ حکم پروردگار ہمارے کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعاب مبارک انگلی پر لگاتے اور رکھتے اسکو خاک پر پھر رکھتے انگلی خاک آلودہ اوپر جبکہ درد کے اور پھیرتے جاتے اسکو اس جگہ اور پڑھتے بسم اللہ آخر تک آدمیہ ایک سر ہر اسرا تلی سے بیچ علاج پھوڑوں اور زخموں کے اس سر کو حضرت ہی جانتے ہوں گے ہماری عقلیں قاصر ہیں اسلئے معلوم کرنے سے لیکن قاضی بیضاوی نے ازراہ احتمال کے بیان کیا ہو کہ طب سے معلوم ہوتا ہو کہ لعاب دہن کو تاخیر ہر بیچ تبدیل مزاج کے اور وطن کی مٹی کو بھی تاخیر ہر بیچ حفظ مزاج کے حتیٰ کہ لکھا ہر حکمائے کہ مسافر کو چاہیے کہ کچھ خاک انچے وطن کی ساتھ رکھے اور تھوڑی سی پانی کے باس میں ڈال دے اور وہ پانی پیتا رہے تا اس میں سے بغیر مزاج سے پس اسلئے حضرت یہ فعل کرتے ہوں اور ابھی شارحین نے زمین اسکی بیان کی میں یہ سب احتمالات میں حقیقت وہی ہو چو پھل مذکور ہوئی اور کہا اشرف نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہو اور پراثر ہوئے رقیہ یعنی منتر کے جب تک کہ زمین کوئی حرا پھر نہ ماندر

اور کلمہ نغمہ کے اور متر کسی زبان کا ہونہی ہو یا نہ کی یا عربی جب تک معنی کے معلوم نہ ہوں پڑھنا درست نہیں کہ شاید الفاظ کے معنی مگر
ایک مترجم کا حدیث میں آیا ہر اسم اللہ شریف قرینہ آخر تک پڑھنا اسکا درست ہر اگر معنی اسکا معلوم نہیں ہر معنی ۴۰ وَ عَنْهَا قَالَتْ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَكَى نَفْسًا عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعْوِذَاتِ وَ مَعَهُ عَنْهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا اشْتَكَى
وَجَعَلَ الَّذِي تَوَقَّى فِيهِ كَلِمَةً أَفْهَمَتْ عَلَيْهِ بِالْمَعْوِذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمَّهُمْ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنُوقًا
عَلَيْهِ فَرَجَّ إِلَيْهِمْ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرَّ مِنْ أَحَدٍ مِمَّنْ أَهْلُ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ الْمَعْوِذَاتِ وَ رَوَايَتُهَا تَحْمِيْنٌ مَا يَشْفِي سَعَةً كَمَا تَشْفِي نَبِيَّ صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّ بِيَا هُوَ دَمُ كَرْتِے اپنے پرمعوذات اور پھرتے اپنے پر ہاتھ اپنا لینے جہاں تک پہنچ سکتا ہاتھ بدن مبارک پر پس جب
بیار ہوئے اس بیماری میں کہ وفات کیے گئے اس میں دہم کرتی حضرت پرمعوذات وہ معوذات کہ تھے حضرت دم کرتے اور پھرتی
میں ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لینے اس طرح کہ میں پرمعتی معوذات اور حضرت کے ہاتھوں پر دم کرتی اور دونوں ہاتھ اٹکے بدن مبارک
پر پھیرتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں ہر کہ کما حضرت عائشہ نے تھے حضرت جب بیمار ہوتا تو کی گھر والوں میں
سے دم کرتے انہیں معوذات ۵ معوذات سے مراد قل غوثہ بر ساطع او قل غوثہ بر الناس میں لفظ جمع کا باعتبار آیتوں کے
کہا یا اقل جمع کے دوہین یا دوسو تین یہ اور تیسرے قل ہو اللہ ان تینوں کو معوذات کہا تغلیبا اور معتدی بات ہر اور بعضوں نے
کہ اقل یا ہی اس میں داخل ہر اور مسلم کی دوسری روایت میں ذکر ہاتھ پھیرنے کا نہیں ہر پس احتمال ہر کہ پھیرتے ہوئے حضرت لیکن ذکر
اس لیے لکھا کہ دم کرنے سے پھر نہ ہاتھوں کا آپ ہی سمجھا جاوے گا اور احتمال یہ بھی ہر کہ حضرت ترک کرتے ہوں اسکو کبھی اور اکتفا
کرتے ہوں دم کرنے پر اور ظاہر تراقل ہی ہر اور اولیہ ہی ہر کہ دونوں باتیں کر سہ اور اس حدیث میں دلالت ہر اس پر کہ کلام اللہ
کی آیتیں پڑھ کر دم کرنا سنت ہر معنی ۵ وَ عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَهِدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَاءَ يَجِدُكَ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَاءَ يَدُكَ عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ
وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا وَ قُلْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقْرَأُ مِنْ شَرِّ مَا أُجِدُّ وَ أَخَذْتُ قَالَتْ فَعَلْتُ فَادَّهَبَ اللَّهُ مَا كَانَ فِي رِوَاةٍ مَسْلُومًا
اور روایت ہر عثمان بن ابی العاص سے یہ کہ انھوں نے نکایت کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک درد کی کہ پاتے
تھے اسکو اپنے بدن میں پس نہ مایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھ ہاتھ اپنا اس جگہ پر کہ کوکھی ہر بدن تیر
سے اور کہ اسم اللہ تین بار اور کہ سات بار پناہ مانگتا ہوں میں ہاتھ عزت اللہ کے اور قدرت اسکی کے بر آئی اس چیز کی سے
یعنی درد کی سے کہ پاتا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں میں لینے زیادتی اسکی سے آئندہ کو کما عثمان نے پس کیا میں نے پس درد کی
اللہ نے وہ بیماری کہ تھی مجھے نقل کی یہ مسلم نے و عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكََيْتَ فَقَالَ لَكُمْ قَالُوا بَلَى اللَّهُ أَزِيكُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ
وَبِسْمِ اللَّهِ أَزِيكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہر ابی سعید خدری سے یہ کہ چہرہ اُس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہ ابو محمد
کیا بیمار ہو تو پس فرمایا حضرت نے کہ ہاں کما چہرہ اُس نے ساتھ نام خدا کے اخوان پڑھتا ہوں تمہیں ہر چیز سے کہ ایذا دے تجکو ہرانی شخص
کی سے یا اللہ جس درد کوئی کی سے اللہ شفا دے تجکو ساتھ نام اللہ کے متر پڑھتا ہوں تم پر نقل کی یہ مسلم نے و عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بِعِيدٍ كَمَا يَكَلِّمَاتِ اللَّهُ الثَّامَةَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ

وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَا تَقُولُ إِلَّا أَبَاكَ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا كَرَامَتِهِمْ وَاسْتَعْلَى رُؤُوسَهُم بِالْعَزَائِقِ وَفِي أَكْثَرِ سُؤْمِ الْكَهْبَاءِ بِهَمَّا
عَلَى الْفَطْرِ التَّنْصِيَةِ اور روایت ہوا بن عباس سے کہ کما تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ میں دیتے حضرت حسن اور حضرت حسین
کو ساتھ اس دعا کے پناہ میں دیتا ہوں میں تمکو ساتھ کلمات اللہ تعالیٰ کے کہ پورے میں برائی بر شیطان کے سے اور ہر جانور زہریلے
مار ڈالنے والے کے سے اور ہر آنکھ نظر لگانے والی کے سے اور فراتے حضرت کا تحقیق باپ تمہارے یعنی حضرت ابراہیم پناہ میں دیتے تھے
ساتھ ان کلمات کے اسمعیل و اسحاق کو روایت کی یہ بخاری نے اویح اکثر نسخوں مصابح کے لفظ بہما کا ساتھ ضمیر ثنیہ کے ہر حرف
مرا و کلمات اللہ تعالیٰ کے سے یا معلومات اسکے میں یا نام پاک اسکے یا کتابین اسکی اور شیطان سے یعنی ہر سرکش اور حد سے
بڑھ جانے والی کی برائی سے خواہ وہ جنات میں سے ہو یا آدمیوں میں سے یا جانوروں میں سے اور ہم اس جانور زہریلے کو
کہتے ہیں کہ جبکہ کاٹے سے آدمی مر جائے یا مانند سانپ وغیرہ کے اور جس زہریلے کے کاٹے سے مرے نہیں اسکو سائہ کہتے ہیں
مانند بچھو اور زنبور کے اور کبھی حشرات الارض کو بھی ہوام کہتے ہیں اور ساتھ ضمیر ثنیہ کے کہ بھرتی ہر طرف دو کلموں کے کہ جب میں
داخل ہوا ہو لیکن یہ تکلف ہر اسلیے کہا ہو طبی نے کہ یہ سبب ہو لکھنے والے کے ہر صحیح ساتھ ضمیر فردی کی ہر صحیح و عن
ابن ہریرہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يَصِيبُ مِنْهُ دَوَاةُ الْجَسَارِ اور روایت
ہو ابی ہریرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ ارادہ کرتا ہو اللہ تعالیٰ ساتھ اسکے بھلائی کا ہو جائے وہ
مصیبت زدہ واسطے حصول بھلائی کے نقل کی یہ بخاری نے اویح مصیبت کہتے ہیں ہر امر ناخوش کو پس ہر چہنا مصیبت کا ہمیشہ
ازراہ قہری کے نہیں ہو بلکہ کبھی سبب ہر بانی کے بھی ہوتی ہو کہ گناہ چھڑے میں اس سے اگر مبر کرے اور راضی رہے اسبر
علامت مہر کی ہو اور اگر خیر خیر کرے اور غم ہو وے علامت قہری ہر صحیح و عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا يَصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ ضَرْبٍ وَلَا حَبٍّ وَلَا خَمٍّ وَلَا حَرٍّ وَلَا ذِي وَلَا ظَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَ كَيْفَ يُشَاحُّهَا
وَلَا تَقْرَأُ اللَّهُ بِهَا مِنْ حَقَّايَا تَشْفِقُ عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی سعید خدری سے کہ نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں ہر چہنا
مسلمان کو کوئی بچ اور نہ کوئی دھ اور نہ کوئی فکر اور نہ ہر ہم اور نہ ایذا اور نہ غم میان تک کا نہا ہو چنا باجائے اسکو ملکہ ہر حجاز تا ہر اللہ تعالیٰ
سبب اسکے گناہ اسکے نقل کی یہ بخاری اور سلم نے ف معانی لفظ ہر وغیرہ کے آپس میں قریب قریب میں اور فرق ہم و غم میں یہ ہو کہ ہم امر غم
میں ہوتا ہو کہ کوئی امر مشکل و پیش رکھتا ہو اور قصد کرنے اسکے کے بچ کھینچے اور غم گزشتہ میں ہوتا ہو حاصل یہ کہ کسی طرح کار بے مسلمان
ہو بچے باعث چھڑے گناہ وغیرہ کا ہوتا ہو صحیح و عن عبد اللہ بن مسعود قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
يُوعَكُ مُسْتَسْتَسْتَةً بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَهَكَأُ شَيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلِي لِي أَوْعَكُ كَمَا
يُوعَكُ بَجَلَانٍ مِنْكَ فَقُلْتُ ذَلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ فَقَالَ أَجَلٌ لِي ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ آذٌ مِنْ مَرِيضٍ فَمَا
سَعَا وَلَا أَحْطَ اللَّهُ بِهِ سِوَانِيَّةٍ كَمَا حَاطَ الشَّجَرَةُ وَرَفَهَا مُتَّفِقًا عَلَيْهِ اور روایت ہو ابی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کما لیا میں حضرت بنی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس و حضرت سجادین سے تھے پس لکھا میں نے انکو ہاتھ اپنا بھر لکھا میں نے امیر رسول خدا کے آپ کو ہونا ہر چہنا
سخت میں فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تحقیق مجھے بخار ہوتا ہو مانند بخار و حضور کے قہر میں سے کما ابن مسعود نے پس لکھا میں نے یہ
اس واسطے کہ ہر واسطے تمہارے دگنا نواب پس فرمایا ہاں بھر فرمایا کہ نہیں کوئی مسلمان کہ ہو بچے اسکو ایذا مرض سے اور وہ چہ کہ سو اسکو ملکہ

دور کرتا ہوا اسد تعالیٰ سبب کے گناہ ان کے جیسے کجبار تاج و تخت تھے اپنے نقل کی یہ بخاری اور سلم نے وعن عائشۃ ؓ قالت ما رأیت
 أحد الوصیح علیہ أشد من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہوا عائشہ سے کہ کما نہیں دیکھا میں نے
 کسی کو کہ بخاری اس پر تخت تر ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بخاری سے روایت کی بخاری اولیٰ نے وعنہا ؓ قالت مات النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم وینحوا فحقیقۃ وذا قضیت فلا کثر أشد من الموت لا کثر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اور روایت ہوا عائشہ سے کہ کما وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان گھنے میرے کے
 اور ٹھوڑی میری کے پس نہیں کروہ جانتی میں سختی موت کے واسطے کسی کے کبھی پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کی یہ بخاری نے ف
 یعنی وفات ہوئی حضرت کی اس حال میں کہ کھد کیے ہوئے تھے مجھے پس میں خوب جانتے ہوں شدت موت ان کے کی پس میں کروہ جانتی میں
 اللہ نے میں گمان کرتی تھی پہلے کہ سختی موت کی ہوتی ہو سبب کثرت گناہوں کے پس یہ دیکھی میں نے سختی حضرت کی وفات کی جانا میں نے
 کہ سختی موت کی نہیں ہو علامت بری ہونے خاتمہ کے بلکہ وہ ہوتی ہو واسطے بلند ہونے درجات کے اور آسانی موت کی نہیں ہو بزرگی
 والا حضرت کو کو بزرگ اوسے ہوتی ہجوع وعن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المؤمنین
 کمثل النخلة من الدنح یقیمہا الی ریح تصرعہا خیر و تنعید لہا آخری حتی یأتیہا اجل ومثل المنافق کمثل الکرمۃ العجوبۃ
 النخی لا یتحملہا الشیء ستمہ یلوی من انجعا فحماؤہ وواحدہ متفق علیہ اور روایت ہو کعب بن مالک سے کہ کما فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند شل پٹھے تر و تازہ کھیتی کے ہو جھکاتی ہیں اسکو باوین گرا دیتے ہیں اسکو کبھی اور سیدھا
 کر دیتے ہیں کبھی بیان تک کہ آتی ہو اسکو موت یعنی اسی طرح مسلمان کو کبھی گرا دیتا ہو حادثہ ضعف و بیماری کا اور کبھی سیدھا اور دست
 کر دیتی ہو سندستی اور مثل منافق کے مانند شل وخت صنوبر کے ہو کہ محکم اور ثابت ہوتا ہو کہ نہیں ہو پونجی اسکو کوئی چیز یعنی سبب ان کے
 نہ جھکنا ہو نہ گرتا ہو بیان تک کہ ہوتا ہو اگر گناہ کا ایک دفع یعنی اسی طرح منافق ہمیشہ توانا اور تندست ہوتا ہو بغیر ضعف و بیماری کے
 ایک بارگی ہی گر پڑتا ہو اور تاج و تخت کی یہ بخاری اور سلم نے ف حاصل حدیث کا یہ ہو کہ مومن نہیں خالی ہوتا بخاری سے یا کی مالک
 یا ذلت سے اور یہ سبب علامتین سعادت کی ہیں لیکن اشر و صبر اور رضا اور شکر کے اور منافق اور فاسق کو کم ہوتی ہیں بخاریان اور
 مصیبتیں تاکہ نہ حاصل ہو انکو کفارہ اور نہ ثواب ہجوع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل
 المؤمنین کمثل النخلة لا ترعہا الی ریح وھیلہ ولا یزال المؤمن یصیدہ البلاء ومثل المنافق کمثل النخلة العجوبۃ لا یتحملہا الشیء
 متفق علیہ اور روایت ہوا ابی ہریرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مومن کے مانند شل کھیتی کے ہو
 ہمیشہ رہتی ہیں باوین جھکاتی اسکو اور ہمیشہ رہتا ہو مومن ہو پونجی ہو اسکو بلا اور مثل منافق کے مانند شل وخت صنوبر کے ہو کہ نہیں ہلتا
 بیان تک کہ گناہ ارجا تا ہو نقل کی یہ بخاری اور سلم نے ف یعنی اسی طرح منافق کو بلا کم ہو پونجی ہو دنیا میں تاکہ نہ لگا ہو عذاب سے عقیقہ میں
 ہجوع وعن جابر قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ام السائب فقالت لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک
 اللہ فیہا فقال لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک فقال لیسابک
 سے کہ کما تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب کے پاس بھیج فرمایا کیا ہو واسطے یہ کہ بختی ہو کما اس نے تب ہو نہ برکت
 دے اسدا میں پس فرمایا حضرت نے مت پر کہ تب کو اسلئے کہ تحقیق تب دور کرتی ہو گناہ ہی آدم کے جیسے دور کرتی ہو بختی میل لوہے کا

نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دو کرنا ہر مومن سے تمام خدا میں انکی سبب تپا یک شب کی اور ابوداؤد سے
 آیا ہے کہ تپ ایک رات کی جھانکی ہو گناہ ایک برس کے معصوم **و** عن ابن موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 إذا میر من العبد أو ساکر کثیرا فمات ما کان یعمل فیہا صحیحاً ارتد النجار سے اور روایت ہجری بنی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے صیوقت کہ بجا رہتا ہر بندہ یا سفر کرتا ہر لینے اور فوت بہت بین اس سے سبب کے نوافل اور اولکھا جاتا ہے
 واسطے انکے مانند اس چیز کے کہ عمل کرتا تھا گھر میں نہ درت نقل کی یہ بخاری نے **و** عن النبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم الطاعون شہادۃ کل مسلم شیئاً علیہ اور روایت ہجری بنی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون
 شہادت ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی طاعون میں صبر کرتا ہر اور بھالکتا نہیں اور امین جاتا ہے
 ثواب شہید کا سا پاتا ہے اور طاعون کہتے ہیں مرض عام اور وبا کو کہ فاسد ہو جاتی ہے سبب انکے ہوا اور مزاج اور بدن اور بعضوں نے
 کہا کہ طاعون خاص بیماری کو کہتے ہیں کہ زخم پڑ جاتے ہیں بدن پر نرم جگہوں میں مانند یغلیوں وغیرہ کے اور گرد انکے سیاہی پڑتی ہے
 یا سیاہی یا سرخی **و** عن ابن ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ خمسۃ للظنوف
 والبطون والقریۃ وصاحب العکیم والشہید فیسئل اللہ متفق علیہ اور روایت ہجری بنی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے شہدائے پنج میں ایک طاعون زدہ و دوسرا جو پیٹ کی بیماری سے مرے یعنی دھنوں اور ہتھکڑی وغیرہ سے تیسرا ڈونب والا
 بیرون اختیار کے چوٹھا دیوار یا چھت کے نیچے دینے والا پانچواں شہید ہر راہ خدا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈونب والا ظاہر
 یہ ہے کہ درجہ شہادت کا اس ڈونب والے کو ہوگا کہ بارادہ گناہ کے کشتی پر نہ بیٹھا ہوگا اور حقیقی شہید یا خبری کا ہے اور اوہ حکمی ہیں یعنی
 انکو بھی ثواب شہیدوں کا سا ملتا ہے جانتا چاہیے کہ شہداء حکمی کہ وارد ہوئے ہیں حدیثوں مشہورہ میں بہت ہیں جمع کیا ہے انکو سیوطی
 وغیرہ نے پانچ توہمی ہیں جو نہ مذکور ہوئے اور اور یہ ہیں ذات الحب والا او جو بل کر مرے اور عورت جو مرے ساتھ جمع کے یعنی پٹ
 سے یا جنگریا بارادہ اور عورت کہ مرے حمل سے بچے تک یا دو ڈھچھٹانے تک اور نسل والا یعنی دق والا اور مسافر اور مسافر کہ گھر سے
 سواری پر سے انکی راہ میں یعنی جہاد میں اور مرابط یعنی نگہبانی کرنے والا سرحد اسلام پر اور گر پڑنے والا گرے میں اوہ جسکو کھاجاویز
 درندے یعنی شیر وغیرہ اور جو کوئی قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے یا اہل یا دین یا خون اپنے کے یا منظرہ کے یعنی حق کے اور
 میت انکی راہ میں یعنی جہاد میں اپنی موت سے مر جاوے اور رغبت کرنے والا شہادت میں کہ مر جاوے بچھوٹوں پر اور حضرت
 علیؑ سے روایت ہے کہ جسکو قید کرے بادشاہ ازراہ ظلم کے پھر مر جاوے قید خانہ میں پس وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے ظلم سے پھر مر جاوے
 اسی مارنے میں پس وہ شہید ہے اور جو کوئی مرے گواہی دیتا ہوا توحید کی پس وہ شہید ہے اور اس سے روایت ہے بطریق مرفوع کے کہ تپ
 شہادت ہے اور عبیدہ بن الجراح سے روایت ہے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کو نہ شہیدوں میں بزرگ تر ہی انکے نزدیک
 فرمایا وہ شخص کہ کھڑا ہو طرف امام ظالم کے پس کہے انکو امام المعروف اور مشرک سے انکو منکر سے پس راڈالے و امیر انکو اولیٰ منک
 سے ہے کہ جسکو کچل ڈالے گھوٹایا اونٹ یا مرے کاٹنے سے زہریلے جانور کے پس وہ شہید ہے اور ابن عباس سے ہے کہ جو کوئی عاشق ہوا
 اور پرہیزگار رہا اور چھپا با محبت کو پھر گیا پس وہ شہید ہے اور روایت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسکو دوران سہرگشتی میں
 تھے اوہ انکو اجر شہید کا ہے اور ابن مسعود سے ہے بطریق مرفوع کے اللہ تعالیٰ نے لازم کی غیرت عورتوں پر اور جہاد مردوں پر پس

جسے مبر کیا ان عورتوں میں سے یعنی سونک کے ہونے پر ہوگا اسکو ثواب شہید کا اور حضرت عائشہ سے روایت ہے بلطریق مرفوع کے کہ جسے
کسی دن میں پچیس بار یہ دعا اللہ بابرک فی الملوٰت و فیما بعد الموت پھر مابچھونے اپنے پر دیتا ہے اسکو امداد ثواب شہید کا اور روایت ہے
ہر عمر سے بلطریق مرفوع کے کہ جس نے نماز پڑھی صبح کی اور روزے رکھے تین دن کے عینے میں اور نہ چھوڑے وتر سرفین اور نہ حقہ
میں لکھا جاتا ہے اسکو ثواب شہید کا اور اگر شہید یہ میں جنگل مارنے والا ساتھ سنت کے نزدیک فسادت کے اور جو کہ مرے طلب علم میں
اور مراد طلب علم سے یہ ہو کہ مشغول ہو علم کے حاصل کرنے اور تعلیم کرنے اور تالیف کرنے میں اور حاضر ہو مجلس علم میں اور جو کوئی جتنا رہے
اس حالت میں کہ مدارات کرنے والا ہو لوگوں کے پس وہ شہید ہے اور جو لاوے تلافی طرف مسلمانوں کے اور جو کوئی کماوے اپنی بیوی اور
اولاد اور لونڈی غلام اپنے کے لئے پس وہ شہید ہے اور مرثیٰ یعنی جو کہ بعد خفی ہوئیے فائدہ اٹھاوے شہید ہے اور ایسے ہی جسے اگر
مار ڈالیں اسکو کافر لڑائی میں اور شریقی لینے جس کے گلے میں پانی پھنس گیا اور دم گٹ کر گیا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو مسلمان اپنے
مرض میں پڑے دعا یونس کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین چالیس بار پھر مرے اچھے امی مرض میں دیا جاتا ہے ثواب شہید
اور اگر اچھا ہوتا ہے اچھا ہوتا ہے اس حال میں کہ حضرت کیجائی ہر اسکی اور آیا ہے کہ تاجر سچا امانت دار شداد کے ساتھ ہوگا دن قیامت کے
اور جو کوئی مرے شبہ میں شہید ہے اور آیا ہے کہ مؤذن بعد اذان دینے والا مانند شہید کے ہو کہ لوٹتا ہوا اپنے خون میں اور جیتا ہے
تو نہیں کہ مرے پڑے اسکی قبر میں اور آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جس نے درود بھیجا مجھے ایک بار رحمت بھیجتا ہے اور انداسہ درود بار بار جو
کوئی درود بھیجتا ہے مجھے بار رحمت بھیجتا ہے اور انداسہ سو بار اور جو کوئی درود بھیجتا ہے مجھے سو بار لکھتا ہے اللہ درمیان دونوں آنگھوں
اسکے کے براہ لینے خلاصی اتفاقی سے اور خلاصی الگ سے اور کھلیگا اسکو امداد دن قیامت کے ساتھ شہیدوں کے اور آیا ہے کہ جو
کوئی کے صبح کو تین بار اعمو بامد الصبح العظیم الشان الرحیم اور پڑھے تین آیتیں اخیر سورہ حشر کے تین کرنا ہی اللہ تعالیٰ
ساتھ اسکے شہید فرمے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں ایسے شام تک پھر اگر دیتا ہے اس دن میں شہید مہاجر اور جو کوئی پڑھتا ہے شام کو
یہی ثواب پاتا ہے اور آیا ہے کہ وصیت کی حضرت نے اکیشتش کو کہ جب پڑے خواب کا اپنی پڑے اخیر سورہ حشر کا اور فرمایا اگر مرے کا تو
شہید مرے کا اور جو کوئی مرتا ہے مرگی سے شہید ہوتا ہے اور جو کوئی مرتا ہے یا عمرہ میں شہید ہے اور جو کوئی مرتا ہے یا وضو شہید ہے اور ایسے ہی
 رمضان کے نیتے میں یا دے بیت القدس یا تے یا مدینہ میں شہید ہے یا مرے و بلا ہٹ کی بیماری سے اور جسکو پہونچے آفت اور مرے
وہ صبر کرتے و بلا ضرر اور بڑی بلا پر شہید ہے اور دعا مقالید السموات والارض آخر تک کہ فضیلت اسکی حدیث میں بہت آئی ہے جو کوئی
پڑھے صبح شام شہید ہے یا دے بونے برس کا ہو کر یا اسبب درہ یا دے اور مایا پ اسکے اس سے راضی ہوں اور جو بی نیک نجت کہ
مرحومے اور خداوند اس سے راضی ہو اور ایسی ہی امام عادل اور حاکم شرعی یعنی قاضی کے حکم کرے حق اور جو کوئی درو کرے ساتھ ایک کلمہ
کے یا چلنے کیواسے مسلمان ضعیف کے شہید ہو ع ھ و طولع الاوار حاشیہ درختہ و عن عتائشۃ قالک سألک رسول اللہ
حک اللہ علیک وکم عن الطاعون فالقرب انک عذاریۃ یبعثک اللہ علیک یشاء وان اللہ جعلک رحمة لملوٰتہن لیس بین
حد یقیح الطاعون فیکمک فی بیکل صائر محسباً یعلم انک لا یجہدک الا ما کتب اللہ لک الاکان کہ مؤثر ہے شہید و لا یجہدک
اور روایت ہے ع عائشہ سے کہ کما پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیقت طاعون کی سے پس خبر دی مجھ کو کہ عذاب ہے
بھیجتا ہے اسکو امداد اپنے بندوں پر جسے چاہے اور نبی اللہ نے کہ فاما ہر اسکو صحت واسطے مومنوں کے یعنی جو کہ مبر کرتے ہیں سپہن کوی کہ ہر

طاہرین یعنی انکے شہر میں پھر شہر اربعے شہر اپنے کے ممبر کرنے والا اور طلب کرنے والا تو بکالینے ثواب ہی کے لیے شہر آباد اور ہر نفس کے لیے جانتا ہے کہ نہیں پہنچے گی اسکو مگر وہ چیز کہ لکھی ہو اسد نے واسطے اس کے مگر کہ ہوتا ہی واسطے اس کے مانند ثواب شہید کے روایت کی :-
سجاری نے وعن أسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجسٌ رُسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَخْلَى مِنْ كَانَ قَبْلَهُمْ فَذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَأْذُرُ حَيْثُ خَلَا تَحَدَّمُوا عَلَيْهِ وَادَّاقِعْ يَأْذُرُ حَيْثُ خَلَا فَاهْزَمُوا
فَالْأَمْنَةُ مَقْبُولَةٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون مذہب پر بھیجا گیا تھا ایک جماعت
 پر بنی اسرائیل سے یا فرمایا اُن لوگوں پر کہ پہلے متے تھے یعنی راوی کو شک ہوا کہ پہلے بات کہے یا دوسری پس جب وقت کہ سنو طاعون
 ایک زمین میں پس بنجاؤ اس میں اور جب تم اس میں پس نہ بکلو بھاگ کر اس سے نقل کی یہ سجاری ہاؤرسل نے **ف**
 ایک جماعت بنی اسرائیل سے مراد وہ میں کہ بنگلو کہا گیا تھا اور خلوا الیاب سجد اس میں مخالفت کی انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فائزنا
 علیم ہر آئین السار کہا ابن مالک نے پس بھیجا اللہ نے اُن پر طاعون پس مر گئے ایک ساعت میں آئین سے جو میں ہزار برسے ہوئے
 انکی تفسیر ان میں بیان اسکا مفصل لکھا ہے اور جانا وہ ان اس لیے منع ہے کہ نفس کو ہلاکت میں ڈالنا لازم آتا ہے اور بھاگے نہیں اس لیے کہ تقدیر سے
 بھاگنا ہی پس نہالہ وہاں میں ہی ہے کہ جہاں ہو دے وہاں جاوے نہیں اور اگر کہیں پہلے سے تھا اور وہاں وہاں لگتی بھاگے نہیں جو کوئی
 بھاگے گا مگر بکنا کبیر و کا ہو گا اور وہ دو دو ہی وہاں سے واپس آئے اور بعضی جگہوں میں بھاگنا آیا بھی ہے جیسے کوئی ایک گھر میں ہوا اور
 زلزلہ آوے یا لگ جاوے یا دیوار ٹیڑھی کے نیچے بیٹھا ہوا وغالب نکل ہلاکت ہو تو جائز ہے بھاگنا وہاں سے **مع حمہ وعن**
أنس بن مالك قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول قال الله سبحانه وتعالى إذا ابتليت عبداً فليكن عليه ثوبان أحدهما من ثياب الجنة والثاني من ثياب الدنيا
عليه ذوا الثغارتين اور روایت ہے انس سے کہ کہا سنائیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کے پاس کہ باکس
 وہ اور بلند ہے جو وقت کہ مبتلا کرے ہاؤن میں بندے اپنے کو ساتھ دو پیاریوں اس کے کے پھر ممبر کرتا ہی دیتا ہوں میں اسکو عرض اُن دو کو
 بہشت ارادہ کرتے تھے حضرت دو پیاریوں سے انھیں انکی نقل کی یہ سجاری نے **ف** یعنی جیکو اندھا کرتا ہوں اسکو اس کے عوض میں بہشت
 دیتا ہوں یعنی داخل کروں گا بہشت میں ساتھ نجات پاسے ہووے کے یا منازل مخصوصہ دو نکاحیں پس جو مبتلا ہووے اس میں اسکو
 چاہیے کہ صبر کرے اور ظاہر دباطن میں برائے نجانے اسکو اور جانے کہ اندھا ہونا ازراہ غضب الہی کے نہیں ہے بلکہ واسطے دور کرنے گناہوں کے
 اور بلند ہونے درجات کے اور جانے بد نظر سے ہر ایک بزرگ جیلہ عمر میں اندھے ہو گئے تو فرماتے تھے کہ جو خلوت کہ تمام عمر میں چاہتا تھا اب
 حاصل ہوئی ہے **مع حمہ الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عیسیٰ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من**
عبد لله عذبة الا حصل عليه سبعون الف ملك يحفون في ران عاذة عيشة الا حصل عليه
سبعون الف ملك يحفون في الجنة رواه الترمذي و ابو داود اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا سنائیں نے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہیں کوئی مسلمان کہ عیادت کرے مسلمان کی اول روز یعنی دوپہر کے پہلے مگر کہنا کرتے ہیں
 اس کے لئے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ شام کرے اور نہیں عیادت کرتا اسکی آخر روز یعنی بعد زوال کے مگر کہنا کرتے ہیں اس کے
 لئے رحمت و مغفرت کی ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ صبح ہو اور نہ ہوتا ہی واسطے اس کے باغ بہشت میں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **وعن أنس**
بن مالك قال قال عاذ في النبي صلى الله عليه وسلم من وجع كان بعينه ذوا الحمد وأبود أود

اس سے اور دل میں اُمی محبت ہو مع **وَعَنْ** اَبی مُوسٰی اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ لَا یُصِیْبُ عَبْدًا
 کُتْبَةٌ فَاَوْفَعُهَا اَوْ دُوْنُهَا اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا یَعْفُو اللّٰهُ عَنْہُ الْکُتْرُ وَ قَالَ اَوْ مَا صَاکُمْ مِنْ مَّصِیْبَةٍ فَمَا کَسَبْتُمْ اِیْدَکُمْ وَ یَعْفُو
 عَنْ کَثِیْرٍ رَوَاهُ النَّزَّازُ صِدِّیُّیُّ اور روایت ہرابی موسیٰ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نین پہنچتی نہ کہ
 تھوڑی ایذا اور وہ چیز کہ زیادہ ہو اس سے یا کم اس سے مگر مصیب گناہ کے اور وہ گناہ کہ نجاست ہر اہل اللہ سے یعنی بغیر خدا دینے کے اُن پر دنیا
 اور آخرت میں زیادہ دین ان گناہوں سے کہ سزا دیتا ہر اُن پر اور پھر حضرت نے یہ آیت اور جو چیز کہ پہنچتی ہر تمکو مصیبت سے پس
 بسبب اس چیز کہ لکھا یا ہاتھوں تمہارے نے یعنی ذاتوں تمہاری نے اور معاف کرتا ہر بہت سے یعنی بہت گناہوں سے یا بہت گناہوں
 نقل کی یہ زندگی نے ف مصیبت سے یعنی مرض و سختی وغیرہ سبب اعمال بہتہارے کے ہر یہ خاص ہر گناہوں کے لیے اور غیر
 گناہوں کو پہنچتی ہر مصیبت واسطے بلند ہونے درجوں اُن کے لیکن وہ سبب شامت گناہوں ہی کے جانتے ہیں نقل ہر ایک
 بزرگ کے شتم جوئی کو جو بزرگ کیا و دوتے تھے اور کہتے تھے اُو کیا گناہ کیا ہر میں نے کہ سزا اسکی یہ بانی میں نے مع **وَعَنْ**
 عُبَّادِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا كَانَ عَمَلُ بَقِیَّةِ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ لِحَقِّ
 مَرَضٍ یَقْتُلُ لِلْمَلَائِکَةِ الْمَوْجِلَ بِہِ الْکُتْبَ لَہُ مِثْلُ عَمَلِہٖ اِذَا كَانَ حُلِیْقًا حَتّٰی اُطْلِقَ اَوْ اُفْتَقَ لَہُ اور روایت ہر عبداللہ بن عمر سے
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جو بوقت موت تاہر راہ نیک پر عبادت سے بچہ نماز ہوتا یعنی اور زمین قادر ہوتا
 اس عبادت پر نہ جاتا ہر یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہر واسطے فرشتے کے کہ متعین ہر ساتھ اُن کے یعنی نیکی لکھنے کے یہ لکھ و اے اُن کے
 مانند عمل اُن کے کے جہ وقت کہ تھا تندرست میان تک کہ تندرست کروں اُسکو یا ملائون اُسکو اپنی طرف یعنی مرے **وَعَنْ** اَلسَّیِّدِ
 رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِذَا بُنِیَ الْمُسْلِمُ بِلَاہٍ فِیْ جَسَدِہٖ قَبِلَ الْمَلَائِکَةُ لَہُ صَاحِبُ عَمَلِہٖ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ
 فَاِنْ شَفَاہُ غَسَلُوْهُ وَطَهَّرُوْهُ اِنْ فِیْہِ عَمَلٌ وَرَحِمَہُ رَوْحُہٗ اَوْ اَمَّا فِیْ شَرِّ السُّنَّةِ اور روایت ہر انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ جہ وقت کہ مبتلا کیا جاتا ہر مسلمان ساتھ بیماری کے پیچ بدن اپنی کے کہا جاتا ہر واسطے فرشتے نیکی لکھنے والے کے لکھ واسطے
 اچھا عمل لکھا جو کہ تھا کرتا یعنی پہلے اس بیماری کے پس اگر شفا دی اُسکو اللہ نے دھوتا ہر اُسکو اور پاک کرتا ہر اُسکو یعنی گناہوں سے اور
 اگر مارتا ہر اُسکو نجاست ہر واسطے اُن کے اور رحم کرتا ہر اُسکو نقل کہ یہ دونوں حدیثیں ابو نعیم نے شیخ السنن میں **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ
 عَیْتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَللّٰہُ مَا دَفَعْتُ عَنْ سَیِّئِ سَمَیِّ الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَلْطَّحْنَ شَہِیْدًا وَ اَلْعَرِیْ
 شَہِیْدًا وَ صَاحِبُ ذَاتِ الْحَنْظِ شَہِیْدًا وَ لَبَطُوْنُ شَہِیْدًا وَ صَاحِبِ الْحِلِیْقِ شَہِیْدًا وَ الَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْاَعْلَمِ شَہِیْدًا
 وَ الْمَرْءُ فَمَنْ یُجِیْعُ شَہِیْدًا رَوَاهُ مَالِکٌ وَ الْوَدَّ اَوْ دَوَّ النَّسَائِیُّ اور روایت ہر جابر بن عتیق سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے شہادتین سات میں سوائے مارے جانے کے راہ خدا میں جو وہا میں سے شہید ہر او جو دو شے شہید ہر اور ذات نجاست
 والا شہید ہر اور پیٹ کی بیماری سے مرے شہید ہر یعنی استقامت ہو یا دست آویں وغیرہ دالک و نزل کہ مرے شہید ہر اور وہ شخص کہ مرے
 دب کر دیوار وغیرہ کے نیچے شہید ہر اور وہ عورت کہ مرے پیٹ سے یا باکرہ شہید ہر روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے
ف شہادتین یعنی حکمیات میں بلکہ زیادہ ہیں جبکہ اور حدیثوں میں مذکور ہیں اور ذات الحنظ بیماری مشہور ہر کہ پھنسیاں ملتی ہر
 نزدیک دل و سینہ کے ہوتی ہیں اور علامت اسکی یہ ہوتی ہر کہ دم نہ لگتا ہر اور تپ و کھانسی ہتی ہر **وَعَنْ** سَعْدِ قَالَ سَبِیْلُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا كَيْفَاءُ مِثْمًا وَلَا مِثْلًا فَكَأَنَّ مِثْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَسْبِ جِدِّهِ وَكَانَ
 فِي جِدِّهِ حَبْلًا اسْتَدْبَلَهُ وَلَوْ كَانَ فِي جِدِّهِ رِقَّةٌ هَوَّنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا ذَلِكَ فَحَتَّى يَكُونَتْ عَنْ لَدُنِّهِ رِقَّةٌ
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَصَحِيحٌ. اور روایت ہر سعد سے کہ کہا پوچھے گئے
 حضرت بنی معلیٰ رحمہ علیہ وسلم کہ کون آدمیوں میں سخت تر تر از روی بلا کے یعنی سخت و مصیبت کے فرمایا انبیاء پھر جو بہت مشابہ انبیاء
 پھر وہ کہ بہت مشابہ انبیاء کے مبتلا کیا جاتا ہر آدمی موافق دین اپنے کے پس اگر ہوتا ہر اپنے دین میں سخت سخت ہوتی ہر بلا اسکی اور اگر
 پڑتی ہر اسکی دین میں نرمی ملے گی اور کم کجائی ہر اس پر بلا پس ہمیشہ رہتا ہر یعنی سخت دین والا اسی طرح سے لینے اگر گرفتار بلا اور مغفرت ہوتی ہر
 اسکی بسبب اسکی بیان تک کہ چلتا ہر زمین پر زمین ہوتا واسطے اسکی کوئی گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا
 ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہر حرف انبیاء بہت متبلا سے بلا ہوتے ہیں اسلیے کہ وہ لذت پاتے ہیں ساتھ بلا کے جبکہ اور لوگ لذت
 پاتے ہیں ساتھ نعمتوں کے اور پھر بہت مشابہ اسکی لینے اولیا اور صلحا بلا میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن ان سے کم تا کہ ثواب بہت
 باوین پھر جو کم ہوتے ہیں ان سے درجے میں بلا میں بھی کم گرفتار ہوتے ہیں اور سخت دین والے کی بلا بھی سخت ہوتی ہر اس لیے کہ یقین
 والا ہوتا ہر پس مبرک رہتا ہر اس پر اور جانتا ہر کہ میں لایق اسی کے ہوں بسبب گناہوں کے پس کل مل ہوتا ہر ایمان اسکا اور قوی ہوتی ہر
 محبت اسکی اور دور ہوتے ہیں گناہ اسکی اور بلند ہوتے ہیں درجات اسکی اور نرم دین والے پر بلا کم ہوتی ہر تا کہ وہ بے صبری نہ کرے
 اور دین سے نہ نکل جاوے بسبب تقویٰ ہونے ایمان کے فی فتح و عسکری غایت عظمیٰ قَالَهُ مَا أَخْبَرْتُكُمْ إِلَّا بِالْحَقِّ لَكُنْ مَكْرَهًا
 لَعَلَّكَ لَا تَذَكَّرُ مِنْ مِثْلِهِ وَمَنْ يَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. اور روایت ہر
 عائشہ سے کہ کہ انہیں آرزو کرتی تھیں کسی کو ساتھ آسانی موت کے بعد اس کے دیکھی ہر نے سختی و نجات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے حرف لینے اور آن آرزو کرتی تھی میں آسانی موت کی جیسے کہ فرشتہ کی موت کی سختی دیکھی وہ آرزو
 نہ رہی اور اعتقاد کیا میں نے کہ بھلائی سختی موت میں ہر آسانی میں ہر حج و عقیقہ قَالَتْ ذَاكَ نَأْيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعَيْنُهُ فَكُنْتُ حَيْثُ مَاتَ وَهُوَ لَمْ يَخْلُ يَدِي فِي الْقَدْحِ شَحْطًا فَيَسْتَمِرُّ دَجْمَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ اَعْزِلْ عَنِّي
 مَمْلَكَاتِ الْمَمُوتِ اَوْ مَمْلَكَاتِ الْعُقُوبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ. اور روایت ہر انہیں سے کہ کہا دیکھا میں نے
 بنی معلیٰ رحمہ علیہ وسلم کو اور وہ تھے حالت وفات میں اور نزدیک اس کے پیالہ تھا کہ انہیں تھا پانی اور وہ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ
 پیالے میں پھر پھیرنے اپنے منہ پر پھر فرماتے یا اَللّٰہی مدد کر تو میری اوپر دفع کرنے سختی موت کے یا فرمایا شدت موت کی نقل کی
 یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے حرف پانی سے ہاتھ تھیکو کر پھیرنے تھے واسطے دفع کرنے گرمی موت کے اور حضرت کو جو ایسی سکرات
 موت کی ہوئی اسکی بہت سی وجہیں تھیں نے لکھی ہیں ایک انہیں یہ ہر کہ سختی واسطے تسلی امت کے تھی کہ جب کہیں گے
 نقل ہونے روح پاک حضرت کی میں یہ نموت ہوئی تو ہر برکتیے اور آسانی ہوگی جان کنی میں ہم و عسکری اَدْبَسُ قَالَتْ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَلَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَلْحَيٰثَ عَلَّیْ لَہُ الْعُقُوْبَةُ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا اَمَرَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ اَلْاٰثَرَ
 اَشْرَ اَمْسَكَ عَنْہُ بِذَنْبِہٖ حَتّٰی یَاْتِیَہُ یَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. اور روایت ہر انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے حبس موت کو ارادہ کرتا ہر اسد تعالیٰ ساتھ بندے اپنے کے بھلائی کا جلدی دیتا ہر واسطے اس کے سزا گناہوں کی دنیا میں

ف لیکن آئی گھر ہوا بلا کون اور مبتون بے اندازہ میں پر کہ خلاصی نہیں اٹھنے اور اگر نادر اخلاصی پائے اسے بڑا ہی بڑا ہے مین کہ دردیہ دوا اور بلا سے بے انتہا ہی اور آخر کو اس میں مرنے سے نہیں بچتا حاصل یہ کہ دنیا قید خانہ مومن کا ہر اور خست کا فری پس لائق ہر مومن کو یہ کہ ہوصایہ المد کے حکم پر اور راضی اس پر کہ مقدر کیا ہوا اللہ نے اس کے لیے حدیث قدسی میں آیا ہر کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو نہ میرے میری بلا پر اور نہ شکر کرے میری نعمتوں پر اور نہ راضی ہو ساتھ فقنا میری کے لیس دھونڈے رب سوا سے میرے خیال کرنا چاہیے کہ کیا غصہ ہے میرے صبر اور ناشکر پر اور اس پر کہ راضی تھا نوالہم اعقلنا نہ فقنا للصبر والشکر والرضا مع حجہ وعسکری جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ اَہْلُ الْعَاذِیَةِ بِکُمْ الْقِیَمَةُ حَتَّى یُطْعَمَ اَہْلُ الْکَلَاءِ الشُّوَاب لَوَ اَنَّ جُلُودَہُمْ کَانَتْ خِرَجَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَادِیْشِ وَاللَّحْرِ لَمَلِیْ وَذَلَّ هَذَا حَدِیْثٌ کَثِیْرٌ اور روایت ہر جا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کر نیگے اہل عافیت کی لینے جو کہ دنیا میں سلامت رہتے تھے بلا کون سے وہ آرزو کر نیگے دن قیامت کے اس وقت کہ دیے جاویں گے بتلاور بلا ثواب بہت کا شے تحقیق چڑے اس کے کانے جاتے دنیا میں ساتھ قینیجیوں کے لینے ثواب ملنا اُنکا سافل کی یہ ترندی نے اور کیا یہ حدیث غریب ہر وعسکری عاصم الراحم قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا تَسْقَامُ فَقَالَ اَنْ الْمَوْمِنِ اِذَا اَصَابَتْهُ السَّهْمُ شَقِمَ عَاقِبَةُ اللّٰهِ خَرَّ وَجِلٌ مِنْہُ کَانَ کَثَافًا لِّمَا مَضٰی مِنْ دُنْیَیْہِ وَصَوَّ عِظَلٌ لِّہُ فِی مَا کَانَ یَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ اِذَا مَرَضَ مِنْہُمْ اَخْفٰی نَارُہُمْ کَالْبَعِیْرِ عَقَلُہُ اَہْلُہُ شَمُّ اَمْرِہُمْ لَوْ یَدْرِی لَوْ عَقَلُوہُ وَاِذَا سَلُوہُ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَمَا اَلَسْقَامُ وَاللّٰہُ مَا نَبِیْ ضَمَّتْ قَطْرٌ فَقَالَ ثُمَّ عَنَّا فَخَلَسَتْ مِثَارُہَا اَبُو دَاوُدَ اور روایت ہر عام رامی سے کہ فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیابان کا پس فرمایا تحقیق مومن حیووت پر پختی ہر اسکو بیماری بھر عافیت دینا ہر اسکو اللہ عزوجل اس بیماری سے ہوتی ہر بیماری کا فار واسطے گذرے ہوئے گناہوں اس کے اور نصیحت ہوتی ہر واسطے اس کے لینے تنبیہ ہوتی ہر پس تو بکر تا ہی اور پر پختی کر تا ہر زمانہ آئندہ میں اور تحقیق منافق حیووت بجا رہتا ہر بھر عافیت دیا جاتا ہر ہوتا ہر مانند اونٹ کے کہ باندھا اسکو مالک اس کے نے بھر چھوڑ دیا اسکو پس نہ جانا اونٹ نے کہ کو واسطے باندھا اسکو اور کیون چھوڑا اسکو پس کہا اکیٹھ شخص نے یا رسول اللہ بیماری کیا خبر نہیں بیا ہوا میں کبھی پس فرمایا حضرت نے اسے کھڑا ہو ہم میں سے پس نہیں تو ہم پر سے نقل کی یہ ابو داؤد نے جہا تحقیق مومن الخ لینے جب مومن بیماری سے اچھا ہوتا ہر تنبیہ ہوتا ہر اور جانتا ہر کہ بیماری بسبب گناہوں کے ہوتی تھی پس نادم ہوتا ہر اور آئندہ کو بچتا ہر گناہوں سے اور منافق کا حال بعد صحت کے ایسا ہوتا ہر جیسے اونٹ کو باندھا اور بھر چھوڑ دیا وہ نہیں جانتا کہ کیوں باندھا اسکو اور کیوں چھوڑا لینے منافق کو تنبیہ نہیں ہوتا اور نصیحت بکرتا ہر اور نہ تو بکر تا ہی پس نہیں مفید ہوتی اسکو بیماری نہ گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوتی ہر اور نہ زمانہ آئندہ میں نصیحت ہوتی ہر اُولَئِکَ کَالْاَنْعَامِ عَلٰی جُزْمٍ فَاَنْفَلُوْا اُولَئِکَ یَمْلِكُہُمْ اَنْفَرُ فُلُوْا اور نہیں تو ہم میں سے لینے اہل طریقہ ہمارے سے نہیں ہر اسے کہ نہیں بتلا ہوا ہمارے سے بلا کون میں مع حجہ وعسکری ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ اَنَّ جُلُودَہُمْ کَانَتْ خِرَجَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَادِیْشِ وَاللَّحْرِ لَمَلِیْ وَذَلَّ هَذَا حَدِیْثٌ کَثِیْرٌ اور روایت ہر ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حیووت کہ داخل ہو

۴
بہارِ نبوی
جلد دوم
صفحہ ۱۷

ابن عربیہ سے کہ گناہگار کی گنجی تپ ترک کرکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بڑا کما اٹھو اور ایک شخص نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بت بڑا کما اٹھو اس لیے کہ یہ تپ دور کرتی ہو گناہوں کو جیسے کہ دور کرتی ہو آگ میں بوسے کو نفل کی یہ ابن ماجہ نے ف پس شکر گزار ہی چاہیے بڑا کما اٹھو
 لکھا ہوا مشائخ رحمہم اللہ نے کہ بلا میں بھی شکر کرنا چاہیے جیسے کہ نعمت میں اس لیے کہ بلا نازل کرنے میں بھی مہربانی غیبہ ہر دم: وَعَدَهُ
 قَالَ لَنْ يَسْأَلَكَ اللَّهُ حَسْبُكَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ الْكَلْبُ فَإِنَّ اللَّهَ لَيَقُولُ هُوَ نَادَىٰ سَلَامًا عَلَىٰ عَبْدٍ وَاللَّهِ لَوْ
 فِي الدُّنْيَا لَتَكُنْ حَطْلَةً مِنَ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ الْقِيَامَةُ وَذَلِكَ أَحْمَدُ وَابْنُ سَابِغَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي شُعْبَةَ لَا يَمَانِ اور روایت ہر تحقیق
 کہ لکھا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی ایک بیماری پس فرمایا خوشوقت ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تپ آگ ہو میری غالب
 کرتا ہوں اٹھو اپنے بندے میں پر دنیا میں تاکہ ہو بدلا اور حصہ اٹھو آگ دونوں سے دن قیامت کے نفل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور ابی
 شعب الایمان ہفت لکھنے جو فرمایا ہر اللہ تعالیٰ نے وَاَنْ تَتَكَلَّمُ بِالْاَوَارِدِ لِيَهْنِ نَيْنِ كَوْنِي تَحْتَيْنِ سے مگر کہ داخل ہو کہ دونوں میں لینے قیامت کے
 پس میں کو تپ ہوتی ہو دنیا میں بدلے اس داخل ہوئی کہ یہ حصہ اٹھو اس سے لینے عذاب جو سبب داخل ہوئی کہ ہوا اس سے امن میں
 ہر ایک اٹھو بدلے میان تپ ہوتی ہو اور داخل ہو مناسب کو ہوگا اس لیے کہ بل مراد دونوں پر کھڑا ہوگا اس پر سے سب گذرین گے لیکن میں کہ
 ساتھ قید کامل کی لگائی چاہیے یعنی یہ بات ذہن کامل کے لیے ہوتی ہو اس لیے کہ کہ بعض گناہگاروں میں عذاب دلیے جاوین گے ساتھ گناہ
 پس وہ اس قید سے نکل جاوین گے شیخ دھوکا ناہ: وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنْ يَسْأَلَكَ اللَّهُ
 دَعَاكَ أَهْوَالٌ وَعَشْرَةٌ وَجَلَدًا لِي أَخْرِجُ أَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا أُرِيدُ أَخْفِرُ لَهُ حَتَّى اسْتَوِي كُلَّ حَظِيئَةٍ فَيَعْقِرُ بِسِقْمٍ
 فِي بَدَنِهِ وَاقْتِدَارُ فِي قَدَمَيْهِ وَذَلِكَ أَنَسُ اور روایت ہر اس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق رب پاک و تبر فرماتا ہو
 قسم ہر عذرا اپنی اور بزرگی اپنی کی بنین گناہوں گناہ میں کسی کو دنیا میں سے کہ را دو کرتا ہوں میں کہ نبیوں میں اٹھو میان تک کہ لو را دو
 میں بدلا ہر گناہ کا کہ اس کی گردن پر ہی سبب بیماری کے چچ میں اٹھو کے اور تنگی کے چچ رزق اٹھو کے نفل کی یہ زرین نے ف لینے گناہ
 جو اٹھو وہ ہوتے میں بدلا اٹھو دنیا میں دے دیتا ہوں کہ بیماری اور محتاج کرتا ہوں پس بچنا جانا ہو اور عذاب آخرت سے نجات پاتا ہو
 مقصود یہ کہ فقر اور بیماری اور بدلا دور کرتے میں گناہوں کو بچ: وَعَنْ شَيْخِ قَالِ مَرَضِي عَبْدُ اللَّهِ فَخَذْنَا فَخَذْنَا فَخَذْنَا يَكُنِي
 فَخَذْنَا فَقَالَ لِي أَكُلُ لِحْلُ الْمَرْضَى لِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرْضَى كَفَّارَةٌ وَأَنْهَا أَيْلَانَةُ أَصَابِي
 عَلَى الْحِلِّ فَخَذْنَا وَكَفَّ بِنَفْسِي فِي حِلِّ الْجَنَّةِ إِذَا كُنْتُ يَكْتُبُ لِلْعَبْدِ مِرْكَةً جَزَاءَ إِذَا مَرَضَى مَا كُنْتُ يَكْتُبُ لِي فَخَذْنَا لِي مِرْضَى فَخَذْنَا
 حَبْنَةُ الْمَرْضَى وَذَلِكَ سَرِيضٌ اور روایت ہر تحقیق سے کہ کما بیماری ہوے عبد اللہ بن مسعود و ابن و نکی
 ہننے انکی پس شروع کیا روا پس غصہ کیا لوگوں نے آج لینے اس گمان پر کہ وہ بچ بیماری اور محبت حیات سے رو تہین پس کما
 تحقیق میں نہیں رو تا واسطے بیماری کے اس لیے کہ میں نے سنا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیماری سبب ہو چھڑنے
 گناہ کا اور سو اسے اٹھو بنین کہ روا ہوں میں اس لیے کہ ہو چکی ہو بیماری چچ حالت سستی لینے بڑا پے کے اور بنین ہو چکی ہو جو حالت
 قوت لینے جوانی میں اس واسطے کہ کما جاتا ہو واسطے بندے کے ثواب حیوقت کہ بیماری ہو تا ہی جیسا کہ لکھا جاتا تھا اٹھو لینے پہلے بیمار
 ہونے کے پس باز کما اس بندے کو اس عمل سے بیماری نے نفل کی یہ زرین نے ف لینے ایام جوانی کی حالت محبت میں عمل
 سبب ہونے میں بیماری میں بھی بہت لکھتے میں اور بڑا پے کی حالت محبت میں عمل کم ہونے میں بیماری میں بھی کم لکھتے ہیں کا شیک

جوانی میں بارہوا کے اہل بیت کے صحیح ہر وعی انہی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یجوز لہم بعد الا بعد ثلاث
 رواہ ابن ماجہ فی شعبہ کما یحکم اور روایت ہر انس سے کہ کما تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں عبادت کرتے کسی
 مریض کی مگر بعد تین دن کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعبہ الایمان میں ف مہر علماء اہل بیت میں کہ عبادت مقید ساتھ کچھ کچھ
 نہیں جب چاہتے کہ یہ خواہ اول خواہ آخر اور کما ہر کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے ہر جہ و عن عمر
 بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احللت علی امری فضع یدک عولک فان دعاک کل عام للہ فک
 رواہ ابن ماجہ اور روایت ہر عمر بن الخطاب سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فاضل ہو تو بیار پاس ہیں کہ
 اسکو کہ دعا کرے تیرے لیے اس واسطے کہ دعا اسکی مانند دعا فرشتوں کے ہر نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مانند دعا ملائکہ کے ہر اس لیے کہ بیار کو
 عبادت ملائکہ کے ساتھ بہت ہوتی ہر سبب بچنے کے گناہ سے یا سبب ہمیشہ یاد کرنے کے اللہ کو اور دعا اور زاری اور التماس کرنے
 ہر وعی ابن عباس قال من السنۃ تحفہ لیس فی قلة الصحب فی العیادۃ عند المریض قال وقال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کثر لظہم واخلدوا فمؤویعہ لکاکہ ذریۃ اور روایت ہر ابن عباس سے کہ کما سنت
 سے ہر کم بیٹھنا اور کم غل کرنی عبادت میں نزدیک بیار کے کما ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوئے
 غل اور اختلاف صحابہ میں اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے نقل کی یہ زرین نے ف یعنی اس سے معلوم ہوا کہ غل کرنی بیار کے پاس
 مکروہ ہوا تفصیل اسکی یہ کہ روایت ہر ابن عباس سے کہ جب حضرت کے انتقال کا وقت قریب ہو چکا اور لوگ گھومین بہت تھے چنانچہ
 انہیں حضرت عمر بھی تھے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لاؤ لینے دوات وغیرہ لکھون میں تمہارے لیے خطا لینے وصیت نامہ کہ نہ کرنا ہو
 تم بعد انکے ہیں کما حضرت عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بیاری غالب ہوا اور تمہارے پاس قرآن موجود ہی کافی ہر تم کو کتاب اللہ
 میں اختلاف کیا اہل بیت نے اور اور لوگوں نے کہ بعضا کہتا تھا لاؤ حضرت کے پاس لینے دوات وغیرہ لکھدین واسطے تمہارے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعضا انہیں سے کہتا تھا جو کچھ حضرت عمر نے کما ابن عباس بہت ہوئی غل اور اختلاف فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کھڑے رہو میرے پاس سے یہ روایت بخاری و مسلم میں ہر اضعفی اس سے یہ نکالتے ہیں کہ حضرت خلافت کے
 مقدمہ میں کچھ لکھتے حضرت عمر نے منع کیا جواب اہل بیت نے یہ لکھا ہر کہ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا لکھنے کا پس
 واقع ہوا اختلاف ولین آیا حضرت کے کہ معلوم ہے نہ لکھنے کے ہر پس چھوڑ دیا حضرت نے لکھنا اپنے اختیار سے کیونکہ حضرت اگر ہم
 ارادہ کرتے ایک چیز کے لکھنے کا تو مقدمہ نہ تھا حضرت عمر وغیرہ کا کہ دم مارتے امین اور بعد اس قصہ کے حضرت زندہ رہے قریب
 تین دن کے کہ نہ تھے حضرت پاس عمر اور نہ ابو بکر بلکہ اہل بیت مثل حضرت علی رضی اللہ عنہ عیاش کے حاضر تھے تھے پس اگر معلوم
 دیکھتے حضرت صحیح لکھنے کے خلافت وغیرہ کے مقدمہ میں تو ضرور لکھتے اسکو علاوہ اسکے لکھا گیا حضرت نے خلافت کے مقدمہ میں
 ساتھ اس چیز کے کہ قریب نص علی کے تھی لینے امام کرنا حضرت ابو بکر کا لوگوں کے لیے اپنی بیاری میں اور اسی سبب سے کما
 حضرت علی نے نہ سبھون کے سامنے بیکہ خطبہ پڑھا واسطے بیعت کرانے اپنی بکری سے کہ پسند کیا حضرت ابو بکر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے واسطے دین ہمارے کے کیا نہ پسند کریں ہم انکو واسطے دینا اپنی کے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا کسی کو حضرت
 ابو بکر کے پاس کہ نماز پڑھا لوگوں کو اور میں بیٹھا ہوا تھا انکے پاس دیکھتے تھے مجھے لینے اور باوجود اسکے مجھے امام نہ کیا اور ابو بکر

[illegible]

[illegible]

اور نقل کی ہوا سیلے آرزو کرنی موت کی شافی اور عرب عبد الغزیز وغیرہ جیسے اور اسی طرح مستحب ہر آرزو کرنی شہادت کی راہ خدا میں
 اس لیے کہ ثابت ہوئی ہر حضرت عمر وغیرہ سے بلکہ ثابت ہوا ہر معاذ سے کہ انھوں نے آرزو کی موت کی یہی طاعون عموماً کی پس اس سے
 معلوم ہوا کہ مستحب ہر آرزو کرنی شہادت کی اگرچہ ساتھ مانند طاعون کے ہوا اور مسلم بن ہر کہ حبشہ مانگی شہادت صدق دل سے دیا جائے
 شہادت لینے لڑا اب اسکا اگرچہ نہ پہنچی شہادت اسکو اور مستحب ہر آرزو کرنی موت کی مرنیہ منورہ میں اس لیے کہ بخاری میں ہر کہ حضرت
 عمرؓ دعا کی اللہم ارزقنی شہادۃ فی سبیلک واجل موتی ببلد رسولک اور زندگی مرنے سے بہتر حبيب ملک ہر کہ طاعت زیادہ ہو گناہ سے اور
 زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے اور حبيب ملک ہو لینے گناہ زیادہ ہوں طاعت سے اور زمانہ خالی ہو فتنہ اور محنت سے تو مرنے بہتر
 جیسے سے **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَحِبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ**
لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَخَالَكَ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَهْلِ بَيْتِهَا أَوْ بَعْضُ أَهْلِ بَيْتِهَا قَالَتْ لَيْسَ ذَلِكَ
لِلْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَحْبَبْتُمُ الْمَوْتَ بُشِّرُوا بِاللَّهِ وَكَلَامَتِهِ فَلَيْسَ كَقَوْلِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَاحْبَبْ لِقَاءَ اللَّهِ وَاحْبَبْ
اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا أَحْبَبَ لِقَاءَ اللَّهِ وَحَقَّقَ بَيْتَهُ فَلَيْسَ كَقَوْلِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ
وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَتَمَقَّقْ عَلَيْهِ وَفِي ذَوَائِرِ عَائِشَةَ وَالصَّوْتُ مِمَّنْ لِقَاءَ اللَّهِ اور روایت ہر عبادہ بن صامت سے کہ کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہر اللہ تعالیٰ اسکی ملاقات کو اور جو ناخوش
 رکھتا ہر اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہر اللہ ملاقات اسکی کو پس کہا حضرت عائشہؓ نے یا کسی اور نے حضرت کی بی بیوں میں سے
 کہ تمہیں ہم ناخوش رکھتے ہیں مرنے کو فرمایا نہیں ہر یہ لیکن مومن جیہوت آتی ہر اسکو موت خوشخبری دیا جاتا ہر ساتھ راضی ہونے خدا
 اس سے اور بزرگ رکھنے اللہ تعالیٰ کے اسکو پس نہیں کوئی جبر لینے دنیا اور زینت دنیا سے بہت پیاری طرف اسکا اس چیز سے کہ آگے
 اس کے ہر لینے مرتبہ اور بزرگی نزدیک اللہ کے پس دوست رکھتا ہر مومن ملاقات اللہ کی اور دوست رکھتا ہر اللہ ملاقات اسکی اور تحقیق
 کافر جیہوت کہ حاضر موتی ہر اسکو موت خبر دیا جاتا ہر ساتھ عذاب خدا کے لینے قیومین اور سزا اسکی کے لینے عذاب و قہر کے پس نہیں کوئی
 جبر ناخوش طرف اسکا اس چیز سے کہ آگے اس کے ہر پس ناخوش رکھتا ہر کافر اللہ کی ملاقات کو اور ناخوش رکھتا ہر اللہ اسکی ملاقات کو
 لینے دور کرتا ہر اپنی رحمت سے اور مرنے رحمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ابو یحییٰ روایت عائشہؓ کے اور موت پہلی ملاقات اللہ کی
ف مشہور ہے ہر کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہر اور تحقیق یہ ہر کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت نہیں ہر ملک بھرنا طرف دار
 آخرت کے اور طلب کرنا اس چیز کا کہ اس کے پاس ہر اور نہ مائل ہونا طرف دنیا کے اور نہ راضی ہونا ساتھ حیات دنیا کے پس جسے
 ترک کی دنیا اور مومن رکھا اسکو دوست رکھا ملاقات خدا کو اور جسے اختیار کیا دنیا کو اور مائل ہوا طرف اس کے مکر وہ رکھا ملاقات
 خدا کو پھر محبت ملاقات خدا کی لازم کرنے والی محبت موت کی ہر کہ وسیلہ اسکا ہر اور حضرت عائشہؓ ہی سمجھیں تحقیق کہ مراد ملاقات
 خدا تعالیٰ سے موت ہر حضرت نے اسکو بیان فرمایا ساتھ لفظ لیس لام کہ لک کے لینے عین مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کہ
 حکم جبلت طبعی کے محبوب ہوا ہر بالفعل آرزو اسکی کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضای حق کا اور شہادتی اسکی ملاقات کا
 ہوتا ہر ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیار کی محبت موت کی رکھتا ہر اور اثر اسکا آخرت میں حکم طبعیت کے
 پیدا ہوتا ہر جیسا کہ فرمایا ولكن المؤمن أخرك اور موت پہلی ملاقات اللہ کی ہر لینے نہیں ممکن دیکھنا اللہ تعالیٰ کا پہلے موت

بلکہ بعد اگلے یا ماریہ پر کہ جو کوئی دوست رکھتا ہو ملاقات خدا کو دوست رکھتا ہو موت کو اس لیے کہ ہر پونچھ ماہی سبب اگلے طرف سے ملاقات خدا کے اور نہایت عمدہ نیز وہ ملاقات کا یہاں موت کے اور اس میں ولایت پر اس پر کہ ملاقات غیر موت کی ہے یہ سبب ہے کہ

اَبُو قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ یَحْبِبُنَا مَنْ یَحْبِبُنَا فَاَوْفُوا لَنَا بِمَا نَسْتَعِیْزُ بِہٖ فَقَالُوْا اَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَعِیْزُ وَالْمُسْتَعِیْزُ مِنْہٗ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ یَسْتَعِیْزُ مِنْ نَّصِیْبِ الدُّنْیَا وَادَاہَا اِلَّا سَخَصَہٗ اللّٰہُ وَالْعَبْدُ الْفَاحِشُ یَسْتَعِیْزُ مِنْہٗ الْعَبْدُ وَالدَّیْلُ وَالْفَاحِشُ دَا لِدَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِہٖ اُورِوایت ہو

اپنی قتادہ سے یہ کہ وہ حدیث کرتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جنازہ نہیں فرمایا یہ راحت پانے والا ہے یا اس سے اور دن کو راحت ہوئی نہیں عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کون ہی راحت پانے والا اور کون ہی جس سے اور دن کو راحت ہوتی ہوئی نہیں فرمایا بندہ مومن راحت پاتا ہو سبب مرنے کے سچ دینا کے سے اور ایدہ اس کی سے اور جاتا ہو طرف رحمت خدا اور بندہ عاجز لینے لنگرا راحت پانے میں شرا اس کے سے بندے اور شہر اور دشت اور جا لوز نقل کی یہ بھاری اور مسلم نے

فنا سچ دینا کے سے لینے مشقت جو سبب اعمال و احوال کے اٹھاتا ہو مرنے سے اس سے راحت پاتا ہو اور ایدہ دنیا کی سے لینے گرمی اور سردی یا ایذا اہل دنیا کے سے اس لیے کہ ماسروق نے کہ نہیں رشک لیجانا میں کسی چیز پر سبب کسی چیز کے مانند رشک لیجانے کے مومن پر کہ رکھا جاتا ہو قبر میں امن میں ہوتا ہو عذاب اللہ کے سے اور راحت پاتا ہو دنیا سے اور

کہا بوداؤ دے دوست رکھتا ہوں میں موت کو واسطے اشتیاق جانے کے طرف رہا بننے کے اور دوست رکھتا ہوں مرنے کو واسطے کفارہ گناہوں کے اور دوست رکھتا ہوں فقر کو تواضع کے لیے واسطے رب اپنے کے اور راحت پاتے ہیں بندے یوں کہ جب وہ خلاف شرع یا میں کرتا تھا اگر لوگ منع کرتے ایذا دیتا وہ اٹکو اور اگر سکوت کرتے مرنے پہنچتے اپنے دین و دنیا کو اب جو اس سے چھٹکارا پایا اور راحت پانا شہر و غیرہ کا یوں ہو کہ سبب ہوئے گناہ و ظلم کے حاصل ہوتا ہو فساد عالم میں اور

خلل پڑتا ہو ارکان دین میں اور دشمن رکھتا ہو اس کو خدا تعالیٰ پس اندا اٹھاتا ہو سبب اس کے زمین اور جو کچھ زمین پر ہو اور سبب شومی گناہ اس کی کے پیچہ نہیں برستا جب مرا پیچہ برسا اور ہری ہوئی ہر چیز زمین پر اور راحت پائی سچوں نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مِطْلَقًا فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَیْبٌ اَوْ غَیْبٌ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرَ النَّجَاةَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرَ الْمَسَاءَ وَخَذَ مِنْ صَفْحَتِکَ لِمِصْرَکَ وَحِیَّ حَیَاتِکَ لِمَوْتِکَ دَوَّاهُ الْجُنَّادِیُّ اُورِوایت ہو عبداللہ بن عمر سے کہ کہا کہ یا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے مونڈھا میرا لینے واسطے اہتمام اور آگاہ کرنے کے پھر فرمایا ہوں تو دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہو بلکہ گذرنے والا راہ کا اور تھے ابن عمر کہتے حیو قت کہ شام کرے تو میں نہ انتظار کر صبح کا اور حیو قت کہ صبح کرے تو میں انتظار کر شام کا اور نیزہ جلیان تندرستی اپنی کو واسطے بیماری اپنی کے اور زندگی اپنی کو واسطے موت اپنی کے نقل کی یہ بیماری نے فلفظ مبنی کے ساتھ سکون

حرف ی کے ہو مفرور اکیل ننہ میں ساتھ تشدید حرف ی کے ہو تنقید اور گویا کہ تو مسافر ہو لینے رغبت نہ کر طرف دنیا کے اس لیے کہ تو سفر کرنے والا ہو اس سے طرف آخرت کے پس نہ ٹھہرا اس کو وطن اپنا اور نہ الفت بلکہ ساتھ لذتوں اس کی کے اور نہ کسی اور

لوگوں سے اور غلط ہونے سے ساتھ اگلے اس لیے کہ توجہ ہو ویکا اگئے اور نہ خیال کر اپنی بقا کا اس میں اور نہ تعلق بلکہ ساتھ

کہ نین لعلن کپڑا ساتھ اٹکے مسافر غیر وطن اپنی مین اور نہ مشغول ہوا مین ساتھ اس جہز کے کہ نین مشغول ہوتا ساتھ اٹکے مسافر جو کہ ارادہ رکھتا ہو جانے کا طرہ اہل اور وطن اپنے کے اور بلکہ گزرنے والا راہ کا اس مین زیادہ مبالغہ ہر اس لیے کہ مسافر تو کبھی سکونت بھی اختیار کر لیتا ہو شہر و ن سفر کے مین بخلاف گزرنے والے راہ کے کہ وہ نین سکونت کرنا اور حبوت کہ شام کرے تو اٹھ لینے ہو موت شام صبح سنانے ترے اور کم کر آرزو اور ملدی کر عمل کرنے مین نہ تاخیر کردن کے عمل کو رات تک اور درات کے عمل کو دن تک سے غیبت شری شمع وصل پر دانہ کہ این معاملہ تا صبح بخوابد ماندہ اور ظاہر یہ ہو کہ یہ اور مال بعد اسکا کلام ابن عمر کا ہو موقوفہ لیکن ذکر کیا ہو اسکو احیاء العلوم مین مرفوعاً اور غنیمت جان تندرستی کو لینے تندرستی مین جس قدر عمل ہو سکے کہ تالیاری مین و سیاری ثواب پا و لگا اگرچہ وہ عمل نہ کر سکے کہ اور غنیمت جان زندگی کو لینے عمل کر اس مین جو ہو سکے تا ثواب بعد موت کے پاوے سے غنیمت دان جو ان دولت حسن و جوانی راہ نہ پنداری کہ ایم جوانی جاودان باشد و حج و عمن جلیلہ قال یوسف دسؤل للہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلاثۃ ایام یقول لا یموتنی احدکم الا کوھو یحیی الظن یا للہ دواہ صلی اللہ اور روایت ہو جاری سے یہ کہ کما سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تین دن پہلے وفات انکی سے کہ فرماتے تھے نہ مرے کوئی تمھارا لکھ کر کہ وہ نیک رکھتا ہو گمان ساتھ اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف لینے امید وار کرم اور مغفرت انکی کا ہو اور اعتماد کرے و عسے کریم کے پر لکھا ہو علماء نے کہ نشان سعادت کا یہ ہو کہ چچ مدت حیات کے خوف غالب ہو اور جب مرگ کے قریب ہو بچے امید غالب ہو اور یہ بھی لکھا ہو کہ مراد ساتھ نیک رکھنے گمان کے نیک کرنا اعمال کا ہو لینے اچھے کرو اعمال اپنی حیات مین تا اچھا ہو گمان تمھارا ساتھ خدا کے نزدیک موت کے اس لیے کہ جبکہ عمل برے ہوئے پہلے موت کے بڑا ہو گا گمان اسکا نزدیک موت کے اور یہ بھی لکھا ہو کہ حقیقت امید کی یہ ہو کہ عمل کرے اور امید رکھے اور خدمت مولیٰ کرے اور نظر انکی عطا پر رکھے نہ امید جھوٹی کہ باز رکھے عمل سے اور باعث ہووے گناہوں پر وہ امید نین ہو بلکہ آرزو اور غرور ہو کما حسن بعیری نے کہ کتا ہی ایک تمھارا اچھا رکھتا ہوں گمان اپنا ساتھ پروردگار اپنے کے جھوٹہ کتا ہو اگر گمان اپنا اچھا رکھتا ساتھ پروردگار کے اچھے کرتا عمل حج الفصل الثانی فصل فی عمن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئت انبا کو ما اول ما یقول للہ یومئذین یوم القیامۃ وما اول ما یقولون لہ قلنا انکم یا رسول اللہ قال ان اللہ یقول للکومینین ہل احببتہ لعلی فیقولون نعم یا ربنا فیقول لہو یقولون ربکونوا عقولاً و مغفرتکم فیقول قد وجبت لکم مغفرتی و دواہ فی شرح السنۃ و اصبہ

لعمیرہ فی الخلیفہ روایت ہو معاذ بن جبل سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگرچہ ہو عمر خیر و ن مین نگو اش چیز کی کہ اول فرما و لگا اللہ واسطے مومنوں کے دن قیامت کے اور اس جہز کے کہ پہلے کہین گے مومن واسطے اللہ کے عرض کیا پہننے کہ ان ای رسول خدا کے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ فرما و لگا مومنوں کو کیا دوست رکھتے تھے تم ملاقات میری کو کہین گے ہاں ای رب ہمارے پس فرما و لگا اللہ کیوں دوست رکھا تم نے ملاقات میری کو پس کہین گے امید رکھتے تھے ہم درگزر نہ تیرے کی اور بخشش تیرے کی پس فرما و لگا اللہ تعالیٰ ثابت ہوئی واسطے تمھارے بخشش میری نقل کی یہ شرح السنۃ اور ابوالفتح نے جلیب مین ف احتمال ہو یہ کہ ہو مراد ملاقات سے رجوع کرنا طرف دار آخرت کے اور یہ

تاج رنگ کے بجاوے اور ہاتھوں سے کسی کو مارے نہیں اور نہ کسی کا مال چوری وغیرہ کر کے اور نہ ہاتھ لگاوے نہ محرم کو اور
 دل میں عقیدہ برائے اور برے خطرے اور یا غیر خدا کے نرکے اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو کہ ایک دن ہوگا کہ قبر میں ہڈیاں
 ہماری بوسیدہ اور خاک ہوئی اور جو کوئی جانتا ہو کہ دنیا فانی ہو نہ کہ رہا ہو انہیں اور چھوڑ دیتا ہو لذات اور شہوات
 جیسے کہ اگے فرمایا **وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ أَفْرَنُكْ** یعنی جو کوئی آخرت کے ثواب کو اور نعمتوں اسکی کو چاہتا ہو تو چھوڑ دیتا ہو
 زینت دنیا کو اسلیے کہ یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوتیں اور ہر وجہ کمال کے بیان تک کہ اقویاء کے لیے بھی یعنی اولیاء کے لیے
 اور کماؤ سے لے کر مستحب ہر سبب ذکر کرنا اس حدیث کا معنی **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ دَوَاءُ الْبُكْمِ یعنی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہے مومن کا موت ہر فعل کی یہ بقی ہے شعب الایمان میں جس لیے مومن کے حق میں مرنا
 بمنزلت تحفہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ اس کے سبب سے ثواب اور درجات آخرت کو پہنچتا ہے **وَعَنْ بَرْزِيٍّ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ لِعِزِّ الْجَنَّةِ دَوَاءُ الْبُكْمِ یعنی والنسائي وأبو داود
 اور روایت ہے برزید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مرتا ہے ساتھ پسینے پیشانی کے نفل کی یہ تریزی
 اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بعضوں نے کہا کہ یہ کنا ہے جو جان کنی کی شدت سے کہ انکے سبب سے گناہ چھڑتے ہیں اور
 درجے بلند ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ یہ کنا ہے جو اس سے کہ مشقت اٹھاتا ہو مومن طلب حلال میں اور ریاضت
 کرتا ہو عبادت میں تا دم مرگ اور بعضوں نے کہا کہ یہ کنا ہے کہ پسینا آجانا پیشانی پر وقت موت کے علامت سببائی کی ہو اور
 بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ مومن پر مشقت اور شدت نہیں ہے بسبب موت کے سوائے عرق پیشانی کے واللہ اعلم **وَعَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْعَجَاةِ أَخَذَةُ الْأَسْفَدِ
أَبُو دَاوُدَ وَتَرَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ وَمَرْزِيٌّ فِي كِتَابِهِ أَخَذَةُ الْأَسْفَدِ لکھنا فرماتے ہیں
 اور روایت ہے عبد اللہ بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنا ناگمان بکڑنا غضب کا ہر نفل کی یہ ابو داؤد
 اور زیادہ کیا بقی نے شعب الایمان میں اور مرزین نے کتاب اپنی میں کہ بکڑنا غضب کا واسطے کافر کے ہو اور رحمت ہو مومن
 کے لیے **ف** بکڑنا غضب کا ہے یعنی مرنا ناگمانی نشانیوں غضب الہی سے ہے نہ بے پراسلیے کہ نہ مملت دی انکو کہ سامان
 درست کرتا سفر آخرت کا لیے تو ہر عمل صالح کرتا لکھا ہے علماء نے کہ یہ بات کافروں کے لیے ہو اور انکے لیے کہ اچھے
 طریقے پر نہیں ہیں جیسا کہ اگے کی روایت میں آیا ہے حاصل یہ کہ ناگمان مرنا نیکیوں کے لیے نیک ہو اور برّوں کے لیے برا
 ہے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَائِدٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ فَقَالَ أَجِدُ**
اللَّهُ يَأْتِيهِ الْوَدَّ فِي أَخَافُ نُونِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْتُمُ عَمَلٌ فِي قَلْبٍ عَبْدٌ فِي مَنَاسِلِ هَذَا
الْمَوْطِنِ إِلَّا أَطْعَمَهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو أَمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ دَوَاءُ الْبُكْمِ یعنی وأبو داود قال الترمذي
 ہذا حدیث عمریہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا داخل ہوئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان پر اور وہ تھا حالت جانے
 میں پس فرمایا حضرت نے کس طرح پاتا ہو تو اپنے کو اپنے کس طرح اپنے دل کو پاتا ہو اس وقت آیا امید وار رحمت خدا کا یا ترسناک

اسکے غضب سے کما امید رکھتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ای رسول خدا کے لینے پاتا ہوں اپنے کو امید و ارادگی رحمت کا اور باوجود اسکے تحقیق
میں ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جمع ہونے خوف و امید بندے کے دل میں بیچ نہ
اسوقت کے مگر کہ دیتا ہی اسکو اللہ تعالیٰ وہ چیز کہ امید رکھتا ہی لینے رحمت اپنی اور امن میں رکھتا ہی اسکو اس چیز سے کہ دیتا ہی
لینے عذاب سے نقل کی یہ توفیق اور ابن ماجہ نے اور کما ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **ف** بیچ مانند اسوقت کے مراد یہ ہے
کہ اسوقت میں یا مانند اسکے میں پھر مراد اسوقت سے وقت سکرات موت کا ہی اور مانند اسوقت کے وہ اوقات ہیں کہ آدمی
کنارہ موت پر ہو انہیں حکماً جیسے وقت لڑائی کا اور خصاص کا اور مانند اسکے کے بیچ **الفصل الثالث**
فصل تیسری عن جاپس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنق الموت فان هول المطلاع بين
وان من السعادة ان يطول عمر العبد ويؤدقه الله عز وجل الا نابة دواه احمد روايت يربا جيس
کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرو مرنے کی اسلیے کہ ہول یا کنفی کا سخت ہے اور تحقیق نیک نیتی سے ہے یہ کہ دراز
ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اسکو اللہ عزوجل رجوع کرنا طرف طاعت اپنی کے نقل کی یہ احمد نے **ف** مطلع کہتے ہیں بلند نگاہ
کو کہ اسے چرچہ کسی چیز کو دیکھتے ہیں اور مراد مطلع سے بیان سکرات موت اور شاید اسکے ہیں کہ اول سین آدمی گرفتار ہو لیتا ہے
جب مرتا ہی حاصل حدیث کا یہ کہ فائدہ آرزوی موت میں کچھ نہیں بندہ جو اکثر آرزو کرتا ہے موت کی بسبب قلت صبر و غم اور
دل تنگی کے کرتا ہی پس مرتے وقت تو غم اور دل تنگی زیادہ ہوگی بلکہ اس صورت میں مستحق غضب الہی کا بھی ہوگا کیون اسکی
آرزو کرتا ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ آرزو موت کی بسبب بے صبری اور تنگدلی کے منع ہے اور وہ جو بسبب شوق دیدار
الہی کے اور محبت اس عالم کی ہو جائے نہ ہی اور نیک نیتی سے الخ منع جو فرمایا آرزو کرنے موت کی سے یہ دوسری علت اسکی ہے
یعنی آرزو موت کی نہ کرو اسلیے کہ وہ خود آنے والی ہے چند روز دنیا میں رہنا اور توشہ راہ آخرت کا تیار کرنا غنیمت ہے کہ
الدنيا مزرعة الآخرة یعنی دنیا کھیتی آخرت کی ہے بیان عمل کر لگا تو وہاں کام آویگے **ع** بیچ **و** عن ابن اُمَامَةَ قَالَ
جَلَسْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذِكْرًا فَقَالَ كَيْفَ تَكُونُ أَسْعَدُ النَّاسِ وَقَالَ كَيْفَ الْبُكَاءُ
فَقَالَ الْيَمِينُ مِثْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَعْبُدِي تَتَمَتَّى الْمَوْتَ كَذَلِكَ
ذَلِكَ تَلَكُمُ أَدْنَاهُمْ قَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ كُنْتَ خَلَقْتَ الْبُحْدَ فَكُلْ عَمَلَكَ وَحَسَنَ مِنْ خَلْقِكَ خَيْرُكَ ذَوَاهُ أَحَدُ اور روایت ہے
ابن امار سے کہ کما بیچے ہم متوجہ ہو کر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نصیحت کی ہو کہ حضرت نے اور نرم کیے دل ہا یہ
یعنی بسبب یاد دلانے اہوال آخرت کے پس روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے پھر کما ای کا شکے میں مرجا نا لینے اگر کچھ
میں تو گنگنا کر نہوتا اور عذاب آخرت نے نجات پاتا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسو سعد کیا نزدیک میرے
آرزو کرتا ہی مرنے کی پس مکر فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا ای سعد اگر میری توبہ کیا گیا بہشت کے لیے پس حبس کر دراز
ہوگی عمر تیری اور اچھا ہوگا عمل تیرا پس وہ بہتر ہی میرے لیے نقل کی یہ احمد نے **ف** کیا نزدیک میرے آرزو کرتا ہی
یعنی بعد میرے تو آرزو کرنی موت کی کچھ وجہ بھی ہو سکتی ہے میرے ہوتے ہوئے کیونکہ مرنے چاہتا ہے کہ دیکھنا جمال الکیمال
میرے کا اور شرف صحبت میری کا بہتر ہے ہر نعمت سے اگرچہ حاصل ہو وین تنجہ بعد مرنے کے درجات اور نعمتیں وہاں کی

اور مانتے انکی کہ جو جیسے کہ حدیثوں میں مذکور ہیں **الفصل الاول** فصل میں عن ابی سعید و آئے
 هر شیخ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَقَدْ نَزَّلَ اللَّهُ كَلَامًا مَسْلُومًا رَوَيْتُ بِرَأْيِي سَعِيدٌ
 اور ابی ہر شیخ سے کہ کما و دون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو ان شخصوں کو کہ تم نے کہیں کلمہ لا الہ الا اللہ
 نقل کی یہ مسلم نے عن تلقین کے معنی میں مجھانا اور بیان مراد پڑھنا اس کلمہ کا ہر روبرو قریب المرگ کے تا وہ بھی منکر پڑے
 حکم کرے اسکو پڑھنے کا اسلیے کہ شاید بظاہر کر بیٹھے اور عبور علاقہ کے نزدیک یہ تلقین متحب ہو جی: **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوْ لَمَسْتُمْ فَعُولًا أَوْ أَحْيَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمَئِذٍ تَحْضُرُ
 طَلَعُوا لَوْنِ دَوَاكُمُ مَسْلُومًا اور روایت ہمام سلمہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ حاضر ہو تم مریض کے
 پاس یا قریب المرگ کے پاس پس گو بھلائی اسلیے کہ فرشتے کہتے ہیں آمین اس جہیز کہ تم کہتے ہو لے دے ماحلی کرتے ہو یا میری
 نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد میت سے یا قومیت مکی ہر لیے قریب المرگ یا میت حقیقی پس اگر میت مکی مراد ہو تو و شک راوی کا ہر
 اور اگر میت حقیقی مراد ہو تو و تزویج کے لیے ہر اور گو بھلائی لے دے و مارو اپنے لیے اچھی اور بیمار کے لیے شفا کی اور مکی لیے
 مغفرت کی **ع** **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ لُصِيْبَةٍ مُجِيبَةٍ فَيَقُولُ
 مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ اللَّهُمَّ اجْزِئْنِي فِي مُصِيبَتِي وَخَلِّفْ لِي خَلِيلًا مِنْهَا أَلَا خَلَّفَ اللَّهُ
 لَكَ خَلِيلًا مِنْهَا خَلَّمَامَاتِ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ أَيْ الْمُسْلِمِينَ خَلَّلَ مِنْ ابْنِ سَلَمَةَ أَوَّلَ يَكْتَبُ هَلْجًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللَّهُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہر ائین ام سلمہ سے
 کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نین کوئی مسلمان کہ ہو بچے اسکو مصیبت لے تھوڑی ہو یا بہت پس کے
 وہ چیز کہ حکم کیا اسکو اللہ نے لے انا اللہ وانا الیہ راجعون یا الہی و سے ثواب مجکو سبب میری مصیبت کے اور بلا و سے
 واسطے میرے بتر اس سے لے اس چیز سے کہ میرے ہاتھ سے گئی ابن مسیت میں مگر دیتا ہر اسد تقالے بدلا واسطے اسے بہتر
 اس سے پس جب کہ مرے ابو سلمہ لکھا میں نے کون مسلمان بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اول صاحب خانہ کہ حیرت کی طرف رسول خدا صلی
 علیہ وسلم کی پھر میں نے کہ یہ کلے پس دیا اللہ تعالیٰ نے مجھے عوض میں ابو سلمہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لے لے حضرت
 نکاح میں آئی نقل کی یہ مسلم نے **ف** معنی انا اللہ آخر تک کے یہ ہیں کہ ہم اور جو چیز کہ ہماری کھلائی ہو ملک اور پیدا بیش خدا کے ہیں
 اور ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں پس اس آیت میں تسلیم اور اقرار ہر اسکا کہ ہم اور جو چیز ملک میں ہماری ہو اور جو چیز
 منسوب ہو طرف ہمارے عاریت ہیں مالک وہی ہو اور اسی سے اتنا ہماری ہو اور اسی کی طرف انتہا پس جب آدمی اپنے
 دل میں یہ مضمون جمالے اور صبر کرے مصیبت پر کہ ہو بچے اسکو آسان ہوتی ہو اسبیر مصیبت اور نرے الفاظ اس کے
 پڑھنے ساتھ جزع و فزع کے کچھ مفید حسین اور اگر کوئی کہے کہ حکم اس کے پڑھنے کا کہ ان ہو کہ کمال کی وہ چیز کہ حکم
 کیا اسکو اللہ نے جواب یہ کہ اس کے پڑھنے والے کی فضیلت بیان فرمائی ہو گویا حکم ہی کیا ہو اور لفظ اجر نے ساتھ
 جرم ہمزہ کے اور پیش جیم کے اور ساتھ مد ہمزہ کے اور زیر جیم کے ہو اور مضمون دولون کے الکی ہی ہیں اور جیم کے
 ابو سلمہ **ع** ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت سے سنی تھی جب ابو سلمہ خلا و مد میرے حضرت کے ساتھ مرے

یہ احمد اور ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** مراد دونوں سے قریب لڑکے ہیں شاید حکمت انکے پڑھنے میں یہ حرکت تا قریب الکرک لذت اٹھاؤ
ساتھ اس چیز کے کاسمین ہر لینے ذکر اعداد و احوال قیامت اور بعثت و رسول کے عجیب عجیب معنیوں میں اس میں اور احتمال ہو کہ مردوں
مرا حقیقی مردے ہوں کچھ انکے گھوڑوں پر سے پہلے دفن سکے یا نہ پڑنے قبر سے بعد دفن کے اور ابن مردویہ وغیرہ نے ایک حدیث روایت کی ہے
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبین کوئی میت لینے قریب الکرک یا میت یقینی کہ پڑھیں جاوے تزدیک سرائے کے یہ لڑکے کاسانی
کرتا ہے اللہ اس پر اور نقل کی ہے حدیث ابن عدی وغیرہ نے کہ جو کوئی زیارت کرے قبر والدین اپنے کی یا ایک کی نبین مان کی یا باپ کی ہمیں
میں کچھ پڑھے نزدیک انکے سو کہہ لیں مغفرت کجانی ہو واسطے انکے تقدیر گنی تمام حرفوں انکے کے ع مراد معہ سے دن جمعہ کا ہو یا
سارہفتہ **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلَ غُفَاةً مِنْ مَطْعُونٍ وَهُوَ مَيْتٌ وَهُوَ يَكِي حَتَّى سَأَلَ**
دُمُوعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وَجْهِ عُمَانَ ذَوَاهُ التَّمِيمِيُّ ذَاوُدَ دَاوُدَ بْنَ صَاحِبَةَ اور روایت ہے
عائشہ سے کہ کما تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا عثمان بن مظعون پر اس حالت میں کہ وہ میت تھے اور حضرت رسول
تھے یہاں تک کہ سبہ انسونی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چہرہ عثمان کے نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ نے **ف** مہاجرین میں
اول انتقال مدینہ منورہ میں عثمان بن مظعون ہی کا پہلا اور اول لقیع میں بھی دفن کیے گئے بعد انکے دفن کے وہ مقبرہ چھ اور حضرت
دست مبارک سے تھرا اٹھا کر انکی قبر پر رکھا نشان کے لئے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ بوسہ دینا مسلمان پر بعد مرگ
لینے پہلے دفن سے اور روزنا اس پر انسونوں سے جائز ہے **وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ آيَاكَرَ قَبْلِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَهُوَ مَيْتٌ ذَاوَاهُ التَّمِيمِيُّ ذَاوُدَ دَاوُدَ بْنَ صَاحِبَةَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کما تحقیق ابو بکر صدیق نے بوسہ دیا
حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسوقت کہ انکی وفات ہو چکی تھی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ حَصِينِ بْنِ**
وَحْشَمٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْكَلْبِيِّ وَفِرَاصَ قَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْوَدُهُ فَقَالَ إِنَّ كَأْرِي طَلْحَةَ أَوْ فَدَحَدَتْ
يَهُ الْمَوْتُ فَأَذْنُوْنِي بِهِ وَتَحْلِي أَوَاتَهُ لَا يَنْبَغِي خِيْفَةُ مَسْلُومٍ أَنْ تَحْبَسَ بِيَكِي ظُهُمُ الْكَلْبِيِّ ذَاوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہے حصین بن وحش سے کہ طلحہ بن یزید و یزید ہونے نہیں آئے انکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے انکی
پس فرمایا تحقیق میں نبین گمان کرتا طلحہ کو مگر کہ پیدا ہوئی اسکو موت پس خبر کر دنیا تم مجھکو ساتھ مرنے انکے کے لینے تا اوٹکا
اور نماز ان پر پڑھو ٹکا اور جلدی کرو لینے سچ بخیر و تکفین دفن کے پس تحقیق نبین لائق واسطے مردے مسلمان کے یہ کہ
روک رکھا جاوے درمیان لوگوں انکے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اگر دیر کر دفن کریں تو خوف ہو مٹ جانے کا اور شرط و یگا
تو لوگ نفرت کھا و نیکی اس میں حقارت اور بے عزتی انکی ہو اور مومن کو اسد تعالیٰ نے معظم و مکرم کیا ہو پس اسلئے فرمایا کہ جلد
دفن کریں **عَنِ الْفَضْلِ الثَّالِثِ فَصْلٌ تَبْرِي عَنِ حَكِيمِ اللَّهِ بْنِ جَحْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ لَقُونُوا أَمْوَ تَا كَوَالَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَلِيمِ سُجَّانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ دَبِّ الْعُلَمَاءِ قَالُوا
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لَا أَحْيَاءُ قَالَ لَقِي دُؤْجُو دُرُ دَاوُدَ بْنَ صَاحِبَةَ روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو تم اپنے قریب لڑکوں کو یہ کلمہ نبین کوئی معبود مگر اللہ ربو بار بزرگ پاک ہو اللہ پروردگار
عرش بزرگے کاسب تعالیٰ واسطے اللہ کے چہرہ و گہر عالموں کا عرض کیا صحابہ نے اسے رسول خدا کے کیسا سکھانا اسکا تہذیب متون

فرمایا ہزار اور ستر نقل کی یہ ابن ماجہ نے روایت کی جو ابن عساکر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ گئے ہیں نے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے طے ہو گئے انکو نزدیک وفات اپنی کے داخل ہو گئے تین دوہین لالا اللہ الامام العظیم الکبیر نبی
الحمد رب العالمین تین بار بعد ازاں بتا کہ الذی بیدہ الملک یحیی ویمیت وہو علی کل شیء قدير ع وَاَعْنِ اٰیۃَ رَبِّہٖ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الْمَیِّتُ یُحْضَرُ الْمَلَائِکَۃُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ صَاحِبًا قَالُوا الْاٰخِرُ حِجَّی اَتَمَّ
النَّفْسُ الطَّیْبَہُ کَانَ وَالْحَسَدُ الطَّیْبُ اَخْرَجَ حَمِیْدًا وَابْشَرِی بِرُوحٍ وَرُوحَانٍ وَرَبِّ غَیْرِ غَضَبَانَ فَلَمَّا
تُرُوْا یَقَالُ لِمَا ذٰلِکَ حَتَّی اَخْرَجَ مِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ
بِالنَّفْسِ الطَّیْبَہُ کَانَ وَالْحَسَدُ الطَّیْبُ اَدْخَلَ حَمِیْدًا وَابْشَرِی بِرُوحٍ وَرُوحَانٍ وَرَبِّ غَیْرِ غَضَبَانَ فَلَمَّا
تُرُوْا یَقَالُ لِمَا ذٰلِکَ حَتَّی اَخْرَجَ مِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ
کَانَ وَالْحَسَدُ الطَّیْبُ اَخْرَجَ حَمِیْدًا وَابْشَرِی بِرُوحٍ وَرُوحَانٍ وَرَبِّ غَیْرِ غَضَبَانَ فَلَمَّا
تُرُوْا یَقَالُ لِمَا ذٰلِکَ حَتَّی اَخْرَجَ مِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ
اَخْرَجَ مِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ فَمِنْہَا اِلَی السَّمَاءِ
کہہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قریب لگے ہوتا ہے آتے ہیں اسکے پاس فرشتے ہیں حیوت کہ ہوتا ہے مردنیک
کہتے ہیں یعنی ملائکہ رحمت کے نکلے جان پاک کہ تھی بدن پاک میں نکلے اس حالت میں کہ تعریف کی گئی ہے یعنی نزدیک خدا اور خلق کے
اور خوشوقت ہو ساتھ راحت کے اور رزق پاک کے بہشت میں اور ساتھ ملاقات رب غیر غضبناک کے پس ہمیشہ رہتی ہے وہ جان
کہ کہا جاتا ہے اسکو یہ یعنی جو کہ ہوا بیان تک کہ باہر نکلتی ہے یعنی خوش بھر لجاتے ہیں انکو طرف آسمان کے کچھ کھولتا ہے دروازہ آسمان
کا واسطے اسکے یعنی بعد کھولنے فرشتوں کے یا پہلے ہی پس کہا جاتا ہے یعنی دربان آسمان کے کہتے ہیں کون ہے یہ پس کہتے ہیں
فرشتے جو کہ اسکو لجاتے ہیں فلا نا شخص ہے یعنی روح فلا نے کی ہے کہ نام و نشان انکا ذکر کرتے ہیں پس کہا جاتا ہے خوشوقتی ہو جان
پاک کہ کو کہ تھی بدن پاک میں داخل ہوا اس حالت میں کہ تعریف کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھ راحت اور رزق پاک کے اور ساتھ
ملاقات پر درو گار کہ کہ نہیں غصے پس ہمیشہ رحمتی ہے جان کہ کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہ بیان تک کہ ہر چوختی ہے اس آسمان تک کہ
اسمیں ہے رحمت خاص خدا کی یعنی عرش پس جبکہ ہوتا ہے آدمی برا یعنی کافر کھتا ہے ملک الموت نکل تو اسی جان بد کہ تھی بدن بد
نکل تو در حالیکہ بڑائی کی گئی ہے اور خوشوقت ہو ساتھ بانی گرم کے اور پیچے اور ساتھ اور مذابون طرح طرح کے مانند اسکے یعنی جو کہ
مذکور ہوا پس ہمیشہ رہتی ہے جان کہا جاتا ہے واسطے اسکے یہ بیان تک کہ نکلتی ہے یعنی ساتھ کہ بہت کے بھر لجاتے ہیں انکو طرف آسمان
یعنی واسطے ظاہر کرنے دولت اسکی کے پس کھولے لے جاتے ہیں واسطے اسکے دروازے آسمان کے کہ کھلے جاتا ہے کون ہے یہ پس کہا جاتا ہے
فلا نا شخص بھر کہا جاتا ہے نہ خوشوقتی ہو جان ناپاک کہ تھی بدن ناپاک میں بھر جا بڑائی کی گئی پس تحقیق نہیں کھولتا ہے جیسے
دروازے آسمان کے بھر ڈالی جاتی ہے آسمان سے بھر بھرتی ہے طرف قبر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف آتے ہیں اسکے پاس فرشتے
ظاہر تریہ ہو کہ فرشتے رحمت کے اور عذاب کے حاضر و نوزن ہوتے ہیں بھر اگر نیک دیکھتے ہیں فرشتے رحمت کے اپنا کام کرتے ہیں
اور اگر بدکار دیکھتے ہیں فرشتے عذاب کے اپنا کام کرتے ہیں اور مراد صالح سے یا تو مومن ہی یا وہ شخص کہ ادا کرے حقوق

بِحَسْبِهِ فَيَقُولُونَ الْحُجَّي سَاعِلَةٌ تَسْعَى طَائِعًا عَلَيْكَ إِلَى عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكَيْفَ كَانَ نَحْنُ بِمُحَقِّقَةِ حَقِّكَ يَا ذَاكَ الْبَرِّ
 أَكْثَرُ مِنْ حَقِّكَ لَوْ أَنَّ مَا لَمْ يَكُنْ هَذِهِ الْوَجْهَ حَقًّا يَا ذَاكَ بِنَاؤُنْ بِهِ أَكْثَرُ مِنْ الْكُفَّارِ وَكَانَ الْحُجَّ وَالْقَسَائِ وَأُورِثَتْ بِرَوَانِي بِرَبِّهِ سَهْوَةً كَمَا فَرَمَا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ آتی ہو مومن کو موت لائے ہیں فرشتے رحمت کے سفید ریشمی کپڑا پہن رکھتے ہیں روح کو کھل تو
 اس حال میں کہ راضی ہو تو اللہ سے اللہ راضی کیا گیا تجھے طرف رحمت خدا کے اور رزق خوب کے اور طرف پروردگار کے کہ نہیں غضب
 پس نکلتی ہو روح مانند بہترین خوشبو مشک کے بیان تک کہ تحقیق لیتے ہیں اس روح کو پیچھے فرشتے بعضوں سے لینے یا بعضوں سے ہاتھ
 لیجاتے ہیں ازراہ تعظیہ و تکریم کے بیان تک کہ لاتے ہیں اسکو دروازوں آسمان پر پس کہتے ہیں فرشتے آپس میں کیا خوب ہو یہ خوشبو کہ آتی
 تمکو زمین کی طرف سے پھرتے ہیں اسکو طرف ارواح مومنوں کے لینے جہاں انکی ارواحیں رحمتی ہیں علیین میں یا جنت میں یا دروازہ
 جنت پر یا نیچے عرش کے مجسمہ پر یا اپنے کے پس وہ بہت خوش ہوتی ہیں بسبب آئے اس روح کے ایک تمھارے سے ساتھ غایب
 کہ آتا ہوا اسکے پاس لینے بیسا کوئی سفر سے آتا ہو اور اسکے گھر کے لوگ اس سے نہایت خوش ہوتے ہیں اسی طرح سے اس مومن کی روح
 جاتے سے اور روحیں خوش ہوتی ہیں پھر پوچھتی ہیں ارواحیں مومنوں کی اس روح سے کہ کیا کیا فلاں نے لینے کیا حال ہو
 فلاں نے فلاں شخصوں کا لینے نام لیکر پوچھتی ہیں احوال ان اشیاء دن کا کہ دنیا میں انکو چھو کر دے تھے پس کہتی ہیں ارواحیں
 آپس میں چھو دو اسکو اسلئے کہ یہ بختری غم دنیا میں لینے جہالت پاوے گی تب پوچھنا پس کہتی ہو یہ روح لینے بعد راحت پانے کے کہ
 تحقیق مر گیا لینے فلاں کہ تم احوال پوچھتے ہو کیا نہیں آیا تمھارے پاس پس کہتی ہیں وہ روحین کہ تحقیق لے گئے اسکو طرف مان
 اسکی کے کہ آگ و دھبہ ہو اور تحقیق کا فرج ہوتا کہ آتی ہو اسکو موت لائے ہیں اسکے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ پہنکے ہیں فرشتے روح
 کا فر کو نکل تو طرف عذاب اللہ عزوجل کے ناخوش اور ناخوشی کی گئی تھیں پس فطرتی روح بدبودار مانند نہایت بدبودار کے بیان تک کہ
 لاتے ہیں اسکو طرف دروازے زمین کے پس کہتے ہیں فرشتے کیا یہی ہو یہ بویاں تک کہ لاتے ہیں اسکو طرف ارواح کفار کے نقل کی
 یہ احمد و سنائی نے فرشتہ کی پڑا جو لاتے ہیں شاید روح کو اس میں لپیٹ کر لیجاتے ہیں اور کیا حال ہو فلاں فلاں شخصوں کا لینے عذاب
 کرتے ہیں ناخوش ہو زمین سنکرا اور عاکرین انکے لیے ساتھ استقامت کے یا گندا کرتے ہیں تاکہ ٹکلیں ہو زمین اس پر اور خشک ٹکلیں
 اور طرف دروازے زمین کے کما طبیی نے کہ مراد یہ ہو طرف دروازے آسمان و زمین والے کے کہ پہلا آسمان ہو جسے کہ دلالت کرتی ہو
 اس پر اور پکی حدیث ثم لیخرج الی السماء اور احتمال ہو کہ مراد ہو ساتھ دروازے کے زمین پس روکی جاتی ہو طرف اسفل السافلین کے
 کتابوں میں لینے ملا علی کہتے ہیں کہ یہی مویخ بہترین اور طرف ارواح کفار کے کہ جگہ انکی سمیں ہو اور سمیں نام ایک جگہ کا ہے جگہ
 اور جنم کے بعد عنک البکرو بنی عذاب قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازة رجل من اهل النصارى فاستشهد
 الی النفس واما الیہ فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجلسنا حولہ کان علی رؤسنا الطیر و فی یدہ عود و یتکلم
 فی الامر من فرقم رأسہ فقال استعید یا اللہ من عذاب القبر ثم تبکی وکنا نم قال ان العباد المؤمنین اذا کان فی القبر یطعمون
 من الدنیا و اقبال من الاخرۃ و یرکب لہم ملائکة من السماء بیض الوجوہ و کان وجوہہم الشمس معہم کف من کف النور فجلسنا
 وخطو ط من حوط الجنة حتی جلسوا منہا ہذا البصر فہو یحیی ملائکة ف علیہ السلام حتی جلس عند رأسہ و یقول انما
 انظر لظیفۃ الخیر الی معقرۃ من اللہ و رضوان قال فخرجت لیسئل القہر من السقا و فیأخذھا فاود الخلد الی الیک عوھا

فی یدہ طرکہ علیہ حتی یأخذ لہما فیکمل لہما ذلک الکفر فی ذلک الخوض و تجزئہ منہا کل طریق فخر مسدود و جسد د
 علی و جہر اکس حنی و روایت ہذا بن مایہ سے کہ کما نکل ہم ساتھ ہی علی اندلیہ وسلم کے چچ بنائے ایک شخص کے انصاف میں سے پس چچ
 طرف قبر کے اور ہونہ زمین دفن کیا گیا تھا وہیں بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم مگر حضرت کے گویا کہ ہمارے سروں پر جانوس تھے
 پر نہ لیے سر جبکہ اگر چپکے بیٹھے اور دائیں بائیں تو دیکھتے تھے اور حضرت کے ماتھے میں ایک لکڑی تھی کہ کہہ دیتے تھے او بڑا کھینچتے تھے ساتھ اس کے
 زمین میں لیے جیسے فکڑ کرتے ہیں پھر اٹھایا سر اپنا او فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے مذاب قبر کے سے دوبار فرمایا زمین با پھر فرمایا زمین
 بندہ مومن جیہوت کے ہوتا ہی چھینق لے کر گویا کہ دین سے اور توبہ ہونے کی طرف آخر کی لیے قریب رہنے کے بہرہ نچا ہی تو اتارتے ہیں طرف اللہ فرشتے
 آسمان سے نہایت روشن ہوتے ہیں منہ ان کے گویا کہ منہ ان کے میں آفتاب ساتھ ان کے کفن ہوتا ہی کفنوں لیے یعنی کپڑوں بہشت کے سے اور چو
 ہوتی و خوشبو یون بہشت کی سے لیے مشک و عنبر و انکا بیان تک کہ بیٹھتے ہیں سانس انکا جہان تک کہ پہنچے گا لیے اسطے بیٹھتے ہیں بسبب
 کمال لب کے منظر ہوتے ہیں روح نکلے کے پھرتے ہیں ملک الموت علیہ السلام بیان تک کہ بیٹھتے ہیں نزدیک سرانک کے پس کہتے ہیں ایو جان پاک
 نکل طرف بخشش کے اللہ کی طرف سے اور خوشنودی انکی کے فرمایا حضرت نے پس نکلنی ہر جان ہتی ہوئی جیسا ہوتا ہر قطرہ پانی کا مشک میں سے
 لیے مسلولہ و نرمی پس لیے ہیں اسکو ملک الموت پس جب لیے ہیں اسکو ملک الموت زمین چھوڑتے اور فرشتے اس جان کو ملک الموت کے ہاتھ میں
 ایک پلک مارتے لیے بسبب اشتیاق کے جلدی سے اسکو لے لیتے ہیں بیان تک کہ لیتے ہیں اسکو وہ فرشتے اور رکھتے ہیں اسکو اس کفن میں
 اور اس خوشبو میں اور نکلنی ہر اس روح سے خوشبو مانند بتر بن خوشبو یون مشک کے کہ باقی جاوین روئے زمین پر لیے تمام زمین پر ابتدا
 پیدا ایش دینا سے قنا ہونے اسکے تک ہا اس سے معلوم ہوا کہ مومن کی جان سہل نکلنی ہوا اور روایت میں آیا کہ مومن پر بھی نبی
 سختی ہوتی ہر اس وقت تطہیر ان میں یون دی گئی کہ بخشی روح مومن پر نکلنے سے پہلے ہوتی ہر اور وقت نکلنے کے سہل نکلنی ہر بخلاف روح
 کافر کے کہ اسکی روح نکلنی بھی دشواری سے ہوا و اس علم مولا **قال** فیصدون بھا فذلک مضردن یعنی بھا سے اس کے متلاذ
 صر الیہا لک انما لہذا اللہ و ہم الکلیب فیصدون ذلک ان بن فلان یا حسن اسمائیر اللہ کا تو ایسے وہ بھا فی الذنیبا
 حتی یصلوا الی السماء الذیبا فیستقیون کہ فیہم لہم فیستقیون من کل سماء مقرر ہوھا الی السماء افری لہما حتی یستقیوہ
 الی السماء السابعة فیقول اللہ عزوجل انکبوا الی باب عبدی فی علیین و اعینوہ الی الاذن فانی منعا خلفہم و
 یما ایلہم و منہا الخرجہم قارۃ اخری قال فتعادروہ و خیر و حسدہ فیما ینہد ما کان فیہما لسان فیقول لہ من یقول فیقول لہ فیقول لہ فیقول لہ
 ما ربک فیقول انہ لا یسلم فیقول لہ ما هذا الرجل الذی لی فیقول لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقول لہ و ما علمک
 فیقول قرات کتاب اللہ فامنت بہ و مررت فیما دنی من السماء ان صدق عبدی قافر شوقہ من الجہنم و الیہ السوء من الجہنم
 و انفع لہ بابا الی الجہنم قال فیما ینہد من لہ و خیر ما و طبع فیہ لہ فی قبریہ صد بصرہ فرمایا حضرت نے پس لے چڑھتے ہیں
 فرشتے اس جان کو پس زمین گزرتے فرشتے لیے ساتھ اس جان کے کسی جماعت پر فرشتوں سے لیے وہ فرشتے کہ درمیان آسمان و زمین ہیں
 مگر کہہ لیتے ہیں کون ہر روح پاک پس کہتے ہیں فرشتے لانے والے فلا نا بیٹا فلا نا لے لیے اسکی روح ہر بیان کرتے ہیں اسکو ساتھ مہتر تان
 لیے و صفوں اور یقون انکے کے کہ تھے اہل دنیا ذکر کرتے اسکو ساتھ انکے دنیا میں اسی طرح سوال و جواب ہوتا رہتا ہر بیان تک
 لے پہنچتے ہیں اسکو آسمان دنیا ملک لیے پہلے تک پھر کھولتے ہیں فرشتے دروازہ اسکے لیے پس کھولاجاتا ہر آسمان لیے دروازہ

اسکا انکے لیے پس ساتھ ہوتے ہیں اسکا ہر آسمان سے مقرب خدا کے کہ اس آسمان میں بین اس آسمان تک کہ متصل ہر انکے میان تک کہ پہنچا یا گیا ہو
 اسکو ساتویں آسمان تک پس فرمانا ہو اللہ تعالیٰ غرض لکھو لینے ثابت رکھو نامہ اعمال بندے میرے کا علیین میں اور پھر لجاؤ اسکو طرف زمین کے
 بدن اسکا کے کہ دفون ہر زمین میں تاسمعلق ہو ساتھ بدن کے خوب طبع اور مستعد ہو واسطے سوال وجواب کے اسلئے کہ تحقیق میں نے زمین ہی سے
 پیدا کیا ہر انکو لینے بدن جن آدم کے کو اور اس میں پھر بھیجتا ہوں انکو لینے بدن اور راحون انکی کو اور اسی سے نکالوں گا انکو دوسری بار
 فرمایا حضرت ملا پس پھر والی جانی ہر روح اسکی اسکا بدن میں پھر آتے ہیں اسکا پاس دو فرشتے لینے منکر تکیہ پس بٹھاتے ہیں اسکو پھر
 کہتے ہیں اسکو کون ہر رب تیرا پس کتا ہر رب میرا اللہ ہر پھر کہتے ہیں اسکو کیا ہر دین تیرا پس کتا ہر دین میرا اسلام ہر پھر کہتے ہیں
 اسکو کون ہر شیخ کہ بھیجا گیا تم میں لینے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس کتا ہر وہ رسول اللہ کے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پھر کہتے ہیں فرشتے
 اسکو کس سبب سے جانا تو نے لینے رسول ہونا انکا پس کتا ہر پڑھی میں نے کتا باللہ اور ایا ان اللہ میں ساتھ اسکا اور سچ جانا میں نے
 لینے دل سے پس اس سے رسول ہونا حضرت کا معلوم ہوا پھر پکارا ہر پکارنے والا آسمان سے لینے ربانی اللہ تعالیٰ کے کہ یہ کسچا ہر بندہ
 میرا پس بچھاؤ اسکا لیے بچھونے بہشت کے اور پھناؤ اسکو لباس بہشت کے اور کھواد اسکا لیے دروازہ طرف بہشت کے فرمایا حضرت
 پس آتی ہر اسکو ہوا اسکی اور خوشبو پھر کشادگی کی جاتی ہر اسکا لیے قبر اسکی میں تقدیر پہنچنے نگاہ اسکی کے ف اور ایک روایت میں
 آیا ہر کہ عرش تک روح کو لیجاتے ہیں اور اس میں آیا کہ ساتویں آسمان تک لیجاتے ہیں پس شاید یعنی روحین عرش تک جاتی ہو دین
 اور بعضی ساتویں آسمان تک اور علیین نام ایک جگہ کہ ہر ساتویں آسمان پر کہ اس میں نامہ اعمال نیکوں کے رہتے ہیں اور کون ہر یہ
 شخص شاید کہ بعضوں سے یوں پوچھتے ہوں اور بعضوں سے اسطرح کہ کون ہر نبی تیرا جیسا کہ اور روایت میں آیا ہر وہ کمالیہ
قَالَ دَيَانَتُهُ كَجَلِّ كَحَسَنِ الْوُجْهِ حَسَنِ الْفُتَاكِ طَيْبِ الرِّيحِ فَيَقُولُ أَتَشْرِي بَالِدِي كَيْسَرَ لَهْ هَذَا يَوْمَئِذٍ الَّذِي كُنْتُ نَسِي
لَوْ نَعُدُّ فَيَقُولُ لَكَمْ مَكَانَتْ هُوَ جَهَنَّمَ الْوُجْهِ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ فَيَقُولُ أَتَاَعْمَلُكَ الصَّالِحَ فَيَقُولُ رَبِّ اقْبِرُوا الشَّاعِرَ رَبِّ اقْبِرُوا
خَوَالِجَهُمْ وَكُلَّ مَا فَرَمَا يَحْتَرِّمُ اور آتا ہر اسکا پاس ایک شخص خوب روا چھپے کپڑے پہنے خوشبو دار پس کتا ہر خوشوقت ہو ساتھ
 اس چیز کے کہ خوش کرے مجھ کو لینے وہ نعمتیں تیرے لیے میا ہیں کہ نہ کسی انکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنین یہ وہ دن ہر کہ وعدہ
 دیا جاتا تھا تو لینے دنیا میں پس کتا ہر میت اسکو کون ہر تو پس چہرہ تیرا کامل ہر حسن و جمال میں لاتا ہر بھلائی کو اور خوشخبری دیتا ہر
 اسکی پس کتا ہر وہ شخص کہ میں ہوں عمل نیک تیرا کہ ایسی صورت پکڑا یا ہوں پس کتا ہر میت اسی پروردگار میرے قائم کر عیادت
 اسی پروردگار میرے قائم کر قیامت تاکہ جاؤں میں طرف اہل و مال اپنے کے ف مراد اہل سے حورین اور خادم ہیں اور مال سے محال
 باغ جنت کے اور اوچرینہ و ملائی کہ قسم مال سے میں یا مراد اہل سے قرائی مؤمن ہیں اور مال سے حور و حضور وغیرہ ہر **قَالَ وَلَئِنْ**
الْعَبْدُ الْكَافِرُ إِذَا كَانَ فِي الْقَطْعَاءِ مِنَ الدُّنْيَا وَافْتَقَلَ مِنَ الْآخِرَةِ قَوْلَ الْيَكْبَرِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكَةٌ سُودُ الْوُجْهِ مَعَهُ الْمُسْوَحُ
مَجْلِسُونَ مَعَهُ مَدَّ الْبَصَرَ مَوْجِيءٌ مَلَكٌ لِلْوُكُوفِ حَتَّى يَكْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُولُ إِنَّمَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ اتَّخَذَتْ
سَخَطَ مِنْ اللَّهِ قَالَتْ خَفَرْتُ فِي حَسْبِهِ فَبَدَّلَ عَنْهَا كُنْزَ السُّقُودِ مِنَ الصُّوَرِ الْمَبْكُولِ فَيَأْخُذُهَا فَادَّخَلَهَا لَمْ يَكُنْ
فِي يَدِهِ طَرَفَةٌ عَيْنٍ حَتَّى يَجْعَلَ هَاتِيكَ الْمُسْوَحَ وَخَيْرُهَا كَأَنَّكَ رَفِيعُ رُفْعَةٍ وَجَدْتَ عَلَى وَجْهِكَ لَا مَنَ فَيَصْعَدُ وَنَ
يُحَاكِمُ لَا يَمُوتُ وَنَ يَمُوتُ عَلَى مَلَأَ مِنْ الْمَلَكَةِ أَكَاوَالَهُ هَذَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ فَيَقُولُ كُنْتُ كُنْتُ بَنَ مُلْكِي بَاتِمَ كَمَا تَرَى كُنْتُ

اچھے قرآن کی بیان تک کہ نیکو اور عاقل اور دھرم رکھنے والی میں قبر میں پہلی ان کی فہم سمجھیں ایک جگہ ہر گز اور دفن میں ساتویں زمین کے نیچے زمین نامہ اعمال دفن خیزوں کے کھے جاتے ہیں اور ان میں اشارہ ہر اس کی طرف کہ دفن ساتویں زمین کے نیچے ہر اویچ مکان دور کے اسمیں اشارہ ہر اس کی طرف کہ ڈالاشیطان نے اسکو گراہی میں اور دور پڑا مقام قریب سے اور یہ آتے ہیں دوسری سند ہر نری اس قول حضرت کی فی سجدہ فی الارض السنغلی قطع روح طحانہ کہ بیان ہر حال کا فر کا اور باہر ایک کلمہ کہ کہ تمیر لہوتا ہر اور قبر کا فردن کو تو اس طرح سمجھتی ہر جیسے کہ مذکور ہوا اور بعض مومنوں کے لیے بلکہ اکابر موصد کے لیے اپنے اولیاء اللہ کے لیے منقطع فرما لینے سمجھنا یوں ہوتا ہر کہ زمین یعنی ہر جیسے مان اشتیاق والی اپنے بچے کو گلا لگاتی ہر صبح ہر یاتیدہ رجل یقیم الوجہ فیہ الثیاب منبتی الیہم فیہن الکتب بالذی یسئلونہ ہذا یدیکم الذی کنت توعد فیقول مکیف کوخجک الوجہ فیہن بالذی یسئلونہ ہذا یدیکم الیہن فیقول لیس لا نقول الشاعرا و آتا ہر اس کے پاس ایک شخص بد شکل جسے کپڑے پہنے بد بو آتی ہوئی پس تمہاری خوشوقت ہوتا ہے اس چیز کے کہ ناخوش کرے تجھ کو یہ وہ دن ہر جو وعدہ دیا جاتا تھا تو پس کتاب ہر مرد کو دن ہر تو پس ہر وہیر انما بیت ہر اس لہتا ہر ہرانی پس کتاب ہر میں ہوں علی تر اب سچ کتاب ہر مردہ ہر پروکار یہ نہ قائم کر تو قیامت کو **و فی روایت تھوہ و ذاد و جہاد الخیر** **دو جہاد صلی علیہ کل ملک یکن السماء و ذکاد و جہاد کل ملک فی السماء و یخف لہ الکواب السماء لیس من اھل ہر بارک و ہم یکعون لہا ان یخرج ہر منہ و تخرج ہر نفسہ لکفر الکا فر مع الف و یصلع عنہ کل ملک یکن السماء و ذکاد و جہاد الخیر** **فی السماء و تغلق الکواب السماء لیس من اھل ہر بارک و ہم یکعون لہا ان لیس ہر روح ہر من تکیلہم و ذاد و اھم** اویچ ایک روایت کے مانند لکھا اور زیادہ ہر میں جوت کہ غلطی ہر روح مومن کی رحمت سمجھتا ہر اچھے ہر فرشتہ کہ در میان آسمان و زمین کے ہوا ہر فرشتہ کہ آسمان میں ہوا رکھو لے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے اور زمین کوئی دروازے والے لینے ہر آسمان کے دروازے والے گز کہ وہ دعائیں بنیں اللہ تعالیٰ سے یہ کہ چڑھائی ہر روح اس کی اگلی طرف سے لینے تاکہ شرف ہوں نسبتاً تہ چلنے وغیرہ کے اور کمالی جاتی ہر جان اس کی لینے کا فر کی ساتھ رگوں کے پشت کرتے ہیں اسکو سب فرشتے و میان آسمان و زمین کے اوپر فرشتہ آسمان میں یعنی آسمان و میان میں ہر جہاد کیے جاتے ہیں دروازے آسمان کے زمین کوئی دروازے والے لینے آسمان وینا کے دروازوں میں سے گز کہ وہ دعا کرتے ہیں اللہ سے یہ کہ چڑھائی جاوے روح اس کی ہماری طرف سے نقل کی یہ احمدیہ ساتھ رگوں کے یہ اشارہ ہر اچھے کہ ناخوشی سے غلطی ہر جان اس کی اوپر بیت کہیں کھاتے ہیں اسکو اور کمال التلق ہوتا ہر اسکو بدن کے ساتھ ہر ہر **و عن عکیر الرحمن بن کعب عن ابیہ قال لما حکمہن کعبا الوفاۃ انہ ام یسیر بنت المراء بن معرور فھاذا یا ابنا عکیر الرحمن ان یقوت فلدا فاقہ علیہم فی السلام فقال عکیر اللہ لک یا ابنا عکیر الرحمن امما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اولہم للوہم من فی مملکت یخیر فی مملکت یخیر لک فی الجنتہ قال بلی قالت فہن ذلے دواہ ابن ماحدہ و النبی فی کتاب البعث و النشور و روایت ہر عبد الرحمن بن کعب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے لینے کہ کعب کا جیکہ آئی کعب کی موت آئی لکے پاس ام بشر بی بی بن معور کی پس کہا ای اب عبد الرحمن کہ کعب کی اگر طے تو لینے بعد مرنے کے فلا نے سے پس اسکو میری طرف سے سلام لینے کعب بیٹہ اللہ عکیر ای ام بشر ہم جو ہیں زیادہ مشغول ہوئے اس سے کہ ام بشر نے ای اب عبد الرحمن کہ کعب بیٹہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق رومین مومنوں کی بیچ غالب جانورون سب کو کہا و فی مملکت میوے و خیزون بہشت کے سے**

صلی اللہ علیہ وسلم اور متلاقی تین بی بی اکی کو لینے حضرت زینب کو پس فرمایا کہ متلاذلو انگو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس کے اگر دیکھو تم یہ نہ مانتے ہو اگر
استیلاج ہوا اسکی ساتھ پانی کے اوپر بی بی کے لیے پانی میں تپے جو کس کرو اور اسے متلاذلو اس سے ہاکی اور ستر خانی نوب ہوتی ہو اور ڈالو
آخر بار میں کا فور یا فرمایا کچھ کا فور سے لیج کہ فانی ہو تم خبر کرو محکوپین کہ فانی ہو میں ہم خبر کی ہئے انگو پس الا طرف ہمارے حضرت نے تندہ
اپنا چہرہ فرمایا بدن سے لگا دو اسنے اس سے بند کر لینے کفن کے نیچے رکھ دو اس طرح کہ بدن سے لگا رہے اور ایک روایت میں یہ کہ غسل و اسکو
طاق تین بار یا پانچ یا سات اور شروع کرو اسنے دائیں طرف سے اور اعضا وضو اسنے سے اور کھام عطیہ نے پس گو تہ صحن ہنے بالون کھام کی
تین جو تین بھر پڑا ہئے انگو آئے پیچھے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے فلفقا انکو کا اس میں ترتیب کے لیے ہر نہ خیر کے لیے اس لیے کہ اگر پاک
ہو جاوے پہلے غسل میں تو ستر پہ تین بار متلاذلو اور مکروہ ہے سجا و نہ کرنا اس سے اور اگر پاک ہو دو بار یا تین بار میں ستر پہ یا پانچ بار والا
سات بار اور زیادہ سات بار سے نہیں آیا اگر زیادتی کرین اسے نو مکروہ ہے کذا ذکر القاضی وابن ملک وغیرہ اعلیٰ یہ ہے کہ دو بار تو میری
چٹوں کے پانی سے متلاوے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہو کتاب ہدایہ سے اور ابو داؤد میں ہے ابن سیرین سے کہ انھوں نے غسل کیا تھا امام عطیہ
وہ متلاقی تھی میری کے چٹوں سے دو بار اور تیسری بار ساتھ پانی کا فور کے اور کما شیخ ابن ہمام نے کہ مراد یہ ہے اس حدیث میں کہ کا فور
پانی میں متلاوے چنانچہ مبہوری کہتے ہیں اور کو فی کہتے ہیں کہ کا فور حوط میں ایسے میت کی خوشبو میں ڈالے اور بعد متلاذلو و خشک کرنے
بدن کے بدن کو لگا دے اور لکھا ہو علمائے کہ اگر کا فور نہ ہا تھے لگے تو خشک قائم مقام اسنے ہوتا ہو میری کے چٹوں سے میل خوب دو
ہوتا ہو اور حدیث مردہ بکرتا نہیں اور دفع ہوتے ہیں اس سے اور کا فور سے جائز موزی اور تہ بند حضرت نے صاخر اوسے کے لیے غلیت
کیا تا بکرت اسکی انگو پہنچے اس سے معلوم ہوا کہ ستر پہ برکت و ٹوٹ جی ساتھ لباس الحین کے بعد موت کے جیسے کہ پہلے موت کے ہو
لیکن یہ چاہیے کہ وہ کپڑا کفن کے کپڑوں سے زیادہ دھوا و شروع کرو اسنے دائیں طرف سے لیجے دائیں ہاتھ اور پہلو اور پار و آج ابتدا کرو
اور او مواضع الوضو میں مطلق جمع کے لیے ہو پس اعضا وضو کے پہلے دھونے چاہیں پھر اور اعضا اور او مواضع وضو سے دھوین
کہ جیگا دھو مواضع میں ہو پس کلی اور ناک میں پانی دنیا ہمارے نزدیک نہیں ہے اور ستر پہ کما ہو لیسے علمائے یہ کہ متلاذلو والا انگلی پر کپڑا
لیٹے اسنے اس سے دھاتون کو اور تا لو کو اور دولون کلون کو اندر سے اور تھنوں کو اور اسٹر عمل ہو لوگوں کا ابلو مختار یہ ہے
کہ مسح کرے سر پر پاؤں بعد غسل کے نہ دھوئے جاوین بلکہ پہلے جب و اعضا وضو کے دھو دے پاؤں جی دھو دے اور نہ دھو دے
پہلے ہاتھ میت کے بلکہ شروع کرے منہ سے بخلاف متنبی کے اس لیے کہ جنبی ہاتھ پاک کرتا ہو اور اعضا دھونے کے لیے اور میت متلاذلو جاتا ہو
اور کے ہاتھ سے اسنے ہاتھوں کے دھوئے کی حاجت نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک بال عورت کے کھیلے ہی رہے دی گو نوحے
نہیں ۱۴۰۰ و عن عائشہ قالت ان کسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفہ فی ثلثہ اذواب یما کذا یضیع یسبح اللہ و یرکع
لیس یطاف فی شئ و کما مہ منفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کما تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دے گئے پیچ میں
کپڑوں سفیدین کے اور سحول کے بچے ہوئے روئی کے نہ تھا انہیں کرتا سیاہو اور نہ بگڑے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اور تہ
انہیں کرتا اور نہ بگڑی معنی اسنے یہ میں کہ کرتا اور عامہ بالکل حضرت کے کفن میں نہ تھے اور بعضوں نے یہ معنی کئے ہیں کہ کرتا
اور عامہ تین کپڑوں میں نہ تھے بلکہ سوے تین کپڑوں کے تھے اس صورت میں لازم آیا کہ کپڑے کفن کے باچے تھے لیکن صحیح
اول ہی معنی ہیں اس لیے کہ ثابت ہوا ہے کہ تھے حضرت کے کفن کے مگر تین کپڑے اور اسی پر مترتب ہوتا ہو اختلاف علمائے انہیں

اخر رکھ دی چنانچہ باطن میں المناقبین حدیث اس معنوں کی آئی ہو اور کہا ابراہیم راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں عبدالرحمن کو کہ یہ بھی کہا اور مارے کے مرتد اور وہ تھے بہتر مجھے یعنی انکا کفن بھی ایسا ہی تھا جیسے کہ اوپر مذکور ہوا پھر کشادہ کی گئی واسطے ہمارے دنیا اس قدر کشادہ کی گئی یا کمادی گئی ہو کہ دنیا اس قدر کہ دی گئی اور تحقیق ڈرتے ہیں ہم یہ کہ ہووے ثواب نیکیوں ہماری کا جلد ہی تا واسطے ہمارے پھر شروع کیا اور نالینے سبب سی ڈرے جو مذکور ہوا ایمان تک کہ چھوڑ دیا کھانا نقل کی یہ بخاری رکوت عبدالرحمن غفرلہ سے ہیں اور مصعب بڑے جلیل القدر اور فضلائی صحابہ اور اہل بدر سے ہیں اور احمد بن شہین ہونے اور حالت کفرت میں یثربی فراغت والے جب سلمان ہونے نہایت زہد و فقر اختیار کیا منقول ہے کہ ایک بار یہ حضرت پاس حاضر ہوئے التمسکہ میں باندھے ہوئے فرمایا حضرت صحابہ کو کہ دیکھا اس شخص کو کہ روشن کیا ہو اللہ تعالیٰ نے دل شکسا ساتھ ایمان کے دیکھا میں نے اسکو مکہ میں کہ مان باب سکے اسکو اچھے سے اجھا لکھنا کھلاتے تھی اور دیکھا میں نے کہ دو مسودہ ہم کا لباس بھینتا محبت خدا و رسول کی میں اپنے تئیں اس حال کو پہنچایا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ حضرت نے انکو سعید الشہداء فرمایا اور اہل بدر ساوشندہ واحد سے ہیں اور ڈرتے ہیں ہم نے پھر شہید اسس کہ داخل ہوا جو این ان لوگوں میں کہ جنگ حق میں اللہ تبارک نے فرمایا ہر مَن کان مِنْ رِزْقِ الْعَالَمِ حَلْماً لَمْ يَمْنَأْ اَنْشَاءً لِمَنْ تَزِنُ قَرْمٌ كَيْتُمْ اَفْلَحُوا مَنْزِلَةً مُنَوَّرًا یعنی جو کوئی ارادہ کرنا ہو دنیا کا جلدی دیتے ہیں ہم واسطے اسکے دنیا میں وہ چیز کہ جانتے ہیں ہم واسطے اسکے کہ جانتے ہیں ہم پھر گردانتے ہیں ہم اسکے لیے دوزخ داخل ہوگا انھیں بڑائی کیا گیا رائدہ ہوا از بسکہ خوف غالب تھا یہ خیال آیا کہ مبارک انھیں داخل ہو جاؤں والا معنی آیت کے یہ ہیں کہ جو ارادہ کرنا ہو دنیا ہی کا اور زمین ارادہ کرنا سولے اسکے کچھ اسیر الف عام کرنے ہیں دنیا میں جو کچھ کہ جانتے ہیں ہم نہ جو کچھ کہ وہ جانتا ہو واسطے اسکے کہ جانتے ہیں نہ واسطے ہر جانتے والے کے حاصل کیا یہ آیت صحیح حق بڑے طالب دنیا وغیرہ کے فرمانی ہو عبدالرحمن ایسے نہ تھے لیکن خوف غالب تھا ڈرے کہ سبب پس فراغت کے ہم بھی کیلین انھیں میں ننون اور چھوڑ دیا کہنا یا وجود شدہ احتیاج کے کہ دروسے سے تھے اسلیے کہ جب خوف غالب ہوتا ہو باز رکھتا ہو ماثل ہونے سے طرف لذتوں کے اور اس حدیث میں دلیل براسمیر کہ وقت ضرورت کے جعفر کن میسر ہو وی سنت پر عیج بدو حکمی جاری قال آتی دَسُوْا لِلّٰہِ حَبْسَ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ وَکُلُّ عَبْدٍ لِلّٰہِ نَبِّ ابْنِ لَعْدَ مَا دَخَلَ حَقٌّ ذَا فَامْرَیْہِ فَلْخْرِجْ فَوْضَکُمْ عَلٰی دَکْبِکِبِہِ فَنَفَتْ فِیْہِ رَبِّہِ وَالْتَبَسَ قُبْحُہٗ قَالَ ذَاکَانَ کُسْعُکُمَا قِصَصًا مُّتَّفَقًا عَلَیْہِ وَرَوٰیثُہٗ جَابِرٌ سَے کہما آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبدالمدین ابن عباس بعد اسکے کہ رکھا گیا تھا اپنی قبر میں پھر حکم فرمایا اسکے نکالنے کے لیے یعنی قبر سے پس نکالا گیا پھر رکھا اسکو حضرت نے اپنے گھٹنوں پر پر ڈالا مٹھ اسکے میں آب دہن اپنا اور پنہا یا اسکو اپنا کر تاکہ جا رہے اور تھا عید المدین ابی پنہا یا تھا عباس کو کہ انقل کی بخاری سلم لعنف عبد المدین ابی رئیس تھا منافقون کا اور اتفاق ظاہر رکھتا تھا جعفرت عباس کو کہ چچا حضرت کے تھے روز بدر کے منبری اگر لائے تھے تو وہ تنگ تھے اور پرہیز کسی کا ٹنگے ٹھیک نہ آتا تھا بسبب یہ زقد ہونے اسکے کے عبد اللہ بن ابی نہ کہ یہ بھی ہزار قد تھا کرتا اپنا انکو پنہا یا پس حضرت نے کرنا اپنا اسکو پنہا یا اسی کرنے کے بدلہ اتوار نیلے لیے تمام ناخ کا احسان آپ نے رضا دے اور اسمیں ایک اشکال وارد ہوتا ہو کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا تقل علی حزم مات ابراً ولا تقم علی قبرہ یعنی دعا نہ کری کسی منافقون پر کہ مر گیا ہو اور مت کھڑا ہوا اسکی قبر پر اور یا وجود اسکے حضرت عبد اللہ کی گور پر نشہ لینے گئے اور کرتا پنہا یا اور آب دہن ملنے لگے انھیں الا جواب اسکا علمائے یہ لکھا تھا کہ یہ واقعہ پہلے حجر نے آیت کے تھا اور حضرت کو غرض میں بدلہ اتارنا تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اللہ

اور خاطر داری اسکے پیش کی کہ وہ کومن تھا پاک نفاق سے اور بیت سے اسکے جواب لکھے میں جو چاہے اور شرمون میں دیکھ لے ح
جائے ہی نہ لگے تو قبلہ رخ کر دے اس طرح کہ بیت لٹا دے اور پاؤں قبلہ کی طرف کرے اور سر اٹھا کر دے تا قبلہ رخ ہو جاوے اور تلقین کرے
شہادت لیجے اسکے پاس پڑھے اشھدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ جب مرے تو باندہ دے کلاٹھکا تا منہ بند ہو جاوے اور کوئی جاوے
منہ میں دیکھس جاوے اور بند کر دے آنکھیں انکی اوڑھ کر جلدی دفن کرنا اسکو واجب باد کرین نہ لائے گا تو تختہ کو دھونی اگر وغیرہ کی طاق دیکر اگر
اسکو لٹا دے اور کپڑے اوتا دے اور سر اسکا ڈھانک دے ایک کپڑے سے کہ لٹیا ڈیڑھ ہاتھ کا ہو اور چوڑا دو ہاتھ کا اور وضو کر دے اور کپڑے بغیر کلا اور کا
میں پانی دینے کے اور منلا دے ایسے پانی سے کہ جوش کی ہوں انھیں بیری کی پتی یا نشنان اگر بھر بچھنچن والا خالص پانی سے اور دھو دے
سر اور ڈاڑھی اسکی ساتھ خلی کے اور اگر وہ نہ ملے تو صابون وغیرہ سے دھو دے اور لٹا دے پہلے بائیں کروٹ پھر منلا دے یہاں تک کہ بچھکے
پانی اس کروٹ تک کہ تختے سے لگی ہر بچھ دایئیں کروٹ لٹا کر منلا دے اسی طرح سے کہ پانی بائیں کروٹ تک بچھنچے پھر بٹھا دے مرے کو اوسط
سپٹ اسکا آہستہ پھر اگر گٹھے بیٹ سے کچے تو دھو ڈالے اور بچھ کر غسل اور وضو کر دے اور پوچھنے اسکے بدن کو کپڑے سے اور لگا دے جنوب
یعنی خوشبوی مرکب سر اور ڈاڑھی کو اور کا فوراً اعضا کو لگا دے کہ سجے سے میں زمین کو لگتے ہیں یعنی پیشانی وغیرہ اور کنگھی کرے بالوں اور
ڈاڑھی کو اور نہ کرے ناخن اور بال اسکا اور نہ خنڈ کرے جب کا خنڈ نہوا ہو پھر کفنا دے اور کفن منون مرے کے لیے یہ کہ کفنی ہو نوٹھون قیوم
تک اور ازار اور لٹا دے یعنی دو چدریں سر سے قدم تک اور کفن کفایہ ازار اور لٹا دے اور کفن منون عورت کا یہ کہ کفنی اور اور ازار اور لٹا دے اور
سینہ بند اور اوڑھنی لینی ہو دو ہاتھ کی اور چوڑی ایک یا بشت کی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لٹیا اور چوڑا اسکا بغلوں کے نیچے سے لگتے تک در
بانی تین کپڑے ویسے ہی ہوں جیسے مرے کے کفن میں مذکور ہو پس جو کوئی زیادہ کرے انہیں یا کم کرے اسنے ظلم کیا اور کفن کفایہ عورت کا
ازار اور اوڑھنی اور لٹا دے اور ضرورت کے وقت ایک بچھ کپڑا کافی ہو اور نہ اقتصار کرے ایک ہر بلا ضرورت اور دھونی دے کفن کو خوشبوی
کی طاق پہلے پہنا لے کے اور کفنا دے یوں کہ اول لٹا دے یعنی پوٹ کی چاد بچھیل دے پھر اسے ازار یعنی اندر کی چاد بچھ کفنی پہنا کر ازار پر لٹا دے
اور ہاتھ دونوں طرف بچھیل دے سینہ پر رکھے پھر لیٹے ازار بائیں طرف اسکی سے پھر دایئیں طرف سے پھر لٹا دے یوں میں لیٹے اور عورت کو
پہنا دے کفنی اور اسکا بالوں کو دھو دے کر اسکا سینہ پر اوڑھ کفنی کے ڈالے پھر اوڑھنی اوڑھا دے پھر ازار لیٹے پھر لٹا دے پھر سینہ بند سیکے
اور لیٹے اور سر کی اور پاؤں کی طرف سے کفن باندہ دیا جاوے اگر خوف ہو مکمل جانیکا ملتے الاجرا اور بھر شرح ملتی اوچٹی باب
المنشی بالحنان والصلو علیکما ب ہر بیج بیان چلنے کے ساتھ جنازہ کے اور نماز پڑھنے اسکی کے ف جنازے کے ساتھ
پیدا دہ چلنا اور سوار چلنا و دون جانزہین لیکن پیدا دہ پا چلنا افضل ہو اور سوار کو چاہیے کہ جنازے کے پیچھے چلے اور پیدا دہ کو آگے بھی
چلنا دے اور پیچھے بھی لیکن پیچھے چلنا افضل ہو اور نماز جنازے کی فرض کفایہ ہو یعنی اگر بعض پڑھ لینگے سبکا ذمہ سے فرضیت ساقط
ہو جائیگی والا سب لگنا کر ہونگے اور شرط تحت نماز کی اسلامیت کا ہو اور طہارت اسکی اور رکھنا جنازے کا آگے مصلی کے پس اسر تہ
سے جانزہین ہو نماز پر اور نہ اسے کہ جانزہ کی بیٹھ پر ہو یا لوگوں کے کندھوں پر اور نہ اسے کہ مصلی کی پیٹھ کے پیچھے رکھا ہو
اور اگر بغیر منلا لے دفن کر دیا جائے اور ممکن نہو یا ہر نکالنا اسکو بغیر قبر کھودنے کے تو ساقط ہوجاتی ہر شرط طہارت کی اور نماز ادا
کیجاوے قبر پر بغیر غسل کے اور اگر ممکن ہو نکالنا نکال کر غسل دین اور نماز پڑھیں اور اگر نہا دے اسنے بغیر غسل کے نماز پڑھی اور بعد
قبر کھودنے کے نکال کر غسل دیا پھر کر پڑھیں نماز الفصل کہ قول فیصل عیٰ لکھن ترے قال قال رسول اللہ

یعنی بیچ دیکھنے جنازے کے نقل کی یہ مسلم نے ابی جرج روایت مالک کے اور ابی داؤد کے یہ کہ کھڑے ہوئے جنازے کے لیے پھر بیٹھے چھپے اسکے ہاتھ
 پہلی روایت کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ کھڑے ہوئے حضرت جنازے کو دیکھ کر ہم بھی کھڑے ہوئے اور جب گزر گیا اور غائب ہوا انفر سے بیٹھے حضرت
 اور ہم بھی بیٹھے دوسرے یہ کہ چند مدت جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے پھر بیٹھے رہے اور نہ اٹھے پس معلوم ہوا کہ منسوخ ہوا کھڑے ہو جانا
 فعل اخیر کے لیے یہ حکم پہلے تھا اب موقوف ہوا اور دوسری روایت کے بھی یہی دونوں معنی ہیں اور دوسرے معنی ظاہر ہیں ہم وہ کہ
 اِنْ هُمْ يَرَوْهُ قَالُوا قَالُوا لَوْ كُنَّا نَدْرِكُهُ لَكُنَّا نَكْفُرُ بِهِ لَعَلَّاهُ يَكْفُرُ بِهِ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمٍ هُمُ الْكَاذِبُونَ وَكَانَ مَعَهُ
 حَتَّىٰ يَصِلَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ يَتْلُو عَلَيْهِمْ وَكَانَ يَتْلُو عَلَيْهِمْ وَكَانَ يَتْلُو عَلَيْهِمْ وَكَانَ يَتْلُو عَلَيْهِمْ وَكَانَ يَتْلُو عَلَيْهِمْ وَكَانَ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
 اَنْ تَكُونَ فَانَّهُ يَكْفُرُ بِهِ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمٍ هُمُ الْكَاذِبُونَ وَكَانَ مَعَهُ حَتَّىٰ يَصِلَ عَلَيْهِمْ وَكَانَ يَتْلُو عَلَيْهِمْ وَكَانَ يَتْلُو عَلَيْهِمْ وَكَانَ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
 مسلمان کے سبب لے آیا ان کے یعنی فرمودہ شرع پر اور واسطے طلب کرنے ثواب کے اور یہ ساتھ اسکے بیان تک کہ نماز پڑھے اس پر اور غربت
 باوے دفن اسکے سے پس تحقیق وہ پھر تاجر لیکر برابر دو قیراط کے ہر قیراط ماتہ احد کے اور جو شخص کہ نماز پڑھے جنازے پر پھر پھر جنازے
 پہلے دفن سے پس وہ پھر تاجر ثواب لیکر برابر ایک قیراط کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف قیراط کہتے ہیں دنیا کے یا بیون حصہ کو اور
 بیان قیراط سے مراد حصہ غلیظ یعنی ڈھیر شایع وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ النِّجَاشِيَّ الَّذِي
 مَاتَ فِيهِ ذَكَرَهُ بِرَسُولِهِ الْمَخْلُوفِ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَلَّمَ اَرْبَعًا نَكِيرًا مِّنْهُمْ فَقَالَ اَنْتُمْ تَكْفُرُونَ اَوْ رَوَاهُ ابْنُ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ
 نے پھر بخاری خبر نجاشی کے مرنے کی لوگوں کو جس دن کہ وہ مرا اور نکلے ساتھ صحابہ کے طرف عید گاہ کے پھر سمت باندھی ساتھ اٹھے اور تکبیر کہیں
 چا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف نجاشی لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور نام اس نجاشی کا کہ حضرت نے جب نماز پڑھی اصغر تھا اول دین انصار
 پر تھا پھر ایمان لایا حضرت پر اور صحابہ جو ہجرت کر کر وہاں گئے تو خوب خدمت گذاری کی پس جب وہ مرا تو حضرت نے وہ خبر بیان کی اور عید گاہ
 میں جا کر نماز پڑھی اسکے جنازے کی اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ نماز پڑھی جاوے میت پر مسجد جماعت میں اس لیے کہ فرمایا ہے حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھے میت پر مسجد میں نہ پس نہیں ثواب واسطے اٹھے اوکما ابن ہمام نے کہ خلاصہ میں لکھا ہے کہ مکرہ ہے نماز
 پر اگر ہو کہ میت اور قوم ہوں مسجد میں یا ہو میت خارج مسجد کے اور قوم سب یا بعض مسجد میں ہوں انتہی اور بعضوں نے کہا کہ منکر ہے وہ
 ہو جب ہو میت خارج مسجد کے پھر بعضوں نے کہا ہے کہ اگر است تحریری ہو اور بعضوں نے کہا کہ متفرقی اور اس حدیث سے شافعی یہ نکالتے ہیں
 کہ نماز جنازہ کے کی غائب پر جائز ہے اور حنفیہ کے نزدیک نہیں جائز وہ کہتے ہیں کہ احتمال ہے کہ جنازہ نجاشی کا سامنے حضرت کے آگیا ہو
 اس لیے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے اس پر کہ دیوار و پھاڑ وغیرہ جو درمیان میں حائل تھے ہٹا دیے ہوں اور حضرت کو جنازہ معلوم ہوتا ہو
 پس یہ خصوصیت حضرت کی ہوئی اور کونین درست چنانچہ منقول ہے حضرت ابن عباس سے لفظ اسناد کے کہ کہا ابن عباس نے کہ
 کھولا گیا سیر لیتے جنازہ نجاشی کا بیان تک کہ دیکھا اٹھکوا اور نماز پڑھی اس پر بخاری و مسلم نے ف عَنِ ابْنِ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ
 زَيْدُ بْنُ اَسْرَمٍ يَكْبُرُ عَلَى جَنَازَةٍ نَّازِكًا وَرَأَيْتُهُ لَمْ يَكُنْ عَلَى جَنَازَةٍ حَسْبًا خَسًا لَّذَا هُوَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَكْرًا هَدَاهُ مُسْلِمٌ اَوْ رَوَاهُ ابْنُ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ
 انھوں نے تکبیر کہیں ایک جنازہ پر پانچ پس پوچھا ہننے اُسے کہ ہمیشہ چار تکبیر کہتے تھے آج پانچ کیوں کہیں پس کہا
 انھوں نے کہ تھے پھر خبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیر کہتے نقل کی یہ مسلم نے ف پانچ تکبیر کہتے یعنی کبھی کبھی یا ابتدا میں

اجماع ہر سب علماء کا اس پر کہ چار تکبیریں ہیں نماز جنازہ میں اور حضرت سے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے زیادہ بھی منقول ہیں لیکن بعض علماء اسے کہہ کر اور الامم حضرت سے چار ہی ثابت ہوئی ہیں پس سواہ چار کے جو منقول ہیں شیوخ میں اور ترمذی رضی اللہ عنہ اگر شیخ کے قائل ہوں تو کچھ مزار اجماع میں نہیں آتا چار ہی، **وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةِ خَفَّارٍ فَاتَّخَذَ الْكَبِيرُ لَعْلًا لَعْلًا سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ بن عوف تابعی سے کہ کما نماز بھی یہی ہے پیچھے ابن عباس کے جنازہ پر پس پڑھی سورہ فاتحہ یعنی بعد تکبیر اولیٰ کے اور کما پڑھی میں نے سورہ فاتحہ تاکہ جانو تم کہ یہ سنت ہے اہل قبل کی یہ بخاری نے ثبت کیا امام ابو حنیفہ نے کہ مراد سنت سے یہ ہے کہ پڑھنا فاتحہ کا نماز جنازہ میں واجب نہیں انتہی یعنی فاتحہ اگر پڑھی جاوے مکان ٹنکا کے تو قائم رہتی ہے مقدم سنت کے اور کما ابن ہمام نے کہ نہ پڑھے سورہ فاتحہ گھر گھر پڑھے ساتھ نیت ٹنکا کے اور میں ثابت ہو اسے صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھنا اسکا اور وہ طالعین ہے کہ ابن عمر نہ پڑھتے تھے اسکو نماز جنازہ میں انتہی اور امام شافعی کے نزدیک پڑھنا اسکا واجب نہیں اور سنت سے انکے نزدیک یہ ہے کہ طرہ فقیر روایت کیا گیا دین میں سے پس اس راوی سے نفی وجوب کی ہوئی ہے **وَعَنْ عَوْنِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْتُ سُرَّةَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَدَسِّحْ مَدْخَلَهُ وَاتَّعَسِدْ لِمَالِهِ وَالتَّحْلِيمَ وَالْبِرَّ وَتَقَبَّلْ مِنْ خَطَايَا كَمَا تَقَبَّلُ التَّوْبَةَ كَبَيْضٍ مِنْ الْبَلَدِ** ایدلہ دانا خیل من خیرہ داکھلا خیرا من اھلہ زواجیرا من زوجہ وادخلہ الجنة واعدلہ من عذاب القبر ومن عذاب النار وادد ذنایہ وقبض ذنایہ القبر وادد ذنایہ النار قال حتی تمیتہ اکی اکون انا ذالک المیت روافہ مسلم اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ کما نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر پس پاؤں دھ کر پیچ و پٹا میں حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یعنی بعد تیسری تکبیر کے یا اہل بیت گناہ اسکو اور رحمت کر اس پر یعنی قبول کر طاعتیں اسکی اور خلاص کر اسکو مکر و مات سے اور عاف کر اسے یعنی تقصیرات اسکی اور تیر کر زمانہ اسکی یعنی عینت میں اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اوڑھے لینے پاک کر گناہوں سے ساتھ طرح طرح کی مفرقوں کے اور پاک کر اسکو گناہوں سے جیسے کہ پاکیزہ کرناہی کو پڑھے سفید کو میل سے اور ہلادے اسکو گھر لینے اس عالم میں بہتر گھر اسکی سے لینا اس عالم میں اور اہل لینے خام بہتر اہل سکے سے اور بنی بنی بہتر بنی اسکی سے اور داخل کر اسکو عینت میں لینے اتنا اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا کما عذاب قبر کے سے اور ایک روایت میں ہے کہ پچا اسکو فتنہ قبر کے سے لینے تیر مرنے سے فرشتوں کے ہوا پیر عذاب پاک سے کما عوف نے کہ جب میں نہ یہ دعا حضرت سے اس میت کے لیے سنی تو رشک لے گیا میں بیان تک کہ اگر زوکی میں نے کہ ہوتا میں میت لینے تو کہ حضرت میرے لیے یہ دعا کر کے نقل کی پس میں نے فانی بنی بہتر بنی بنی اسکی سے لینے جو عین اور عورتوں دنیا میں بھی پس انکاں ہا کہ عورتیں دنیا کی ہونگی جنت میں افضل جو دون سے سبب نے روزے انچے کے جیسا کہ وارد ہوا ہے یہ حدیث میں اور دفعہ میں لکھا ہے کہ مستحب ہر اس مال کو آہستہ پڑھنا حضرت کے لکچہ کر پڑھی تعلیم کے لیے اور یہ دعا سنائی اور ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور بخاری نے لکھا ہے کہ دعائیں جو میت کے لیے وارد ہوئی ہیں۔

سہوں سے صحیح تر ہے **وَعَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تَوَفَّيْتُ سَعْدَ بْنَ رَافٍ وَقَاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوا الْمَسْجِدَ حَتَّى أَصَلِّيَ عَلَيْكُمْ فَإِنَّكُمْ ذُلُّوا عَلَيْهِ مَا خَفَاكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ سُرَّةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِي بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ مَهْلًا وَاجْتِزَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہ حضرت عائشہ نے داخل ہو کر واکھو عذاب ملکہ پڑھوں میں آپ نہیں لگا کر کیا گیا یہ حضرت عائشہ پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم یہ خدا کی البتہ یقین نماز پڑھی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اور غوف ہر دوزخ کا دوسرے کے لیے اور حضرت علی المد علیہ وسلم نے جو حکم واجب ہونے میں اور دوزخ کا کیا تو لبس بیک کے طلع کر دیا ہوا انکو اللہ تعالیٰ نے اس پر اور کم از کم عیب نہ کہ ذکر نہ کیا کسیکو ساتھ بھلائی اور برائی کے واسطے نہیں کرتا جنت اور نذرانہ بیک یہ علامت ہوا ایک جنتی اور دوزخی ہونے کی اور اور تعریف کرنا اور برائی کا کیا بیک جنتوں اور تعقیوں کا ہو کہ وہ بغیر مخالفت لفظانہ کے کہتے ہیں وہ علامت جنتی اور دوزخی کی جو والا کر کوئی فاسق کسی سبب سے اہل حق کی تعریف کرے یا ایک بیک جنت کی برائی بیان کرے کچھ اعتبار نہیں اور تو کو اہل اللہ کے پیرو بات باعتبار اکثر کے قرآن کے اکثر آدمی جیسا ہوتا ہی ویسا ہی اللہ تعالیٰ لوگوں سے کہتا ہوا ہی نہیں کہنا انکا علامت واقع میں ہونے ہی اور جنتی نہیں ہیں کہ جو کچھ کہیں صحابہ اور مؤمن بیچ حق الیک شخص کے کہ یہ جنتی جنت یا دوزخ کا ہی تو یوں میں ہوتا ہی جو کوئی مستحق جنت کا ہوتا ہی نہیں ہوتا دوزخی سبب کہنے انکے اور جو کوئی مستحق دوزخ کا ہوتا ہی انکے کہنے سے جنتی نہیں ہوجاتا کیا میں دیکھتا ہی تو کہ میں جائز ہر کسیکو قطعی جنتی کہنا یا قطعی دوزخی کہنا اگرچہ گواہی دین اسکی لیے جماعت کثیر بلکہ امید کجا ہو گئی جنت کی اسکی لیے کہ گواہی دین جماعت ساتھ بھلائی کے اور خوف کیا جاوے دوزخ کا اسکی لیے کہ گواہی دین جماعت ساتھ برائی کے مع جہ و عنہ عن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما مسلم یخرج منکم اذا بکع جحدہ اذخلہ اللہ الجنۃ قلنا وثلاثۃ قال وثلاثۃ قلنا واثناہ قال واثناہ ثم لک کساکہ عن الواحد دواء النجاسۃ دینی اور روایت ہر حضرت عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دین واسطے اسکے جار شخص ساتھ بھلائی کے داخل کر لیا اگر اللہ بشت میں لکھا ہے اور اگر تین شخص گواہی دین لینے تو بھی داخل کر لیا بشت میں فرمایا اور اگر تین بھی گواہی دین تو بھی داخل کر لیا کہنا ہے اور اگر دو گواہی دین فرمایا اور وہ بھی بچہ نہ چھوچھا مہنے اتنے حال کیا کافل کی بیجاری اور مسلم نہ داخل کر لیا جنت میں لینے سبب نفل اپنی کے اور بھلائی اسکی کے اوجھ بھی ہوتا ہی کہ جن تین ہی اللہ تعالیٰ گناہ اسکے اور داخل کرتا ہی اسکو جنت میں واسطے سچ کرنے گمان مؤمنوں کے بیچ ہو انکے کے صلح چنانچہ اسلیے کہا گیا ہوا النہ الحق اقلام الحق یعنی زبان میں خلق کی طرف حق کی بین معہ و عنہ عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم لا تسبوا الا کلمات فانتہم فذا حقوا الا صافی کلمۃ اللہ النجاری اور روایت ہر عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہ کو مردوں کو اسلیے کہ تحقیق وہ جو بچے ساتھ خرا اس پر کہ کہ اسکی بھی نفل کی بیجاری اور مسلم نہ داخل کر لیا کہ لینے اور طعن اور گالیوں وغیرہ نہ دو مردوں کو اگرچہ ہوں فاجر مگر جبار کافر پڑتین معلوم ہو تو غنا لہ نہیں مانتہ فرعون اور ابولہ اور ابوبکر اسلیے کہ جیسا انھوں نے کیا اسکا بدلہ لایا اگر نیک لکھے ثواب ملا انکو برکتا سچا ہے اور اگر بد لکھے شاید کہ اللہ تعالیٰ نے بجز یا ہوا اور اگر نہ بخشا ہو تو تمہیں انکے بڑا کہنے میں کیا فائدہ مع جہ و عنہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحکم بین الجلیک من فکلی الحدی فی کعب ولحدیثم یقولون انکرا لحدی لہ ان کنا ان السین لہا الحدی لہا فکما صری اللہ قال اناسینہ علی لہا کعب یوم النبیۃ والحدیثم یسئلونہ کعب یسئل علیہم وکعب یسئلوا وداہ النجاسۃ دینی اور روایت ہر جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرتے وقت حضور کو شہداء اخص میں سے بھی ایک کپڑے کے پھر فرماتے تھے کون سے کو امین سے زیادہ قرآن یاد ہو پس جب اشارہ کیا جاتا ہی واسطے حضرت کے طرف ایک کے امین سے آگے کرتے اسکو قرین لینے جانب قبلہ گویا وہ امام ہوتا ہی بقیم ہی ہونیکے اور قرآن کہ میں گواہی دو لگا تیر دن قیامت کے کہ یہ راہ خدا میں مارے گئے ہیں اور حکم فرمایا ساتھ دفن کرنے انکی کے خون سمیت اور نماز بھی پڑھانے نہ ملا لگے نفل کی بیجاری نہ ف کپڑے کی وہاں قلت تھی واسطے ضرورت کے اکیلا کیک کپڑے میں دو دو دفن کیے اور اس حدیث معلوم ہوا شہد کے لیے غسل ہو نہ نماز پھر نہ غسل لینے پر تو اتفاق ہر سبب اماموں کا اور نماز نہ پڑھنے میں اختلاف ہوا امام شافعی

اسکے سے اور غذا لگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے جو عہد اور وعدہ بندوں کے ساتھ کیا ہے اور کرتا ہے اور تو صاحب حق کا ہے جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہی یا الٰہی شہد کر واسطے اسکے اور ہم کر اس پر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے روایت کی یہ ابو داؤد وابن ماجہ نے **ف** لفظ لکھا کئی معنی ملا علی قاری نے نقل کیے ہیں اور اخیر کو لکھا ہے کہ ظاہر ہے کہ معنی اسکے یہ ہوں کہ وہ تعلق پڑنے والا اور چنگل مارنے والا ساتھ قرآن کے تمنا پس لفظ جبل سے مراد قرآن ہے جیسے کہ اس روایت میں واقع ہو اجماع اہل المدینہ چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد لفظ جبار امان ہے اور اضافہ اس میں بیانیہ ہے لینے قرآن ایسا قرآن کہ چنگل مارنا ساتھ اسکے باعث ہوتا ہے امان اور اسلام اور امان در معرفت وغیرہ **و** عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذکرکم انکم اذا تحاسنتم مؤثرا کم و کفرا کم مساجدکم رواہ ابو داؤد والترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا ذکر و نیکیاں اپنے مردوں کی اور بندہ ہو ذکر کرنے برائیوں انکی سے روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی نے **ف** یاد کرو نیکیاں اپنے موتی کی اسلیے کہ وقت ذکر کرنے صالحین کے اور ترقی پر رحمت اور یہ امر انتخاب کے لیے ہے اور بندہ ہو ذکر کرنے برائیوں انکی سے یہ امر وجوب کے لیے ہے یعنی واجب ہے کہ برائی انکی نہ ذکر کرے وگرنہ اس سے حجت الاسلام نے کہ غیبت میت کی شدت پر غیبت زندہ سے اسلیے کہ زندہ سے نبشوا المینا مکن پر دنیا میں بخلاف میت کے کہ اس سے نہیں نبشوا اسکا اور کتاب الزہد میں لکھا ہے کہ کہا علماء نے کہ جب کیے تملانے والا میت میں کوئی حاجی نہ ماند روشن ہونے پر وہ اسکے کے اور خوشبو آنے کی اس میں سے تو مستحب ہے بیان کرنا اسکا اور اگر دیکھے اس میں برسی نہ مثلا بواقی ہوا میں سے یا کالہ ہوا سے نبشاید یا بیل جاوے صورت اسکی تو حرام ہے بیان کرنا اسکا **ج** **و** عن تارفع ابن غائب قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازة رجل فقام حیالاً داسہ ثم جاءوا بجنازة امرأة من قریشی فقالوا یا یا حنة صلی علیها فقام حیالاً وسط الشری فقال کہ العلاء بن زید یادھک ما دایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی جنازة مفاک حنما ومن الرجل مقام منہ قال نعم رواہ الترمذی وانی ما جتہ فی ذلک ابداً ابداً و سخطہم فی ذلک و فیہ فقام عند عینک المراء و اور روایت ہے نافع سے کہ کنیت اسکی بی غالب ہے کہ نماز پڑھی میں نے ساتھ انس بن مالک کے اور چنانچہ ایک شخص کے لیے عبد اللہ بن عمر کے پس کھڑے ہوئے مقابل سراسر اسکی کے پھر لائے لوگ جنازہ ایک عورت قریش میں سے پس کہا ابوبکر کہ کنیت ہے انس کی تار پیم اس جنازے پر پس کھڑے ہوئے مقابل درمیان تحت کے پس کہا واسطے اسکے علاء بن زیاد نے کہ اسی طرح دیکھا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوئے جنازے بلینے عورت کے جنازہ پر بیچ جگہ کھڑے ہوئے تیری کے اس عورت سے اور کھڑے ہوئے مرد سے جگہ کھڑے ہوئے تیری کے مرد سے لینے حضرت کو دیکھا تو نے کہ کھڑے ہوئے جنازے مرد پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل درمیان کے کہ کہ ان فعل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور بیرونی روایت ابی داؤد کے مانند اسکے ساتھ یاقی کے اور نیز یہ ہے کہ پس کھڑے ہوئے نزدیک کوئے عورت کے **ف** اس میں جو اختلاف کیا ہے امامون نے نہ ذکر اسکا پہل پہل میں ہو چکا ہے جو چاہے وہ ان سے دیکھے **الفصل الثانی فی فضل نیری عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال کان سہل بن حیثیف فقیس بن سہید فاعاد بن بالقدسیة فمر علیہا جنازة فقام فقیل لہما انہما من اهل الکرمین اکی میں اهل الذمۃ فقاما لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرث بہ جنازة فقام فقیل لہ انہما جنازة یجمعہم فی فقال لیسک نفسا متفوعا** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کما تھے سہل بن حیثیف اور فقیس بن سعد بیٹھے ہوئے قادیسیہ میں پس گذار لیا ابوبکر ایک جنازہ

لئے نماز میں یا الہی پناہ دے اسکو مذاب قبر سے نقل کی یہ ناک نہ تھکے کہ ابن حجر نے کہ جہلم لعل خلیفہ قطیف کا شیعہ لفظ صبی کی اسلیکہ نہیں تصور ہو
غیر بالین کہ بانگہا کا انتہی اور پناہ دے مذاب قبر سے کہا ہے لفظ علما نے کہ نہیں مراد ہو ساتھ مذاب قبر کے بیان مقبوت اور سوال بلکہ مراد ہو نہایت سبب
غیر حیرت اور حیرت اور منقطع کے اور سبکو ہو گیا لڑکوں کو اور غیر لڑکوں کو کذا ذکر الیہ ولی اور علما نے اختلاف کیا ہے سچ سوال چلو لڑکوں کے قبر میں
یہ ہو کہ نہیں ہونے کا اسلیکہ مذاب ہونا غیر ممکن کو منافقت و قیادہ شیعہ کے واسطے علم ۴۰۶۰ **وَعَنْ التَّحَارِثِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ يَمُرُّ الْعَسْفُ عَلَى الْكُفْلِ**
فَاتَّخِذَ الْكُفْلُ يَتَقُولُ اللَّهُمَّ لَوْ كُنَّا سَلَفًا وَكُنَّا وَخَيْرًا وَاجِبًا اور روایت ہو بخاری سے بطریق تعلیق کے لئے نقل کی حدیث ترمذی الباب بن
بدون شدہ کہ کہا پڑھتے تھے حسن بصری اور ہزارے لڑکے کے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اپنی کے جگہ سبھا تک اللہ کے اور کہتے اپنے بعد تیسری تکبیر کیا الہی گردان
اسکو ہمارے لیے شیوا و پیش و اور خیر و اور ثواب ہفت سلف و مال ہو کہ آگے بھیجے آدمی منفعت کے لیے اور فطرہ و خصلت شکر کے آگے یا کہ انعام
باب و روانہ وغیرہ کا کرے شکر کے لیے اور میان مراد دونوں سے یہ ہو کہ یہ لڑکا باعث منفعت ہماری کا ہو کہ شفاعت کرے اور خیر و مال کہ وغیرہ لڑکے
تا وقت حاجت کے کام آوے **بَعِجْ** **وَعَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْيَاقُوتِ** **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلطِّفْلِ لَا يَضِلُّ عَلَيْهِ وَلَا يَسْرِثُ**
وَلَا يَدْرِي مَرَدُّ حَقِّ شَيْءٍ مَرَكَاةَ الْبَرِّ مَرَدُّهُ و اینجہ صاحبہ کہ لکھتا ہے کہ لکھتا ہے کہ روایت ہو بخاری سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
لو کہ اپنے کو بچا پڑھتا ہے نماز پڑھی جاوے اسے اور نہ وارث ہووے کسی کا اور نہ وارث کیا جاوے کوئی ایسا بیان تک کہ آواز کرے وقت پیدا ہونے کے
یعنی جب تک کہ نہ ظاہر ہووے انسانی زندگی کی جیسے کہ اب لڑکے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے مگر یہ ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا ولا یورث **وَعَنْ**
أَبِي مُسْعَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ اتَّقُوا مَا مِمَّ قَرَّبَ شَيْءٌ وَالتَّائِبُ خُلُقُهُمُ بَعْدُ اسْتَفْلٍ مِثْلُهُ
لَهُ الْإِنْدَارُ خُلُقُهُمُ فِي الْفِتْنَةِ فی کہل الحسب ابن اور روایت ہو ابی شحوب و انصاری سے کہ کما میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھڑا ہو امام
لئے تہا او بیکہ پڑکے اور لو کہ بچے اسے ہونے چاہئے اسے ہون روایت کی یہ دارقطنی نے بھیجی میں یہ کہ کتاب جنائز کے **ف** اس سے معلوم ہوا
کہ اگر فقط امام نہ پڑھتا ہو اور لو کہ اپنی تو بطریق اور سننے ہو کہ اور یہ حکم سبنا زون میں ہو خصوصیت نماز جنازہ کی نہیں اور لفظ حدیث بھی
تقریباً نہیں لیکن محل اس پر کہ اسباب میں لاکھ میں ہو کہ درود حدیث کا اس میں تھا شاید لوگوں کو عادت ہو کہ نماز جنازہ سے میں اسطرح کرتے ہوں
میں منع کیے گئے اس سے واسطہ علم ہم **بَعِجْ** **بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ** باب پر یہ بیان دفن کرنے و دروں کے **الْفَصْلُ الْكُلُّ**
فصل علی حدیث عامر بن سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا النَّفْسَ الْكُلَّ
عَلَى اللَّهِ يَخْلُقُهَا كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاهُ سَمِعْتُ رُوَايَةً عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہیں اچس مرض نہ کہ کہ وفات ہوئی اس میں بناؤ میرے دفن کے لیے لحد اور کھڑی کرو مجھ کی اینٹیں کھڑی کرنا جیسا کیا گیا ساتھ پتھر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے حضرت کی قبر پر روایت کی یہ مسلم **ف** لحد کہتے ہیں اسکو کہ قبر میں قبلہ کی طرف کا واک کر سلم میں جسکو بیان ابلی قبر کہتے ہیں
اور اس سے معلوم ہو کہ مسحب ہو لحد کہ ناو کہ ابن ہام نہ کہ سنت ہما صہ نزدیک لحد ہو مگر کہ ہو فرورت لینے زمین نرم ہو اور خوف و کھجما
ہو تو شوق کرے لینے جیسے بیان قبر میں نبی ہیں اور کھڑی کرو مجھ کی اینٹیں لینے اینٹوں سے اس کا واک کو بند کر دینا اور لکھا ہو علما
کہ حضرت کی قبر کا واک تو اینٹوں سے بند ہوا تھا **بَعِجْ** **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
خَطِيئَتُهُمْ حَمَلٌ دَوَاهُ سَمِعْتُ اور روایت ہو ابن عباس سے کہ کہا ڈالی گئی یہ قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک لونی سنخ روایت
کی یہ مسلم **ف** شقران چیلہ انحضرت کے نے اس لونی کو بغیر کے شجابہ کے قبر میں رکھ دیا تھا اور کہا شقران نے کہ مریہ جانا میں نے کہتے کہ مال

طرف قطع کرنے عالم باعلیٰ کی زندگی میں بھی اور مرے پر بھی اور ایک نماز جیسے ایک میت ہو تو ویسے ہی زیادہ پر بھی ہو سکتی ہے پس جب جمع ہوں
کئی جنازے توجا بیٹے علیہ وعلیہ وسلم پر نماز پڑھے چاہے سکون رکھ کر ایک نماز پڑھے بھر اگر رکھتے ہیں چاہے آگے پیچھے رکھے جانب قبلہ کے
اور چاہے طول میں رکھے قطار باندھ کر اور افضل کے پاس کھڑے ہوں ع ۴۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ يَكُونُ أَحْمَدُ جَاءَتْ عَنْهُ
يَأْتِي لَيْلَ فَنَفْسُهُ فَخَدَّاهُ مَتَدَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَ وَالْفَصْلُ الْأَمَّا صَلَاتُهُمْ نَوَا لِحَدِّ هَالِكٍ وَنَحْنُ
وَابْدُو كَادًا وَلَقَدْ شَهِدْتُ ذَلِكَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَأَعْرَضْتُ عَنْ جَابِرٍ لَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ ذَلِكَ لِأَنَّ فِيهِ حَيَاةً وَمِنْ رَأْيِهِ أَنْ يَكُونَ كَمَا كَانَ
مقبور ہمارے میں پس بپرا پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہ پھر وہ تم شہیدوں کو طرف جگہ شنید ہونے انکے نقل کی یہ احادیث اور
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور طبرانی نے اور حفظ اسکی واسطے ترمذی کے ہیں ہ جبکہ ہوا دون احکا یعنی جب جنگ احد ہوئی اور بعض
مسلمان شہید ہوئے اور میرا باپ بھی شہید ہوا میں سے تھا لانی میری پھوپھی میرے باپ کا تو تاکہ دفن کرے ہمارے گورستان میں بلقیع تھا البین
حضرت کی طرف سے ایسا شخص نہ نکال کر کہاں مارے لیکن بین و بین دفن کرو اور اسی طرح جو کوئی مرے ایک شہر میں نقل نہ کیا جاوے وہ دوسرے
شہر کے کیا بعض علماء ہمارے نے اور انما میں لکھا ہے کہ یہ قوی تر دلیل ہے حج تحیم نقل کرنے مردوں کے اور یہ صحیح ہے نقل الیہ او ظاہر ہے کہ نبی
نقل کی خاص ہے ساتھ شدائے او ظاہر ہے کہ نبی کی حالت کجاوے بنی نقل کرنے انکی کے بعد دفن انکا برا و اجیر عذر پر لینے بعد دفن کر کے بغیر عذر
نقل کرنا منع ہے اور طبیعت نے کہا کہ اگر ضرورت ہو جائے تو نقل کرنا میت کو اور بے ضرورت روا نہیں اور شیخ ابن العمامہ نے کہا کہ اگر نقل کریں لینے
ایسا بین انسکو پہلے دفن کرنے اور دست کرنے قرعے ایک دو کو سن تک تو مضائقہ نہیں سیلے کہ قبر سے اتنی دور ہو کہ زمین اتنی اونچ ہے کہ دفن
کیا جاوے یہ مقبرہ اس شہر کے کہ امیر المؤمنین حضرت عائشہ کے بھائی عبدالرحمن بن ابی بکر ایک منزل پر تھے ماسے وہاں مرغفے چرخانہ
اکمال لائے مکہ میں یہ جب حضرت عائشہ خاتمی زیارت کو آمین تو کہا اگر میں تیری موت کے وقت حاضر ہوتی تو نقل کرتی میں اور دفن
کرتی اسی جگہ کہ کہاں مرا تھا اور بعد دفن کرنے او خاک ڈالنے کے دست نہیں ہر کھود ناچار کا یہ حج چھوٹی مدت کے اور نہ بیت کے ملے
بعد از عذر ہے کہ ظاہر ہوئے کہ زمین حسب کی تھی یا بالیہ اسکوشیفیع اور کہتے ہی صحابی میں سے زمین کفرستان میں دفن کیے گئے او
وہاں سے نقل نہ کیے گئے اور اگر مالک زمین کا چاہے کہ زمین کو ہموار کرے اور زحمت کرے چونچتا اسکو اور بھی عذر ہے کہ حدیں مال کسی کا
یا کپڑا کسی کا رہ جاوے یعنی اس صورت میں بھی کھودنا جائز ہے او کہما شیخ ابن العمامہ نے کہ متفق ہیں مشائخ انہ کہ اگر ایک عورت کا بیٹا دفن کیا گیا
غیر شہر اپنے کے اور وہ عورت وہاں حاضر تھی پھر بے صبوری کرتے ہو اور چاہتے ہو نقل کرنا گنجائش نہیں رکھنا کہ نقل کرے پھر چل کر رکھنا بعض
متاخرین کا اسکو مجتہدین اور کہا صاحب ہدایت نے اپنی کسی کتاب میں سوائے ہدیہ کے کہ جب مرد کا کوئی کشتی شہر میں تو مردہ کو نقل کرنا خلاف
ووہ شہر کے اسیلے کہ مشغول ہونا ہوتا ہے بمعاذہ بات میں اور تاخیر ہوتی ہے دفن میں اور اگر بغیر غسل کے یا بغیر نماز کے دفن کیا جاوے تو کافلا
نجاوے بانفاق اور دفن نہ کیا جاوے گوتمین کہ رعنا تھا اشہین اسیلے کہ یہ خاصہ انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کا ہے ۴۷ وَعَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا سَبِيلَ لَهُ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ النَّبِيُّ إِذَا مَرَّ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَهُ وَقَدْ رُكِبَ قَبْرُ مَنْ أَمِنَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ يُقَالُ لِلْقَبْرِ الْمَرْحُومَةِ وَكَانَ يُقَالُ لِلْقَبْرِ الْمَرْحُومَةِ
پامنتی قبر کے پھر نکالے گئے حضرت سر کی طرف سے اور رکھے گئے قبر میں شاہچی کے ہاں وہ نہیں رکھتے ہیں اور ہمارے نزدیک سنت ہے
کہ رکھا جاوے جنانہ قبر کے قبلہ کی طرف اور اٹھا کر رکھا جاوے قبر میں اور حضرت اسی طرح مردے کو رکھتے تھے قبر میں جیسا کہ حدیث آیت

آیا ہر اور حضرت کو جو اس طرح لکھا سببت تھا کہ حجرہ شریفہ میں اس قدر وسعت تھی کہ بائیں جانب سے اوتارنے اس لیے کہ قبر شریفہ دیوار سے ملی ہوئی ہو
اور ایک جواب غنیوں کی طرف سے یہ ہر حضرت کا اوتارنا قبر میں منطبق آیا ہو چنانچہ الوداؤ نے روایت کی ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل
کیے گئے قبر میں جانب قبلہ سے اور سر ہانے سے نہیں لگائے گئے اور مانند اس کے ابن ماجہ نے بھی روایت کی ہر پس جب تعارض ہوا دونوں
حدیثوں میں ساقط ہوئے دونوں صحیح ہے **وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا كَيْدًا قَائِمًا سِرًّا فَخَلَّدَ**
مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَقَالَ كَمَا كُنْتُ أَكُونُ لَكَ وَلِلْقُرْآنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ السَّادَةِ ضَعِيفٌ
اور روایت ہر ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہے ایک قبر میں رات کو لیکن ایک شخص کے دفن کرنے کے لیے پس روشن کیا گیا
حضرت کے لیے چراغ پہنچا حضرت نے میت کو جانب قبلہ سے اوفرمایا رحمت کرے بحکماء اللہ تحقیق تھا تو بہت رونے والا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کو
تلاوت کرنے والا قرآن کا لیکن ان دونوں چیزوں کے سبب مستحق حمت و مغفرت کا ہوا تو روایت کی یہ ترمذی نے اور کما شرح السنہ میں ہوا اسکی
ضعیف ہر کہ ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہر اور اس باب میں حدیث جابر اور یزید بن ثابت سے بھی آئی ہر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
رات کو دفن کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ بعضوں نے لکھا ہر اور یہ حدیث سند پر خفیفہ کی کہ ان کے ہاں قبل کی طرف سے اوتارنا میت کو سنت پر صحیح ہے
وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَعَلَى امْرَأَةٍ رَسُولَ اللَّهِ وَفِي
رِوَايَةٍ وَعَلَى الشُّنَّةِ رَسُولُ اللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي
سَلَمَةَ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ
صلی اللہ علیہ وسلم تھے بصورت کہ داخل کرتے میت کو قبر میں لیتے رکھا ہوں میں ساتھ اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور ابو ہریرہ روایت رسول خدا
اور ایک روایت میں اور طریقہ رسول اللہ کے روایت کی یہ احمدی اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کی الوداؤ نے روایت دوسری
دوسری روایت میں لفظ سنت سے بجائے ماتہ کے **وَسَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ مَرْسُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا فَخَلَّدَ**
ثَلَاثَ حَتَمَاتٍ بِمَدِينَةِ حِمْيَرَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا فَخَلَّدَ عَلَيْهِ حَتَمَاتٍ سَدَدًا لَهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ
وَمَرَّةً فِي الشَّامِ حَتَمَاتٍ سَدَدًا لَهُ فِي شَرْحِ الشُّنَّةِ اور روایت کی امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے باپ سے اپنے امام باقر علیہ السلام کے یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم ڈالینے میت پر تین لپین ساتھ دونوں ہاتھوں اپنی کے لکھا لکھ کر اور تحقیق حضرت نے چھ کبابانی اور قبر بیٹے اپنے ابراہیم
اور کے قبر پر سنگریزے لپین نشان کے لیے نقل کی یہ شیخ الشنہ میں اور روایت کی ثنائی نے لفظ ش سے ف روایت کی احمد نے ساتھ سنا
ضعیف کے کہ حضرت نے تھے ماقولہ لکھنا خلقنا کہ اور ساتھ دوسرے لپ کے و فیما لقیہم اور ساتھ تیسرے کے و منها نخرجہم تارہ
آخری انتہی اور کہا ابن ملک نے کہ سنت ہر واسطے اسکے کہ حاضر مومیت کے ساتھ قبر پر یہ کہ لپ بھر کر ڈالے مٹی قبر میں بعد
پٹاؤ کے اور سنت ہر حجرہ کبابانی کا بھی قبر پر اور منقول ہر کہ لکھا گیا ایک شخص کو خواب میں کہ کیا کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا
وزن کی لکین نیکیاں میری پس غالبہ آئین برائیاں نیکیوں پر پس گری ایک تھیلی نیکیوں کے بلکہ میں پس جبکہ گیا
پس کھولا میں نے تھیلی کو پس نگاہ انجمن مٹی مٹی کی تھی جو کہ ڈالی تھی میں نے ایک مسلمان کی قبر میں ذکر فی الموابہ
يَعْنِي جَابِرٌ قَالَ خَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْشَصَ الْقَبْرَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ
اور روایت ہر جابر سے کہ لکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ لکھا گیا اور یہ کہ لکھا جاوے امیر اور یہ کہ روایتی جاوین قبر میں
نقل کی یہ ترمذی نے ف گچ کرنے سے منع فرمایا اس لیے کہ امیرین ایک طرح کی زینت اور تکلف ہر اور مٹی سے لپٹا کر جو بائیں ہر اور مکروہ

[illegible]

[illegible]

میں نگین بیٹھا اور لوگ آتے تھے تعزیت کے لیے لیکن تعزیت اس طرح کہ اس بخلاف ہو اور ایام متعدد میں کرتے ہیں نہ حتیٰ اوستہ علماء متاخرین کہتے ہیں کہ مکروہ جمع ہونا نزدیک صاحبیت کے اور سخت مکروہ ہے کہ بیٹھے دروازے گھر پر اور لوگ جمع ہوں اور تعزیت کریں اس لیے کہ یہ فعل جاہلیت کا اور ملکہ جہلہ سے نافع ہو کہ پھر جن تو متفرق ہوں اور اپنے کاروبار پیشِ فعل ہوں اور صاحبیت کو بھی جانیے کہ اپنے کام میں مشغول ہوں اور نہ کہ گردِ حلقہ بازہ کر قرآن پڑھنا مکروہ ہے حق فی الزمۃ وشرع سفر السعادت **ف** تعزیت کرنی مصیبت زدہ کو اچھی بات ہو اور وقت تعزیت کا مرنے سے تین دن تک ہو اور مکروہ ہے بعد اس کے مگر یہ ہونا واجب تعزیت کرنے والا یا مصیبت زدہ تو نہیں مضافاً کہ جسے بھی تعزیت کرے اور تعزیت کرنی بعد دفن کے اعلیٰ ہے دفن کے پہلے سے اور یہ جب ہو کہ نہ کیے انھیں جرح فرغ شدید اور اگر دیکھے کہ بہت جرح فرغ کرتے ہیں پہلی دفن کے بہتر ہے اور غیب ہو کہ عام تعزیت کرے سب اقارب میت کے چھوٹوں کو اور بڑوں کو اور مردوں کو اور عورتوں کو مگر یہ کہ عورت جو ان وقت تعزیت کرے اسکو مگر مرم اسکی اور غیب ہو کہ کے صاحب تعزیت کو بخشے اسدقالی میت تیری کو اور درگزر کرے اس سے اور دھانکے اسکو اپنی رحمت میں اور ضیبت کرے مخلوسہ اسکی مصیبت پر اور لوہا دے چھو اسکا مرنے پر اور بہترین الفاظ تعزیت کے وہ ہیں کہ وقت تعزیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے اِنَّ لِعِدْمَا فَعَدَدًا مَا اعْطٰی وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَہٗ بِاجْلِ مَسٰی لَیْسَ الْعَدٰی لَیْ مَلِكٍ ہُوَ جَوہِ كَرَمٰی اور اسکی ملک ہو جو یہ کہ دی اور ہر چیز نزدیک اس کے ساتھ وقت مقرر کے ہو اور اگر کافر جاوے اور قرابتی اسکا مسلمان ہو تو اسکو یون تعزیت کرے بہت سے اسدقالی ثواب چھو اور اچھی دی تسلی تجھے اور اگر قرابتی کافر ہو اور میت مسلمان تو یون لکھ اچھی دے اسدقالی تجھے اور بخشے میت تیری کو اور یون نہ لکھے کہ بہت دے اسدقالی ثواب اور اگر میت اور قرابتی دونوں کافر ہوں تو لکھے بلکہ دے چھو اسکا اور نہ مگر کرے لوگ تیرے اور شہر وں عجم کے میں جو رسم ہو کہ بچھو نہ بچھانے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں راہوں پر بہت بری رسم ہے اور بیٹھنا مصیبت کے لیے تین روز تک جائز ہے اور ترک اسکا اولیٰ ہے اور مکروہ ہر مردوں کے لیے سیاہ کپڑے پہننے اور بچھانے کپڑے وقت مصیبت کے اور نہیں مضافاً سیاہ کپڑے پہننے عورتوں کو اور کالاکرنا سمجھا اور یا ستھون کا اور چاک کرنا گریبان کا اور نوچنا سمجھا اور بکھیرنا بالون کا اور ڈالنا مٹی کا سر پر اور بیٹھنا ڈال کا اور سینہ کا اور ریشون کرنا آگ کا قبروں پر رسوم جاہلیت سے ہو اور باطل اور غرور اور تین مضافاً یہ کہ کمانا کپڑا بچھنا جاوے اہل میت کے لیے اور نہیں مباح کرنا ضیافت کا تیسرے دن ۴ عالمگیری **ف** جو کچھ لوگ لکھتے تھے قبر میں تیسرے دن کہ فرش بچھانے ہیں اور خیمے کھڑے کرتے ہیں اور خوشبوئی بانٹتے ہیں اور مانند اس کے یہ سب امور بدعت اور برے اور نامشروع ہیں کہ انقلد الشیخ عن مطالب المؤمنین اور انصاب میں لکھا ہے کہ لوگوں نے سوم کو جو عادت کی ہے خوشبو لگانے کی اس میں شائبہ عورتوں کے ساتھ ہوتی ہے کہ وہ سوگ اوتارنے کے لیے تیسرے روز خوشبو لگاتی ہیں پس بہرہ کرنا چاہیے اس سے بہرہ کرنا اس میں سے نہیں ہے کہ خوشبو ہو ملکیاں ہو کہ اس عمل میں امتوت شائبہ عورتوں کے ساتھ ہوتی ہے اور آداب تعزیت کے یہ ہیں کہ سلام نہ ہوا کرے صاحبیت اور تواضع کرے اور کلام جملہ کے اور سلام دے نہیں شیخ الاسلام **الفصل الاول فی غسل پہلی غن** اَنْبَرَقَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَکُنَّا عَلٰی اِسْفَافِ الْقُبْرِ وَکَانَ ظِلُّ الْاَبْرَہِیْمِوَ قَاخَذَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَبْرَہِیْمَ وَفَقْبَلَهُ وَثَمَّہُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْہِ لَعَدَدًا لَکَ وَاَبْرَہِیْمَ یَحْجُو بِنَفْسِہِ فَجَعَلَتْ عِکْمَا سُلَیْمَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَدْرِی اَنْ قَالَ لَہُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَرِّعَنْ دَاخِلًا یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَقَالَ یَا بَرِّعَنْ یَا بَرِّعَنْ اَنْتُمْ اَبْعَمَہَا بِالْخُرَی فَقَالَ اِنَّ الْعِکْمَ تَدْرِعُہُ وَالْقَلْبَ یَحْزُنُ کَلَّا نَقُولُ اَلَا مَا یُرِیْہُ رَبَّنَا وَاَنَا یَعْرِیْہُ یَا اَبْرَہِیْمَ وَیَحْزُنُ دُونَ مُصَفِّقٍ عَلَیْہِ رَوٰیثُ ہر اُس کے کہ دوا داخل ہو سے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اہل بیت علیہم السلام کے اور وہ تھا نگاہ پریم کا بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو بھیجے ہوسہ لیا انکا اور سو گھما انکو لیجھ کر کئی ناک اور گھما انکو لیجھ کر جیسے کوئی

سو نگھستا ہر پوچھنے کے ہم انکے پاس ایسے لکھنے بچہ زید کے اور ابراہیم تھے حالت نزع میں پس ہوئیں دونوں انکھیں حضرت کی کہ ماری ہوا انکھوں
 پس عرض کیا حضرت سے عبد الرحمن بن عوف اور تم ہو یا رسول اللہ پس فرمایا حضرت نے ایسے عوف کے تحقیق حجت ہر پوچھنے میں دیکھو پھر پوچھو پھر
 فرمایا تحقیق انکھیں انکھیں ہوائی میں اور دل لگین ہر او نہیں کہتے ہم باوجود اسکے مگر وہ پھر کہ راضی ہو رہا اور تحقیق ہم سب بیانی تیری کے ابراہیم
 البتہ علمین میں روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ابوسفیان کا نام براہ تھا اور انکی بی بی کا نام خولہ بنت مندر تھا یہ وہ دو تھیں حضرت ابراہیم
 اور لکے ہاں کسب ہا کا ہوتا تھا اور حضرت ابراہیم صاف فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہ مہینے یا ستر مہینے کی عمر تھی کہ وفات پائی پس
 اس حدیث میں بیان ہوا انکی حالت نزع کا کہ حضرت اشفاق نے لکے اور سہار کیا اور روئے پس عبد الرحمن لکے کہ لو کہ تو رتہ میں اپنی کھیں تو میں
 باوجود اس بڑی شان و معرفت کے حضرت نے فرمایا کہ رتہ لینے انکو مبتلا اس حال میں دیکھو رحمہا ہر یہ رونا اثر شکا ہر نہ کہ سبب بگری کہ ہر عبد کہ
 تو نے خیال کیا اور دل لگین ہر اس میں شاہ اسکی طرف تو لگنے دوسے پس پیکر گئی کے ہر اور جو روک نہیں پس سبب قلت حمت کے ہر میں حال لینے غم کرنا اور
 رونا کامل تر ہو کر دیکھ لکے ال حال اسکے سے کہ وہ بیٹا شکا اور وہ ہوتا پس عمل یہ کہ دیوے ہر ختی کوئی اسکا بوع و عوف السلامہ بن لکے
 قَالَ رَسَلْتُ ابْنَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنْ ابْنَاهُ فَضِيلٌ فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ
 مَا عَطَى وَكُلُّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْيَصْبِرْ وَلْتَحْسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تَقْسِمُ عَلَيْكَ كَيْدُنَا فَوَقَامٌ وَمَعْتَرُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَمَعَاذُ
 جِبِلِّ ابْنِ بُرَيْدٍ دَرَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ دَرَجَالٍ فَرَجَّحَ إِلَى سُوْلٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَرَبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَخَفَعُ فَقَاضَتْ
 عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ سُوْلٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَقُولُ هَذِهِ رَحْمَةُ جَعَلَهَا اللَّهُ فَوَقَامٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَحْمَةُ مَشْفُوعٍ لَكَ وَرَوَايَتُ
 اسامہ بن زید سے کہ کما بھیجا بیٹی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لینے حضرت زینب کے اسکی طرف حضرت کے کہ بیٹا میرا تھا پس اس کے میرے پاس پس بھیجا حضرت
 انکو سلام کما بھیجا اور فرمایا تحقیق اللہ ہی کے لیے ہر پوچھ کر لی اور اسکے لیے ہر پوچھ کر دی لینے اولاد وغیرہ پس انکے ہلاک ہونے میں جوع فوج نہایت
 اسلیے کہ امانت پائی لیتا ہر اور ہر پھر نہر دیکھ سکے ساتھ مدت معین کے ہر لینے زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنی ہی قدر تھی کہ جتنا جیا پس جیے کہ میرے
 اور نواب چاہے پھر جی لینے دوبارہ بیٹی حضرت کی نہ آدمی طرف حضرت کے قسم دی حضرت کو کہ البتہ شرف لائے پس کھڑے ہوئے حضرت اور
 ساتھ حضرت کے سعد بن عبادہ اور حاذ بن حمل و رابی بن کعب و زید بن ثابت اور اور لوگ مجاہدین سے پس اٹھایا گیا طرف حضرت لکے لینے حضرت
 کی گو دین و بانو اسے کو اور روح انکی حرکت کرتی تھی لینے جا لگنے کی حالت تھی پس بنے لگین دونوں انکھیں حضرت کی پھر کما سعد بن اسے رسول خدا کے
 کیا ہر پس فرمایا یہ رتہ ہر سہار کیا اسکو اللہ نے اپنے نبیوں کے دلوں میں پس حمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں میں سے مگر حمت
 کرنے والوں پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے گمان کیا سعد بن اسے تمام رونے کے حرام ہیں اور حضرت شاہد کھول کر رونے لکے کہ کیا حضرت
 انکو کہو کہ انکھوں سے میں حرام مگر وہ بلکہ وہ بہت ہر اور حرام ہو تو بوع ہر اور گریان چکرنا اور وہ بیٹا ہر عوف بن عبد اللہ بن عمر قال اشک
 سعد بن عبادہ و اشکوا کہ قال قال النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ خَضِرٍ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ مَسْحُورٍ فَلَمَّا أَخْضَلَ عَلَيْهِ وَجِدَهُ فَنَاشِئَةً فَقَالَ فَكَيْفِي قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَبَلِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
 رَأَى الْقَوْمَ بَكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ لَا تَسْمَعُونَ أَنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعٍ الْعَيْنِ كَاحْضِنِ الْقَلْبِ
 وَكَلِمَةِ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ بِرُوحِهِ أَوْ بِأَلَمِثِّ لَا يُعَذِّبُ بِبَيْكَا وَ أَهْلُهُ عَلَيْكَ مَشْفُوعٌ عَلَيْكَ اور روایت ہر عبد اللہ
 بن عمر سے کہ کما بیا ہر سعد بن عبادہ بخاری کہ تھی انکو لینے انکو معلوم نہیں کہ کیا بیا تھے پس لکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت نہ کر لکے

عبد الرحمن بن عوف کے اور عبد بن قاص کے اور عبد بن مسعود کے سب کے انکے پاس پایا انکو جو شی میں پس فرمایا حضرت نے کیا تحقیق
 دیکھا کہ صحابہ کرام نے اس آیت میں رسول حضرت بنی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ارادہ ربانی کے اس پر پس دیکھو کیا صحابہ نے روانہ بنی صلی
 علیہ وسلم کا روضہ پھر فرمایا کیا نہیں سنتے ہو تم نے سنو کہ تحقیق اللہ نہیں عذاب کرتا ساتھ السنون آنکھوں کے اور ساتھ غم کرنے والے کے لیکن
 عذاب کرتا جو ساتھ اسکے اور ساتھ دیکھو اظراف زبان اپنی کیا حرکت کرنا پوچھو اگر زبان سے کلمات ناشکری کے یا بد ادبی کے یا باطلی میں بولایا تو کیا
 مستحق عذاب کا ہوتا ہے اور اگر نہ ہو تو لائق توبت اور توبہ کا ہوتا ہے اور تحقیق مردود اللہ عذاب کیا جاتا ہے سبب تلوون اسکی کے
 اس پر روایت کی بخاری اور مسلم نے اس سبب تلوون اسکی کے لینے اور نہ کرکے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے اور تحقیق انکی تیسری حدیث میں
 اوسکی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَمَنْ عَفَا اللَّهُ فَمَا لَهُ مَغْفِرَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ عَفَا بِلَا نِيَّةٍ وَدِدْتُ**
الْحَيُّونَ دَعَاءُ عَوَى الْجَاهِلِيَّةِ مَقْفُوعٌ عَلَيْكُمْ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبین اہل بیت
 ہمارے سے وہ شخص کہ بیٹے خسارے اور بچاڑے گریبان اور بچاڑے پکارنا جاہلیت کا لینے وقت تلو کے وہ بچہ کہ کنین بڑھتا ماندہ نوحہ اور داویلا
 کرنے کے روایت کی بخاری اور مسلم نے **فَ بِيْطِ خَسَارٍ** اور بچاڑے گریبان اسی کے حکم میں ہے وہ کہ بگڑی جھینکے سے اور سر پٹے اور بال نوچے ہم
وَعَنْ ابْنِ بَرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي مُوسَى قَاتِلَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ يُصْعِقُ نَزْلَهُمْ قَاتِلًا وَقَالَ لَوْ تَعْلَمُنِي وَكَانَ يُحَدِّثُ
أَنْدَسُ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَرٍّ إِلَّا مُسْتَكِنٌ حَقٌّ وَصَلَقٌ دَعْوَةٌ مُتَقَفٌّ عَلَيْكُمْ وَكَفْظٌ مَوْجُودٌ لَكُمْ
 اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ کہا بیوش ہوئے ابی موسیٰ پس شروع کیا انکی عورت ام عبد اللہ کے چلا کر تو تھی بھڑوش میں ابی موسیٰ پر
 کہا کیا نہیں جانتا تو نے احوال یہ حدیث کرتے تھے اسکو یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نیز ارمون اٹھتا کہ مندو اے بال سر
 لینے نصیبت میں اور چلا کر روئے اور بچاڑے کہنے اپنے روایت کی بخاری اور مسلم نے اور انطاکی واسطی مسلم کے **فَ يَهْ اَفْعَالُ** نام جاہلیت
 میں اکثر عورتوں سے سزا ہوتے تھے مسلمان کو بہت پہن کر ناچا ہے اللہ کے حضرت نیز ارمون میں **بَعْدَ وَغْنِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَشْعَرِي**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرٌ بِيْ اَمْتِي مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ كَابْتِشَ لَوْ تَحْتِ الْفَرْقِ فِي الْخَسَارِ الطَّعْنُ فَاَوْشَارُ
وَالْاَبْتِشَ فَاَوْشَارُ وقال التامی خیرا **اَلَا تَكْتَبُ خَيْرَ مَوْتِي مَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ اَبْرَئِيلُ بْنُ قَطَانَ وَنَحْوُهُ**
مِنْ حَبْرٍ رَوَاهُ هَسْكَرُ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاچیز میں ہیں میری ممت
 میں کام جاہلیت کے سے کہ نہیں چھوڑینگے انکو لینے اکثر لوگ فخر کرنا حسد میں اور ظن کرنا حسد میں اور بائی طلب کرنا حسد میں اور بولنا
 اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی حبس وقت توبہ بنی ہو پہلے منہ لینے کے کھڑی کیا ویگی دن قیامت کے موقع میں اور اس پر سو کا کرا قطر ان
 کا اور کرا خارش کا روایت کی یہ مسلم نے **فَ فَوْزٌ** کرنا حسد میں حسب کہتے ہیں ان خصلتوں کو کہ اچھا جانتا ہے انکو آدمی اپنے میں مانند شجاعت
 اور فصاحت خیر کے اور ظن کرنا لوگوں کے نسبت میں لینے عیب کرے لوگوں کے نسبت میں کہ غلام کا یا پ بڑا تھا فلا نے کا دادا ہوا تھا اور پ بڑا
 چیزوں میں تھپے اپنی اور فقارت لوگوں کی لازم آتی ہو اور یہ دونوں مذموم ہیں مگر نسبت مذموم اور کفر کے لینے نسبت مذموم کے اپنے کہ نہ جانتے اور
 نسبت کفر کے دوسرے کو حقیر جانے کو جائز ہے اور بائی طلب کرنا نسبت میں روں کے لینے توقع مذموم کی نسبت میں روں کے لینے مذموم نسبت میں روں کے
 منزل میں آویگا تو نتیجہ برے کا حاصل یہ کہ یہ اعتقاد کرنا کہ نتیجہ برے کا سبب لینے غلام سارے کے یہ حرام ہے واجب یہ ہے کہ کہہ جائے کہ ہم
 نسبت میں مذموم کے اپنے کو نہ جاننے والا دیکھنا اور اگرچہ نسبت میں کی شمار کرنی مثلاً کہ بڑا شجاع تھا اور ایسا تھا اور ایسا تھا اور قاطران

عمل نیک پر اور اب محروم ہوئے اس حدیث سے اور یہ بات بھی جانی پر آیت مذکورہ سے اسطرح کہ امین کافروں کے حق میں فرمایا کہ نہ روئے
 اُنبر آسمان اور زمین پس معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر روتے ہیں ۳۶: **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ
 لَهُ خَرَطٌ مِنْ أَمْرِ قَوْمٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَكَانَتْ عَائِشَةُ خَمْسَ كَنَاهٍ خَرَطٌ مِنْ أَمَتِكَ كَالْخَرَطِ مِنْ كَانٍ لَهُ
 خَرَطٌ يَأْمُرُ فَعَلَهُ فَكَانَتْ خَمْسَ كَنَاهٍ لَكَ خَرَطٌ مِنْ أَمَتِكَ كَالْخَرَطِ مِنْ كَانٍ لَهُ خَرَطٌ يَأْمُرُ فَعَلَهُ فَكَانَتْ خَمْسَ كَنَاهٍ لَكَ خَرَطٌ مِنْ أَمَتِكَ كَالْخَرَطِ مِنْ كَانٍ لَهُ
 خَرَطٌ يَأْمُرُ فَعَلَهُ فَكَانَتْ خَمْسَ كَنَاهٍ لَكَ خَرَطٌ مِنْ أَمَتِكَ كَالْخَرَطِ مِنْ كَانٍ لَهُ خَرَطٌ يَأْمُرُ فَعَلَهُ فَكَانَتْ خَمْسَ كَنَاهٍ لَكَ**
 حدیث غریب اور روایت ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ مرگئے ہوں واسطے اسکے دو فرزند پہلے بالغ ہوئے
 امت میری میں سے داخل کرے گا اسکو اللہ بسبب ان دونوں کے بہشت میں بچہ کہما عائشہ نے پس جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند آپ
 کی امت میں سے فرمایا اور جو شخص کہ مرگیا ہو واسطے اسکے ایک فرزند پس ہی حکم ہی تو فیق دی گئی پس کہا حضرت عائشہ نے پس نہ شخص کہ مرگیا
 واسطے اسکے ایک بھی فرزند امت آپ کی سے لینے تو وہ کیا کرے فرمایا پس میں ہوں میرا منزل امت اپنی کا نہیں مصیبت پہنچانی گئی مانند مصیبت
 میری کے روایت کی یہ ترمذی نے اور کیا یہ حدیث غریب ہے فخر اسکو کہتے ہیں کہ قافلہ سے پہلے جا کر منزل پر پانی وغیرہ قافلہ سے لیے تیار
 کرتا ہے اور مراد ایمان سوائے فخر کے دو فرزند ہر پہلے بالغ ہوئے مگر واسطے اسکے فخر اسلیے کہ پہلے جا کر درستی نعمتوں بہشت کی کرنا ہی
 ماباب کے لیے لینے شفاعت کر کر حجت میں لیا گیا اور تو فیق دی گئی پہلایوں کی اور اچھی باتوں کی پوچھنی حضرت نے اس لقب جامع فضائل
 و کمالات سے حضرت عائشہ کو نہ لکھا اور میں ہوں میرا منزل امت اپنی کا لینے پہلے اتنے جاتا ہوں اور شفاعت کر کر حجت میں لیا ونگا اسلیے
 کہ ثواب بقدر شفقت کے ہوتا ہے پس میرا اٹھ جانا جی مصیبت ہوا اسکے حق میں اس برابر کوئی مصیبت ہو ہی نہیں سکتی ۳۷: **عَنْ
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَكِهِ كَبِّرْهُ
 وَلَكَ عِبْرَتِي يَقُولُونَ لَعَنُوا قَبُولُ بَصَبْتُمْ تَمْرَةً فَخَوَّاهُ يَقُولُونَ مَحْمٌ يَقُولُونَ مَاذَا قَالَ عَبْدِي يَقُولُونَ
 حَكَمْتُ وَأَسْتَرْجِعُ يَقُولُونَ ابْنُ الْعَبْدِ يَتَنَافَى فِي الْجَنَّةِ وَتَهْوَى هَا بَيْتُ الْحَيِّدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
 اور روایت ہی ابی موسیٰ اشعری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حیو قوت مرا ہے فرزند کسی نبیہ کے لینے مومن کا فرمایا
 اللہ تعالیٰ فرشتوں اپنے کو لینے ملک الموت اور تابع دارون اسکے کو قبض کی تھے روح فرزند نبیہ میرے کی پس کہتے ہیں کہ ہاں بچہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ قبض کیا تھے میوہ دل اسکے کا پس کہتے ہیں کہ ہاں بچہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا نبیہ میرے نے کہتے ہیں تو فیق کی تیری
 اور انا لید وانا الیہ راجعون کہا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیا تو میوہ نبیہ کے لیے ایک گھر بنا بہشت میں اور نام رکھ اسکا بے اللہ
 روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے ف اس گھر کا نام بہت الحمد اسلیے رکھا گیا کہ وہ لٹا ہے برے میں حمد و تسلیم کے کہ مصیبت میں کی تھی
 ۳۸: **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ عَنِيَ مِثْلُ مَا فَلَهُ مِثْلُ الْخَبَرِ رَوَاهُ
 التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْلَمُ لَهُ مَرْفُوعًا كَمَا صَحَّ حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ
 الرَّكَوِيِّ وَقَالَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ هَذَا إِسْنَادٌ مَوْقُوفٌ** اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہ
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دے مصیبت زدہ کو پس واسطے اسکے ہر مانند ثواب اسکی کے روایت
 کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں چھانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث علی بن عامر راوی
 کے سے اور کہا ترمذی نے کہ روایت کیا اسکو بعض محدثوں نے محمد بن سو فہ سے ساتھ اس اسناد کے موقوف ابن مسعود پر**

مصیبت زدہ عام ہر خواہ کسی کے مرنے کی مصیبت میں گرفتار ہو یا سوائے اسکے پس جو کوئی مصیبت زدہ کو صبر کرنے کو کہتا ہو اور تسلی دیتا ہو خواہ
 اسکے پاس جاکر تسلی دے یا لکھ بھیجے تو اسکو بھی ویسا ہی ثواب ہوتا ہو جیسا مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ہوتا ہو اسلیے کہ یہ باعث ہوا ہے صبر
 الدال علی الخیر کا علیہ یعنی جو اچھی بات کا رستا بتاتا ہو اسکو بھی ثواب مانند کرنے والے اسکے کے ہوتا ہو اور موقوف ہوا بن مسعود پر لیکن
 حکم مرفوع میں ہو اور قوت دیتی ہو اسکو حدیث ابن ماجہ کی ماسن منسلک یعنی اخاؤ بمصیبتہ الاکساء المدین حلل الکراہتہ یوم القیمۃ یعنی
 سنیں کوئی مسلمان کہ تعزیت کرے بھائی اپنے کی مصیبت میں مگر کہ ہٹا دے گا اسکو اللہ جو رتوں بزرگی کے سے دن قیامت کے سند اسکی
 حسن و مرفوع ہر مع و عن ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غری نخلی کسی یو ذانی الجنتہ دو اہ
 القوم بل فی قال ہذا حدیث عن ربک اور روایت ہوا بنی ہرزہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ تسلی دے
 اس عورت کو کہ مر گیا ہو یا اسکا بیٹا یا بیگیا لیا اس خوب بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہر و عن عبد اللہ
 بن جعفر قال کما جاء فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَصْنَعُوا لَوْلَا جَعْفَرٌ طَعَامًا فَقَدْ آتَا هُمْ مَا شَاءُوا
 ثم دَاوَهُ الْقَوْمُ مِنْهُ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ صَاحِبٍ اور روایت ہر عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا جبکہ انی جعفر کے مرنے کی فرمایا بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو کہ تیار کرو واسطے لوگوں جعفر کے کما نہیں تحقیق انی ہر انکو وہ چیز کہ باز رکھتی ہو انکو کھانا پکانے سے
 یعنی جعفر جعفر کے مرنے کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد او ابن ماجہ نے اس حدیث میں دلیل ہوا ہے کہ منتخب ہر قرا تینوں اور
 مسلمانوں کو کھانا پکانا کما بھیجنا اہل بیت لے اور کھانا اس قدر ہو کہ وہ پیٹ بھر کر کھاویں ایک رات و دن اور اجنوں نے کما کہ حلال ہر
 تین دن تک کہ ایام تعزیت کے ہیں اور اختلاف کیا ہر علمائے حج کھانے غیر اہل مصیبت کے اس کھانے کو ابو القاسم نے کما کہ فضائلہ
 سنیں اسکے لیے کہ مشغول ہو جو چیز و تکفین میت کی میں پھر حجب پکایا جاوے اہل میت کے لیے کھانا تو سنت ہر کہ بت لے انکو کھانے کے لیے
 تا صفت نہ دے انکو بسبب نہ کھانے کے ازراہ دنیا کے یا بسبب زیادتی غم کے اور یہ کھانا بھیجنا واسطے عورتوں کو نہ کرنے والیوں کے
 سخت حرام ہوا اسلیے کہ مدد کرنی ہوتی ہو گناہ پر اور تیار کرنا کھانے کا اہل میت کو واسطے جمع ہونے لوگوں کے بدعت مکروہہ ہر ملکہ ثابت ہوا ہر
 جزیر سے کہ گنتے تھے ہم اسکو نیا تھے اپنے نوحہ کرنے سے اور اس سے صحیح حرام ہونا اسکا معلوم ہوتا ہو اور کما غالی نے کہ مکروہہ کما اناس سے
 کہتا ہوں میں اپنے ملا علی قاری کہتے ہیں کہ یہ جب ہر کہ نہ مال تیم یا غائب کے سے اور اگر تیم یا غائب کے مال میں سے ہو گا تو وہ حرام ہو
 بلا خلاف ہر مع الفضل الثالث فصل تیسری عن المعیزۃ بن شعبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول من یلیم علیہ فانی بعدد ہما ینیم علیہ یوم القیمۃ متفق علیہ روایت ہر مغیر بن شعبہ سے کہ کما ساریج رسول خدا صلی
 علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس پر کہ نوحہ کیا جاتا ہو پس تحقیق وہ عذاب کیا جاوے گا بسبب نوحہ کیے جائیکہ دن قیامت کے روایت کی بخاری
 اور مسلم نے و عن عمر بن عبد الرحمن انما قال سمعت عائشۃ دذکر لھا ان عیدک اللہ بن عمر یقول
 ان لک شری بعدد بیکاء الحج علیہ یقول یخیر اللہ لانی عبد الرحمن اما انہ لک فیکذب و لکنہ کسی او اخطا اما من
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ہر یوم یلیم علیہما فقال انہما لیکون علیہما و انہما لیتعذب
 فی قبرہما متفق علیہ اور روایت ہر عمرو بن عبد الرحمن کی سے یہ کما عروہ نے کہ ساریج حضرت عائشہ سے اس محل میں کہ
 کیا کیا روایت کی کہ عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ میت اللہ عذاب کیا جاتا ہو جیسے جو زندہ کے اسپر کسی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

مسبب یعنی میرہ تھے اور اور انکے ہماری تھے کہ ابن عباسؓ نے پس خبر ہو چائی کہ ابن عباسؓ نے انکو پس کہا تم نے بلا اسکو چھو گیا میں طرف صلیبی اور کہا چلو اور
ملو امیر المؤمنین عمرؓ سے پس جب زخمی کے لئے عمرؓ داخل ہوئے مسبب روتے ہوئے کہتے امی بھائی میرے اس صاحب میرے پس کیا سخت عمرؓ نے اسے
صیب کیا روتا ہوا تو میرے ساتھ آواز دیا کہ اے ابن عباسؓ کیلئے اور حال یہ کہ فرمایا یہی ہے جو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھیں مردہ یعنی مطلق مردہ یا تو رب الیگ
الیتہ عذاب کیا جاتا ہو بسبب یعنی رونے اہل اسکی کے اسپر یعنی جو رونا کے ساتھ آواز کے اور نوحہ کے ہو پس کہ ابن عباسؓ نے پس جبکہ وفات ہوئی
حضرت عمرؓ کی فکر کیا میں نے یہ یعنی قول عمرؓ کا روبرو حضرت عائشہؓ کے پس کہا عائشہؓ نے ہم کسے اللہ عزوجل کو قسم یہ خدا کی نشین یا سطح نہیں حدیث فرمائی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ میت عذاب کیا جاتا ہو بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر یعنی نہ مطلق رونے سے اور نہ بعض رونے سے ولیکن
اللہ زیادہ کرتا ہو کہ فرکو عذاب بسبب رونا اہل اسکی کے اسپر اور کہا حضرت عائشہؓ نے کفایت ہو تلو قرآن کہ فرماتا ہو اور نہیں اٹھاتا کوئی اٹھاتا ولا
یوچہ دوسرے کا کہ ابن عباسؓ نے تو یہ اسکی صنفون آیت کا اور اللہ ہنسنا تا ہو اور روتا ہو کہ ابن عباسؓ نے ابی ملیکہ نے پس کہا ابن عباسؓ نے کچھ روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے زخمی کیے گئے عمرؓ نے جب مدینہ میں آئے اور زخمی ہوئے مراب سبب میں اور انکو گھر میں اٹھا لائے اور لوگ خبر گئے تو انہیں
مسبب بھی تھے وہ رونے لگے یہ کہ کہ امی بھائی میرے امی صاحب میرے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ نوحہ ہوا اسلیئے کہ نوحہ ہوتا ہو کہ بلند آواز سے
ہو اور یہ ایسا نہ تھا اور اسکو بھی حضرت عمرؓ منع فرمایا احتیاطاً کہ کہیں حد سے بڑھ جاوے اور حضرت عائشہؓ نے جوفانی کی حدیث کی قسم کھا کر
تو یہ نفی اسکی کی ہو کہ جو عمرؓ سمجھے اسلیئے کہ حدیث صحیح ہے شبہ اختلاف تعین مراد میں ہو عمرؓ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عذاب بسبب رونے کے ہو
مومن کو اور کافر کو اور عائشہؓ کہتی ہیں کہ یہ کافر کے حق میں ہو اور وہ عذاب میں ہو روین یا نہ روین ولیکن اللہ تعالیٰ زیادہ کرتا ہو کافر
کو عذاب بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر اور بسبب رونا کہ یہ کہ کافر ارضی ہوتا ہو ساتھ رونے کے بلکہ یعنی وصیت کر جاتے تھے ساتھ رونے
اور نوحہ کے بعد از ان دلیل کبریٰ حضرت عائشہؓ نے امیرؓ کہ رونا اہل کا سبب عذاب میت کا نہیں ہوتا ساتھ اسلیئے کہ ولا تترک آخر تک
یعنی گناہ کسی کا کسی پر نہیں لکھا جاتا پس رونا اور نوحہ کرنا گناہ اہل میت کا نہیں ہے کیونکہ لکھنے لگے اور کیونکہ عذاب کرنے لگا اسکو بسبب
اسکے انکے ابن عباسؓ نے بھی تائید کی کلام عائشہؓ کی اور نفی کی مذہب میں عمرؓ کی کہ رونا اور ہنسنا آدمی کا اور غم و شادی اسکی خدا کی طرف سے ہو
کہ پیدا کرتا ہو پس اسکو عذاب میں کیا دخل لیکن اس قول پر انکے اعراض وارد ہوتا ہو کہ یوں تو سبب غم و شادی اسکی خدا کی طرف سے ہو پیدا کیے ہیں اور
کرتا عیدہ ہو اور پھر اسپر ثواب و عذاب دیا جاتا ہو چنانچہ اس میں نہیں ہی میں دونوں باتیں ہوتی ہیں اگر کھانی مسلمان کو دیکھا کہ ہنسنا ہو تو لو کہ
پاتا ہو اور پھر تسخر کے ہنسنا ہو تو گناہ ہوتا ہو اسی طرح غم و خوشی کبھی خوب ہوتا ہو پس ثواب دیا جاتا ہو اسی طرح آدمی کو کبھی برے ہوتا ہو پس عذاب
کیا جاتا ہو آپس میں عباسؓ قول جب بنے گا کہ ہنسنا اور رونے اختیار ہو اور جب خیر ہوگی ثواب و عذاب میں خلل ہو اور جب ہوسنا
ابن عمرؓ اس قصہ کو شکر دلالت قبول پر نہیں کرتا کہ انھوں نے یہ بات ان لی بلکہ ترک کیا کیونکہ ان کے نشان اہل عافان کی ہی ہے ہم و عین عائشہؓ نے
قالت لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن ہارثۃ وجعفر و ابنیہ فاحترک جسدی فیہ الحرق وانا انظر من صائر الباب
نعمی شق البواب فانا ورجل فقال ان لیساک جعفر و ذکر بکاء هن فامرہا ان تبتھا ففعلت ثم اتاک اللہ انیساً ثم یطعن
فقال اھن فانا و اللہ انیساً قال واللہ علیک دنیا رسول اللہ فزعمت اللہ قال فاحترک وافرہو البواب ففعلت انکم اللہ
انفکات لکن تفعل ما امرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و لکن ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العناء و منفق
علیکہ اور روایت ہو عائشہؓ سے کہ کہا جب انی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خبر مارے جانے نہیں حارثہ کی اور جعفر کی اور ابن رواحہ کی غزوہ موتہ

یٰۤاَیُّهَا عِيسٰی ابْنُ مَرْیَمَ قُلْ اِنَّا نُوْحٰی بِرُوحِیْكَ الشَّیْطٰنِ طَعْنٌ قَالَ اِنَّهُمْ كَانُوْا مِنْ الْعِیْرِ مِنْ الْفَلْکِ فَرَسَ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِ
 وَفَرَسَ الْخَمْرَ فَمَا كَانَ مِنَ الْبَدَنِ وَفَرَسَ الْبَشَرِ رَوَاهُ الْاَحْمَدُ وَروایت ہر ابن عباس سے کہ کما می زیب جی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
 پس رسول گلیں عورتیں اس میں شری کیا حضرت عمرؓ نے مارا انکے ساتھ کڑی اپنے کے پس بنا یا عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور
 فرمایا ابنتی کی عمر عمر فرمایا عورتوں کو دور رکھو اپنے کو اور شیطان کی سے لینے چلا کر اور بیان کر کر نہ رونا چہر فرمایا جو کچھ کہ ہوا انکے سے
 لینے آتسو اور دل سے لینے عمرؓ وہ اسکی طرف سے ہوا اور بیت کا تر لینے سپہنہن اسکو یہ چیزیں اور جو ہوا تھ سے اور زبان سے یہ
 شیطان سے ہر روایت کی یہ امر **ف** جو ہوا تھ سے لینے منہ پٹینا اور کپڑے پھارنے اور بال کسوٹنے اور زبان سے لینے چلانا اور لہجہ
 لینے بیان کرنا یا وہ باتیں کہ کہیں کہ بہ کو ناپسند ہوں یہ ہیں وہ شیطان سے ہر لینے انکے بھانے سے ہوا وہ پسند کرنا ہر ابن عباسؓ کو کہ
وَعَنِ الْبَحَارِيِّ تَعْلِيْقًا قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ عَنِ الْحُسَيْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَتْ الْقُبَّةُ عَلَى قَبْرِهِ ثُمَّ دَفَعَتْ فَصَفَتْ
صَاحِبًا يَقُولُ لَأَحْلِلَ مَجْدُ مَا مَقَدُّوْا فَاجَابَهُ اُخْرٰی بَلْ يَكْسُوْا اِنَّا قَبْلُوْا اور روایت ہر بخاری سے ہر ابن عباسؓ کے
 لینے غیر سند کے کہ کما جب سے حسنؓ نے شہید ہوئے تھے کھڑا کیا عورت انکی نہ خیمہ لگی قبر پر پس در پھر اٹھا لیا پھر سنا اور کر کے والے کو
 اپنے ہاتھ غیبی کو کہ کما وہ خیمہ دار ہو گیا پایا اس پر کو کہ کما کیا تھا پس جواب دیا اسکو دوسرے ہاتھ میں نے بلند نا امید ہوئے اور پھر گئے
 فتح کھڑا کیا اور آپ بھی وہیں رہیں برس دن تک اور درو صعبت اور غم فراق انکے کا ہر روز تازہ ہوتا تھا اور ظاہر یہ ہر کہ خیمہ انھوں نے
 کھڑا کیا اسلیے کہ جمع ہوں دوست ذکر کے لیے اور قراءۃ قرآن کے لیے اور آہن لوگ دعا و مغفرت اور رحمت کے لیے **وَعَنِ**
عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ بَنِي سَرَّةَ قَالَ لَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ فَرَفَعْنَا ذُرِّيَّتَیْ قُلُوبَ مَا قَدَّ
مَلَّحْنَا اَنْزَلَتْہُمْ فَمَشَّوْا فَمَشَّوْا لَمْ يَكُنْ لَہُمْ اَنْ يَّخْلُوْا لَمْ يَكُنْ لَہُمْ اَنْ يَّخْلُوْا لَمْ يَكُنْ لَہُمْ اَنْ يَّخْلُوْا لَمْ يَكُنْ لَہُمْ اَنْ يَّخْلُوْا
لَمْ يَكُنْ لَہُمْ اَنْ يَّخْلُوْا لَمْ يَكُنْ لَہُمْ اَنْ يَّخْلُوْا لَمْ يَكُنْ لَہُمْ اَنْ يَّخْلُوْا لَمْ يَكُنْ لَہُمْ اَنْ يَّخْلُوْا لَمْ يَكُنْ لَہُمْ اَنْ يَّخْلُوْا
 سر د اور اپنے صاحبؓ اور روایت ہر عمران بن حصینؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہ کما دولوں نے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہمراہ ایک جنازہ کے پس دیکھا لگی شخصوں کو کہ بھینک دین تھیں انھوں نے اپنی جاوین چلتے تھے کہ تون میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کیا فعل جاہلیت پر عمل کرتے ہو یا ساتھ کام جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ بدو عاکرون پتر الیسی دعا
 کہ پھر و تم طرف گھروں اپنی کے غیر سورتوں اپنی میں لینے نذر یا سور وغیرہ ہو کر جاؤ کما راوی نے بیان ان شخصوں نے اپنی جاوین
 اور پھر دوبارہ ایسا کام نہ کیا روایت کی یہ ابن ماجہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ان میں مانعین ہم تھی کہ جاوہ کرتے ہواڑھتے تھے اور
 رسم جاہلیت کی یہ تھی کہ جنازہ کے ساتھ چلتے تو جاوہ اور سے یہ اشارہ تھا پریشانی حال پر کہ طبعی ہے کہ جب دینی تغیر ہے یعنی جاوہ
 اور اگر چلتے ہر عیدہ شدید وارد ہوا لگیا حال ہو گا اکثر زمین بری برتی پر ہم **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَفِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی**
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنَّ النَّبِيَّ جَنَازًا مَعَهَا سِتْرٌ وَاَنَّ سِتْرًا مَعَهَا سِتْرٌ وَاَنَّ سِتْرًا مَعَهَا سِتْرٌ وَاَنَّ سِتْرًا مَعَهَا سِتْرٌ
 سلم نے اس سے کہ ساتھ جاوہ اس جنازہ کے کہ انکے ساتھ نوحہ کرنے والے ہو دین نقل کی یہ اہل اور ابن ماجہ **ف** جنازہ کے ساتھ چلتے
 سنت ہو لیکر سبب ساتھ ہونے اس فعل پر کہ ترک کرے اسکو اور اسی طرح اگر کوئی اور چیز خلاف شرع ہوتی ہو تو بھی ترک کرے اور یہ حدیث
 اصل مضبوط ہر اسکی کہ جس مجلس عورت میں خلاف شرع بات ہو وہاں نہ جاوے اگرچہ بقول عورت سنت ہو لیکر سبب ہو فعل پر کہ ترک کرے

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میں نے تمکو زیارت کرنے قرون کے سے پس زیارت کروا لیں کیا تھا میں نے تمکو کھانے گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس تمکو جب تک کہ خواہش ہو واسطے تمھارے اور منع کیا تھا میں نے تمکو بنیہ سے مگر بیچ شنگ کے پس یہ سب باسنون میں اور نیچو چٹنے کی روایت کی یہ مسلم نے منع کیا تھا میں نے تمکو لینے ابتداء اسلام میں حضرت نے قرون کی زیارت سے منع فرمایا تھا اسلیے کہ زمانہ جاہلیت کا قریب تھا مبادا ایسی باتیں قرون پر نکریں کہ باعث کفر کی ہوں جب کہ کیا کہ اسلام دنوں میں مضبوط ہوا اجازت دی پس زیارت قرون کی مستحب ہو سب علماء کے نزدیک اسلیے کہ اس سے دل نرم ہوتا ہو اور موت یاد آتی ہو اور جانتا ہو کہ دنیا فانی ہو اور اویس فائدہ سے ہیں اور عمدہ فائدہ یہ کہ مردوں کے لیے دعا اور استغفار ہوتی ہو اور نیست ہو آیا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تسبیح میں تشریف لیا تے تھے اور اسلام بھیجتے تھے وہاں کے مردوں پر اور استغفار کرتے تھے انکے لیے اور علماء نے اختلاف کیا ہو اسمین کہ آیا عورتوں کے حق میں بھی باقی ہو یا انکو بھی زیارت کرنی درست ہو صحیح یہ ہو کہ عورتیں سوائے حضرت کے مزار کی اور قرون کی زیارت نکریں چنانچہ مسئلہ باب مواضع لمعلوۃ میں یح فائدہ حدیث ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور آخر تک کی مفصل مع روایات فقہیہ کے لکھا گیا ہو جو چاہے وہاں دیکھ لے اور کما نوے نے کہ زیارت کی کئی قسمیں ہیں ایک تو فقط واسطے یاد کرنے موت اور آخرت کے پس اس کے لیے تو کافی ہو چھوٹا قرون کا بغیر پہچاننے مردوں انکی کے دوسرے واسطے دعا وغیرہ کے پس وہ مسنون ہو ہر مسلمان کے لیے اور تیسری برکت حاصل کرنی کے لیے پس وہ زیارت اچھے لوگوں کی قرون کی ہو اسلیے کہ انکے لیے یزخ میں انصافات اور برکات ہیں ان کثرت اور چوتھے واسطے ادا حق و سوت اور قربانی کے ہو جیسا کہ حدیث ابنی انعم کی میں آیا ہو کہ جو کوئی زیارت کرے ماں باپ کی یا ایک کی دن حجہ کے تو ہوتی ہو مانع کے اور باخون مہربانی اور انیس کے لیے ہوتی ہو جیسے کہ آیا ہو حدیث میں کہ جو کوئی گذرتا ہو او قبر مومن بھائی اپنے کے اور سلام کرتا ہو اس پر تو وہ پچانتا ہو اسکو اور جواب سلام کا دیتا ہو اور آداب زیارت کے یہ ہیں کہ منہ قبر کی طرف اور پیچہ قبلہ کی طرف کر کر سامنے میت کے منہ کے کھڑا ہو وے اور سلام کرے اور قبر کو تہ نہ لگا وے اور جوئے نہیں اسکو اور نیچے سین اور منہ خاک پر نہ لے کہ یہ عادت نصاریٰ کی ہو اور پڑھنا قرآن کا قبر کے پاس مکروہ منہ آج مستحب ہو کہ وقت زیارت کے پڑے سورۃ اخلاص سات بار اور نیچے ثواب الحکامیت کو اور زیارت کرنی جمعہ کو افضل ہو اور دنوں سے خصوصاً اول روز میں چنانچہ حرمین شریفین میں بھی معمول ہو کہ اول روز جمعہ میں علی اور یقین میں زیارت کے لیے جاتے ہیں اور آیا ہو کہ دیا جاتا ہو میت کو علم و ادراک روز جمعہ کے زیادہ اور دنوں سے اور زیادہ پچانتا ہو اسمین زیارت کرنے والے کو اور دنوں سے اور کہ وہ ہو روزنا قبروں کا بغیر ضرورت کے اور مستحب ہو کہ بعد دیا جاوے میت کی طرف سے بعد مرنے کے سات دن تک اور منع کیا تھا میں نے کھانے گوشت قربانی کے سے لینے ابتدا اسلام میں لوگ محتاج تھے قدرت قربانی کی ہر کوئی نہ رکھتا تھا اسلیے حضرت نے قربانی کرنے والوں کو فرما دیا کہ تین دن سے زیادہ نہ کھا کریں گوشت قربانی کا بلکہ محتاجوں کو نذر دے دیا کریں پھر جب غرض کی اللہ تعالیٰ نے لوگوں پر اور احتیاج انکو نہرے اجازت دی حضرت نے کہ جتنے دنوں تک چاہو رکھو اور منع کیا تھا میں نے نبی سے نبی اسکو کہتے ہیں کہ کھجور یا انگور کو باقی نہ چھوڑو رکھتے ہیں بعد ازان پینے ہیں یہ حلال ہو جب تک کہ نشاء کرنے والی نہ وے پس حضرت نے ابتداء اسلام میں فرما دیا تھا کہ نہ بنے مشک میں رکھی جائیا کرے اسلیے کہ مشک پتلی ہوتی ہو اسمین جلدی گرم ہو کر نشاء کرنے والی نہیں ہوتی احد اور باسنون میں رخ سے منع فرمایا تھا کہ لاکھی باسنون وغیرہ میں نہ رکھی جاوے اسلیے کہ اور باسنون میں سبب گرمی کے جلدی معیر ہو کر نشاء کرنے والی ہو جاتی ہو اور ان ایام میں شراب عنقریب ہی حرام ہوتی تھی ہنوز لذت شراب کی لوگ بھولے نہ تھے خوف ہوا کہ سہم

اور اسی پر عمل جو تمام مسلمین کا سوا ہے ابن حجر کہ انھوں نے کہا کہ سنت ہمارے نزدیک یہ ہے کہ حالت دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرے اور کھڑے ہو کر زیارت میت کی مانند ملاقات اسکی ہے ہر حالت حیات اسکی میں منہ کرے سانس منہ اسکی کے پھر اگر تھا زندگی میں اگر بیٹھا تھا اسے بیٹھا دو و سبب ہو اسکی کے عظیم القدر پس اسی طرح زیارت اسکی میں کھڑا ہے یا بیٹھ دوسرے اور اگر بیٹھا تھا قریب اس حالت حیات اسکی میں اسی طرح بیٹھ قریب جسکے جنابت کرے اسکی اور جنبت یارت کرے پھر سورۃ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد تین باب بعد دعا کرے اسکے لیے اور نہ ہاتھ لگا دے قیو اور نہ بوسہ دے اس پر اس لیے کہ یہ عادت نصاریٰ کی سے ہے و مع + مراد عظیم القدر سے یہ کہ وہ یا تو نانے میں بڑا ہو مانند الدین وغیرہ کے یا دین میں بڑا ہو مانند اوستا و دیو کے + مکرنا الفصل الثالث فی تہنیت ی عی
 ھا یشہ قال ک کان رسول اللہ جلی اللہ علیہ وسلم کما کان یکتبھا رسول اللہ جلی اللہ علیہ وسلم یکتبھا من الخیر
 البقیع فیقول السلام علیک و ارحمکم مؤمنین و اذاکم ما توعدون عداہم و جملون و انا ان شکلو اللہ یکفر
 کاحقیقۃ اللہ غفر لہ کل ذنبہم لفرید مراد + مسند روایت ہے عائشہ سے کہ کاتب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ موتی
 انکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لکھے آخر شب بن طرف مقبرہ مدینہ کے پھر فرماتے سلام ہے نبی و قوم مؤمنین اور انی تمھارے پاس
 وہ جب کہ تمھارے تم وعدہ دیے جاتے یعنی اب و عذاب کل کو اپنے قیامت کو تم ٹھہریں دیکھ گئے ہو اپنے مرت معین تک و تحقیق ہم اگر جا یا اللہ نے
 ساتھ تمھارے ملنے والے ہیں یا انجی ش بقیع غرقہ والون کو روایت کی یہ سلم نے ف البقیع نام ایک جگہ ہے باہر مدینہ کے کہ اس میں قبر بن مدینہ
 والون کی میں اور اس میں پہلے درخت غرقہ کے نام ایک درخت کا ہے بہت تھی اس لیے اسکو بقیع غرقہ کہا مع و عثمما قال کت کیف اقول
 یا رسول اللہ یعنی فی زیارۃ القبور قال قوی السلام علی اھل الدار من المؤمنین و المسلمین و یرحم اللہ المسلمین
 من المستأجرین و ان کان شاء اللہ یکون لک حقیقۃ دعاہ مسند روایت ہے عائشہ سے کہ کاتب سلم کون میں یا رسول اللہ مراد
 رکھتی تھی اس سوال سے کیا کون میں بھی زیارت کرنے قبروں کے فرمایا کہ سلام ہے اور صاحب قبروں کے مؤمنون میں سے اور مسلمانوں
 میں سے اور ہم کرے اللہ ہم سے پہلے کرنے والون پر اور بھی رہنے والون پر و تحقیق ہم اگر جا یا اللہ نے ساتھ تمھارے البقیع ملنے والے
 ہیں روایت کی یہ سلم نے ف روایت ہے ابن عباس سے کہ کاتب یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں کوئی لگدڑ سے اپنے بھائی
 مؤمن کی قبر پر کہ وہ بھائی تھا اسکو دنیا میں پھر سلام کرے اس پر کہ کہ بچا تھا یہ وہ اسکو اور جواب دینا یہ اسکو سلام کا ہے و عن
 محمد بن النعمان یو کما الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لار قبر الذکر او الحدیث فی کل جمعیۃ غفر لہ
 و کتب بمرامہا الیہ فی شعبہ الامم ان مرویہ عن روایت ہے محمد بن نعمان سے جو بچا کہ تھے حدیث طرف بنی علی اللہ علیہ
 وسلم کے فرمایا جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کے قبر کی یا ایک کی ان میں سے ہر روز جمعہ میں یا ہر جمعہ بیخیش کیجائی یہ واسطے اسکے اور
 لکھا جاتا ہو یعنی دیوان اعمال میں نیکی کرنے والا ساتھ ماں باپ کے روایت کی یہ بیہقی نے شعبہ الامان میں بطریق ارسال کے و عن
 ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کنت اھتیکم عن زیارۃ القبور فز و ذوقھا فامتنھا
 تزھید فی الدنیا و کنت کل الخیرۃ و ذلک ابن ماجہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 منع کیا تھا میں نے تمکو زیارت کرنے قبروں کے سے پس بی بیارت کرو قبروں کی پس تحقیق زیارت کرنا بی غیبت کرنا ہے دنیا سے اور یلو داتا ہے
 آخرت کو افضل کی یہ بیان ماجہ نے ف بے غیبت کرنا ہے ویلے کہ جب کلام کا یہ ہے تو اس میں مل لگنا بھیجا ہے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو

کہ سولہ اسلام کے ایک اور جو کہ وہاں جاتا ہوا ہے معلوم ہوا کہ قبروں میں جا کر نظر عورت سے دیکھنے اور موت یاد کرے کہ یا مگر ناموت کا تو ہے
واللہ فون کا ہوا اور آسان کرنے والا کہ وہاں کا ہے ہم **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ
الْقُبُورَ رَأَى أَحْمَدَ بْنَ الْقَيْمِزِيِّ وَابْنَ مَاجَةَ وَقَالَ الْقَيْمِزِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ قَدْ لَدَّ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ هَذَا
كَانَ كَيْفَ لَمْ يَخْضِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ لَمْ يَخْضِ فِي خُصْمَاتِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا كَرِهَ دُخَانَ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ
لِقَوْلِهِ حِكْمَةٌ وَلَكِنَّهُ جُنَّ عَمِّي ثُمَّ كَلَّمَهُ** اور روایت ہوا بی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں سے
زیارت کرنے والیوں قبروں کی کو روایت کی یہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہوا کہ ترمذی نے کہ گئے ہیں
اہل علم سچ کہ تحقیق یہ لینے کن کرنا تھا پہلے اس کے اجازت دین بنی صلی اللہ علیہ وسلم سچ زیارت کرنے قبروں کے پس جبکہ اجازت دی داخل ہو
بیچ اجازت کے مرد و عورت اور کما لینے عالموں نے سوائے اسکے نہیں کہ مکر وہ جانا حضرت نے زیارت کرنا قبروں کا عورتوں کے لیے واسطہ کلمہ
کہنے انکی کے اور سب خیر فتح کرنے انکی کے تمام ہوا کلام ترمذی کا **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَكْحُلُ الْمَيِّتَ الَّذِي فِيهِ دَسُورُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ وَاضِعُهُ كُنْتُ وَأَقُولُ أَتَاهَا مَوْلَايَ وَابْنُ فُلَانٍ مَعَهُ مَوْلَا اللَّهِ مَا دَخَلْتُهٖ إِلَّا وَأَنَا مُشْدِقَةٌ
فَكُنْتُ بَيْنَ حَيَاءٍ مِنْ عَمْسٍ رَدَّاهُ أَحْمَدُ** اور روایت ہوا عائشہ سے کہ کما تھی میں داخل ہوتی اپنے گھر میں کہ اس میں مدفون تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لینے اور ابوبکرؓ بھی مدفون تھے اس حالت میں کہ تحقیق میں رکھی لینے اور انکی بدن سے کہڑا اپنا لینے چادر اور
کہتی میں لینے اپنے دل میں سوائے اسکے نہیں شان یہ کہ مدفون میں خاوند میرے لینے حضرت اور باپ میرا لینے ابوبکرؓ اور دولون اجنبی نہیں
ہیں پس جبکہ دفن کیے گئے عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ان کے لینے اس مکان میں پس قسم یہ اللہ کی نہیں داخل ہوتی میں گھر میں مگر میں باندھے
ہوئے ہوتی اپنے پر کپڑے اپنے واسطے حیا کے غم سے کہ وہ اجنبی تھے روایت کی یہ احمد و ترمذی و اس میں و اس میں و اس میں و اس میں و اس میں و اس میں
وقت زیارت کے مانند لدا اسکی کے حالت حیات اسکی میں اور شیخ الصدوق میں روایت ہے عقبہ بن عامر صحابی سے کہ اگر گردون میں گئے
یا ہاتھوں رکھوں تیری تلوار کی پر بیان کہ کٹ جاوے ہاتھوں میرا محبوب تری طرف میرے اس کے جلوں میں کسی شخص کی قبر پر اور ہر
میرے نزدیک قبروں میں بول و برا کروں میں یا بازار میں سائنے لوگوں کے کہ لوگ دیکھتے ہوں اور ابن ابی الدربانہ سلم بن عقیق
روایت کی ہر کہ وہ گزے ایک مقبرے پر اس حال میں کہ آنکھوں زور کا پیشاب لگا ہوا تھا پس لوگوں نے اسکو کہہ کر پیشاب کر لو کہ
سبحان اللہ قسم یہ اللہ کی میں حیا کرتا ہوں مردوں سے جیسے کہ حیا کرتا ہوں زندوں سے اتنی تمام ہوی گناہ الصلوٰۃ فضل و کرم
خدا تعالیٰ کے صلی اللہ علیہ وسلم خیر خلق محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین والاعول ولاقوة الاباء العلی العظیم **عَمَّ بَيْتُكَ ابْنُ كَثِيرٍ** کتاب بی بیج
بیان زکوٰۃ کے فذکوٰۃ نماز کے ساتھ مذکور ہر کلام مجید میں بیاسی جگہ پس یہ دلیل ہوا کہ کمال الفصال کے ان دولون میں اور فرض کی گئی ہر
ذکوٰۃ دو سو سال ہجری میں پہلے رمضان کے اور نہیں واجب ہر یہ انبیا پر بلا جماع اور زکوٰۃ کے معنی ہیں بڑھنا اور پاک کرنا پس اگر کوئی
زکوٰۃ اسلئے کہتے ہیں کہ اس مال بڑھتا ہوا پاک ہوتا ہوا پس سبب لایحق غیر کے لینے فقہاء کے اس اور بڑھتا ہوا نواب دینے والے کا اور پاک
ہوتا ہوا وہ گناہوں سے اور زکوٰۃ کو صدقہ بھی کہتے ہیں اسلئے کہ دلیل ہوا دینے والے کی صدقہ بی بیج دعویٰ صحت ایمان کے اور صدقہ فطرا
واجب کیا گیا دو سو سال ہجری میں اور زکوٰۃ فرض کی گئی مکہ میں بالا جمال اور بیان کی گئی مفصل میں زمین اور زکوٰۃ کا فرض ہوا ہوا
مارک سکا اسکا گناہ قتل کیا جاوے نہ دینے والا اسکا گناہ کافی محیط السحر بنی و واجب ہوتی ہر علی الفروقت تمام ہونے سال کے بیان کے

مال لے اوجھ تو بد دعا مظلوم کے سے لینے زکوٰۃ کے لینے میں اور اوپر چرون میں لینے نہ لے وہ بخر کہ واجب میں اسپر یا دنیا نہ دے اسکو نہ بان سے
 تناید دعا نہ کرے اسواسطے کہ نہیں در میان دعا و مظلوم کے اور در میان قبول کرنے امد کے اسکو کوئی بہرہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
 اہل کتاب کے پاس وہاں مشرک اور ذمے بھی تھے مگر غلبہ اہل کتاب ہی کا تھا اسطے انھیں کو ذکر کیا اور کہا ابن ملک کہ یہ حدیث دلائل کی ہے
 اسپر کہ واجب ہو بلا ناگوار کو طرف اسلام کے پہلے لڑنے کے لیکن یہ جب ہو کہ نہ پہونچے انکو دعوت لینے بلانا طرف اسلام کے اوجہ کہ پہونچ جاوے
 انکو ہون نہیں میں واجب بلکہ مستحب ہے، و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب
 ذہب ولا فضۃ ولا دینار ولا شاة الا اذا کان یموت الفیض یموت کما یموت النمل اذا قتل فی یوم واحد فاما من یشترک فی مالہ فاما من یشترک
 فیکل من یشترک و یمنع من یشترک و یمنع من یشترک لہ فی یوم کان مقدرا حمین الف سنۃ حتی
 یقضی لیکن العباد فیئ لم یسئلوا ائما الی الجنۃ و ائما الی النار اور روایت ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی
 سونہار کھنے والا اور نہ چاندی رکھنے والا نہ ادا کرے اس سے حق اسکا کہ زکوٰۃ ہو گا کہ قیامت کا بلکہ جاوے گا واسطے اسکا حق اسکا
 لینے چھنے سونے چاندی کے نہیں گے لیکن لگ میں ایسے گرم کے جاوے گا کہ گویا لگ کے ہوئے کہ حیا کہ فرمایا پس گرم کیے جاوے گا کہ دفع کے
 پس داغ دیے جاوے گا ساتھ ان سختوں کے پہلو اسکا اور پیشانی اسکی اوپر بیٹھ اسکی جبکہ جاوے گا لینے بدن سے اور ڈالے جاوے گا
 آگ میں بھر لائے جاوے گا لینے جبکہ ٹھنڈے ہو جاوے گا تو آگ میں ڈالے جاوے گا گرم کر کے لینے اور نکال کر کچھ داغ دیے ہمیشہ یوں ہیں
 کرتے رہیں گے اس دن میں کہ ہر مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی یمن تک کہ حکم کیا جاوے در میان بند و حق پس لینے رو اپنی یا طرف بہشت کے یا
 طرف دوزخ کے ف مقدار اسکی پچاس ہزار برس کی لینے کافرون کو دن قیامت کا ایسا اور از معلوم ہو گا اور باقی گنتا کروان کو دراز معلوم ہو
 بقدر گناہ انکی کے اور مومن کا ملون کو وہ دن بقدر دو رکعتوں نماز کے معلوم ہو گا اور دیکھ رو اپنی یا طرف بہشت کے لینے اگر اسکا دوزخ اور
 گناہ ہو گا سوائے اسکا اور یہ عذاب گناہ ترک زکوٰۃ کا جھاڑ دے گا داخل بہشت میں ہو گا اور یا طرف دوزخ کے لینے اگر اسکا دوزخ اور گناہ ہو گا
 سوائے اسکا یا اس عذاب سے گناہ ترک زکوٰۃ کا نہ جھٹکا داخل دوزخ میں ہو گا اور یہاں تک کہ حکم کیا جاوے در میان بندوں کے اس میں اشارہ ہے
 طوں سے کہ زکوٰۃ دینے والے عذاب میں ہونگے اور باقی خلق میں سے حق یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلکہ صاحب ابی یوسف دینی
 منها حقها و من حقها حللہا یوم و مردھا اذا کان یوم الفیض یلھا لھا بقاء قرقری و فرما کا ست کہ یعقیل منها
 فیصلہ واحد اظہار یا حقها و تعضہ یا قولہا کلمۃ امر علیہا اذا لھا امر علیہا امر یوم کان مقدرا من حق
 الف سنۃ حتی یقضی لیکن العباد فیئ لم یسئلوا ائما الی الجنۃ و ائما الی النار کہما گیا یا رسول اللہ یہ حکم فقہاء اور مؤرخوں کا
 کیا حکم ہے لینے انکی زکوٰۃ نہ لے تو کیا عذاب ہو گا فرمایا نہیں کوئی مالک و نہا کہ نہ ادا کیا ہو ان میں سے حق انکا لینے کو نہ نہ سوائے بعض
 حق انکے سے دودھ دوہنا ہر دن باقی بلانے انکی کے مگر حیثیت کہ ہو گا دن قیامت کا منہ کے بل والا جاوے گا مالک ہونٹ کا رو پر ہونٹوں
 کے پیچ میدان ہو وار کے اس حالت میں کہ ہونٹے اوں کامل تر گشتی میں اور ٹاپے میں نہ مگر کرے گا مالک اوں کا ان میں سے ایک بچو ان
 کو لینے سب اوں انکے وہاں موجود ہونگے حتی کہ سب بچے بھی ساتھ ہوں گے انکے اور اوں خوب فرہ ہونگے تا روز قیامت تک
 زیادہ ہو چکیں گے انکو ساتھ باؤں اپنے کے اور کاٹیں گے اسکو ساتھ دانتوں اپنے کے جبکہ گزے گی اسپر پہلی جماعت لائی
 جاوے گی اسپر پہلی جماعت لینے اسی طرح سے جلا جاوے گا کہ ایک قطار کے پیچھے دوسری قطار دھڑلن کی کیا گی اس دن میں کہ ہر مقدار

اسکے لیے مال کی تعداد قیامت کے سانپ گننا واسطے اس کے ہونے دو نقطہ سیاہ آنکھوں پر بطور طوق کے ڈالا جاوے گا وہ سانپ کسی گردن میں دن قیامت کے پھر پکڑے گا دونوں طرفین سے اس کے کی یعنی دونوں باچھین اس کی پھر کھینکے گا میں ہوں مال تیرا میں ہوں گنج تیرا پھر ٹپسی یہ پٹ اورنگمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں آخرت تک روایت کی یہ بخاری نے **ہ** سانپ گننا لینے اس کے سر پر بال نہیں ہونگے یہ علامت ہے سب سے زبردستی ہونے اور درازی عمر اس کے کی اور آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی کہ سوا اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح فرماتا ہے ساری آیت یوں ہے **وَالَّذِينَ يَخْلُونِ بَانَئِهِمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ يُؤْخَذُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَلَامُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ** یعنی اورنگمان کریں وہ لوگ کہ بخل کرتے ہیں ساتھ اس کے کہ دے دی انکو اللہ نے فضل اپنے سے لینے مال اپنا کہ وہ بہتر عزائے لیے بلکہ بڑا جو اس کے لیے قریب ہر کہ طوق ڈالے جاوے گا اس چیز کا بخل کرتے ہیں ساتھ اس کے دن قیامت کے لینے وہ مال طوق ہو کر پڑے گا گردن میں **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَخْلٍ يَكُونُ لَهُ ابْلٌ إِلَّا دُفِعَ عَنْهُ فَخْمٌ وَلَا يُؤْخَذُ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا بِمَا كُومُوا إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ مَا يَكُونُونَ لَهَا وَاسْمُهُ نَطَاقٌ بِأَخْفَافِهَا وَنُفْخَةٌ بِقُرْبِهَا كَمَا جَاءَتْ أَخْرَافًا رَدَّتْ عَلَيْهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الَّذِينَ النَّاسِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِمْ** اور روایت ہوائی دُرسے کہ نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میں کوئی شخص کہ ہوں واسطے اس کے آؤٹ یا گائین یا بکری نہ دے حق انکا لینے زکوٰۃ مگر کہ لائے جاوے گا وہ دن قیامت کے اس حالت میں کہ وہ بہت بڑے ہونگے اور بہت موٹی کھینگی اسکو ساتھ پاؤں اپنے کے اور مارینگے اسکو ساتھ سینگوں اپنے کے جبکہ گزرتے آخر ان کے پھر لائے جاوے گا اس پر پٹانے بیان تک کہ حکم کیا جاوے درمیان آدمیوں کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَسَمِعْتُ حِينَ بَنِي عَمِيْلَةَ اللَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمْ الْمُصَدِّقُ فَاِصْطَدُوا عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاجِعًا رَاجِعًا وَمُسْلِمٌ** اور روایت ہر جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آوے تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا لینے امام کی طرف سے کہ جبکو سامعی اور عامل کہتے ہیں پس چاہیے کہ پھر سے تم سے اس حالت میں کہ وہ تم سے راضی ہو روایت کی یہ مسلم نے **ف** لینے زکوٰۃ بوجہی ادا کرو تا وہ تم سے راضی جاوے **وَعَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ ابْنِ أَوْفَى قَالَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمْ فَخْمٌ يَصْدَقْتُهُمْ قَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى ابْنِ أَوْفَى فَإِنَّ ابْنَهُ يَصْدَقُ قَتِيلَةً فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى ابْنِ أَوْفَى فَإِنَّ ابْنَهُ يَصْدَقُ قَتِيلَةً فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى ابْنِ أَوْفَى فَإِنَّ ابْنَهُ يَصْدَقُ قَتِيلَةً فَقَالَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى ابْنِ أَوْفَى فَإِنَّ ابْنَهُ يَصْدَقُ قَتِيلَةً** اور روایت ہر عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لائے ان کے پاس قوم زکوٰۃ اپنی فرماتے یا الہی رحمت بھیج فلا نے شخص پر پس لایا حضرت کے پاس باپ میرا زکوٰۃ اپنی پس فرمایا الہی رحمت بھیج ابی اوفی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں جسوقت کہ لانا کوئی شخص بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ اپنی کہتے یا الہی رحمت بھیج **ح** عارف دعا کرنی کیسے لینے ساتھ لفظ صلوات کے تنہا درست نہیں سوائے انبیاء کے اور انبیاء کے ساتھ کسی پر صلوات بھیجے تو درست ہے پس حضرت جو زکوٰۃ لائے والوں پر صلوات بھیجتے تھے یہ حضرات حضرت کے سے ہوا کو نہیں درست **م** مولانا **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيلَ لَهُ جَاهِلٌ جَاهِلٌ بَنِي الْوَلِيدِ وَالْعِيَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَكُمْ وَأَبْنَاءُ جَاهِلٍ كَأَنَّ اللَّهَ كَانَ قَتِيلٌ فَأَعْنَاهُ اللَّهُ فَدَسَّوْهُ وَأَمَّا خَالِدٌ فَأَتَاكُمْ تَطْلُعَانِ خَالِدًا قَدْ انْتَبَسَ أَذْرَاعُهُ وَاعْتَدَّ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعِيَّاسُ فَمِنْ عَلَى وَمِثْلُهَا مَعَهَا خَمٌ قَالَ يَا عَمْرُ مَا شَعَرْتُ أَنْ عَمَّ الرَّجُلُ صُنُوْا أَبْنَاءَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاتُ هَرَفِيَّةٍ** سے کہ کہا

بیچ غنما و ضیافت قاضی کے کیا گیا ہے اور کہا ابن ملک نے اپنے نہیں جانے میں کہ یہ کب سے تھا اس لیے کہ نہیں دیتا ہر اشیا کو کچھ مگر واسطے
 طمع اس کے کہ چھڑ دے وہ کچھ نیکوۃ میں سے اور یہ یا زینب بنت جحش قال الخطابی فی قولہ ہذا الخس فی بیت اہل
 اشیہ فی نظر یفد لی الیک عام کا دیکھ لی کہ کل کر بیت دیکھ یہ اہل محض و رفیع و محض و کل حیل فی الضو و یطہر لہا لکون
 حکمہ عند لا یفر حکمہ عند الا قریب انہ لا ھلک فی شہر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کہما خطاب نہ ابو یحییٰ قول اہل کے کہ یوں نہ بھانج
 گھر ان اپنی کے یا باپ اپنے کے پس کہتا کیا تحفہ بھیجا جاتا ہر طرف اس کے یا نہیں دلیل ہر اس پر کہ جو بیکو و سید کیا جاوے ساتھ اس چیز کے طرف الیہ
 حرام کے پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے اور جو عتہ داخل ہو یحییٰ عقدوں کے اپنے مثل بیع او سہبہ اور انکاح اور مانند انکاح کے دیکھا جاوے کہ آیا ہر حکم
 انکاح و یک جدا ہوئیے مانند کام اسکے کے وقت نزدیک ہوئیے یا نہیں اپنے پس پہلی بات صحیح ہے اور دوسری نہیں صحیح اسی طرح ہر غیر مذکور
 میں ف پس وہ وسیلہ بھی حرام ہے داخل ہر اس میں کہ قرض کے حاصل کیے نفع کو اور گھر کو وہی کا کہ رہے اس میں گروی لینے والا بغیر کہ ایک
 اور جانور گروی کیا گیا کہ سوار ہو اس پر اور فائدہ اٹھاوے اس سے بغیر عوض کے اور مثال دوسرے قاعدے کی یہ ہر ایک کہ کسی بات کو کچھ
 دس روپیہ کی سو روپے کو تاکہ قرض دے اسکو بھی پہنچے والا اسکو ہزار روپے مثلا اور اس قرض کا نفع اس چیز کے متن میں سمجھا پس
 یہ نہیں درست اس لیے کہ اگر فقط وہ چیز ہی جتنا تو وہ کا بیگولیتا اس قرض کے لالچ سے ملی ہو گیا ہو تو قرض کا اس چیز کے مول میں ادا کیا اور جو با
 دو عقدین ایسی ہوں کہ اگر ایک کو دوسرے سے جدا کر دین تو بھی روا رکھی تو وہ درست ہے مثلاً اسی سورۃ مذکورہ میں دس روپیہ کی چیز
 دس ہی روپیہ کو چھتا اور یہ دونوں قاعدے جو خطاب میں حدیث سے نکلے پس پہلا قاعدہ تو موافق ہر مذہب ہمارے کے بھی اور مذہب
 شافعی کے بھی اس لیے کہ قواعد مقررہ سے ہر کہ وسائل حکم تمامہ کار رکھتے ہیں پس وسیلہ طاعت کا ہر طاعت اور وسیلہ محصیت و محصیت
 اور دوسرا قاعدہ موافق مذہب مالک اور احمد کے ہر کہ منع کرتے ہیں حیلہ بن کو کہ جب سبب سے رہا، وغیرہ سے نکلے ہیں اور اب حنفیہ
 اور شافعی وغیرہ مباح رکھتے ہیں پس میں وہ قائل اس قاعدہ کے اور اس سے کہی یہ نہ سمجھے کہ یہ مسئلہ کہ بطور مثال کے ذکر کیا امام ابو حنیفہ
 کے نزدیک درست ہے بلکہ یہ ان کے نزدیک بھی نہیں درست سبب اور قاعدہ کے او اور اپنے حیلہ ان کے نزدیک درست ہیں اس لیے کہ مالک
 وہ قائل اس قاعدے کے نہیں ہے مولانا عین محمد بن عبد ربہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
 استعملنا ہذا علی عملی کلما یخطی فما فوقہ کان ذلوا یاتی یہ یوم یقہوا ردوا لہم السلام وروایت ہے علی بن عمر سے
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جسکو عامل کرین ہم تم میں سے کسی کام پر بھر چھاوے جسے مقدار سونے کے اور زیادہ اس
 سے زیادہ میں یا بڑا ہے میں ہوگا یہ چھتا خیانت لایا اسکو ان قیامت کے لینے ازراہ غیبی کے روایت کی یہ مسلم فی الفضل
 ۱۲۱ ابی ہریرہ عن ابن عباس قال لما نزلت ہذا الایۃ والذین یکتزون الذہب والفضۃ لیس ذلک
 منکم المسلمین منہم من یحکم انما یحکم انما یحکم فقال لایاؤ اللہ واللہ انکم لکن عمل افعال ہذا الایۃ فقال ان اللہ
 لیس فی الزکوۃ الا یحکم ما یحکم من امراکم واما انما یحکم من الموارث و ذکر کلک لایاؤ لکن ذلک فقال کلک
 غیر منکم قال لہ الا انما یحکم ما یحکم من امراکم واما انما یحکم من الموارث و ذکر کلک لایاؤ لکن ذلک فقال کلک
 جہنم لہ ذلک ابو داؤد وروایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جب اتری یہ آیت اور جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور روپا بھاری
 ہوئی یہ آیت مسلمانوں پر پس کہا تم نے کھول دو لگا میں اس نکر کو تم سے پس گئے تم کو مالک اس میں اللہ کے تحقیق بھاری ہوئی تمہارے پر

یہ آیت فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے مہینہ رمضان کی رزق کو مگر اس لیے کہ پاک کرے اس چیز کو کہ باقی ماہوں میں ہمارے سے اور سوائے اسکے مہینہ کو مقرر
کی ہو میراث اور ذکر کیا ایک کلمہ تاکہ ہو میراث واسطے اس شخص کے کہ پہنچے تمہارے سے پس کہا ابن عباسؓ اللہ کا کہنا ہے کہ اپنے سبب غنمی کے
کہ دفع ہونے اس مشکل کے سے حاصل ہوے پھر فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے کیا نہ خبر دون میں نکو ساتھ بہترین اس چیز کے کہ جمع کرے آدمی وہ
یہ ہر صورت نیکیجت جبکہ دیکھے طرف اسکے خوش کرے اسکو اور جب تک کہ اسکو فرمان برداری کرے اسکی اور چاہے ہوا اس سے محافظت کرے
اسکی روایت کی یہ بوداؤنے **ف** ساری آیت یون ہو والذین کتبت علیہم الذبیح والفضیلة ولا یقیون ما فی سبیل اللہ فیشترعوا بعدایا النعم
یعنی جو لوگ کہ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور خیر نہیں کرتے راہ خدا میں پس خبر دے انکو عذاب دردناک کی اپنے انکو اگ دفع کی میں گرم
داغین کے اتنے پیشانیان اور پہلو اور پٹھین انکی پس جب یہ آیت اتری تو صحابہ پر گراں ہوئی اس لیے کہ وہ ظاہر آیت سے سمجھے کہ طلق جمع
کرنما مال کا مع ہر حضرت عمرؓ نے عرض کیا حضرت سے جو کہ مذکور ہوا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رزق کو تو اس لیے فرض کی ہے کہ باقی مال پاک
ہو جاوے پس جب رزق ادا کی تو باقی مال پاک ہوا اگر جمع کرو تو کچھ مضائقہ نہیں پہلے آیت مذکورہ میں جو وعید آیا ہے مال جمع کرنے پر تو وہ
اسی صورت میں ہے کہ رزق نہ دے اور اگر رزق دیکر جمع کرے داخل اس وعید میں نہیں اور ذکر کیا کلمہ قول ابن عباسؓ راوی کا ہر حضرت نے بعد
قوال انما فرض الموارث کے ایک کلمہ اور ذکر کیا کہ مجھے یاد نہ رہا یا دمجھے اسی قدر یاد نہ رہا کہ اللہ تعالیٰ میراث اس لیے فرض کی ہے کہ ہو میراث
تمہارے پچھلوں کے لیے کہ وارث میں لینے اگر طلق جمع کرنا مال کا مع ہوا تو نہ فرض کرنا مال کا مع رزق اور نہ میراث پھر جبکہ بیان کیا حضرت
صحابہ سے کہ جمع کرنا مال کا مع نہیں ہے جب تک کہ رزق ادا کرتے ہیں اور دیکھا خوش ہونا صحابہ کا بسبب سے رغبت ولابی انکو طرف اس خبر کے
وہ بہتر حال سے کہ وہ عورت ہر نیکیجت و خوب صورت اس لیے کہ سونا و بائین نفع دیتا تھو مگر بعد جائے تیرے پاس سے بخلاف نبوی کے کہ وہ
جب تک ساتھ تیرے ہر رفیق تیری ہر دیکھتا ہو تو خوش کرتی ہر تھکو اور حاجت روانی تیری ہوتی ہے اس سے اور اطاعت تیری کرتی ہے
اور غائبانہ نگہبانی تیرے مال و اولاد کی کرتی ہے اور اولاد اس سے پیدا ہوتی ہے کہ قوت بازو ہوتی ہے حیات میں اور جا نشین ہوتی ہے
بعد مرگے اور اور بہت کام آتی ہے اور روایت مرفوع میں آیا ہے کہ جسے طلق کیا پس تحقیق مضبوط کیا دو متائی دین اپنا - ح - ح
وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيَأْتِيَنَّكُمْ كِتَابٌ مَبْعُوثٌ فَأَذْأُكُمْ
فَرَجَبُوا بِهِمْ وَخَلُّوا أَيْدِيَهُمْ يَوْمَئِذٍ مَا يَنْتَعُونَ فَإِنْ عَدَلُوا خَلَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ ظَلَمُوا أَعْلَيْهِمْ وَأَضْطَرُّكُمْ فَإِنْ تَوَلَّوْا رَضَاهُمْ
وَلَيْدَعْلَاكُمْ ذَوَا أَوْ ذَوَاكُمْ وَرَوَايَاتُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آؤ کیا تمہارے پاس چھوٹا سا قافلہ
لینے عام آؤ گئے رزق لینے کو کہ دشمن رکھے گئے ہیں لینے حکم طبیعت کے لوگ انکو دشمن کہتے ہیں اس لیے کہ مال لینے کو آتے ہیں پس چوتھ آوے
تمہارے پاس پس کہو انکو مہیا لینے خوش وقت آئے عام اور خالی کرو و درمیان انکے اور درمیان اس چیز کے کہ طلب کریں لینے مال کو کہ انکے
روبرو حاضر کرو کوئی چیز حال اور بالغ و درمیان میں نہ رکھو پس اگر رزق لینے میں عدل کرتیگی پس اپنے لیے کرتیگی اپنے نواب عدل کا
پاؤنیٹکے اور اگر ظلم کرتیگی پس وبال اپنے پر اور راضی کرو رزق لینے والو کو اس لیے کہ پوری رزق تمہاری رضا اور انکی ہوا ہے
کہ وہ عا کرین عامل تمہارے لیے روایت کی یہ بوداؤنے **ف** اگر ظلم کرتیگی مراد یہ ہے کہ اگرچہ ظالم جالو انکو جسبب عقاد اور
گمان اپنے کے یا بال فرض و التقدير ظلم کریں یہ مبالغہ فرمایا والا اگر حقیقت ظلم کریں راضی کرنا ظالم کا کم نہ ہو سکتا ہے اور راضی ہو
لینے خوب کوشش کرو انکے راضی کرنے میں حتی الامکان کہ دو انکو رزق واجب ہے پھر دلیل و حقیقت کے اگرچہ اصل واجب رزق

بجایا مجھے مال اپنا اور جان اپنی مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب اسکا الصدیق پر پس کہا ابو بکر صدیق نے قسم پر اسکی التبت لوں گا اس شخص سے کہ
 ذوق کرے درمیان نماز اور زکوٰۃ کے اسلیے کہ تحقیق زکوٰۃ حق مال کا ہر لینے جیسی نماز حق نفس کا ہر قسم پر اسکی اگر زندگی مجھو بچ بکری کا گھسے ادا
 کرے اسکو طوف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے توڑو تو گناہین اسنے نہ دینے اسکے پر کما عمر نے پس قسم پر اسکی نہ تھا اور کچھ بگڑا جانا بیچ یہ کہ اللہ
 کھول دیا دل ابی بکر کا لینے ساتھ امام کے واسطے لڑنے کے پس جانا بیچ ہی لینے لڑنا حق پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کا فر ہوئے وہ لوگ کہ
 کا فر ہوئے لینے عطفان اور بنی سلیم وغیرہ نے زکوٰۃ نہ دی حضرت ابو بکر نے انکو کا فر کیا تو اسلیے کہ انھوں نے انکار کیا وجوب زکوٰۃ کا پس اب بگڑے
 کفر حقیقی ہوگا اسلیے کہ وجوب زکوٰۃ کا قطعی پر پس انکار اسکا کفر ہو یا اسلیے کہ فرما کہ انھوں نے انکار کیا زکوٰۃ کے دینے کا پس اطلاق کفر کا بطریق
 تعلیقہ و تشدید کے ہوگا پس حضرت ابو بکر نے اسنے ارادہ لڑنے کا کیا حضرت عمر نے اولیٰ ظاہر حال انکا دیکھ کر انکے گھر میں داخل کیا اور احرام میں
 حضرت ابو بکر پر اور آخر کو جب حقیقت حال کی معلوم ہوئی موافق ہوئے ساتھ ابی بکر کے اور اقرار کیا کہ حق یہی ہو جو ابو بکر فرماتے ہیں اور جسے
 کہا لا الہ الا اللہ مراد اسے کلمہ توحید پر کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے اسلیے کہ اسے کلمہ شہادہ کہ لا الہ الا اللہ کہنا معتبر نہیں اسلام
 میں اور ساتھ حق اسلام کے یعنی اگر دیت کسی پر لازم ہوگی یا اور کسی کا کسی پر کچھ آنا ہوگا تو مال لیا جاوے گا اور قصاص وغیرہ میں قتل کرینگے اور حساب اسکا
 الصدیق پر لینے جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے اور ظاہر کرے اسلام کو ہم اسکے لیے حکم اسلام کا کرینگے اور لڑنا اسے نہ کرینگے اور تفتیش نہیں کرینگے پس
 ہلے کی کر آیا مخلص ہی یا نہیں حال باہن اسکے کا سپرد کرینگے علم اتنی پر وہ آپ سمجھ لیا اگر اسنے دل سے کہہ نہ لیا ہوگا ماضی منافقوں کے اور فرق کرنے
 درمیان نماز اور زکوٰۃ کے کہ وجوب نماز کا قائل ہو اور وجوب زکوٰۃ کا منکر ہو یا نماز پرستے اور زکوٰۃ نہ سے اور منافق کہتے ہیں بکری کے بچے کو کہ
 برس دن سے کم کا ہو یہ کہا ازراہ مباغہ کیے حج طلب کرنے حق واجبے حقیقت اسکی نہیں مراد اسلیے کہ بکری کا بچہ زکوٰۃ میں نہیں دیا جاتا اور نہ
 بچوں میں زکوٰۃ ہر ادنیٰ وجہ یہ ہر کہ مسند یعنی برس برس دن کے ہوں اور اگر بچے بڑوں کے ساتھ ہونگے تو ان میں زکوٰۃ دینی آویگی مگر دنیا
 ہر حال میں ہی کا چاہیے ایسا ہی حال گناہین اور انونو کا ہو کہ سنہ چاہیے اور گناہین میں سنہ دو برس کا ہو تا ہر اور اوٹ میں پانچ برس کا ہو اور
 رٹو گناہین نہ دینے اسکے پر یا تو بسبب کفر اور مرتد ہو جانے انکی کے اگر منکر ہوں وجوب زکوٰۃ کے یا واسطے عافیت نشا اسلام کے اور سد باب فتنہ
 اگر نہ دمی ہو بغیر انکار کے اور اور روایتوں میں آیا ہر کہ اور صحابہ نے منی کہ حضرت علی نے بھی منہ کیا حضرت ابو بکر کو اور کہا کہ اول مدد عافیت
 کامی اور مخالف بہت ہیں مبادا انور اسلام میں بڑے وقت کرنا چاہیے حضرت ابو بکر نے کہا کہ اگر حسب لوگ ایک طرف ہوں اور میں تنہا ایک طرف
 ہوں تو بھی رٹو گناہین کمال شجاعت حضرت ابو بکر نے منی دعویٰ ہم **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ لَكُمْ
 أَحَدُكُمْ يَكُونُ أَيْمَانُهُمْ أَوْ يَكُونُ يَدُهُمْ يَكُونُ يَدُهُمْ أَوْ يَكُونُ يَدُهُمْ يَكُونُ يَدُهُمْ أَوْ يَكُونُ يَدُهُمْ يَكُونُ يَدُهُمْ أَوْ يَكُونُ يَدُهُمْ يَكُونُ يَدُهُمْ
 علیہ وسلم نے ہوگا گنج ایک تعاری کا دن قیامت کے سانپ گنہا بھاگے گا اسے مالک اسکا اور وہ دھو دھو تھا ہوگا اسکو میان تک کہ لقمہ لگا انگلیوں
 اسکے کو روایت کی یہ احمد نے ف گئے ہے مراد وہ مال ہر کہ جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ ادا کی اور اسیکے حکم میں من سب حرام مال اور انہ کی عبارت
 مضمون میں دو احتمال ہیں ایک تو یہ کہ لقمہ لگا سانپ انگلیان مالک مال کی اسلیے کہ ہاتھ سے مال لگا کر جمع کر رکھا اور زکوٰۃ نہ دی اسمرت
 میں لفظ اصالح بدل ہوگا منیر سے اور دوسرا احتمال یہ ہر کہ مالک مال کا بلور لقمہ کے سانپ کے منہ میں انگلیان اپنی ویرے کا جیسے
 عادت ہو کہ وقت خوف کے سانپ وغیرہ انگلیان اسکے منہ میں دیتے ہیں لیکن دوسرے معنوں میں کلام یہ **وَعَنْ** ابی مسعود جعفی
 لَقَدْ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ دَجَلٍ كَبُودٍ كَزَكَاةٍ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِيهِ نَجَاتٌ لَكُمْ قُلْ عَلَيْكُمْ بِمُضَلِّ

اور معنی وسق کے یہ ہے کہ نذرہ حدیث آئندہ کے لئے ہیں اور زمین کی پیدا ہوئی چیزوں میں جو عشر یا پنجم مال گذر کر تیسری مرتبہ پیدا ہوگا دنیا
 آویگا اور اموال میں زکوۃ واجب ہوگی کہ بقدر انصاف ہے ہوا اور سال بھر گذر جاوے **بج الفصل الاول فی فضل علی ع**
ابن سعید بن الحدادی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما دون خمسۃ اوسق من اللہ صدقۃ
والیس فیما دون خمسین اوقیۃ من اللہ صدقۃ **فما دون خمسین اوقیۃ من اللہ صدقۃ** **فما دون خمسین اوقیۃ من اللہ صدقۃ** **فما دون خمسین اوقیۃ من اللہ صدقۃ**
 ابی سعید رضی اللہ عنہ کہ کافر مایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبین حج کہ پانچ وسق کے کھجوروں میں سے زکوۃ اور زمین پانچ اوقیۃ سے کم میں حج
 چاندی کے زکوۃ اور زمین حج کہ پانچ اسرا و مثون سے زکوۃ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع آٹھ مٹل
 اور مٹل تو سیر کا ہوتا ہے وفاق حساب ہلی کے پانچ وسق مائیساب سے تیس میں کی ہوئی پس تیس میں کھجوروں میں دسواں حصہ ہے لیکن تین من
 دنیا واجب ہوتا ہے اور اس کے اگر کھجوریں پیدا ہوں ان میں دسواں حصہ ہے جب لیٹا ہے تیس کے تین و اربعہ یہی مذہب ہے امام شافعی اور صاحبین کا
 اور نزدیک امام اعظم کے اندازہ کہ مقرر نہیں جب قدر پیدا ہوا اسکا دسواں حصہ دے مثلاً دس ہر مٹل ایک سیر دے اور اگر دس پیسے بھر ہو تو
 ایک پیسے بھر دے اور یہی حکم ہے اور زیو و نکا اور غلو نکا لینے گھبروں اور جو اور بچے و فیو کا اور سب نباتات کا امام اعظم نے تاویل اس حدیث میں
 یہ کی ہے کہ مراد اس سے زکوۃ تجارت پر اسلئے کہ لوگ خرید و فروخت کرتے تھے ساتھ و سقون کے اوقیت وسق کی چالیس درہم ہوتے تھے پسر
 پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہوے اور اوقیۃ جمع اوقیۃ کی ہر اوقیۃ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیۃ کے دو سو درہم ہوے پس انصاف ہے زکوۃ
 چاندی کی اس سے کم ہو تو زکوۃ نہیں اور جب اس قدر ہو تو پانچ درہم دینے آتے ہیں اور سواے درہم کے اگر چاندی ہو لیکن سکہ کی قسم زیو و غیرہ
 یاروپہ کسی کے کہ ہوں تو اس پر قیاس کر کر زکوۃ دے تفصیل اسکی یہ ہے کہ درہم تین ماشہ اور ایک رتی اور پانچواں حصہ دیکھا ہوتا ہے پس درہم
 میں چاندی چھ سو تیس ماشہ ہوتی ہے اور ان پانچ زکوۃ کے پانچ درہم ہیں اور پانچ درہم میں چاندی ہے پندرہ ماشہ چھ رتی پس اگر روپیہ میں
 بارہ ماشہ کے جیسے کلدار سیدی کل کے اور ڈیل و رتہلی دار تو چھ سو تیس ماشہ کے ساڑھے باون روپیہ ہوے ان پانچ زکوۃ کا ہو ایک پونہ
 بارہ ماشہ کا اور پانچ آنے اور اگر روپیہ میں ساڑھے گیارہ گیارہ ماشہ کے مثلاً گھنٹو و فیو کے تو چون روپیہ بارہ آنے چھ پائی اور چھ چوبیس
 پائی کے میں سے ہوئی ان پانچ روپیہ بھی ساڑھے گیارہ ماشہ کا اور پانچ آنے دس پائی اور پانچ سو تیس چوبیس پائی کے میں سے زکوۃ ہوئی لیکن فیہ
 شمار درہم تعین زکوۃ وزن چاندی تعین زکوۃ سکہ ۱۲ سکہ زکوۃ سکہ ۱۱ سکہ زکوۃ

ملا درہم ۶۳۰ سکہ ۱۵ سکہ ۵۸ سکہ ۱۲ سکہ ۱۱ سکہ ۱۰ سکہ ۹ سکہ ۸ سکہ ۷ سکہ ۶ سکہ ۵ سکہ ۴ سکہ ۳ سکہ ۲ سکہ ۱ سکہ

یہ حساب کیے سمجھنے کے لیے لکھا گیا اور اگر روپیہ زیادہ ہوں انصاف تو سید صاحب یہ کہ ارٹھائی روپے سیکڑے کے حساب سے زکوۃ دے اور انصاف
 سونچا میں نہیں فکر ہوئے انصاف کے پیش نظر یہ بیان کے حساب ساڑھے سات تولہ بھر ہوتے ہیں پس ہونا چاہیے کہ ہر تولہ چالیسواں حصہ زکوۃ میں دے
 اور اس سے کم ہو تو زکوۃ نہیں دینی اتنی اور اگر سونا چاندی ملکر بقدر انصاف کے ہوں تو زکوۃ دینی اونیگی مثلاً اگر ایک باس و اچھبیں و پونہ چاندی کا زیو
 اور سوا اچھبیں و پونہ کا سونے کا تولہ صاحب انصاف ہے زکوۃ دینی اونیگی اسی طرح اگر سوا اچھبیں و پونہ کا اور سوا اچھبیں و پونہ کا تو بھی
 صاحب انصاف ہے اور سونا چاندی کسی طرح کا ہو خواہ زیو ہو خواہ پسر خواہ ڈیل خواہ غلو خواہ ہر قسم میں زکوۃ واجب ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ گھنٹا نا
 اور کچھ غیر زمین جو چاندی ہوتی ہے اسکا بھی اندازہ کرو اگر زکوۃ دے اگر نہ دے تو پانچ سو تیس ماشہ اور پانچ اوقیۃ و فیو جو امان ہے زکوۃ میں
 اگر یہ لاکھوں روپہ کا ہو مگر ان نیت تجارت کی ہو تو یہ مولانا و در مختار وغیرہ و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس فیما

صدقہ فی عین الکفاۃ فی سہ فی رد اذیہ قال لیس فی عین صدقہ الا صدقہ الفطر صدقہ علیہ اور روایت ہوائی ہر سہ سے کہ کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سالانہ ہر سہ فرض ہر غلام اسکی کہ اور بیچ گھوڑے اسکی کہ اور ایک روایت میں کہ فرمایا تین سالانہ ہر غلام اسکی کہ زکوۃ اگر صدقہ الفطر کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اپنے جو گھر اور غلام تجارت کے لیے نہ ہوں تین زکوۃ نہیں اور یہی تہذیب و امام شافعی اور صاحبین غیر ہم کا لیکل امام ابو حنیفہ زکوۃ کی جو گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوئی اکثر سال مکمل میں چرے ہوں ان میں بھی زکوۃ ہو کرنی اس ایک دنیا دے یا قیمت اسکی شخص کہ کہ دو سو درہم یا بیچ یا بیچ و بیع وے اور قنات اور قنات اور قنات وے مالگیری میں لکھا ہر قنوی صاحبین کے قول پر کہ ان میں بھی زکوۃ نہیں وَعَنْ النَّبِيِّ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا صَحَّحَهُ اِلَى الْبَحْرِ بْنِ نَيْسَمٍ وَاللَّهِ اَعْلَمُ بِهَذَا قِيَصُهُ الصَّدَقَةُ الْفِطْرُ صَرْفُ رُؤُوسِ الْبَنِي حَبَشَةَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالنَّبِيُّ اَمَّا اَللّٰهُ فَمَا رَسُوْلُهُ عَلَيْهِ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَمْ مِثْلُهَا مِنْ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى دَعْوَاهَا فَلْيُطْعَمُوا مِنْ سَعْلِ كَوْفَرِهَا فَلَا يُطَوِّقُ وَلَا يَزِيْعُ وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً يَلِ اَنْ يَلِ قَادُوهَا مِنْ الْعَقَمِ مِنْ كُلِّ حَبْسٍ شَاةً يَا ذَا اَبْلَغْتَ حَسْبًا وَغَيْرَ ذَلِكَ خَبْرٌ ثَلَاثِيْنَ فِيقَهَا يَنْتَ تَخْاضِيْ اَنْثَى يَا ذَا اَبْلَغْتَ سِتًّا وَكُلْتِيْنَ اِلَى حَصِيْرٍ اَرْبَعِيْنَ فِيقَهَا يَنْتَ لَبُوْنُ اَنْثَى وَارَا اَبْلَغْتَ سِتًّا وَارْبَعِيْنَ اِلَى سِتِّيْنَ فِيقَهَا حَقُّهَا طَرْدُهَا اَلْحُلَّ يَا ذَا اَبْلَغْتَ دَلُوْلَةً وَسِتِّيْنَ اِلَى خَبْرٍ سَبْعِيْنَ فِيقَهَا جَذَعَةٌ يَا ذَا اَبْلَغْتَ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ اِلَى سَبْعِيْنَ فِيقَهَا يَنْتَ لَبُوْنُ اور روایت ہوائی ہے کہ ابو بکر نے لکھا ہر گز کے لیے یہ حکم نام جبکہ متوجہ کیا ان کا کھن بھرن کے کہ نام ایک موضع کا ہر قریب بعد کے شروع کرنا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے کہ جن ہوا و جمع یہ ہر بیان صدقہ فرض کا وہ کہ فرض کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر لینے ساتھ مسلم اند خالی کے اور وہ صدقہ کہ حکم کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کے رسال اپنے کو صلی اللہ علیہ وسلم پس جو شخص کہ سوال کیا جاوے صدقہ کو مسلمانوں میں سے اوپر یا اسکی کہ پس کہ اسکو اور جو سوال کیا جاوے زیادہ اس سے پس نہ دے واجب ہے جو پس و نٹوں کے اور جو کہ چوبیس بکری ہر اسطرح کہ ہر پانچ میں ایک بکری لینے چوبیس بکریں چوبیس کو تین تین تک پس ان میں ایک بکری برس روز کی مادہ پس جو ت ہر چوبیس چھتیس کو پینتالیس تک پس ان میں ہر بکری دو برس کی مادہ اور جو ت ہر چوبیس چھتیس کو ساٹھ تک پس ان میں ہر چھ لینے اونی تین برس کی قابل حبت کرنے اونٹ کے پس جو ت کہ چوبیس اونٹ اسٹھ کو پچھتر تک پس ان میں ہر بکری چار برس کی کہ یا چوبیس برس میں لگی ہو اور جو ت ہر چوبیس چتر کو نوے تک پس ان میں ہر دو بکریاں دو دو برس کی ف اور جو سوال کیا جاوے زیادہ پس دے اور اوپر حدیث میں گذر کہ راضی کرو اپنے زکوۃ لینے والوں کو اگر چہ ظلم کیے جاوے پس وہ حدیث خلاف ہر اس کے جواب کا یہ ہر کہ اس حدیث میں جو زکوۃ لینے والی مذکور ہوئی صحابہ سے وہ ظالم تھے اور نسبت ظلم کی انکی طرف موجب گمان زکوۃ دینے والوں کی تھی ہا و اس حدیث میں سوائے صحابہ کے اور لوگ راہ میں پس کچھ منافات نہیں ہے فَاذْ اَبْلَغْتَ اِخْدَاىَ فَتَسْعِيْنَ اِلَى عِشْرِيْنَ دَوَاكِيْ فِيقَهَا حَقُّهَا طَرْدُهَا اَلْحُلَّ يَا ذَا اَبْلَغْتَ عِشْرِيْنَ دَوَاكِيْ فَخَفِيْ كُلُّ اَرْبَعِيْنَ يَنْتَ لَبُوْنُ دَقِيْ كُلِّ حَصِيْرٍ حَقُّهَا اور جو ت کہ چوبیس انکی انوی کو ایک سو بیس تک پس ان میں دو اونٹیاں تین تین برس کے قابل حبت کرنے اونٹ کے اور جو ت کہ ہوں زیادہ انکی سو پس ہر چالیس میں ہر بکری دو برس کی ہر اوچ بکری کہ اوٹنی تین برس پر ہے کہ ف لکھا قاضی نے کہ دلالت کرنی یہ حدیث اور اس قدر اس کے بعد جو ذکر کرے عد و مذکور سے لینے چوبیس ہوں اور ایک سو بیس تو نہ از سر نو شروع کیا وے زکوۃ اور یہی مذہب ہر اکثر اہل علم کا اور کما نخنی اور نواری اور ابو حنیفہ کے کہ از سر نو شروع کیا وے لیچ زیادہ ہوں انکی سو پس ہر پانچ کو لازم آوے گی و حقی اور ایک بکری بھر پانچ میں لگی ہو پچتر تک پچترت نماز وغیرہ موجب تہذیب پہلی کے دلیل انکی یہ حدیث ہے کہ اونٹ جب زیادہ ہوں انکی سو پس از سر نو شروع کیا وے زکوۃ اور مانندہ کے حضرت علی سے بھی منقول ہوا جواب

تو ایک ایک بکری ہر ایک شریک سے لے لیا پھر دو دو تین تین جمع کر کے پچاس میں ساتھ برابری کے لینے چالیس بکریوں والا تین اس بکری کے کہ
دی ہو دو شریک سے کہ جسکی ایک چھ میں پھر پچاس میں لے کر پچاس ٹہنیکے موافق اسکے حصے کے اور باقی دو حصے پر موافق اسکے حصے کے پس یہ معنی میں
تیرا جتان سینما بالسوتہ کے ہموالان عبد الزیز عن شیخ ولی اللہ رحمہ اللہ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
يَتِمُّ سَقَتُ السَّمَاءِ وَالْأَيُّونُ أَذْكَانُ عَشْرًا الْعَشْرُ مِمَّا سَقَى النَّهْرُ يَنْفُ الْعَشْرُ دَوَاهُ الْخَدَّيْنِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ اقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اچ اس چتر کے کہ پانی پلایا آسمان نے اور چشموں نے یا ہوز میں ترو تارہ تو دسواں حصہ واجب ہوتا ہے اور وہ
زمین کہ پلانی گئی کوئین کے پانی سے ساتھ میل کے یا اونٹ کے اسٹین مہواں حصہ روایت کی یہ بخاری نے ف پانی پلایا آسمان نے لینے خبر میں
میں منہ اور زوالوں اور شعرون کا پانی دیا اس سے جو کھیتی وغیرہ پیدا ہو تو دسواں حصہ زکوٰۃ میں دسے اور عشری اس زمین کو کہتے ہیں کہ پانی
دیجاوے ساتھ مالور کے اور مالور کہتے ہیں ایک اگر اسکی کو کھودا جاتا ہے زمین میں لہجہ تالایک اور اسٹین سے پانی پہونچتا ہے کھیتی وغیرہ میں
اور شعرون نے کہا کہ عشری کہتے ہیں اس کھیتی کو کہ ترو تارہ یعنی یہ ہمیشہ سبب قیام ہونے پائیکہ ہم **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصْنَعُونَ إِذَا تَنَبَّهْتُمْ عَلَى حِمَارِكُمْ فَانْصَبُوا لَهُمُ الْمَاءَ وَنَبَّهْتُمْ عَلَى كَلْبِكُمْ فَانْصَبُوا لَهُمُ الْمَاءَ اور روایت ہے ابی ہریرہ
کہ کافر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور کو نہ پہونچانا انکا معاف ہے اور کوئین کھدوانے میں کوئی مہاوسے گر کر وہ معاف ہے اور کان
کھدوانے میں اگر کوئی مہاوسے تو معاف ہے اور اگر زمین پانچواں حصہ واجب ہوتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ہفت جانور لینے کھڑ پالے
وغیرہ اگر زمین کر کے کسیکو یا تلف کر کے کوئی چیز یا مار ڈالے کسیکو اور نہوا سپر کوئی سوار یا ساتھ اسلے کوئی کھینچنے والا یا ہٹکنے والا اور ہوسے
دن تو زخمی کرنا اور تلف کرنا اسکا معاف ہے لینے اسلے مالک پر کچھ ضمان لینے بلکہ نہیں اور اگر اسپر کوئی سوار ہو یا اسلے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا
کھینچنے والا ہو تو وہ ضمان دینا اسلے کہ اسکی تعمیر اسکی ہے اور اسی طرح اگر رات کو چھوٹی کرنخی یا تلف کر کے تو بھی بدلاؤ لیا کہ قصور مالک کا
اسلے کہ رات کو عادت ہے جانوروں کے باندھنے کی کیون نہ باندھا اگرچہ حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے لیکن یہ قیدین اور حدیثوں میں اور
دلیلوں سے نکالی ہیں اور کوئی اگر کسیکو مزدوری کو لگاوے کھوٹے کے لیے اور وہ مزدور اسٹین گرہے کھدوانے والے پر کچھ ضمان
لینے خون بہانہ میں انکا اور اسی طرح اگر کوئی ان اپنی ملک میں کھوٹے یا موت میں لینے زمین افتادہ میں کہ مالک اسکا معلوم نہیں اور سہمی کوئی
اوی یا جانور گرہے تو ضمان نہیں اور اگر راستہ میں کھوٹے یا غیری کی ملک میں بغیر اسلے اذن کے بغیر ضمان لینے خون بہا اور ہا قلعہ کھوٹے والے کے
اویکا اور اسی طرح حکم اسکا ہے کہ کوئی ایک جگہ کھوٹے اوے سونا یا چاندی یا فیرہ یا مٹی وغیرہ کے نکالنے کے لیے اور عاقلہ کہتے ہیں انکو کہ جو اسلے
ساتھ ایک تاکے ہاں لو کہ ہوں مثلاً سپاہی کے عاقلہ فوج سپاہی ہیں اور اگر وہ خون تو اسلے قبیلے کے لوگ عاقلہ ہیں اور کار سے مازند کیا لو کہتے
کان ہاؤز دیکل اہل حجاز کے دینے اہل جالیکا اور اسی واسطے ہیں ساتھ سابق حدیث کہ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت سے پوچھا کہ کاز کیا ہے فرمایا سنا
او چاندی کہ پورے کار گارے پیدا کیے ہیں میں میں دن پیدا انیس لاکھ کے بھر جانا جاسے کہ کان میں متوجہ چیزیں نکلتی ہیں تیر قسم ہیں ایک تو جی ہو لائق
پگلے اور متوجہ ہونیکے لینے جیسے کہ وغیرہ کا نقش ہو سکے جیسے ونا چاندی اور لوہا اور مانند اسلے کے اور دوسرے کہ جی ہوئی نہیں ہیں مانند پانی اور
اور گندک کی اویسے وہ کہ متوجہ ہو سکے منہ چونکہ اوپر مال و تمام تھروں کے مانند یا قوت وغیرہ کے پس زمین واجب ہو جس قسم اول میں اور اسکی گنا
بریں شرط زمین اور امام شافعی کے نزدیک فقط شو چاندی میں ہاؤز زمین میں ہے **عَنِ الْفَضْلِ الشَّافِعِيِّ عَنْ أَبِي قَالِدٍ قَالَ**
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَفَقَتْ عَنْ الْحَبْلِ دَانِسَ فَرَّقَ خَمَانًا صَدَقَتْ لِرَبِّهِ مِنْ ثَمَرِهِ ثَمَرًا بَعِيدًا عَنْ هَذَا وَنَهَى عَنْ كَسْرِ تَعْنِي

یا کنون کے پانی تھانے میں یا لادے میں لگے رہیں اگرچہ لصاب کو ہر چھین زکوۃ انہیں واجب نہیں ایسا ہی حکم اونٹ وغیرہ کا ہے اور نہ ہر بیہوش مال کا
 کا یہی ہے کیا نام مالک نے نزدیک کیا نہیں ہے زکوۃ ہر چھ **وَعَنْ** معاذ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَاهُ الْعَبْدُ الْيَهُودِي
 أَمْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَعْرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيْعًا أَوْ ثَمْنِيَةً وَمِنْ كُلِّ ذِي بَعْدَيْنِ مُسِنَّةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا يَرْوِيهِ الْقَسَا
 وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاذ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھی انکو طرفین کیلئے عامل کر کر حکم کیا انکو یہ کہ لیون ہر چھ گالین
 میں سے ایک میل برس فکا یا گالے برس ربو کی اور ہر چالیس گالین میں سے ایک گالے دو برس کی یا میل و برس کی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی
 اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** اَلنَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَعَدِّي فِي الصَّدَقَةِ كَمَنْ تَعَدَّى فِي الْبُغْيِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
 وَابْنُ حَبَشٍ اور روایت ہے انس کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والا زکوۃ لینے میں اپنے خود کو اور اپنے زیادہ
 مانع نہ کرنے والے زکوۃ کر کے لینے جیسے گناہ زکوۃ نہ دینے میں ہے ویسا ہی گناہ زیادہ لینے میں ہے روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **وَعَنْ** اَلنَّبِيِّ
 الْحَدِيثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبِّ ذَا كَبْهَمٍ سِدْقَةٌ مَهْلِي يَتْلُمُ خَمْسَةَ أَوْ سِتِّ ذَوَالِ تَسَارِقٍ
 اور روایت ہے ابی حنیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں غلامین اور کچھو میں زکوۃ یہاں تک کہ ہر چھ پانچ و سق کو لینے میں نہ کو
 روایت کی یہ نسائی نے **ف** بیان اس کا اس باب کی پہلی حدیث میں ہو چکا ہے **وَعَنْ** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابٌ مَعَاذُ بَنِي حَبِلٍ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَمْرُكَ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْمَرْطُطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ وَالْقَمْحِ وَالسُّلَّةِ
 ذَوَالِ فِي شَهْرِ الشَّعْبَةِ اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ کہا ہمارے پاس ہے معاذ بن جبل کہ نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ معاذ نے کہا
 اسکے نہیں کہ حکم کیا حضرت نے اسکو لینے محکومہ کہ لیون زکوۃ کیون اور کچھو میں سے یہ حدیث درسل ہے روایت کی یہ شرح
 میں **ف** اسکے معنی نہیں ہیں کہ نہیں واجب زکوۃ مگر انہیں چار چیزوں میں بلکہ واجبہ ہر ذریعہ کا ہے کسی چیز میں کہ اوگے زمین میں اور
 قوت ہو اور ہمارے نزدیک ہر چیز میں کہ اوگے زمین میں قوت ہو یا نوبل نہیں چار چیزوں کو ذکر اسلئے کیا کہ یہ چیزیں وہاں اکثر ہوتی تھیں +
ع **وَعَنْ** عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكَلْبِ وَمِائِدَا خَرَصٍ كَمَا خَرَصَ الْخَلْقُ ثُمَّ كَوْنِي
 ذَكْوَتَكَ تَبِيْعًا كَأَنَّهُ ذَكْوَةُ الْخَلْقِ مِمَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ اور روایت ہے عتاب بن اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہر زکوۃ انکو روئے کے کہ تحقیق کن کجا وین جیسے کن کجانی میں کچھوین بھردیا جائے زکوۃ انکی در حالیکہ انکو خشک ہوں جیسے کہ دیکھائی ہے زکوۃ ہر
 کی در حالیکہ کچھوین خشک ہوں روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** لینے جبکہ پیدا ہو کر انکو اور کچھوین میں نہ ہری توانا نہ کرے ایک شہر
 ماہر کہ یہ انکو یا کچھوین خشک ہوں تو کس قدر ہونگی خشک ہوں تو دسواں حصہ زکوۃ میں + امام صاحب نے نزدیک ہے کہ ہوں اور صاحب
 اور شافعی کے نزدیک اگرچہ لصاب کو لینے پانچ و سق کو ہر چھین تو دسواں حصہ کہ **وَعَنْ** سَوَّالِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَصْتُمْ كُنْزًا أَدْعُوا الثَّلَاثَ فَإِنْ كُنْتُمْ ثَلَاثًا قَدِّمُوا الْبَيْتَ ذَوَالِ التَّرْمِذِيِّ أَبُو دَاوُدَ وَالشَّعْبَةُ
 اور روایت ہے سہل بن ابی حمزہ سے حدیث کی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے جب وقت کہ کن کر لینے کچھوین و انکو کا پس لینے دیکھا
 اور چھوڑ دو تہائی کی قدر پس لگے چھوڑ دو تہائی پس چھوڑ دو چوتھائی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** خطا ہے ہر
 لینے دالون کو کہ جب میں کرو مقدار زکوۃ کی تو اس میں سے دو تہائی لے لو اور تہائی مالک کو چھوڑ دو ازراہ احسان کے اس پر تا وہ ہمسایوں کو
 اور راہ گیروں کو کھلاوے یہی قول قدیم امام شافعی کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ کے اور مالک کے اور قول جدید شافعی کا ہے کہ نہ چھوڑا جائے زکوۃ کو

[illegible]

زیر قاف کے دو جانور ہیں کہ نہ پہنچیں حد نصا فرض کو خواہ ابتداء خواہ درمیان دو فطر لفظوں کے انتہی ابتدا کی یہ مثال ہر گائین میں تیس سے کم ہوں پس ان میں زکوٰۃ نہیں واجبہ مثال درمیان دو فطر لفظوں کے یہ کہ مثلاً تیس گائے میں ہر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اور جب تیس سے بڑھیں ہر ایک ایک نہ پہنچیں انکے مابین کو بھی قفس کہتے ہیں ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں پہنچتا لیکن ان میں زکوٰۃ واجب ہر گائین تیس زیادہ ہوں یہاں تک ساتھ ہوں تب ان میں زکوٰۃ واجب ہر ایک مابین کو بھی قفس کہتے ہیں ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں اور اسی طرح ساتھ سے بڑھیں تو ان میں زکوٰۃ نہیں جب شتر ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہر اسی طرح سے آگے ہر دوہ کے کے بعد حکم ختم ہوتا جاتا ہے درمیان دو دوہا ہوں کے جتنی بیل گائین ہوں انکو قفس کہتے ہیں ان میں زکوٰۃ محاف ہر اور مراد اس میں قفس ہر ایک تیس سے کم اس لیے کہ محاف پاس چلائے تھے وہی تھے واللہ اعلم اور مابین دو فطر لفظوں کے زکوٰۃ دینی نہایت نزدیک مطلق واجب نہیں اور امام صاحب کے نزدیک طیس ساتھ تک مابین میں ہر اور باقی میں نہیں تحقیق اس کی دوسری فصل کی پہلی حدیث میں گذر چکی ہے اور کہا میرے لئے کہ اسناد اس کی قطع ہے اس لیے کہ طاؤس میں ملامت ہے ۴۴۰ و مولانا **باب صدقۃ الفطر** ہے چھ بی صدقۃ فطر کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنْ ابْنِ خَمْرٍ قَالَ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدَةِ الْحُرِّ وَالْكَافِرِ وَالْكَافِرَةِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَمْرًا بِهَا أَنْ تُؤَدَّى فِي كُلِّ حَرْجٍ وَجِبَ النَّاسُ إِلَى الصَّلَاةِ مُتَقَرِّطِينَ عَلَيْهَا رَأَيْتُ بَرَّانَ شَرِّهِ كَمَا فَرَضَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ اَصْلًا لِّسَلْمٍ لَمْ يَكُنْ زَكَاةَ فِطْرٍ كِيَاكِبٍ صَاعٍ مِّنْهُ سِوَاكَ يَكُونُ سَعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ** سے یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور چھوٹے پر اور بڑے پر در حالیکہ مسلمان ہوں اور حکم فرمایا صدقۃ الفطر کہ یہ کہ دیا جاوے پہلے نکلے لوگوں کے طرف نماز کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے صدقۃ الفطر کا فرض ہر نزدیکی شافعی اور احمد کے اور سنت مکرہ ہر نزدیکی مالک کے اور واجب ہر نزدیکی امام ابو حنیفہ کے پس ابن حنیث میں جو لفظ فرض آیا ہے شافعی اور احمد کو اسکو طے ہر محل کرتے ہیں اور مالک کے معنی یہ لیتے ہیں کہ مقرر کی اور حنفی کے ثبوت کے بحوالہ طے مابین سے نہیں ہے اس میں فرض علی ہر نہ اعتقاد ہی لینے واجب ہر فرض اور امام شافعی کے نزدیک صدقۃ فطر کا اس پر فرض ہوتا ہے کہ ایک دن کا قوت رکھتا ہو اپنا اور ان لوگوں کا کہ جنکا اس پر فرض ہر اور ان کے ہی ہو اس پر صدقۃ فطر کے اور امام اعظم صاحب کے نزدیک غنی ہو تو فرض ہے لے سوائے حاجت اصلی کے بقدر سائے باون روز ہر کھار کے اسباب غیرہ رکھتا ہو یا سو ناچاندی اس قدر رکھتا ہو اور فاق ہو فرض ہے اور واجب ہر فطر وقت طلوع فجر عید پہنچو کوئی میرا وے پہلے فرمائیے یا اسلام لاو یا پیدا ہو بغیر کے نہیں واجب ہر فطر اسکا اور صلے میں قریب چار سیر غلے کے آتا ہے اور غلام جو نہ رنگ لے ہو اس کی طرف سے صدقۃ فطر دنیا اس کے مالک پر واجب ہے اور جو غلام تجارت کے لیے ہو اس کے طرف سے دنیا واجب نہیں اور اسی طرح جو غلام بھاگ جاوے اس کی طرف سے بھی واجب نہیں مگر لوہا آنے اس کی کے اور چھوٹے فرزند کی طرف سے اس کے باپ پر واجب ہوتا ہے اگر مال نہ رکھتا ہو اور اگر فرزند مالدار ہو باپ پر واجب نہیں اس کے مال میں سے دے اور فرزند بڑا دیوانہ مانند لڑکے کے ہے اور اسی طرح بڑے فرزند ہونسیا کی طرف سے باپ پر اور بیوی کی طرف خاوند پر نہیں مگر ازراہ احسان کے دیکھا انکی اجازت سے تو اواد ہو جائیگا اور کہا طبعی کہ لفظ المسلمین کمال ہے لفظ عہد سے اور اس کے مال کے لفظ طاعت پس میں واجب ہوگا مسلمان پر فطرہ غلام کا فرقا اور صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ واجب ہر انکا بھی اور ایک حدیث بھی روایت کی ہے جو چاہے ہدایہ میں یا مرقا میں دیکھے اور پہلے نماز عید کے دنیا صدقۃ الفطر کا مستحب ہے اور اگر اس سے پہلے دے اسے اگرچہ ایک مہینے یا زیادہ پہلے دے تو بھی درست ہے اور تاخیر سے سا قنن میں ہو جاتا ہے ۴۴۱ مع ملحق الابحار **عَنْ ابْنِ مِعْجَدٍ أَخْبَرَنَا قَالَ قَالَ كُنَّا نَحْمِلُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيبٍ مُُّتَقَرِّطِينَ عَلَيْهَا** اور روایت ہے ابی حنیفہ کے

حَتَّى يَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذِي الْحُلِيِّ مِنْ حُومِهِ لَكَدَا صَابَتْ فَلَا تَأْفَاةُ تَحْتَ لَكَدَا الْمَسْئَلَةُ حَتَّى يُنْزِلَ قَوَامًا مِنْ عَيْشٍ
 أَوْ قَالَ سَلَا مِنْ عَيْشٍ فَصَابَتْ مِنْ الْمَسْئَلَةِ بِاتِّفَاقٍ سَحَتْ يَكُلُّهَا أَصَابِيهَا مُتَّخَذًا دَاهُ مُسْلِمٌ بِرَوَايَةٍ مِنْ بَرِيقَةٍ مِنْ خَزَانِ
 سَعَةٍ كَمَا ضَامِنٌ هُوَ مِنْ أَيْدِي دِينَ كَالْمَسْبُوبِ بَيْتٍ كَيْفَ يَسْأَلُ يَأْمُرُ سَوَالِ خِدَا صِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى سَلَامٍ بِاسْمِ سَلَامٍ مِنْ سَوَالٍ كَرَامَتِهَا مِنْ أَيْدِي دِينَ
 دِينَ كَيْفَ يَسْأَلُ فَرَمَا يَنْفَعُ سَلَامٌ كَيْفَ يَسْأَلُ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 سَوَالٍ مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 بَيَانٍ تَمَّ كَيْفَ يَسْأَلُ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 اسْأَلُوهُ لِيَنْفَعُ شَيْءٌ غَيْرَ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 بَقِيَّةُ قَوْتٍ وَلَيْسَ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 اِيسَى حَاجَتِ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 اسْأَلُوهُ سَوَالٍ بَيَانٍ تَمَّ كَيْفَ يَسْأَلُ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 لَيْسَ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 اِخْبَرِ حَيْثُ مِنْ جَوْتِ شَيْءٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 سَوَالٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 يَسْأَلُ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 لَوْ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 فَتَبَيَّنَتْ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 عَذَابٌ دِيَا دِيَا كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْعَمَلِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُرَّةٌ
 مَحْمُودٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 أَوْ يَكُونُ قِيَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 سَلَامٌ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 وَحَقٌّ مُعَادِيَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا فِي الْمَسْئَلَةِ عَوَالِدًا لَا يَسْأَلُ أَحَدٌ رَجُلًا
 شَيْئًا فَتَحْرِمَهُ مَسْئَلَتُهُ شَيْئًا وَأَنَّهُ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 صِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ
 مَجِبَةٌ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ كَرَامَتِهَا مِنْ سَلَامٍ

یہ مسلم نے اپنے زمین میں جو ہوتا دنیا میرا خوش ہو کر ساتھ برکت کے لیے جسکو دیتا ہوں ناخوش ہو کر اس مال میں برکت نہیں ہوتی + ع وَعَنِ
 النَّبِيِّ بْنِ الْعَوَامِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخُذْ أَحَدُكُمْ حِمْلَهُ فَإِنِّي هُمُومَةٌ حَمَلْتُ عَلَى ظَهْرِهِ
 فَيُجْعَلُ مَا يَكُنْفُ اللَّهُ بِهَا دُجْنُهُ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَنْ يَعْطَوْهُ أَوْ يَتَعَفَّوهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہونے پر عوام سے
 کہہ کر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے التبیہ کی لیے وہ ایک تھا راستی اپنی پھر لاوے ایک گھی لکڑیوں کی اپنی پیٹھ پر پس بھی اسکو پس کچے اللہ
 بسبب اس کے آبرو اس کی کہ مانگنے سے جاتی تھی بہتر اس کے لیے اس کے مانگے لوگوں سے دین اسکو یا دین نفل کی یہ بخاری نے وَعَنِ حُجْرَةَ بْنِ
 حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حُكَيْمُ إِنَّ هَذَا الْمَالُ حَنْوٌ
 حُلْوٌ مِمَّنْ أَخَذَ لِي سَعْدًا وَنَفْسٌ مِمَّنْ جُودَكَ لَهُ فِتْنَةٌ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِغْرَافٍ لِنَفْسِهِ ثُمَّ يَبْذُرُهُ لَهُ فِتْنَةٌ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلا
 يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حُكَيْمٌ نَفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزُرُّهُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا
 أَفَارِقَ الَّذِي نَأْتِيهِ مَتَّقِيكَ اور روایت ہونے پر حکیم بن خزام سے کہہ کر مانگا بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لینے کچھ پس دیا محلو پھر مانگا پس دیا
 محلو پھر فرمایا محلو اور حکیم تحقیق یہ مال نہ ہر شیرین لینے خوش ناظرین اور لذت دہن میں ہوتا پس جو کوئی لے اسکو ساتھ لے پروائی نفس کے
 لینے اخیر سوال کے اور بغیر حرص و طمع کے برکت کی جاتی ہر اس کے لیے اس میں اور جو کوئی لے اسکو ساتھ طمع نفس کے نہیں برکت کی جاتی واسطے اس کے اس میں
 اور ہوتا ہر ماں داس شخص کے کہہ کر تا ہر اور زمین بیٹ بھرتا لینے بسبب بے برکتی اور نشت و حرص کی یہ حال ہوتا ہر اور ہاتھ اور ہاتھ لینے دینے والا تبر
 نیچے ہاتھ سے لینے جو کہ مانگے کچھ کہ حکیم نے پس لے لیا میں بیٹے یا رسول اللہ قسم ہر اس ذات کی کہ بھیجا تمکو ساتھ حق کے نہیں ناقص کرونگا میں مال کا کچھ
 لینے کسی سے کچھ مانگنے کا نہیں بعد اس حال کر نیچے آپ سے یہاں تک کہ جب ہوں میں دینا سے لینے مروں میں نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے
 وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَبْتُ عَلَى النَّبِيِّ هُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ
 الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہر
 ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کہ وہ منبر پر تھے اور وہ ذکر کرتے تھے صدقہ کا اور کچھ کا سوال سے ہاتھ اور ہاتھ
 ہاتھ نیچے سے اور اوپر ہاتھ وہ ہر نیچے کرنے والا اور نیچا ہاتھ وہ ہر مانگنے والا نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا قَالَ
 إِنَّ النَّاسَ مِنْ أَكْثَرِ مَا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى نَفَذَ مَا عِنْدَهُ
 فَهَالِكٌ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّ جَزَاءَكُمْ وَمَنْ يَسْتَعِفُّ يُعْفَهِ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَعَفَّ
 بِصَمْرَةٍ لِلَّهِ دُمًا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ عَطَاءً فَهَجَرَكَ وَأَدَّ سَعِيرًا لِلصَّيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہر ابی سعید رضی اللہ عنہ سے کہہ کر تحقیق کرنے اور سونے
 انصار میں سے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لینے کچھ پس دیا مانگو پھر مانگا انھوں نے ان سے پس دیا انکو یہاں تک کہ ہر کچھ جو کچھ تھا حاضر
 پاس پس فرمایا چھپر کر ہوگی میرے پاس مال سے پس ہر گزندہ ذیرہ کرونگا میں اسکو تم سے اور جو شخص کچھ سوال کرنے سے بچا تا ہر اسکو خدا لینے منع
 جیزوں سے اور جمنج نہیں کرنا لوگوں کا لینے جو کوئی قناعت کرتا ہر ادنیٰ قوت پر اور ترک کرتا ہر مانگا آسان کر دیتا ہر اللہ تعالیٰ اس پر قناعت
 اور جو ظاہر کرتا ہے بے پروائی بے پروا کرتا ہر اسکو اللہ لینے جو بے پروا ہوتا ہر لوگوں کے اموال سے اور بچتا ہر سوال سے اللہ تعالیٰ اسکا دل
 غنی کر دیتا ہر اور جو صبر چاہے صبر دیتا ہر اسکو اللہ تعالیٰ لینے جو طلب کرتا ہر توفیق صبر کی اللہ تعالیٰ سے اس پر اللہ تعالیٰ صبر سناں کی تیار
 اور زمین دیا گیا کوئی بخشش کوہ بہتر ہی ہو اور فرخ تر ہو صبر سے لینے صبر اللہ تعالیٰ کے علی لوں میں ہر عطا ہر نفل کی یہ بخاری اور مسلم

اور ترمذی میں بھی اصل پر مزید ہے اور یہ مجمع ترمذی چنانچہ صاحب جزم نے اسے لکھے ہیں اور یہ حدیث شاید کہ نکالی گئی ہو اس حدیث سے کہ من یصلیٰ لہ الزکوٰۃ
 ویرثہ من حیث لا یحسب من یصلیٰ لہ الزکوٰۃ یعنی جو کوئی نماز کا اجر اللہ تعالیٰ سے کہو تاہم اللہ تعالیٰ نے یہ لکھنے کی اور زکوٰۃ دینا پر اسکو اللہ تعالیٰ
 کہ گمان نہیں رکھتا ہو اور جو کوئی بھروسہ کرتا ہو اللہ پر ہے وہ کفایت کرتا ہو اسکو **الفصل الثالث فی من یصلیٰ لہ الزکوٰۃ**
ان الزکوٰۃ قال قلت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی انا الذی اصابہ اللہ علیہ وسلم قال لا یصلیٰ
الصالحین ذلہ ابو داؤد والنسائی روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق فراموشی نہ کہہ کہ کیا میں نے واسطہ بنی خضر اصرامی لہ علیہ وسلم کہ کیا مانگوں
 میں یا رسول اللہ یعنی لوگوں سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ مانگ لینے کچھ اور توکل کہ اللہ پر ہر حال میں اور اگر ہو تو ضرور مانگنے والا ہے اگر نہ
 کسی حاجت نہ ہو کچھ احتیاج لگنے ہی کی پڑے تو پس مانگ نیک خیر تو سے نقل کی یہاں دو اور لسانی کی **ف** اسلئے کہ حلال مال ہوتا ہو انکا پاس اور
 ہر جا رہا ہو زبان ہوتے ہیں غلط پراوردہ دینی نہیں کرتے چنانچہ اسلئے فقہاء بعد از ان کے مانگتے تھے امام ابن جبریل سے کہ واسطہ کا تقویٰ رکھتے تھے کیا کیا
 انکے گھر کے لوگوں کو احتیاج خیر کی پڑی انکی مٹی کے گھر سے مانگ لیا اور وہ تھے قاضی اور حال انکے صلاح و تقویٰ کا بھی یہ تھا کہ گھر کے دروازے کے پاس سے
 سما کوئی حاجت والا نہ بھڑکے اسلئے روئی لپکانی تو امام صاحب کشف سے معلوم ہوا کہ اسمیہ بنی خضر ہر گھر والوں سے پوچھا انھوں نے صالح یا کیا
 پس نہ کیا اور گھر والوں نے بھی انکے اتباع سے نہ کیا اور پوچھا کہ فقیر و ن کو دے دین کسا ان و لیکن بنی خضر ان کرنے علی بن ابی حمزہ
 بھی بھڑکے دیا انھوں نے دریا میں بغیر طہارت کی نہ **وعن ابن الساکع عن عبد بن عمر عن عبد اللہ بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود**
ابن عمر عن عبد اللہ بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود **عن عبد اللہ بن مسعود**
عن عبد اللہ بن مسعود **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود**
 زکوٰۃ ابو داؤد اور حاکم بن علی سے کہ ماہ مال کیا مجھ کو حضرت عمر نے زکوٰۃ لینے پر پس جب کفار غزوہ میں اس سے اور ہونچائی میں زکوٰۃ طرف
 حضرت عمر کے کہ کیا واسطہ میرے ساتھ ترمذی زکوٰۃ کے پہلے میں نے نہیں کیا میں نے عمل کر اللہ کے لیے اور لو اب یہ اللہ پر مقرر ہے تو وہ دیکھا لو پس میں
 عمل کیا میں نے زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی ہی محکومہ وری لینا راو کیا دینے کا پہلے میں نے نہ مانگنے میرے پس فرمایا مجھ کو سوال خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جیوقت کر دیا یا وے تو کچھ بدو ان مانگنے کے پہلے اور بعد سے لینے جو کچھ کہ بچہ تیری حاجت روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف**
 اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہو لینا بعض کا بیت المال سے اور عمل عام کے اگرچہ ہونے میں مانگنا اور احتساب و تدبیر کے لیکر واجب پر امام پر خبر کر ان
 انکا اور جو کہ انکے حکم میں ہیں بہت مال ہے اور ظاہر حدیث سے اور اس سے کہ پہلے گزری ہو اسی طرح کے معنوں کی معلوم ہوتا ہے کہ جو کہ انکی لیسکو کچھ و غیر
 سوال کے اور بنی طبع کرنے اسکی کہ تو واجب ہر قبول کرنا اسکا نہ یہ امام احمد و غیرہ کا بھی ہے اور مجبور نے عمل کیا ہے اس کو استحباب پر یا یا تہہ پر یا
ع و عن عبد اللہ بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود عن عبد اللہ بن مسعود **عن عبد اللہ بن مسعود**
عن عبد اللہ بن مسعود **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود**
 فقہرہ بالذکر ذلہ زکوٰۃ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ انھوں نے سنا وہ عرفہ کے ایک شخص کو کہ مانگتا ہو لوگوں سے پس کہا حضرت علی نے کیا کر
 دن میں اور اسکان میں انکے ہاں تو فریاد سے پس لا اسکو ساتھ دیکھنے کی یہ زین نے **ف** اس دن میں کہ دن قبولیت دعا کا ہوا اور
 اسکان عرفات میں کہ باریک ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور سے مانگتا ہو اسی طرح مسجد میں بھی سوال نہ کرنا چاہیے ہم **وعن عبد اللہ بن مسعود**
عن عبد اللہ بن مسعود **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود** **عن عبد اللہ بن مسعود**
 اور آدمیوں میں نہیں طبع تھا جسکی ہر تحقیق نا امید ہونا یعنی آدمیوں سے تو ٹھہری اور بے پروائی ہر تحقیق آدمی جب نا امید ہوتا ہو ایک چیز سے

[illegible]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین فضیلتوں کی کہ آدمی میں ہوتی ہیں خصلتیں میں ان کی نیت بخل اور دوسری نیت نامردی و قتل کی یا بولنا کہ
وَسَنَّ كُرْحِدُكَ اَنْ تَهْرِيْقَ لَا يَجْمَعُ الشَّعْرُ فَاَنْ يَمَانُ فِي كِتَابِ الْحِمَا دَانَ شَلَهُ اللَّهُ تَكَا اور ذکر کرنا کہ میری نیت
 کی لا یجتمع الشع والایمان کتاب الجہاد میں اگرچہ اس دعا کی **الفصل الثالث** فصل نبی عن عائشۃ ان یغص
 ان رواہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلن لینی صلی اللہ علیہ وسلم ایتنا اسر غریک لحوقا قال اطولک ان یدافخذ
 حصۃ ید دعوتہا وکانت سودا اطول لہن ید فلعلمنا بعد انما کان طول ید ہا الصدقۃ وکانت اسر غریک فایہ
 ذینب وکانت خیر الصدقۃ رواہ البخاری و فی رواية مسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسر غریک لحوقا ان اطولک ید اقلک وکانت یطاولن ایتھن اطول یدک قالک حکایت اطولک ید ذینب وکانت
 کانک تعالیٰ ید ہا ویتصدقہ وایت ہوا عائشہ سے کہ بعض نبی بیون بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کہ واسطی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کون ہی ہم میں سے جلدی ساتھ اپنے ملنے والی ہر لینے بعد آپ کی وفات کے کون ہم میں سے پیارے گی فرمایا جو لمبی ہوتی میں سے
 ہاتھ کی لینے جو نیت دینی ہر پہلے میرے گی بعد میرے پس لی کہ پانچ کہ ناپتی تھیں اسے اور تین سووہ کہ بیوی تھیں حضرت کی لمبی ہاتھ
 سمجھ جانا اپنے پیچھے اسلے کہ مراد لمبی ہاتھ سے صدقہ تھا اور تھیں جلد ملنے والیں ہم میں سے ساتھ حضرت کے زینب اور تھیں زینب و دو کہ تھیں
 خیرات کو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم کی روایت میں یہ ہر کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلد ہم میں سے
 ملنے والی ساتھ میرے جو لمبی ہوتی میں سے ہاتھ کی کہ حضرت عائشہ نے اور تھیں بی بیان حضرت کی ناپتی تھیں پسین لہیان
 ہاتھوں کی کہ کون سی تھیں سے لینے ہاتھ کی ہر کہ عائشہ نے پس تھیں ہم میں سے لینے ہاتھ کی زینب سلیمہ کہ تھیں وہ کام کرتی تھیں
 ہاتھ اپنے کے اور مدد دیتیں ہاتھ جانا اپنے پیچھے اسلے لینے اگرچہ اول درازی ہاتھ کو ظاہر ہر حمل کیا تھا لیکن آخر کو جبکہ حضرت
 زینب پہلے میں تو معلوم ہوا کہ مراد ہاتھ و راز ہونے سے نثر صدقہ کی تھی لینے ہاتھ کی وہ بیو خیرات بہت کرے اور آیا ہر کہ حضرت
 زینب و باغت کرتی تھیں ہر کون کو اپنے ہاتھ سے سمجھتیں اور بعد و تین قیمت انکی ہر و **وَحَقْنُ اَبْنِیْہِیْہِ اَنْ دَسُوْکَ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قال قال رجل لا تصدق تصدقہ فخرج یصدقہ فوصعہا فی ید ساریف فاحبکھا
یَحْلُثُونَ تصدق اللیلۃ علی ساریف فقال اللہم لک الحمد علی ساریف لا تصدق تصدقہ فخرج یصدقہ
فوصعہا فی ید زانیۃ فاحبکھا یَحْلُثُونَ تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لا تصدق تصدقہ
فخرج یصدقہ فوصعہا فی ید عقیق فاحبکھا یَحْلُثُونَ تصدق علی عقیق قال اللہم لک الحمد علی ساریف زانیۃ و عقیق فانی
فوقیل لہا اما صدقت علی ساریف فاعلہ ان یتصدق عن ساریف و اما اللیلۃ فاعلمنا ان یتصدق عن زانیۃ و اما
الغنی فاعلہ لیس فیہ شیء علی غنی و اما اللیلۃ فاعلہ ان یتصدق عن ساریف و اما اللیلۃ فاعلمنا ان یتصدق عن زانیۃ و اما
 ایک شخص لینے نبی اسرائیل میں سے اپنے دل میں یا کسی نے یا رے کہ اللہ دو لگان میں کچھ مدینے لے گی رات پس کمالی خیرات اپنی لینے کی
 نیت کی تھی تاکہ دے کسی تھی اسلے کو پس یا اسکو چور کے ہاتھ میں لینے بغیر جانے اسلے کہ وہ چور نہ تھی نہیں اسکا پس سح کی لوگون نے
 اس حال میں کہ بائیں کرتے تھے لینے بطریق تعجب کے پس اللہ ام الہی کے یا بسبب سننے کے چور سے کہ صدقہ دیا گیا اپنی رات چور کو پس
 اس شخص کہ یا اللہ تیجے ہی لیے اعراف ہوا پر دینے چور کے اللہ دو لگان میں کچھ مدینے اور صدقہ دو لگانہ دے تھی کہ ہونے پس کمالی

نقل کی یہ ترمذی نے اوکھا یہ حدیث غریبہ ہے جسے جب رسولؐ سے ڈول میں پانی ڈالنے میں یہ ثواب ملا تو جس حدیث میں یہ بھائی سلمانؓ اسٹول
اور تو اپنے ڈول سے پانی دے اسکو کیا کچھ ثواب پاؤں گا؟ یہ کہوئے سعید بن عباد کہ کمال یا رسول اللہ! ان اُمّ سعید مانت کما قال اللہ
أَفْضَلُ قَالَ لِمَا تُحْفَرُ بِكَ قَالَ هَذِهِ بَلَاءٌ ثُمَّ سَعِدَ رَدَاهُ الْوَدَادُ وَالدَّشَّاسُ رَے اور روایت ہے سعید بن عباد سے کہ کہا اگر
رسول اللہ تحقیق ماں جسکی بیٹھ مان ہی مرگئی پس کونسا صدقہ بہتر یعنی اسکی روح کے لیے فرمایا پانی پس کہو واسعد نے کنوان اور کہا کہ کنوان
صدقہ جو واسطہ مان سعید کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے وف پانی بہتر ہے اسلیے کہ بہت کام آتا ہے امور دین و دنیا میں خصوصاً آٹھ روز
گرم ہن ہر وع عن ابن سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَسَا مُسْلِمًا لَّكَ بِأَعْلَىٰ عَرِي كَسَا لَدَا
مِنْ خَيْرٍ لِّلْجَنَّةِ وَآيَاكُمْ مُسْلِمًا أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلَىٰ حَبِيبٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ مِنْ شَمَارِكِ الْبَيْتِ وَآيَاكُمْ مُسْلِمًا مَقَىٰ مُسْلِمًا عَلَىٰ ظَمَرٍ
سَقَاكَ اللَّهُ مِنَ الْوَيْحِ الْمَخْمُورِ دَاوُدَ الْوَدَادُ وَالْقَوْمُ وَذِي اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جو مسلمان پہناوے کسی مسلمان کو کپڑا اور جو حالت نظر بن کے پہناوے اسکو اللہ بہت کے سبب اسون میں سے اور جو مسلمان کھلاوے
کسی مسلمان کو بھوک پہ کھلاوے اسکو اللہ میوہ دن بہت کے سے اور جو مسلمان بلاوے کسی مسلمان کو پیاس پر بلاوے اسکو اللہ شہاب
مہر کی ہوئی میں سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے وف پانی شہاب جنت کی کہ محفوظ ہے سبب بہر کے تغیر و تبدیل سے اور جبکہ یہ سوار
کوئی نہیں پی سکتا اور دراصل یہ ہے کہ نہایت نفیس ہے اسلیے کہ نفیس چیز بہر مکرر دیتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ جیسا کہ امام احمد بن حنبل
لَقِيَهُمْ مِنْ رَحِمَتِ نَحْوِمْ خَمْرًا مَسْكًا لِيَهِيَ بِجَاهِي مَوْمٍ وَغَيْرِهِ كَمَا كَرَاهِي مَهْرٌ كَلِي بِرِمْ مَعْدٍ وَفِي كَلَامِ فَالْكَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي السَّعَالِ كَفًّا سَوَىٰ لَنْزَلِكِهِ جَنَّمَ تَلَا لِيَكُنْ لَبَنٌ أَنْ تُلَوُّوا دُجُو هَكَذَا فِي الْمَثَرِ
وَالْمَغْرِبِ الْكَلِيَّةُ دَاوُدَ الْقَوْمِ وَذِي ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے فاطمہ بی بی قیس کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق مال میں التبرقی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وف پانی زکوٰۃ تو فرض ہی ہے ضرور دینی چاہیے سوار زکوٰۃ کے صدقہ نقل بھی خوب ہے وہ
بھی دیا کرے اور وہ یہ ہے کہ نہ محروم کرے سائل و رخص مانگنے والے کو اور دریغ نکرے عاریت مانگنے والے سے اسباب گھر کا مانند
ہاٹھی اور پیالہ وغیرہ کے اور نہ منع کرے کسی کو پانی اور نیک اور آگ لینے سے کذا ذکرہ الطیبی وغیرہ اور ظاہر ہے کہ مراد حق سے
وہ چیز ہیں کہ آیت مذکورہ میں فرماتے ہیں لِيَهِيَ بِجَاهِي مَوْمٍ وَغَيْرِهِ كَمَا كَرَاهِي مَهْرٌ كَلِي بِرِمْ مَعْدٍ وَفِي كَلَامِ فَالْكَ قَالَ
وَأَكْلِي الْمَالِ عَلَىٰ حَتْمَةٍ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتْمَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالسَّالِكِينَ فِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَىٰ الزَّكَاةَ لِيَهِيَ
ولیکن نیک وہ ہے کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن بچھلے پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور دیا مال ساتھ محبت اسکی
قرابتیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سالیوں کو اور برہہ آنا دکنے میں اور قائم کی نماز اور دی زکوٰۃ پس
یہ آیت حضرت نے سند کے لیے پڑھی اسواسطے کہ اسہیں اول تو اللہ تعالیٰ نے تعریف کی مومنوں کی ساتھ دینے مال کے
انہوں اور یتیموں وغیرہ کو بعد ازاں تعریف کی ساتھ قائم کرنے نماز اور دینے زکوٰۃ کے پس معلوم ہوا کہ دنیا مال کا سوا
دینے زکوٰۃ کے جو صدقہ نقل ہے حاصل یہ کہ حضرت نے جو فرمایا تھا کہ مال میں حق ہے سواے زکوٰۃ کے وہ یہ اس آیت سے ثابت ہوا

تجربہ کیا میں نے تم سے رسول خدا کے پس فرمایا میں ہوں رسول اللہ کا والد اللہ کا گھر پہنچے جو کچھ فرمایا میں نے کچھ کر لیا اور اگر ہو چکے
مخلوق قطعاً سالی پھر کرے تو اسکو پیا کرے بنو زمین میں تیرے لیے اور جو وقت کہ ہو تو زمین میں کہ خالی ہو یا فی اور درخت سے یا ہو چکل میں کہ دوڑ
آبادی سے اور کہ ہو جاوے سواری تیری پس بکا ہے تو اسکو پھیر لاوے سواری پھیر بکا جائز نہ کہ لمایا میں فیعت کیجئے مخلوق فرمایا نہ کہ کچھ اسکو
کہا جائز نہ کہ میں نے بکا جائز نہ کہ میں نے پھیرا اسکی اسکی آواز کو اور نہ غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ کیری کو لینے آدمیوں کو بڑا کنا کیسا حیوانات کو بھی نہیں بڑا
جیسے کہ عادت عوام کی ہوتی ہے فرمایا حضرت نے اور نہ حقیر جان کسی چیز کو نیکی سے لینے نیکی کوئی تجھے کرے یا تو کسی کرے اگرچہ تھوڑی ہو جو ہر نہ جان
بلکہ اگر کوئی تجھے نیکی کرے اگرچہ تھوڑی ہو بہت جان اور شکر ادا کر اور جو کچھ تیرے ہاتھ سے نیکی ہو سکے کر اور غنیمت جان اور بات کر نہ جو خانی اپنے
اور حالانکہ تو ایسا ہو کہ خوش ہو طرف اسکا منہ تیرا لینے تواضع اور خوش کلامی کر اسے تاکہ خوش ہو دل اسکا بسبب حسن خلق تیرے کے اسطیل کہ
محقق نہ بھی نیکی سے ہو اور بلند کر ازار اپنی آدمی منڈی تک پس لے کر نہ ملے تو پس ٹخنوں تک اور پھر تو لنگا لے آزار کے سے اسطیل کہ لنگا آزار کا
کبیر سے ہو اور تحقیق اسدین دوست رکھنا بلکہ کہ اور اگر کوئی شخص گالی دے مخلوق اور عار دلاوے مخلوق ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہو تجھے میں
پس نہ عار دلا تو اسکو ساتھ اس عیب کے کہ جانتا ہو تو اس میں اسطیل کہ نہیں ہو گناہ مگر اسچہ نقل کی بہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے
اس حدیث میں سے حدیث سلام کی لینے سر حدیث کا کہ اس میں ذکر سلام کا ہو اور باقی حدیث نہیں روایت کی اور ایک روایت میں لینے
ترمذی کی بجائی فاما وبال ذلک علیک یہ ہر کہ ہو گائیے لینے ثواب اسکا اور ہو گا وبال اسکا اسچہ ف جائز نہ دو بار سلام اسطیل کہ کیا کہ سلام
سلام یا تو حضرت نے سنائیں یا جو ان میں دیا اسکے ادب سکھانے کے لیے اور نہ کہ علیک السلام یہ نبی منزہ ہی ہو اور کہنا علیک السلام
دعا مردے کی ہر ظاہر اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب مردے کی زیارت کو جاوے کہ علیک السلام نہ السلام علیک جیسے کہ زندہ ہر کہ تیر
ولیکن تحقیق یہ ہر کہ سنت مردے کے لیے بھی السلام علیک ہو اسطیل کہ ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ دنیا یہ مردہ کو تشریف لے جائے تو کہتے السلام علیک پس
محتی اسکے کہ علیک السلام دعا مردے کی ہو یہ بین کہ دعا مردے کی تھی ایام جاہلیت میں اور بعضوں نے کہا ہر کہ عرف عرب میں یہ تھا کہ جب سلام کر
فر ہر کہتے علیک السلام پس فرمایا حضرت نے کہ علیک السلام تہیت میت کا ہو موافق عرف و عادت انکی کہ نہ یہ مراد تھی حضرت کی کہ سلام کیا جاوے مردوں
اسطیل انتہی اور کہ السلام علیک اسطیل کہ یہ فعل ہے اور جائز نہ جو کہا کہ بعد اسکے میں کسکو ہر انہیں کہنا یہ بات سدا کے لیے تھی والا جائز ہے ہر کہ
ایک شخص مخصوص کو کہ معلوم ہو مرنا اسکا کفر بلکہ افضل ہی ہر کہ مشغول رہے ذکر جن میں اور کسکو ہر نہ کہ اسطیل کہ خطہ آنا ماسوی اسکا جواب
لفظان کا ہو اور کسکے ہر نہ کہتے میں کچھ مر رہیں حتی کہ نہ لست کرنی شیطان کے میں بھی اور جیسے پانچے ٹخنوں سے نیچے کرنے منع ہو ویسا ہی تا
وفیر وہی ٹخنوں سے نیچے کرنا منع ہو اور زمین ہو گناہ اسکا مگر اسچہ تو ہر کہ کر کیوں وبال میں پڑتا ہے سمیت دیدی راہی سہل باشد
خبر اگر مردے احسن الی من آساہ اور اخیر میں لفظی نے روایت کر جو عبارت نقل کی اس سے معلوم ہوا کہ ترمذی نے بھی ساری روایت
نقل کی ہو اسطیل لینے حواشی میں لکھا ہر کہ ترمذی نے بھی تمام حدیث روایت کی ہے ولیکن الفاظ اسکے اور میں اس کتاب میں جو روایت ہے
ساتھ الفاظ ابی داؤد کے ہر وہ و عن عائشہ انکم دجلی شاة فقال لیئلی صلی اللہ علیہ وسلم ما لکفی منہا قال ک
ما لکفی منہا الا کفہا قال لکفی کما لکفی عذوبہا رواہ الترمذی و صححہ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ اہلبیت باصحاب
نیچ کی ایک کیری پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہ کیا باقی رہا اس میں سے کما حضرت عائشہ نے کہ نہیں باقی رہا اس میں سے مگر شانہ
اسکا لینے سب تقسیم کر دی سو اسے شانہ کہ فرمایا باقی رہی ہو سب سو اسے شانہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہنا یہ حدیث

صحیح عرف یعنی باقی وہ ہر کو جو لوگوں کو دیا کہ ثواب اسکا وہاں ثابت ہو اور جو کچھ گھر میں رہا فانی ہو اس میں اشارہ ہر طرف اس آیت کے اعمدہ کہ فیصدہ ما عندنا اللہ باقی اپنے جو کچھ تمہارے پاس ہو فانی ہو اور جو کچھ اللہ پاس ہو باقی ہو روح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مَسْلُوكٍ كَسَا سَلِيلًا قَوْلًا أَلَا كَانَ فِي حَقِّهِ مِنَ اللَّهِ مَادَامَ عَلَيْهِ مِنْ حِرْمَةِ دَوَاهِ الْجَدِّ وَالْزَمْرِ عِيًّا** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کما سننا من رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میں کوئی مسلمان کہ پہنا دے کسی لہان کو کپڑا اپنے ازار یا چادر یا اور کچھ ملکہ ہو جائے ہر پڑی حفاظت میں اللہ کی طرف سے جب تک کہ ہو اس پر اس طرح سے ایک ملکہ بھی نفل کی یا خدا اور تیزی نے وہ یہ فائدہ تو دنیا میں ہو اور آخرت میں ثواب ان لذت ہو روح **وَعَنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ دَخِلَ كَامُ مِنَ الْكَيْلِ يَتَلَوُّ كِتَابَ اللَّهِ وَكَرَّجِلٌ يَصْدُقُ خَيْبَةً يَهْدِيهِمْ خَيْرًا أَرَاهُ قَالَ مَنْ شَكَرَ دَخِلَ كَامُ فِي مَرِيَّةٍ فَانْتَهَمَ أَحْبَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ دَوَاهِ الزَّمْرِ عِيًّا وَقَالَ هَلْ لَكَ حَدِيثٌ عَلَيْهِ خَفُوضٌ لِحَدِّ زَادِهِ أَبُو بَكْرٍ يُؤْتِي كَيْفَ الْعَلَا** اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ جو بچا یا اسکو حضرت تک فرمایا حق تین شخص میں کہ دوست رکھتا ہو انکو اللہ ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو رات کو اس حال میں کہ تلاوت کرتا ہو قرآن کی نیلے نماز میں یا غیر نماز میں اور اول ظاہر ہو اور ایک شخص وہ کہ کوئی صدقہ اپنے نفل صدقہ دہنے ہاتھ اپنے سے چھپا وے اسکو کماراوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں حضرت کو کہ فرمایا بائین ہاتھ اپنے سے اور ایک وہ شخص کہ تھا لشکر میں بیشکست پانی بارون اس کے نے پھر وہ سامنے ہوا دشمن کے نفل کی یہ تیزی نے اور کہا یہ حدیث غیر محفوظ ہے یعنی ضعیف ہے ایک روایت کرنے والا اسکا ابو بکر بن عباس ہے وہ بہت غلطی کرتا ہر حرف و اشارہ اپنے سے اس میں اشارہ ہر طرف اب دینے کے کہ دہنے ہاتھ سے دے یا اسکو دے کہ دائیں طرف ہوا اس کے اور چھپا وے اسکو بائیں ہاتھ اپنے دہنے ہاتھ سے دے تو بائیں ہاتھ کو نہ خبر ہو ارادہ کیا گیا ہو ساتھ اسکا کمال مبالغہ یا معنی یہ ہیں کہ دائیں طرف والے کو دے تو بائیں طرف والے کو نہ خبر ہو خدا اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور خوف رب کے لیے اس طرح چھپا کر دینے کا بڑا ثواب ہو روح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يَبْغِضُهُمْ اللَّهُ فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ فَحَرَّجِلٌ أَوْ حَوْمَةٌ أَوْ كَسَا لَهْمٌ يَخْرُاجُ بِلَعْنَةٍ وَيُنْهَضُ فَمَسْعُورٌ فَتُحْلَفُ دَخِلَ بَاغِيًا لَهُمْ فَأَعْطَاهُ بَشَرًا كَعَلَامٍ يُعْطِيهِمْ اللَّهُ وَالَّذِي أُعْطَاهُ وَحَوْمٌ سَارُوا إِلَيْكُمْ حَقًّا إِذَا كَانَ التَّوَمُّ أَحَبَّ إِلَيْكُمْ فَجَاءَ لِعَدْلٍ بِهِ خَوْصَعَةٌ أَوْ لَهْمٌ مَقَامٌ يَمْلِكُهُ وَيَتَلَوُّ أَوَانًا وَرَجُلٌ كَانَ فِي مَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَوَجَّعَهُ أَوْ أَخَذَ قِلْبَهُ يَصْدُرُ حَقًّا يَقْتُلُ أَوْ يَهْجُرُ كَذَّ وَالْعَلَّةُ الَّذِينَ يَبْغِضُهُمْ اللَّهُ الشَّيْخُ الْزَّانِي وَالْمُفِيزُ الْخَالُ وَالْعَقُورُ الْقُلُومُ دَوَاهِ الزَّمْرِ عِيًّا وَالنَّسَائِيُّ مِثْلُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَثَلَاثَةٌ يَبْغِضُهُمْ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص میں کہ دوست رکھتا ہو انکو اللہ اور تین شخص میں کہ دشمن رکھتا ہو انکو اللہ پس وہ اشخاص کہ دوست رکھتا ہو انکو اللہ میں ایک تو دنیہ والا اس شخص کا کہ آیا کما عتبات کے پاس پس مانگا اسنے ساتھ شتم اللہ کے یعنی یوں کہ کہ قسم دیتا ہوں میں تمکو اللہ کی دو ملک اور نہ مانگا اسنے واسطے قربت کے یعنی یوں نہ کہ کہ دو ملک سبب قربت کے میان ان کے ہو وریان ان کے ہو پس مذہب انھوں نے اسکو پس پیچے اپنے چھوڑا قوم کو ایک شخص نے اپنے اسی دینے والے نے کہ وہ بھی قوم میں تھا اور آگے بڑھتا ہوا اسکو چپے سے نہ جانا دینے اسکو کو مگر خزانے اور اسنے کہ دیا انکو اور دوسرا قیام کرنے والا ایک قوم کا کہ چلے تمام رات میان ان کے کہ جس وقت ہوئے نیند بہت پیاری طرف ان کے ہر خبر سے کہ برابر ہونی نہ کہ پس ہر

یہ بات نہیں اور اس میں مخالفت نفس کی اور دفع کرنا شیطان کا اس لیے ہو کہ نفس چاہتا ہو کہ لوگ میرے دینے کو دیکھیں اور میری تعریف کریں اور اپنے ہم عصر پر فخر حاصل ہو مجھے پس جب چھپا کر دیا تو مخالفت نفس کی کی اور دفع کیا شیطان کو اور بعضوں نے کہا کہ زیادہ سخت اس لیے ہو کہ اس سے حاصل ہوئی ہر رضامولی اور رضامولی سے بڑی چیز ہر دم و ذکر کہ حَبِیْثٌ مَّحَادٌ اَصَدَّقَتْهُ تَطْلُعُ الْخَطِیْئَةُ فِي كِتَابِ الْاِيْمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث محاذ کی صدقہ بھیجا تا کہ نہ ہوں کہ کتاب الایمان میں اَلْفُضْلُ الثَّالِثُ نَسِلَ سِرِّی عَنْ اَبْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مَا مِنْ عَبْدٍ عَمِلَ سَبْعَ سَنَیْنٍ یُّقْرِئُ نَحْلَ مَالٍ لَّہٗ ذُو حَیْنٍ فِی سَبْعِیْنِ لَیْلٍ کَا اَسْتَقْبَلَتْہُ حَبِیْبَةُ الْجَنَّةِ تَکْلِیْمُہٗ یَدْعُوہٗ اِلٰی مَا عِنْدَہَا قُلْتُ وَکَیْفَ ذٰلِکَ قَالَ اِنَّ کُلَّ یَا دِلَّہٗ یُجْعَلُہٗ فِی کُلِّ اَنْ کَانَ یَقْرَئُ یَقْرَئُ فَقَدْ یَقْرَئُ وَاہُ النَّسَآئِ اور روایت ہوائی دُش سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ خرچ کرے ہر مال اپنے سے دود و چیزیں اللہ کی راہ میں مگر کہ استقبال کر نیلے اسکا دربان بہشت کے سارے پکار نیلے اسکو طرف اس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہو کہا ابو ذر نے کہ کما میں نے کسطرح سے ہر یہ خرچ کرنا فرمایا اگر ہوں اونٹ پس دیوے دواونٹ اور اگر چوہین گا ئین تو دیوے دو گا ئین نقل کی یہ لسانی نے ف اللہ کی راہ میں لینے اسکی خوشی کی جگہ میں خرچ کرے مانند حج اور جہاد اور طلب علم اور مانند انگلی کے اور طرف اس چیز کے کہ نزدیک اُنکے ہر لینے اچھی نعمتیں جنت کی یا ہر دروازے کی طرف بلاتے ہونگے دربان وہاں و عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَیْکَ اللّٰہُ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اصْحَابِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنَّہُ یَنْصَحُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنْ یَقْرَئَ صَدَقَتَہٗ دَوَّاهُ الْحَمْدُ در روایت ہر مہربان عبد اللہ کہ کہا حدیث کی ہو کہ بعض صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ سنا بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یہ تحقیق سایہ مومن کا دن قیامت کے صدقہ اُنکا ہوگا نقل کی یہ احمد نے ف لینے جیسے سائبان گرمی وھو پ سے بچاتا ہو ویسی صدقہ سبب نجات اور آرام کا ہوگا دن قیامت کے یا یہ کہ صدقہ گویا نواب اُنکے کو بصورت سائبان کے بنا کر دینے والے کے سپر تائین کے تا گرمی اُس دن کے سے بچے و عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مَنْ دَخَلَ شَعْبًا عَلٰی عِبَادِہِ فِی الشَّعْبِ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَشَعَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ سَائِرَ سَنَیْنِہٖ قَالَ سَفِیْکَ اِنَّا قَدْ جَرَّ نَآہُ فَوْجٌ لَّہٗ لَکَ ذٰلِکَ رُوْاہُ لَیْلَہٗ فَهَدٰی السَّبِیْحَ فِی شَعْبِ الْاِيْمَانِ عَنْہُ دَعٰ اَبْنُ ہُرَیْرَہٗ وَکَانَ شَعْبٌ فِیْہٗ صَعْفٌ اور روایت ہوا بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کشتادگی کرے اپنے کہنے پر خرچ کرنے میں دن عاشورے کے کشتادگی کر لگا اسی سال اُنکے میں کما سفیان ثوری نے کہ تحقیق تجربہ کیا ہر جہنے اسکا پس یا یا بنے اسکو اسی طرح نقل کی یہ زرین نے او نقل کی یہی نے شعب الایمان میں ابن مسعود سے اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور جابر سے اور ضعیف کہا ہر اسکو یہی نے ف یہی نے اسکو ضعیف کہہ کر یہ بھی کہا ہو کہ اگر چہ طرق اسکا ضعیف ہیں و لیکن بعض کو بعض سے قوت حاصل ہو جاتی ہو اور حدیث سمر لگانے کی دن عاشورے کے جو بعضوں نے نقل کی ہر کچھ اصل اسکی نہیں اور اسی طرح اور دش افعال جو دن عاشورے کے کرنی نقل کیے ہیں انگلی کچھ اصل نہیں سوائے زفر سے کے اور وسعت کرنی کما نیل کہ یہ ثابت ہیں حدیث سے و عَنْ اَبْنِ اُمَامَہٗ قَالَ قَالَ اَبُو خَرِیْصَہٗ یَعْنِی اللّٰہُ اَنَّیْتُ الصَّدَقَہُ مَا رَہِیْ قَالَ ضَعَاکَ مَضَاعَہٗ وَعِنْدَ اللّٰہِ لَیْلَہٗ لَیْلَہٗ لَکَ اَنَّہُ الْحَمْدُ در روایت ہوائی امام سے کہ کہا کما ابی ذر ای نبی خدا کے خبر و مگر کہ صدقہ کیا ہو ثواب اسکا فرمایا چند و چند ہر لینے کئی کئی حصے ہر او ز نزدیک اللہ کے زیادہ بھی ہو نقل کی یہ احمد نے

فت کئی کئی حصے ہر بیٹھوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دس حصے سے سات سو تک ہوا اور زیادہ بھی ہو کر اگر چاہے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دے دینے کے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے واللہ لیساعث لمن یشاء یعنی اللہ بڑا مہربان ہے کہ اسے چاہے تو اسے سات سو سے بھی زیادہ ثواب دے دے گا
بیان بہترین صدقہ کے **الفصل الاکثر فی فضل ہدی عن ابن عمر** ہدیہ حرمہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصدقۃ ما کان عن ظہر غنم وانیل من نعسو لک واد البقرۃ لک ما مسلمہم منکم وخذوا منہم
ابن ہریرہ اور حکیم بن خرام سے کہ کما دون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہے کہ ہو لے ہر دانی سے اور شروع کر ساتھ
اس شخص کے کہ لازم ہے تجھے نفقہ انکار روایت کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے تری حکیم سے ف بے پروائی سے لینے صدقہ دے اور
پھر غنا باقی رہے طلق فقیر ہو جاوے لینے قوت اہل و عیال کا رکھ لے اور جو زیادہ اس سے ہو لصدقہ کرے اور عیال کو محتاج اور بیکار
نہ لے جیساکہ فرمایا شروع کر ساتھ اس شخص کے کہ لازم ہے تجھے نفقہ انکار اور تحقیق یہ ہے کہ ضرور ہر آدمی دینے والے کو کہ یا تو غنا و نفس حاصل ہو
لینے ازراہ محتاجات نفس کے اس پر اعتماد کر کر دیتا جاوے اور دل غنی رہے کچھ پروا نہ کرے جیسے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
تمام مال دیدیا اور حضرت نے پوچھا کہ کیا باقی چھوڑا تو نے اپنی عیال کے لیے عرض کیا کہ اللہ اسے حضرت نے انکی تعریف کی اور یا غنا مال
باقی رہے کہ دے اور پھر مالدار رہے نفس ہو جاوے جیسے کہ اوپر ذکر حاصل یہ کہ اگر کوکل حاصل ہو دیوے جو کچھ چاہے والا مقدم کرے
نفس عیال کو اتنا دے کہ آپ اور عیال بھوکے رہیں صحیح ہے **وعن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا انفق المسلم نفقة على اهله وهو يحسنها كانت له صدقة متفق علیہ اور روایت ہوا بی مسعود سے کہ کما فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بصوت کہ چہ کرتا ہو مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل پر لینے ہوا اور قرابتوں پر اور اس میں توقع رکھتا ہو
ثواب کی ہوتا ہو اس کے لیے صدقہ لینے بڑا صدقہ یا صدقہ مقبول نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابن عمر** رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دینار دینار انفقہ فی سبیل اللہ دینار دینار انفقہ فی رجبہ دینار دینار انفقہ فی رجبہ دینار دینار انفقہ فی رجبہ دینار دینار انفقہ فی رجبہ
اھلک اھلک الی انفقہ علی اھلک وادہ مسلک اور روایت ہوا بی ہریرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار
کہ خرچ کرے تو اسکو اس کی راہ میں لینے چاہا جو یا طلب علم میں اور ایک دینار ہو کہ خرچ کرے تو اسکو بیچ آزاد کرنے کے برے کے اور ایک
دینار ہو کہ لے دے تو سکین کو اور ایک دینار ہو کہ خرچ کرے تو اسکو اپنے اہل پر بہت بڑی ان دیناروں میں ازروی ثواب کے
وہ دینار ہو کہ خرچ کیا تو نے اسکو اپنے اہل پر نقل کی یہ مسلم نے **وعن ثوبان** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھلک دینار
یفقہ الشغل دینار دینار انفقہ علی اھلک دینار دینار انفقہ علی اھلک دینار دینار انفقہ علی اھلک دینار دینار انفقہ علی اھلک دینار دینار انفقہ علی اھلک
اور روایت ہوا ثوبان سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دینار کہ خرچ کرے اسکو آدمی وہ دینار ہو کہ خرچ کرے اسکو
اپر عیال اپنی کے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اپنے جالوز پر کہ پالا ہو اسکو حباد کے لیے اور وہ دینار کہ خرچ کرے اسکو اوپر
یاروں اپنے کے اس حال میں کہ وہ حباد کرنے والے ہوں اس کی راہ میں نقل کی یہ مسلم نے **ف لینے خرچ کرنا ان تین پر افضل ہے**
اور دن پر خرچ کرنے سے **وعن ام سلمہ** قالت قلت یا رسول اللہ انی اجز ان انفق علی بیٹی کی سکتہ انھا ھم
بیٹی فقال انفق علیہم فذلک اجر ما انفق علیہم متفق علیہ اور روایت ہوا ام سلمہ سے کہ
کہ کما میں یا رسول اللہ آیا واسطے میرے ثواب ہو خرچ کرنے میں اور بیٹھوں ابی سلمہ کے سوا اس کے نہیں کہ وہ بیٹھیں ہیں

پس فرمایا بیچو اگر آپس میں سے یہ نواب ہو اس چیز کا کہ بیچ کر لگی تو آپر نقل کی یہ بخاری اور سلم نے وقت حضرت ام سلمہؓ پہلی نبیانی
 ابوسلمہ صحابی کی تھیں انہیں کئی بچے ہوئے تھے عمر اور زینب اور ذرہ جب وہ مرے تو حضرت سے نکاح ہوا انکا پسین بچوں کو
 ام سلمہ کچھ دیا کرتی تھیں انکو پوچھا کہ مجھے نواب بھی ہوتا ہوا ہے دینے میں یا نہیں پس اسعد بن مین ابوبٹان سے بیٹے سکے
 ہوئے یا ابوسلمہ کے اور بیوی سے جو بچے تھے انکے دینے کا حکم پوچھا اسعد بن مین بیٹوں سے سوتیلے بیٹے مراد ہو گئے + مع + ح
 و سحون بن زینب امیر کہ عبد اللہ بن مسعود ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا یا معشر النبیاء و لکم
 من حلوکم من قال قلت فرجعت الی عبد اللہ بن مسعود ؓ قال قلت انک رجل خفیہ کذاب الیہ یروان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکذما نا با لصدقة
 قالہ ہشکے فان کاذ ذلک یخبر عی فی ذلک صریحا الی غیر کرم قال قلت فقال لعبد اللہ بن ابی بکر انک قالہ کاذ فقلت
 فکاذ امرک من انصار یریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجتہا قال قلت و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد
 القیت علیہ المذکبات قال قلت فخرج علیکم یلا لہ فقلنا لک انیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامینہ ان امرائکم یکتاہن سکا لہ
 انجری الصدقة عنہما علی انہما و علی انہما فی حین رہا و کھنڈن من حقن قال قلت فدخل یلا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فکذا لہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہما قال امرؤ من انصار ذرہ زینب فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم انی انی انیک قال امرؤ عبد اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکما انجرا ان انجرا لہ و انجرا لہ الصدقة
 متفق علیہ و اللہ فکذا لہ اور روایت ہر زینب بیوی عبد اللہ بن مسعود کے سے کہ فرمایا سوال خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 تصدق کرو اگر وہ عمرتون کے اگرچہ ہونے و ان ہمارے سے کہنا زینب نے اس بھکر آئی مین اپنے حضرت کی مجلس طرف عبد اللہ
 بن مسعود کے پس کہا میں نے کہ تحقیق تو مرد ہر سب ہاتھ کا اپنے فقیر اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہر کھوسا تھ دینے
 صدقہ کے پس جا حضرت کے پاس اور پوچھا انہیں یعنی یہ کہ آیا کفایت کرتا ہر محکمو تصدق کرنا تجھ پر اور میری اولاد پر یا نہیں پس اگر
 ہو یہ تصدق کرنا تجھ پر میری اولاد پر کہ کفایت کرے مجھے تصدق کروں تمہارا اگر نہ کفایت کرے بیچ کروں انکو طرف غیر تمہارے
 کہا زینب نے پس کہا واسطے میرے عبد اللہ نے بلکہ تو ہی جا حضرت کے پاس کہا زینب نے پس گئی مین حضرت کے پاس پس ناگمان ایک حضرت
 انصار مین سے کھڑی تھی اوپر دروازے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاجت میری مانند حاجت انکی کے تھی لینے و دینے ہی پوچھنے کو
 آئی تھی کہ آیا خاندان انکے متعلقون کو دوں یا نہیں کہا زینب نے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ ڈالی گئی تھی آپر بیسیت کہا
 پس نکلیے میر بلال پس کہا اپنے انکو جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس خبر دو انکو یہ کہ دو عورتیں دروازے پر پوچھتی ہیں
 آپ سے کہ کیا کفایت کرتا ہر صدقہ دینا انہیں خاندون انکے کو اور بیٹوں کو کہ انکی پرورش مین ہیں اور خبر کر تو حضرت کو کہ کون
 مین ہم لینے مبالغہ کیا بیچ نفی ریا کے کہ اسین نا کھن یا کو دخل نہیں کہا زینب نے پس گئے بلال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 پس پوچھا حضرت سے وہ سلمہ پس فرمایا بلال کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کون ہیں وہ دونوں کہا بلال لہ ایک عورت ہر
 انصار مین سے اور ایک زینب ہر پس فرمایا حضرت نے بلال کو کون سی زینب لینے زینب کئی مین یہ کون سی ہر کہا عورت عبد اللہ کی
 پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انکے دو ہر انواب ہر ایک انواب تو ایک اور دوسرا نواب صدقہ دینے کا نقل کی یہ
 بخاری اور سلم نے اور لفظ واسطے مسلم کے ف ڈالی گئی تھی آپر بیسیت لینے اتد تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بیسیت اور

دی تھی کہ لوگ ایسے ڈرتے تھے اور تعلیم کرتے تھے انکی اسلئے کوئی جرأت نہ کرتا تھا کیا کمال جو نبی الہی پاس اور بیعت خدا داد تھی کہ اسلئے
 نے سب غرت کا کیا تھا اسلئے نہ کہ اپنی طرف سے سبب بیزحمتی کے تھی اور بلا لگنے ان عورتوں کو بتا دیا یا جو دیکھ انھوں نے منع کیا تھا
 اسلئے کہ جب حضرت نے پوچھا تو واجب ہوا انکو بتا دینا اور نہ دیوے آدمی زکوٰۃ اپنی بیوی اپنی کو یا بالاتفاق اور نہ دیوے بیوی زکوٰۃ اپنی خاوند
 اپنے کو نہ دیکھ البتہ کے اسلئے کہ دونوں شریک ہوتے ہیں منافع میں عاۃ و ما جبین کے نزدیک درست ہے بیوی کو کہ خاوند کے متین
 زکوٰۃ دے پس امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس حدیث میں صدقہ سے مراد صدقہ نفل ہے اور ما جبین کے نزدیک صدقہ محل فرض اور نفل
 دونوں کو ہی جمع **وَعَنْ يَحْيَىٰ بْنِ مَعْبُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي زِمَانٍ كَسُوهُ لِبَاسَهُمْ عَلَيْهِمُ خَدَّكَ ذَلِكِ
 لَيْسَ سَوَّلَ لِلَّهِ ﷻ عَلَيْهِمْ حَقٌّ كَالِ كَوَاعِطِهَا أَهْلًا لَكَ كَانَ أَحْظَمَ كَخَبْرِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ام المؤمنین
 میمونہ بیٹی حارث کی سے یہ کہ انھوں نے انار دکی ایک لونڈی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچہ ذکر کیا میمونہ نے یہ روایت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے اگر دیتی تو یہ لونڈی اپنی ماموں کو تو ہوتا بہت بڑا ثواب جیسا کہ نفل کی بیخاری
 اور سلم نے **ف** اسلئے کہ وہ احتیاج رکھتے تھے خادم کی پس انکو دیتی تو صدقہ بھی ہوتا اور صلہ رحمی بھی **وَعَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ يَأْتِي
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَارَتَيْنِ قَالَتَا لَيْسَ لَنَا مَالٌ إِلَّا أَقْرَبُهَا مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کما
 اور رسول خدا کے تحقیق واسطہ میں دو ہمسائے پس کوا میں سے تحفہ بھیجوں لیجے پہلے یا زیادہ کسلو بھیجوں فرمایا طرف اسلئے کہ
 بہت نزدیک ہو تجھے جسکا دروازہ انہیں سے نفل کی یہ بخاری نے **ف** ایک ہمسایہ کی دیوار نزدیک ہو اور ایک کا دروازہ تو قریب
 دروازے والے کو مقدم رکھے اور حدیث میں مراد عزیزین ہے کہ ایسکو دے دوسرے کو نہ دے بلکہ مراد یہ ہے کہ پہلے یا زیادہ ایسکو بھیجے
 کہ جسکا دروازہ قریب ہو اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ جسکا دروازہ قریب ہوتا ہے اس سے اکثر اختلاط رہتا ہے اور اطلاع اسلئے حال کی
 بہت جتنی ہو پس اس سے سلوک و محبت کرنی او سے **وَعَنْ يَحْيَىٰ بْنِ مَعْبُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعْتَ
 حُرُوقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ بِحَيْلِكَ ذَكَرَ أَبُو صَالِحٍ** اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم نے جبوقت پکا دے تو شور بالپس بہت کر بانی اسکا اور خبر گیری کہ ہمسایوں اپنے کی نفل کی یہ سلم نے **ف** خیال لذت کا فکر
 بلکہ بہت سا شور بکارتے سالن میں اور ہمسایوں کو باتے **وَعَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي فِي فِصْلِ دُوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعْتَ حُرُوقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ بِحَيْلِكَ ذَكَرَ أَبُو صَالِحٍ** اور روایت ہے ابی ہریرہ
 کہ کما یا رسول اللہ کو نما صدقہ بہت سا ثواب رکھتا ہے فرمایا بہت کوشش کرنی کم مال والے کی اور پہلے دے انکو کہ لازم ہو تحفہ نفل
 اسکا نفل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بہت کوشش کرنی کم مال والے کی ایضا افضل صدقہ وہ ہے کہ آدمی کم مال والا مشقت کھینچے اور جو کچھ
 استطاعت اسکی ہو دیوے اور اوپر حدیث میں گذر اسکا کہ صدقہ حالت غنا کا افضل ہے تطبیق ان دونوں میں یہ ہے کہ فضیلت متساوی
 ہے بحسب اشخاص اور قوت توکل اور نصف یقین کے لیے پہلی حدیث اسلئے حق میں ہے کہ جو توکل نہ رکھتے ہوں اور اسلئے حق میں ہے کہ جو توکل یقین
 کامل رکھتے ہوں اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ مقل کے لینے کم والے کو غنی القلوب لینے دل غنی ہونا کہ موافق ہو جاوے اس حدیث کے
 افضل الصدقہ ماکان غنی عن نظر غنی حاصل یہ کہ تصدق کرنا فقیر دل غنی کا اگرچہ قلیل ہو افضل ہے تصدق کرنی مالدار کے سے اگرچہ بہت ہو جمع
وَعَنْ شَيْكُمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعْتَ حُرُوقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ بِحَيْلِكَ ذَكَرَ أَبُو صَالِحٍ

وزیر رکھنے اسلئے کا ترک کیا صدقہ کے لئے ہر کھوا سکوا رسول خدا کے جان و کھلا دے مگر اللہ نے آپ جس جگہ مناسب جانے نہ فرمایا پس فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہین شائش یہ معنی سچا مال ہر نفع دینے والا و تحقیق سنائیں جو کہا تو نے اور تحقیق میں سب جانتا ہے
 یہ کہ تقسیم کر دے اسکو اپنے قریبیوں میں اپنے متعلق قریبیوں کو تا ثواب صدقہ کا بھی ہوا و صلہ رحم کا بھی پس کل ابو طلحہ نے کرونگا یا رسول اللہ
 یعنی جو فرمایا آپ نے پھر تقسیم کیا اس باغ کو ابو طلحہ نے اپنے قریبیوں میں اور جماعہ کے بیٹوں میں نقل کی یہ بخاری نے اور سلم نے و بنی عقیل
 اقارب کا یا اقارب سے سوائے انکے اور اہل دار و دارم ہوں و مع وَعْدُهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ
 أَنْ تُبَيِّعَ كَيْدًا أَوْ جَلْدًا وَ لَا إِلَيْهَا مَقِي فِي شَعْبٍ وَلَا يَمَانٍ اور روایت ہر ائیس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیریز
 صدقہ کا یہ جو کہ بیٹ بھروسے ایک جگہ بھوکے کا نقل کی یہ یمنی نے شعب لایمان میں وٹ لیے جو چیز کہ جاندار ہو خواہ کافر ہو خواہ مسلمان خواہ
 جانور لیکن جانور مودی کہ جبکہ یہ حکم مانے کا ہی لینے سانپ وغیرہ مستثنی ہیں لینے کھانا انکا اچھا نہیں و مع بآجگاہ عادت ہر
 مولف کی کہ کہیں نہ باب ہی ذکر کرتا ہی بغیر ترجمہ کے اور ذکر کرتا ہی اس میں حدیثیں تمام اور ملحقات پہلی باب کے چنانچہ یہ باب بھی دیا
 ہی ہر اور یعنی نسخوں میں یوں ہر باب مانعہ المراتہ من مال زوجہا یعنی اس باب میں بیان ہوا کہ خیر کرے عورت اپنے مال
 مال میں سے و مع أَفْضَلُ الْأَوْلَادِ مِنْ مِلْحَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا عَيْتَ مَعْرِضَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا مِمَّا انْفَقَتْ وَلَوْ قَرِحَ أَجْرُهَا مَا كَسَبَ وَلِإِلَافِ
 مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَقْصُرُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ مِمَّا انْفَقَتْ اور روایت ہر عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ تصدق کرنی ہر
 عورت اپنے گھر کے طعام میں سے اس حال میں کہ نہ امراں کرنے والی ہو متاخر واسطے انکے ثواب انکا سبب خیر کرنے اسکی کے اور ہوا انکے
 خاوند کو ثواب انکا سبب کہ انے اس مال کے اور واسطے دار و نہ کے مانند اسکی لینے کھانا جبکہ حوالہ ہر اسکو بھی ثواب سبب خیر کرنے
 ایسا ہی ہوتا ہی جیسے میان بیوی کو نہیں کہ کرتے بعض انکے ثواب بعض کے کو کچھ نقل کی یہ بخاری اور سلم نے وٹ یہ جموں ہر ایک خاوند
 نے اذن دے دیا ہو بیوی کو تصدق کرنے کا صریح یا ولالہ اور تصدقوں نے کہ کہ یہ حکم جاری ہوا ہر اوپر عادت اہل حجاز کے کہ عادت
 انکی یہ ہو کہ اپنی بیویوں کو اور خادموں کو اذن دیدیتے ہیں یہ کہ ضیافت کریں وہ مہمانوں کی اور کھلاوین سائل و مساکین اور
 ہمسایہ کو پس غیبت دلائی حضرت نے اپنی امت کو کہ یہ عادت نیک حاصل کریں و مع وَحْنُ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا عَيْتَ مَعْرِضَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا مِمَّا انْفَقَتْ وَلَوْ قَرِحَ أَجْرُهَا مَا كَسَبَ وَلِإِلَافِ
 علیہ وسلم نے جبکہ تصدق کرنی ہر عورت کمائی لینے مال خاوند اپنے کے سے بغیر حکم انکے کے پس واسطے انکے ہر اوہا ثواب انکا نقل کی
 یہ بخاری اور سلم نے وٹ بغیر انکے حکم کے مراد بغیر حکم انکے سے یہ ہو کہ خاص اس صدقہ کا خاوند نہ حکم نہیں کیا لیکن جانتی ہر رضا خانہ
 کی بالا جمال صریح یا ولالہ یعنی تھوڑی چیز ہو کہ انکے دینے کو کوئی منع نہیں کرتا جیسے بیان فقیر کو ٹاٹا یا کوری دیرتے میں و مع
 وَ عَنْ ابْنِ مَوْسَى الشَّعْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ الْمُسْلِمُ أَنْ يَكُونَ الَّذِي يُطْعِمُ مَا أَمَرَ بِهِ
 كَأَمْرِهِ مَوْفَرٌ حَبِيبَةً يَمْنَعُ نَفْسَهُ فَيَدْفَعُ إِلَى الْإِمْلَاءِ مَوْلَاهُ لَحْلَ الْمُتَصَدِّقِينَ مُتَعَفِّقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہر ابی موسیٰ الشعمری
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دار و نہ مسلمان امانت دار ایسا کہ دیوے اس چیز کو کہ حکم کیا گیا ساتھ اسکی لینے صدقہ اور نہ
 اسکی کے پورے ہر دون نقصان کے خوشی ملنے کے سے پس دیوے اس چیز کو طرف اسکی یہ حکم کیا گیا ہر اسکی لینے ساتھ اسکی ایک ہر وقت

بچہ کرنا اور سئل خلد کے تحقیق تصدیق کی تھی میں نے اپنی ماں کو ایک لوٹھی اور تحقیق ماں مرگئی پس اپنی لون میں اسکو اور جو دگرگی میں ملکیتین
 یا نہیں فرمایا ثابت ہو انواب تیرا یعنی نسبت تصدیق کر لیا اور پھر دیا لوٹھی کو تجھ میراث نے کہا عورت نے میری رسول اللہ کے تحقیق تھی ماں پر جو
 مسند پر بچہ کیا روزے رکھوں میں اسکی طرف سے اپنے حقیقتہ یا حکماً فرمایا کہ رزق رکھ اسکی طرف سے کہا اس عورت نے کہ تحقیق ماں میری نے نہیں
 حج کیا کبھی کیج کر وہ میں اسکی طرف سے فرمایا کہ ہاں حج کر اسکی طرف سے نقل کی یہ سہل ہے ف پھر دیا میراث نے یہ نسبت مجاز تھی یعنی پھر اسکو
 اللہ نے تجھ سبب میراث کے اور میراثی لوٹھی ملک تیری سبب میراث کے اور آتی تیرے پاس ساتھ وہ حلال کے حاصل ہیکہ مدت میں عود کرنا منع ہو
 یہ اس قلیل سے نہیں ہر اسلئے کہ یہ امر اختیاری نہیں ہر اور روزے رکھ لینے حکماً کہ وہ ادا کرنا مذہب کا ہر مذہب عبور علما کا یہی ہے کہ روزہ رکھنا
 کسی کی طرف سے کسی کو درست نہیں بلکہ وراثت قدیمہ دین کے بیان انکا مع بیان اختلاف مذاہب کے باب قضا روزوں میں ہو گا انشاء اللہ
 اور تفصیل سنگی یہ ہر عبادت کئی قسم پر ایک تو نری مالی جیسے زکوٰۃ اور دوسری نری بدنی جیسے نماز اور تیسری مرکب مالی اور بدنی سے
 جیسے حج پس مالی میں نیابت جائز ہر حالت اختیاری میں بھی اور ضرورت میں بھی اسلئے کہ مقصود حاجت روحانی فقیر کی ہر سو حاصل ہر سبب
 ادا کرنے نائیک اور بدنی میں نیابت کسی حال میں جائز نہیں اسلئے کہ مقصود ثقیق میں ڈالنا نفس کا ہر اور وہ حاصل نہیں ہوتا نائیک کرنے سے
 اور مرکب میں جائز ہر وقت عذ کے نہ حالت قدرت میں اور حج نفل میں جائز ہر نائیک کرنا حالت قدرت میں بھی اسلئے کہ باب نفل کا وسیع تر ہے
 اور ہاں حج کر لینے برابر ہر کہ واجب ہوا تھا اسپر یا نہیں و نصیت کی تھی اسکو یا نہیں وراثت کو درست ہر کہ مورث کی طرف سے حج کرنا واجب یا آپ
 کہے بغیر ان اسکی کے اور ضی کو اذن شرط ہے و احد اعلم تمام ہوئی کتاب الزکوٰۃ ساتھ مدد و توفیق اللہ تعالیٰ کے اب آگے اسکے ہر کتاب الصوم
 نساں اللہ تبارک و تعالیٰ ہر کتاب الصوم کتاب ہر بیچ بیان روزے کے ف صوم کے معنی تخت میں بین مطلق بند رہنے کے اور شرح
 میں معنی اسکے میں بند رہنا کھانے پینے اور جماع کرتے سے اور داخل کرنے کسی چیز کے سے اندر بدن کے کہ اسکو حکم اندر کا ہر فجر سے غروب تک
 ساتھ نصیت کے اور روزہ رکھنے والا اہل بھی ہو لینے مسلمان بھی ہوا اور پاک بھی ہو حیض و نفاس سے اور روزہ لینے رمضان کا تیسرا رکھ کر
 اسلام کا مقرر کیا اسکو اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے فائدوں کے لیے سب میں بڑے فائدے اسکے دو ہیں ایک تو یہ کہ خاطر جمع ہوئی ہر نفس
 کو اور جاتی رہتی ہر تیزی اسکی اور سب اعضا اٹکھ اور زبان اور کان اور سر و غیرہ سست ہو جاتے ہیں پس سبب اس میں خواہش گناہ کی کہ ہوتی ہے
 چنانچہ اسلئے لگا گیا ہر کہ جب بھوکا ہوتا ہر نفس سیر ہوتے ہیں تمام اعضا لینے رغبت نہیں کرتے مناسب اپنے کی اور جب سیر ہوتا ہر نفس بھوکے
 ہوتے ہیں سب اعضا لینے رغبت کرتے ہیں مناسب اپنے کی اور مناسب مراد وہ چیز ہے کہ عضو اسکے لیے پیدا ہوتا ہے مثلاً آنکھ دیکھنے کے لیے پیدا
 ہوئی ہے پس حالت بھوک میں کسی چیز کے دیکھنے کی رغبت نہیں ہوتی اور پیٹ بھرے ہوئے ہوتی ہے اسی طرح باقی کو سمجھئے اور دوسرا فائدہ
 یہ ہر اس شخص دل صاف ہو جاتا ہر کہ دونوں سے اسلئے کہ کدورت دل کی سبب فضول زبان اور آنکھ اور اور اعضا کے ہوتی ہے لینے کلام اللہ
 حاجت سے کرنی اور دیکھنا بلا ضرورت اور انا و اعضا سے کام زیادہ حاجت سے کرنی اور روزہ داران پیروں سے امن میں ہوتا ہے
 اور سبب صفائی دل کے اسچہ کام کرتا ہے اور درجات عالی حاصل ہوتے ہیں اور اور فائدہ انکا یہ ہر کہ یہ سبب رحم کا ہوتا ہے مساکین
 اسلئے کہ بعض اوقات جو بچ بھوک کا چکھتا ہے تو اکثر وہ حالت یاد آتی ہے پس اور کو بھوکا دیکھتا ہے تو رحم کرنا ہے اور اور فائدہ اسکا یہ
 کہ موافقت کرنا ہر فقر کی اور ٹھانا ہر کبھی وہ چیز کہ اٹھاتے ہیں وہ اور اس شخص بلند ہوتا ہے اسکا تروید اللہ تعالیٰ کے جیسے کہ منقول
 بشر حافی سے کہ ایک شخص آگے پاس گیا جائز میں پس پایا اسکو کہ بیٹھ ہونے کا تپہ تھو اور کپڑے انکے اٹھائے تھے سدا یہ ہر پس کہا

آنا کہ ایسے وقت میں کپڑے اتارے تھے کہا اے بھائی خضر بہت ہیں اور بیک وقت نہیں کہ خبر گہری ہو گئی کہ ان کپڑوں کی طرف سے پس مانگت
 کرتا ہوں انکی ساتھ اٹھانے تکلیف جاوے گی کہ وہ اٹھاتے ہیں انتہی اور اسلیے تھے کہتے یعنی اولیاء عارفین وقت کھانے پر نولے کے
 العلم لاواخذنی بحق الجالین یعنی یا اللہ نہ موانذہ کر مجھے ساتھ حق بھوکوں کے اور حضرت یوسف علیہ السلام نہیں سیر ہوئے تھے طعام سے سال
 قحط میں باوجود کثرت غلہ کے انکے پاس تھا ناگہ بھول جاوین بھوکوں کو اور شہاب ہوں ساتھ انکے تکلیف اٹھانے میں پھر سوئی فرصت
 رمضان کی دس روزہ بعد قبول قبلہ کے شعبان کے مہینے میں کہ اٹھا روانہ سینا تھا ہجرت سے اور بعضوں نے کہا ہر کہ نہیں فرض تھا پہلے ایک
 کوئی روزہ اور بعضوں نے کہا کہ تھا پھر منسوخ ہوا اور وہ روزہ بعضوں نے کہا کہ عاشورہ کا تھا اور بعضوں نے کہا ایا مہینے کے اور اختلاف
 کیا ہر علمائے زمانہ افضل ہوا روزہ مشہور جمہور کے نزدیک یہ ہر کہ نماز افضل ہر سبب اعمال سے اور بعضوں نے کہا روزہ افضل ہوا اور شکر
 فرضیت، روزہ رمضان کے کا کافر ہو جائے اور اگر کھانا شکر کا چھینچہ دینا رکے باب مال فی سبب الصوم میں لکھا ہر کو اکل بعد اشدہ و غلہ
 لقتل یعنی جو شخص کھاوے رمضان میں قہراً بلا عذر علی الاعلان ویسا کا قتل کیا جاوے ۴۴۴ **الفصل الاول** فصل پہلی
 عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ مَضَانُ فَتَحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ
 فَتَحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَقُلَّتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ فِي رِوَايَةٍ فَتَحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ تَشْفِقُ عَلَيْكَ
 روایت ہر ابی ہر شریہ سے کہ ما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جب داخل ہوتا ہر رمضان کھولے جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور ایک روایت
 میں ہر کہ کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہیں شیاطین اور ایک روایت میں
 کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کھولے جاتے ہیں دروازے آسمان کے یہ کہنا یہ ہر اس سے کہ جو درجہ جنت
 نائل ہوتی ہوا جو چہشتہ ہیں اعمال بغیر مانگے اور دعا قبول ہوتی ہوا اور کھولے جاتے ہیں دروازے بہشت کے یہ کہنا یہ ہر اس سے
 کہ توفیق ہوتی ہر نیک کاموں کی کہ باعث دخول جنت کے ہیں اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے یہ کہنا یہ اس سے ہر کہ باز رہا ہوا
 روزہ دار ایسے کاموں سے کہ باعث داخل ہونے دوزخ کے ہوں اسلیے کہ روزہ دار چہتا ہر کہا کھوسے اور چہتا جاتے ہیں انکے صغیر گناہ
 بسبب برکت روزہ کے اور تید کیے جاتے ہیں شیاطین یعنی بکیر دن میں باندھے جاتے ہیں سرکش شیطانوں میں کے اور بعضوں نے
 کہا کہ یہ کہنا یہ ہر اس سے کہ باز رہتے ہیں شیاطین لوگوں کے بہکانے سے اور لوگ دوسوے انکے نہیں قبول کرتے اسلیے کہ بسبب روزہ کے
 جاتی رہتی ہر قوت حیوانیہ جو چہشتہ غضب اور شہوت کے جو کہ باعث ہوتے ہیں طمع طرح کے گناہوں کے اور قوی ہوتی ہر قوت تعلیمیہ جو باعث ہوتی
 طمانات کی جیسے کہ دلچسپی جاتا ہر کہ رمضان میں بے نسبت اور مہینوں کے گناہ کم ہوتے ہیں اور عبادت بہت ہوتی ہر اور چاہا فتحت ابواب الجنۃ
 کہ ایک روایت میں آیا ہر بڑے وقت ابواب السماء کے ہر اور باقی حدیث وہی جو کہ مذکور ہوئی **عَنْ سَبْكَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَبَةِ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ مِنْهَا أَبْوَابٌ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا الْإِسْلَامُ وَثَمَانِيَةُ مَشْفُوعٌ عَلَيْكَ
 اور روایت ہر سہل بن سعد سے کہ ما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہشت میں آٹھ دروازے ہیں انہیں سے ایک دروازہ ہر
 کہ نام کھا گیا ہر انکار یا نہ داخل ہونے آسمان مگر روزہ دار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے جنت ریان کے معنی میں سیراب کے اور بیان
 اسکا باب فضل الصدقہ میں تفصیل کیا گیا ہر جو چاہے وہاں سے دیکھے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِحْسَانًا بَاغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ مہینا آیا ہر پندرہ اور اس میں ایک رات ہر پندرہ مہینوں سے لینے شب قدر جو شخص کہ محروم رہا اس سے لینے غیر اسکی سے کہ توفیق عبادت کی نہ ہوئی اس میں اور قیام بعض شب کا بھی لکھا پس تحقیق محروم رہا ہر خیرت اور نہیں محروم کیا جا تا غیر اسکی سے مگر ہر بے نصیب نفل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** آیا تمہارے پاس لینے پس غنیمت جانو اس کے آگے کو دنوں کو روزے رکھو اور قیام کرو راتوں کو اور مگر ہر بے نصیب لینے جو کہ بے نصیب سعادت سے ہوا اور نہیں ذوق ہر اسکو عبادت میں وہی محروم رہتا ہر اس سے **وَعَنِ سُلَيْمَانَ الْقَارِسِيِّ قَالَ خُطِبْنَا دَسْوَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِّ يَكُونُ مِنْ شُعْبَانَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظْلَمَ شَعْنُكُمْ عَظِيمٌ شَعْنٌ مُبَارَكٌ شَيْئًا فِيهِ كَيْدٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَفِيَّامَ لَيْلِهِ نَظَرٌ عَامٌّ تَنْقَرُ بِفِيهِ مَخْضَلَةٌ مِنَ الْحَرِّ كَانَ كَمَنْ أَذَى فَرِيضَةً فَمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَذَى فَرِيضَةً فِيهِ كَانَ كَمَنْ أَذَى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فَمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّكْرِ وَالصَّبْرِ ذَا بِلَةِ الْجَنَّةِ وَذِكْرُ الْمَوَاسِقَةِ وَشَهْرٌ يُرَادُ فِيهِ رَدُّ الْمَكْرُمِ مِنْ فَطَرِ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةٌ لَوْلَاهُ وَهُوَ قَبْرُ مَنِ النَّارَ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ آخِرَةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ آخِرَةٍ شَيْءٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَحْتَدُ مَا تَقُولُ بِهِ الصَّائِمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَدُ اللَّهُ هَذَا الشَّيْءُ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذْهَبِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ أَوْ مِنْ شَبْعٍ صَائِمًا سَقَاهُ اللَّهُ مِنْ شَرْبَةِ شَرْبَةٍ كَأَيْضًا حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَكَلَهُ دَحَى وَأَوْ سَطَهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرَةٌ عِنْتُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ تَصَفَّقَ عَنْ عَمَلٍ لَهُ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ** اور روایت ہر سلمان فارسی سے کہ کما خطبہ فرمایا حکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سچ آخر دن شعبان کے لینے خطبہ جب کیا و عطا کا پس فرمایا اے لوگو کو تحقیق سب یا ڈالا پھر مہینے بڑے لینے قریب آیا مہینہ رمضان کا مہینا ہر بابرکت مہینا ہر کہ اس میں ایک رات ہر پندرہ مہینے سے لینے لیلہ القدر کیے اللہ تعالیٰ نے روزے اس کے فرض اور کیا قیام رات اسکی کا نفل جو کوئی نزدیکی ڈھونڈے اللہ کی اس میں ساتھ کسھی خدمت کے نیکی سے لینے انواع نفل سے ہوتا ہر مانند اس کے کہ ادا کیا فرض سواے رمضان کے لینے نفل کا ایسا ثواب ہوتا ہر جیسے فرض کا اور دنوں میں اور جس نے ادا کیا فرض رمضان میں لینے بدنی یا مالی ہوتا ہر مانند اس کے کہ ادا کیے ستر فرض سواے رمضان کے اور وہ مہینہ میر کا ہر اور میر ثواب اسکا بہشت ہر اور مہینہ غنوا ہر کا ہر اور مہینا ہر کہ زیادہ کیا جا تا ہر اس میں رزق مؤمن کا لینے رزق حسی اور معنوی اور مؤمن خواہ غنی ہو خواہ فقیر جسے افطار کر دیا رمضان میں روزہ کو لینے کسب ملال سے ہوتا ہر اس کے لیے سبب بخشش کا واسطہ گناہوں اس کے کہ اور سبب آزادی ذات اسکی کا آگ سے اور ہوگا واسطہ اس کے ثواب مانند ثواب روزہ دار کے بغیر اس کے کہ کم ہو ثواب اس کے سے کچھ کہا ہے کہ یا رسول اللہ تعالیٰ میں سبب ہے کہ یا دین استدر کہ افطار کروا دین ساتھ اس کے روزہ دار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیتا ہر اللہ تعالیٰ یہ ثواب جس شخص کو کہ افطار کر دے روزہ دار کو ساتھ ایک گھونٹ اسی کے یا ایک کچور کے یا ایک گھونٹ پانی کے اور جو شخص کہ پیٹ بھر دیکر روزہ دار کا بلا دیکر اسکو لے حوض میر سے لینے حوض کوثر سے بلانا کہ نہ پیا سا ہوگا لینے بعد اس کے یہاں تک کہ داخل ہو بہشت میں اور وہ مہینا ہر کہ پہلے اس کے دست ہو اور سچ میں اس کے بخشش ہر لینے وہ زمانہ منصرف کا ہر اور آخر اس کے آزادی ہر آگ سے لینے یہ تینوں چیزیں مومنوں ہی کے لیے ہوتی ہیں نہ کافروں کے لیے اور جس شخص نے کہ ہلکا کیا بوجھ لوٹدی غلام سے مہینے رمضان کے میں بخشتا ہر بعد تھانے واسطہ اس کے اور آزاد کرتا ہر اسکو آگ سے **ف** اور کیا قیام رات اسکی کا نفل لینے کی شب بیداری اسکی واسطہ

تراویح پڑھنے اور امتداد اسکی کے سنت مولکہ پس جسے کیا یہ پہنچا تو انا عظیم کو اور جس نے ترک کیا اسکو محروم رہا غیر سے اور گرفتار ہوا اللہ تعالیٰ
عتاب میں اور ابوداؤد میں صحیح باب فی شفاۃ الواحد علی روتہ ہلال رمضان کے آیا ہو فامر ملا فتادی فی الناس ان یقوموا و ان
لیقوموا یعنی جب گواہی گذری رمضان کے چاند کی تو حضرت نے حکم کیا ہلال کوندا کرنے کا پس ندا کی انھوں نے لوگوں میں یہ کہ قیام کریں
یعنی تراویح پڑھیں اور روزہ رکھیں اور وہ مہینا مبارک ہو کہ بندہ رہتا ہر آدمی کھا لے پیئے وغیرہ سے اور وہ مہینا غنیمت اور بابر کا ہے کہ فقر و نادر اور
بھوک و کمزوری کی خبر گیری کرنی چاہیے اور بیان تاکہ داخل بہشت میں اور یہ معلوم ہی ہو کہ جنت میں پاس نہیں ہوئی جیسے کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نے و انکم لا تعلمون ما لینے اور تحقیق تو نہیں پیا سا ہو نیکا بہشت میں پس گویا کہ فرمایا کہ پیا سائیں نہ ہو نیکا کبھی اور بیٹا کسے عمر
یعنی وقت اور ترمے صحت عام کا ہوا اگر اسکی رحمت نمود کو کوئی روزہ نہ کرے اور نہ تراویح وغیرہ پڑھے اور بلکہ ایسا برجمو یعنی کام کر دیا یا اس سے
رحم کر کہ سبب روزہ دار ہونے اسکے کے معنی و عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شعبان
مرضا کان طلع کل استبرأ اعطى کل سرکلی اور روایت ہوا بن عباس کہ کھاتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حسب حق کہ داخل ہوتا
مہینا رمضان کا چھوڑ دیتے ہر قیدی کو اور دیتے ہر مانگنے والے کو ف چھوڑ دیتے ہر قیدی کو لینے جو کہ قید کیے جاتے تھے واسطے حق اللہ تعالیٰ کے
یا واسطے حق بندوں کے بندوں کے حق کے لیے جو قید ہوتے انکے چھوڑنے سے مراد یہ ہو کہ انکو اسے کہ کر چھوڑا دیتے تھے اور احتمال یہ بھی ہو
کہ جو قیدی کی خدمت کے حق کے لیے ہوتے ہوں انھیں کو چھوڑنے ہوں اور دیتے ہر مانگنے والے کو حضرت سوائے رمضان کے بھی ہر سال
کو دیتے تھے پس بیان مراد یہ ہو کہ زیادہ عادت سے دیتے تھے مع ۴ و مولانا عبد الزبیر و عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسئلہ قال ان الجنة تخترق لمصلک من اسی الحول الی الاحول فاربل قال فاذا کان اول یوم من رمضان حبسک
رفیقک العرش من ذوالجنت علی الخور العین فیقول یا رب اجعل لنا من عبادک اذ ولجا القصر ہم ا
وقل انعمنا ثم ینادی الموعظ الا حدیث الثلثة فی شعبان اور روایت ہوا بن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تحقیق بہشت زیت کرتی ہو واسطے آنے رمضان کے ہر سال سے سال آئندہ تک کیا پس حسب حق کہ ہوتا ہو پھر چلا دن رمضان کا چلتی ہو
باوجود عرش کے بتوں بہشت کے سے اوپر ہر جو زمین کے پھر کتب بین حورین امرب ہمارے گردان ہمارے لیے اپنے مندوبوں سے خاوند
ٹھنڈے ہوں لینے لذت اطحاوین بسبب انکے لینے بسبب محبت انکی کے انھیں ہماری اور ٹھنڈی ہوں انھیں انکی بسبب ہمارے نقل کر
بیعتی نے تینوں حدیث شیخ الایمان میں وف ہر سال سے سال آئندہ تک ہر سال عذرہ محمد سے ہوا اور بعدینین ہو کہ یہ ہر سال عذرہ
شوال سے ہو حاصل یہ کہ جنت تمام سال بنا و کرتی رہتی ہو واسطے آنے رمضان کے اور واسطے اس چیز کے کہ رمضان میں ہوتی ہو لینے
کثرت مغفرت کی اور بلند ہونے درجات جنت میں اور اپنے بندوں سے لینے جو کہ نیک ہیں اور روزہ دار ہیں اور تراویح وغیرہ کو
پڑھتے ہیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایک دن رمضان سے مگر درجہ دیگی الیک جو
حورین سے حج خمیر موتی کے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالیٰ نے طور مقصورات فی النہام ۴ مع و عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم قال لیغفر الذنب فی آخر لیلۃ فی رمضان یقول یا رسول اللہ اھج لی لیلۃ الفکر قال کذلک
التاکمل التما یؤتی اکثر اذ اھضی عملک ذوات الحمد اور روایت ہوا بن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بخشش کیجاتی ہو واسطے امت حضرت کے لینے جو کہ روزہ دار ہیں حج آخرات رمضان کے کہا گیا یا رسول اللہ کیا وہ لیلۃ القدر

[illegible]

عَلَيْكُمْ وَسَكَوْكُمْ شَهْرًا عَيْنًا كَيْفَ تَقْصُرَانِ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَأُورُوا بِرَأْيِ بَرِّهِ سَ كَمَا فَرَمَا رَسُولُ خُدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے عید کے مہینے ناقص تھے رمضان اور ذی الحجہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے رمضان کو عید باعتبار اس کے فرمایا کہ قریب
عید کے اور بعض حدیث کے یا تو یہ مہینے کہ ایک سال میں مہینا رمضان کا اور ذی الحجہ کا دونوں ناقص نہیں ہوتے ہیں یعنی اوتیس و چالیس دن کے نہیں ہوتے
یا یہ معنی کہ حضرت کے زمانہ میں ناقص نہیں ہوتے تھے اور یہ کہ باعتبار حکم اور ثواب کے ناقص نہیں ہوتے اگرچہ گنتی میں ایک تیس کا ہوا اور ایک
اونتیس کا یا دونوں اوتیس کے ہونے ثواب پورے تیس کی ہوتا ہر جمع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا هَيْفَ قَدْ مَتَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ يَصُومُ بِرُكُومٍ أَوْ يَكُونُ كَجَلٍّ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ أَفْلَحَ ذَلِكَ يَوْمٌ شَقِيقٌ
اور روایت ہرابی ہر شریف سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اگے رکھے ایک ہفتہ رمضان سے روزہ ایک دن یا دو دن کا
مگر یہ کہ ہوا ایک شخص کہ رکھتا ہوا عادت روزہ رکھنے کی پس چاہیے کہ روزہ رکھے اس دن کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے رمضان سے عید کا واسطے
تھی کہ مثلاً پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا تھا اتفاقاً پہلے رمضان کے وہی دن واقع ہوا تو اسکو منع نہیں اسدن روزہ رکھنا اور جسکو
عادت نہ ہو تو وہ نہ رکھے اور نبی امینؐ تنزیہی ہوا شروع اسلئے فرمایا کہ ناقص اور فرض مل نہ جاوین اور مشابہت ساتھ اہل کتاب کے نہ ہو
کہ وہ فرض روزوں کے ساتھ اور بھی ملا لیتے ہیں اور کما منظر نے کہ مگر وہ ہر روزہ آخر شعبان میں ایک روزہ یا دو روزے جمع **بَعْدَ مَحَبَّةٍ**
یہ روزہ یوم الشک کا نہیں ہر بلکہ مطلق ایک یا دو روزے آخر شعبان کے سے منع فرمایا سوائے روزے عادت کے ۴ مولانا
الفصل الثانی فی فصل دوم **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمْ شَعْبَانَ**
فَلَا تَقْصُرُوا رَوْاهُ أَبُودَاؤَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہرابی ہر شریف سے کہ کما فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ گزرے اور مہینا شعبان کا پہنچے کچھ روزے نفل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ و دارمی نے
یعنی سوائے روزے قضا کے یا اور واجب کے روزے نہ رکھے بعد گذرنے آدھے مہینے شعبان کے یہی تنزیہی ہر واسطے شفقت امت کے نہایت
نہ لاحق ہوا اور سببیت کے روزے رمضان کے دشوار ہونے اور کما قاضی نے کہ یہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر جو طاقت پر درپہ روزے رکھنے کی
نہ رکھے پس شجب ہر اسکو انتظار کرنا چاہیے کہ مستحب ہر انتظار غرض کا تاکہ قوت ہو و عا پر اور جو قدرت رکھتا ہو اس کے لیے بھی نہیں اسلئے
ثابت ہوا ہر حضرت سے کہ تمام مہینے شعبان کے میں روزے رکھتے تھے **بَعْدَ مَا كُنْتُمْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَكَوْكُمْ أَحْصُوا أَهْلًا كَيْفَ تَقْصُرَانِ رَمَضَانَ وَذُو الْحِجَّةِ اور روایت ہرابی ہر شریف سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے گنو مہینا شعبان کا واسطے رمضان کے نفل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی شعبان کے مہینے کے دن گنتے رہو تاکہ جانو ان رمضان
کا **بَعْدَ مَحَبَّةٍ** **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرٌ مِثْلَ شَعْبَانَ مِثْلَ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ**
رَوْاهُ أَبُودَاؤَدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہر امام شریف سے کہ کما نہیں دیکھا میں بینہ خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ روزے رکھتے ہوں دو مہینے پر درپہ مگر شعبان اور رمضان نفل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
ف یعنی تمام مہینے شعبان کے میں بھی روزے سے رکھتے اور نفل سنتی اس حدیث کے باب میام التطوع میں بیان ہوتا
النَّشَاءُ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرٌ مِثْلَ شَعْبَانَ مِثْلَ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ**
عَلَيْكُمْ سَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہر عابرن یا شریف سے کہ

کما جعفر کہ روزہ رکھے اسدن کہ شک کیا جا تا ہر امن میں تہیت نافانی کی الباقی صلی علیہ وسلم کفصل کی یہ بوداؤد اور تہندی اور
انسانی اور ابن مابہ اور داری و ف شبان کی تیوین شب کو پوجا نہ سبب بروضہ کے نہ معلوم ہوا گواہی و چاندہ کیے کی ایک شخص پھر
کیا وے گواہی اس شخص کی یاد و فاسق گواہی دین پھر دیکھا وی گواہی لگی اسکی صبح کو دن جو ہوا سکودن شک کا کہتے ہیں اسلیکہ احتمال
کہ رمضان کا دن ہو وہ اور پھر احتمال ہو کہ رمضان کا نہ ہو اور اگر ایسا ہو اسکی شب کو اور نہ کوئی چاند دیکھے تو وہ دن شک کا نہیں ہے دین
شک کے روزہ رکھنا ساتھ نیت رمضان کے اور اور واجب کے مکروہ ہوا و اسدن نفل روزہ رکھنے کی تفصیل یہ کہ اگر ایک شخص اول شعبان
سے روزے رکھتا چلا آتا ہو یا ایک شخص کی عادت کا دن اس روز آٹھ ہو کہ بیان اسکا اوپر ہو چکا تو افضل ہوا اسکو روزہ رکھنا
اسدن کا اور اسی طرح افضل ہے یہ روزہ یوم الشک کا انکے لیے کہ تین دن اخیر شعبان میں روزے رکھتا ہو اور اگر ایسا نہ ہو تو خاص
روزہ رکھیں اسدن ساتھ نیت نفل کے اور عوام دو چیز تک انتظار کر کر افطار کریں ابن عمر اور اربست صحابہ کا معمول تھا کہ جب انوتیس دن
شعبان کے گذرے تو تلاش کرتے چاند کی اگر دیکھتے چاند یا خبر سنتے چاند کی روز رکھتے والا اگر مطلع ہوا ہوتا یا روضہ بے افطار
کرتے اور اگر ساق ہوتا روزہ رکھتے اور حل کیا ہو اسکو علماء نے روزے نفل پر اور حدیث عامر بن یاسر کی میں جو نسخہ پر روزہ تو مادی
یہ ہو کہ ساتھ نیت رمضان یا اور واجب کے رکھے و اما علم او خواص وہ میں کہ جو جانتے ہوں نیت کرنی روزہ شک کے دن کی اور جو چاہے
ہوں وہ عوام میں اور نیت اسکی اسطرح ہو کہ نیت کرے نفل کی و شخص کہ عادت رکھتا ہو اسدن کے روزے کی اور نہ خیال آوے نفل
دل میں یہ کہ اگر ہو کج دن رمضان کا تو یہ روزہ بھی رمضان کا ہو اور مکروہ ہوا اسطرح نیت کرنی کہ اگر کل رمضان ہو تو یہ روزہ رمضان
میں محسوب ہوا اور اگر رمضان نہ ہو تو نفل یا اور واجب میں محسوب ہو لیکن اگر ثابت ہوگا رمضان کا ہو نا تو یہ روزہ رمضان کا ہو گا اور
اگر یوں نیت کرے کہ کل رمضان ہو تو میں روزہ رمضان کا رکھوں گا اور میں نیت اسطرح روزہ میں صبح ہو نیکا نفل ہو گا اور نہ رمضان
کا اگرچہ ثابت ہو اسدن رمضان کا ہو مابوح و فتادی عالمگیری و عین ابن عباس قال جاء امرأتی ای الیہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیکہ وسلم فقال ایتی ذاکت الیہ ذاک یعنی ہذا ذاک رمضان فقال انشہد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال انشہد ان
نحمد اللہ قال نعم قال یا بادل اذن فی الناس ان یصوموا غدا ذاک ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابی
ماجمہ و الدارقانی و روایت ابن عباس کہ آیا ایک اعرابی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں نے دیکھا چاند نے چاند رمضان
کا پس فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہو تو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ان فرمایا حضرت نے کیا گواہی دیتا ہو تو یہ کہ محمد بنی خدا
کا ہو کہ ان فرمایا حضرت نے اے بلال پکار دے لوگوں میں کہ روزہ رکھیں کل کو نفل کی یہ بوداؤد اور تہندی اور انسانی اور ابلیس
اور دارمی نے ف یہ حدیث و لا تکرہی ہر اس پر کہ جو کوئی مستور الحال ہو یعنی فاسق ہونا اسکا معلوم ہو مقبول ہو گواہی اسکی
رمضان کے چاند میں اور شرط نہیں لفظ شہادت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گواہی ایک کی مقبول ہے رمضان کے چاند میں چنانچہ بخفیہ
میں صحیح ہے کہ ثابت ہوتا ہو چاند رمضان کا ساتھ خبر ایک شخص عادل یا مستور الحال کے عادل سے مراد یہ ہے کہ گواہی مستور الحال
سے وہ کہ جبکہ حال کچھ معلوم نہ ہو اور شرط نہیں لفظ شہادت کا اور گواہی ایک کی اس صورت میں کہ اگر ابو غبار ہوا وغیرہ کی بنا
رات کو ابو غبار ہو تو شرط ہو کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل ہو گواہی دین اور لفظ شہادت بھی شرط ہو اور اگر ابو غبار
نہ ہو تو دونوں میں شرط ہو گواہی جماعت کثیر کی اور مرد و کثیر سے اتنے لوگ ہیں کہ ساتھ ہر ایک کے ظن غالب کل ہو اور حسب دید

تَحْيَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوَحْشِ لِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ تَكُونُ لَوْ حَصِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا أَكْرَهُ أَنْ يَنْتَهِى
 أَبَتُ يُطْعِمُهُ دُرٌّ فَاسْتَفْتَى عَلَيْهِمْ أَوْ رَوَيْتَ بِرَبِّهِ بِرَبِّهِ سَلَّمَ لِي رَسُولُ خَدَّاصِلِي الْعَدْلِيَّةِ وَسَلَّمْ لِي طَرَفَ رَوْضَةٍ رَكْعَتَيْنِ
 لَيْسَ كَمَا أَيْضَ خُصَّ فَحَضَرْتُ كَوَافٍ طَرَفَ رَوْضَةٍ رَكْعَتَيْنِ بِرَبِّهِ بِرَبِّهِ سَلَّمَ لِي رَسُولُ خَدَّاصِلِي الْعَدْلِيَّةِ وَسَلَّمْ لِي طَرَفَ رَوْضَةٍ رَكْعَتَيْنِ
 مُحْكَمٌ بِرَبِّهِ أَوْ بِرَبِّهِ تَنْقُلُ كِي بِرَبِّهِ بِرَبِّهِ سَلَّمَ لِي رَسُولُ خَدَّاصِلِي الْعَدْلِيَّةِ وَسَلَّمْ لِي طَرَفَ رَوْضَةٍ رَكْعَتَيْنِ بِرَبِّهِ بِرَبِّهِ سَلَّمَ لِي رَسُولُ خَدَّاصِلِي الْعَدْلِيَّةِ وَسَلَّمْ لِي طَرَفَ رَوْضَةٍ رَكْعَتَيْنِ
 اسے منع کیا کہ سبب خدا کا ہو تا ہوا اور وہ باعث قصور کا اور طاعات میں ہوتا ہو اور اختلاف ہو علماء کو اس میں کہ روزہ علم کا سوا رہے حضرت
 اوروں کے لیے جائز ہو یا حرام ہو یا مکروہ ہو بعض تو کہتے ہیں کہ جائز ہو اس کے لیے کہ قادیان و سبب اور نبی رحمت اور شفقت اور خفیت کے لیے
 اور سند ان کی یہ حدیث حضرت عائشہ کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کوگون کو وصال سے واسطے رحمت کے اُپہ اور بعضے صاحب سے
 مثل عبد اللہ بن زبیر وغیرہ کے اور تابعین سے مثل عبد اللہ بن ابی نعیم اور عامر بن عبد اللہ بن زبیر اور ابی اسیم جی کے رکھنا اسکا مقول ہے
 اور اکثر کہتے ہیں کہ جائز نہیں اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی نے مکروہ کہا ہے اسکو اور اختلاف کیا ہے کہ اگر اسیت تحریری ہو یا تفسیری ہو اور
 صحیح تحریری ہو کہ مکروہ تحریری ہو اور جو علماء اس میں کہ یہ خصائص حضرت کے سے ہو اور ظاہر حدیث سے ہی یہی معلوم ہوتا ہو اور اہل سلوک کہ شوق
 ریاضت اور نفس کشی کا رکھتے ہیں انکار کرتے ہیں ساتھ چلے جائے تا حقیقت وصال سے نکل جاویں و اللہ اعلم اور کھانا تا ہوا کھلانے چلانے سے
 مراد کیا ہو اس میں کسی قول میں قول مختار ہے کہ مراد کھانا چلانے کا نہیں ہے بلکہ غذا سے روحانی مراد ہے کہ سبب وق معارف اور لذت
 مناجات اور طاعات کے حاصل ہوتی تھی اس کے سبب قدامی جسمانی سے متغنی تھے اور تیرہ اسکا محتوی مجازیہ اور سہولت حسیہ میں کیا گیا ہے
 چہ جای محبت حقیقی اور سرت معنوی ۱۰ **الفصل الثانی فی فضل دوسری عن حفصہ** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكُلُّ مَنْ لَيْسَ بِمُحِبِّ الصَّيَّامِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَكَأَنَّمَا لَمْ يَدْعُ دُعَاءَ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً
 عَلِي حَفْصَةُ مَعْنَى الْفَجْرِ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً دُعَاءُ الْبَرِّ مِلَّةً
 نہایت کرے روزے کی پہلے فجر کے پہلے نہیں روزہ واسطے اس کے لیے کامل روزہ نہیں ہوتا افضل کی یہ تفسیر اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور
 دارمی نے اور کہا ابوداؤد نے موقوف بیان کیا اسکو حصہ ہر عمر اور زبیدی اور ابن عیینہ اور یونس ابن ابی اسبغ نے سب سے نقل کیا زہری سے ف ظاہر
 اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر نہایت روزے کی رات سے نکرے تو درست نہیں خواہ روزہ فرض ہو خواہ واجب ذابہ نفل ولیکن علماء اختلاف
 کیا ہے اس میں مذہب امام مالک کا تو یہی ہے کہ شرط ہو نہایت رات سے نہ کرنی ہر طرح کے روزے میں اور امام شافعی اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں
 سوائے نفل کے نفل میں امام احمد کے نزدیک زوال سے پہلے جائز ہے اور شافعی کے نزدیک کتاب غروب ہو نیکی پہلے تک بھی جائز اور مذہب مالک
 یہ ہے کہ روزہ رمضان اور نفل اور ذمہ میں جائز ہو نہایت کرنی آدھے دن شرعی کے پہلے پہلے مراد و احاد دن شرعی پہلے زوال کے ہو اور رمضان اور
 کفارہ اور ذمہ نفل کے لیے شرط ہو نہایت کرنی رات سے اور دلیلین سبوں کی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہیں اور سب سے لینے عمر اور زبیدی اور
 ابن عیینہ اور یونس نے روایت کیا ہے زہری سے اور موقوف رکھا ہے حصہ ہر عمر اور حدیث موقوف قول صحابی کو کہتے ہیں ۴ **وَحْنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ**
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ النَّدَاءَ أَحَدُكُمْ دَعَا فِي يَدِهِ فَلَا يَبْعُدُ حَتَّى يَقْضِي حَاجَتَهُ مِنْهُ
 مَرَّةً أَوْ دَفْعَةً أَوْ رَوَيْتَ بِرَبِّهِ بِرَبِّهِ سَلَّمَ لِي رَسُولُ خَدَّاصِلِي الْعَدْلِيَّةِ وَسَلَّمْ لِي طَرَفَ رَوْضَةٍ رَكْعَتَيْنِ بِرَبِّهِ بِرَبِّهِ سَلَّمَ لِي رَسُولُ خَدَّاصِلِي الْعَدْلِيَّةِ وَسَلَّمْ لِي طَرَفَ رَوْضَةٍ رَكْعَتَيْنِ
 پاس ہوا اس کے ساتھ میں لینے ارادہ پانی پینے کا یا کچھ کھانے کا رکھنا ہو پس نہ کھدے باسن کو یہاں تک کہ رو کرے حاجت اپنی اس سے

نفل کی یہ ابو داؤد نے ف یکم اس وقت ہر کہ لیتنا جانے کہ صبح نہیں ہوئی یا گمان غالب ہو نہ تو صبح کا اپنے اگر یقین ہو صبح نہ تو کا یا گمان ہو
اسکا تو فقط اسے کھانا پینا موقوف نہ کرے اور اگر جانے کہ صبح ہو گئی ہو یا گمان ہو اسکا تو موقوف کرے اور کما این ملک نے کہ اگر گمان نے
طلوع ہونا صبح کا تو نہ موقوف کرے اور اگر جانے کہ طلوع ہوئی ہو صبح یا شب ہو اسکا تو موقوف کرے اور یضیون نے کہا کہ مراد اذان سے اذان
منعرب کی ہر لینے اگرچہ ترک کرنا کھانے پینے کا وقت اذان کے سنون ہو لیکن افطار کے وقت اذان منعرب کی سنے اور کچھ پیتا ہو تو پینا موقوف
نکرے بلکہ بی بی اور بچہ نماز کو جاوے ہر ہر صبح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَحَبُّ عِبَادِي**
رَأَى عَجَلَكُمْ فَعَجَلُوا لَهُ اور روایت ہوائی ہر شہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بہت پیارا
میرے بندوں میں ہر طرف سے وہ ہر کہ جلدی کرے افطار میں نفل کی یہ ترمذی نے ف بہت پیارا یہ اسلیے ہوتا ہو کہ متابعت کرتا ہو سنت کی اور
مخالفت کرتا ہو اہل کتاب کی اور روافض کی مع **وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ**
فَلْيَعْطِلْ عَنَّا نَحْمَدُكَ فَإِنَّ لَكَ كَيْدًا فلیفطر علی ماہر فائدہ طہمہ ذکر دہ اسحد و الترمذی و ابو داؤد و ابویہ
والدرجی و سلم کیڈ کن فائدہ ہر کہ عکیر الترمذی اور روایت ہر سلمان بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار کرے
ایک تھارا لپٹا چاہیے کہ افطار کرے کچھ پر پس ختم کچھ سبب برکت کی ہو پس اگر چاہے کچھ پس افطار کرے پانی پر پس ختم وہ پاک کرنے والا ہو
نفل کی یہ احمد و ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے اوئین ذکر کیا کسی لفظ فائدہ ہر کہ سوائے ترمذی کے ف امر اس حدیث میں استجاب
کے لیے ہر اور شایع کچھ سے افطار کرنے میں یہ ہر کہ جیسے خالی ہوتا ہو اور فائز کھانے کی ہوتی ہو تو کھانا کو معذہ خوب قبول کرتا ہو پس اس حدیث
میں جو شیرینی معصہ میں پہنچتی ہو تو بدن کو نہایت فائدہ ہوتا ہو اسلیے کہ شیرینی سے قوت قوی میں جلدی سیرت کرتی ہر خصوصاً قوت باہرہ کو شیرینی
سے بہت فائدہ ہوتا ہو اور شیرینی عرب میں اکثر کچھ ہی کی ہوتی ہر اور انکے مزاجوں کو نہایت اسلے ساتھ بہت ہی اسلے اس افطار کرنے کو
فرمایا اور کچھ بناوے تو پانی سے افطار کرے کہ اس میں نیک قافی ہر ساتھ طہارت نامہ و باہر کے مع **وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ قَالَ كَلِمَاتٌ ثَلَاثٌ يَنْفَعُ النَّاسَ مِنْهَا**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفَعُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى أَطْعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَطْعَامُهُ فَيُحْمِلُهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَيُحْمِلُهَا فَحَسْبُ حَسْبَاتٍ
مِنْ صَارَ رِزْقًا لَهُ التَّوْحِيدُ ابو داؤد و قال الترمذی و هذا الحديث في نسخة في نسخة و روایت ہر انس کے کہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
افطار کرتے پہلے نماز سے چند تازی کچھ روٹ سے پس اگر متوتین تازی کچھ روٹ تو افطار کرتے خشک کچھ روٹ سے پس اگر متوتین خشک کچھ روٹ
پیتے چند چلو پانی کے لینے تین چلو نفل کی یہ ترمذی و ابو داؤد نے اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہر ف ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہر کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکھتے افطار کرنا تین کچھ روٹ سے یا ایسی چیز سے کہ نہ پہنچتی اٹھو اک اور یضیون نے جو کہا ہر کہ سنت کو میں
یہ ہر کہ مقدم کرے اب ہر زعم کچھ روٹ ہر یا ملا لے اسکو ساتھ اس ہر نیلے یہ قول دو دو ہر اسلیے کہ یہ اختلاف اتباع کی ہر اور حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سال فوج میں بہت دنوں کے میں رہے آپ سے یزیدین نفل کیا گیا مع **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا كَفَّرَ عَنْهُ سِتْرًا مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ إِلَّا ذَنْبًا كَبِيرًا و رَوَاهُ الْإِسْنَدُ فِي مَجْمَعِ الشُّعَبِ وَفِي مَجْمَعِ الشُّعَبِ وَفِي مَجْمَعِ الشُّعَبِ وَفِي مَجْمَعِ الشُّعَبِ
اور روایت ہر زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کر دے روزہ دار کو یا سامان دست
کر دے کسی غازی کا پس اسکو ثواب مانند ثواب اسکے کے ہر نفل کی یہ یہی نے شعب الایمان میں اور روایت کی یہ بی السنہ نے شرح ابن
اور کما یہ صحیح ہر ف لینے جیسا ثواب روزہ دار کو روزہ کا ہوتا ہو اور غازی کو جہاد کا و ایسا ہی افطار کرنے والے کو اور سامان جہاد

دست کردنی والے کبھی ہوتا ہے اس لیے کہ مدکار ہوا نیک کار پر بد و عین ابن حجر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افطر قال کتب
 الظہر وابتلغت العروق وکنت اکبر انشاء اللہ تعالیٰ و اذا کسب ودا اور روایت ہوا بن عمر سے کہ کما تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 جب افطار کرتے فرماتے تھے پیاس اور تر ہو میں لیکن اور ثابت ہوا انوار اگر چاہ خدا تعالیٰ نے نقل کی یہ ابو داؤد نے و اس میں غریب علامتی حضرت
 عبادت پر کہ شقت عبادت کی سختی سی ہوا اس لیے کہ جاتی تھی ہوا اور نواب بیت ہوا اس لیے کہ ثابت و باقی رہتا ہر بد و عین معاذ بن زہرہ
 قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللهم انک صکت وعلیٰ نرقہ افطرت لعلنا بوداؤدکم سلا اور روایت ہوا معاذ بن زہرہ سے
 کہ کما تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جبکہ افطار کرتے فرماتے یا الہی تیرے ہی لیے روزہ رکھا میں نے او تیرے ہی زرق پر افطار کیا میں نے نقل کی ابو داؤد
 نے بطریق ارسال کہ ف کما بن ملک نے کہ حضرت یہ دعا بعد افطار کے پڑھتے تھے اور بعد کم صحت کے جو لوگوں نے و کما لمننت وعلیک توکلت یا ہ
 کر لیا ہر کچھ اصل اس کی حدیث اگرچہ معنی صحیح ہیں اور روایت کیا ابن ماجہ نے کہ روزہ دار کے لیے نزدیک افطار اسکے کہ ایک دعا ہو کہ روئیں کجائی او
 یہ بھی وارد ہوا ہو کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا واسع الفضل غفر لی اور تھے پڑھتے یہ بھی یوم اللہ الذی اعاننی فصمت وزندق فافطرت
 انتی الفصل الثالث فصل تیرہم عن ابن حجر ہر وہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزک الالذنی ظاہر الماخذ
 التماسی الفطر کان الیہود والنصارى یفطران و ان بوداؤد و ابن ملجہ اور روایت ہوا بن ہریرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم ہے عینہ میگا دین غالب جبکہ جلدی کر گیا لوگ افطار کرتے ہیں اس لیے کہ یہود و نصاریٰ دیر کرتے ہیں افطار میں نقل کی یہ ابو داؤد
 و ابن ماجہ و دیر کرتے ہیں افطار میں لینے اس قدر کہ تارے گھس گھس نکل آویں اور ہمارے زمانے میں پیر و بیانی راضیوں نے کہ پیرس لکے خلاف
 میں غلبہ اور شکوت دین کی ہوا اس میں دلیل ہوا سپر کہ مضبوطی و غلبہ دین کا سچ مخالف عداوی دین کے ہوا اور الکی موافقت میں نقصان دیدن ہوا
 جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اتقوا الیہود والنصارى اولیاء انکم بغضوا ولیاء بغض من یرلوکم فانتم من بغض ایہا الذین امنوا
 نہ پکڑو یہود و نصاریٰ کو دوست یعنی انکے دوست ہیں بغضوں کے اور جو کوئی دوستی کرے ان سے تم میں سے سپر وہ ان میں سے ہوا و عن ابن
 عطیہ قال دخلت انا و قسروا علی عائشہ فقلنا یا ام المؤمنین رجلا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما انھا
 یجعل کافرا و یجعل المسلمہ و لا یخیر الا یخیر کافرا و یخیر المسلمہ قال قلت لھا بھل کما یخیر المسلمہ فقلنا عبد اللہ بن مسعود
 قال کذلک صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انھما ابو موسیٰ و دہلہ منہم اور روایت ہوا بن عطیہ سے کہ کما گیا میں اور سہر و حضرت عائشہ سے
 کہ کما بنے ایہا بنی مومن کی دشمنی میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابوں میں ان کیلین زکوک جلدی افطار کرتا ہوا جلدی نما پڑھتا ہوا
 اور دوسرا دیر کر افطار کرتا ہوا دیر کر نما پڑھتا ہوا کما حضرت عائشہ نے کون ان میں سے جلد افطار کرتا ہوا جلد نما پڑھتا ہوا کما بنے عبد اللہ بن مسعود
 کما حضرت عائشہ نے اسی طرح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا دیر لگاتا ہوا افطار میں اور نماز میں ابو موسیٰ ہی نقل کی یہ سلمہ حضرت
 بن مسعود سے عالم و فقیہ تھے انھوں نے عمل کیا سنت پر اور ابو موسیٰ بھی جیسے صحابی تھے انھوں نے عمل کیا بیان ہوا بن ہریرہ سے کہ انکو اور
 شاید کہ کبھی کبھی کرتے ہوں گے واللہ اعلم بدیع و عن ابن عمر بن ابی ساریہ قال دعا بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجدوا فی رخصۃ
 فقال ہلکم فی الذل و المبارک ذکاء بوداؤد و التمسنا فی اور روایت ہوا بن ساریہ سے کہ کما بلایا محجو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے طوف عری کے رمضان میں پس کی طرف کھانے بابرکت کے نقل کی یہ ابو داؤد و مسلم نے و عن ابن حجر ہر وہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم انکم یومئذ المؤمنین لکم ہر وہ بوداؤد اور روایت ہوا بن ہریرہ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی ہر مومن کی

کچھ نقل کی یہ بادلوں کی بات **تَنْزِيهِ الصَّوْمِ** باب چہ بیان پاک کرنے روزے کے ف یعنی اسباب میں بیان ہوا کہ روزہ کس چیز سے جاتا رہتا ہے اور کس چیز سے ٹوٹا ہوا شکا باطل ہوتا ہے اور کس چیز سے ٹوٹا ہوا شکا کم ہوتا ہے لیکن جب ہر چیز کے ساتھ فحش کرتا ہے مولف اس کی نکتہ کی کہ اگرچہ بعض مفسدات وغیرہ روزے کے متفرق آگے حدیثوں میں مذکور ہیں لیکن میں چاہا کہ کسی کتاب معتبرہ کی سے یہ سائل تفصیل ایک جگہ لکھوں تا مفسدات ہوں پس کتاب را و الفتاح شیخ نور اللہ فیض میں کہ کتاب معتبرہ اور مروج عربین پر خوب ترتیب سے یہ مسائل مذکور تھے اس میں سے لکھے جاتے ہیں اور وضاحت میں سے بھی لکھے ہیں فصل چہ بیان ان چیزوں کے کہ روزے کو توڑتی نہیں ہیں اگر کھالیوں یا پانی کیوں یا جماع کرے بھول کر روزہ جاتا نہیں اور اگر جماع شروع کیا بھول کر پھر یاد آگیا اگر نکال لیا ستر فی الفور روزہ ٹوٹنے کا نہیں اور اگر نہ نکالا ٹوٹ جاوے گا اور قضاء لازم ہوگا تکفارہ اور بعضوں نے کہا یہ جب ہی کہ نہ حرکت دے لفسن اپنے کو لینے دے نہ یاد آئے کیے بیان تک کہ منزل ہو جاوے اور اگر حرکت دے گا تکفیر لیا جائے تو اس پر تکفارہ لازم ہوگا جیسے کہ اگر نکال کر پھر داخل کرے تو کفارہ لازم ہوتا ہے اور اگر جماع کرے قصد اپنے فیج کے اور پھر طبع ہو تو روزہ ٹوٹا نکالنا ستر فی الحال پس اگر حرکت دے گا لفسن کو لازم ہوگا تکفارہ اور روزہ فقط ٹھینے ہی سے ٹوٹ جاوے گا اور اگر نکال لیا پھر طبع ہو تو روزہ ٹوٹا غیر اور بعد نکالنے کے نہیں اس پر کچھ اور آگے ایک شخص بھول کر کھاتا ہوا رہا وہ روزہ قوی کی قدرت رکھتا ہے روزے کی تمام کر نیکی رات تک بغیر مشقت کی تو یاد دلاؤ اسکو دیکھنے والا اور مکر وہ نہ یاد دلانا اسکو اور اگر یاد دلاوے اسکو کوئی کھانیا وقت اور اسکو نہ یاد آوے تو لازم آوے گی قضا اور اگر وہ قوی نہ ہو تو اولے یہ کہ نہ یاد دلاوے اور اگر منزل ہو تو ساتھ نظر کر نیکی طرف نہ رہے عورت کو روزہ ٹوٹتا نہیں اور اختلاف ہے اس میں کہ منزل ہو تو ساتھ فعل بدر نیکی جانوے بعضوں کے نزدیک اس سے ٹوٹتا ہے اور بعضوں کے نزدیک نہیں اور اگر منزل ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا بلا خلاف اور اگر تھکے سے مٹی گراوے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا آتی ہے نہ کفارہ اور جلال نہیں ہے یہ فعل غیر رمضان میں بھی اگر قصد کرے قضا و شہوت کا اور قصد کرے تسکین شہوت کا امید ہو کہ نہواں ہے وبال لطف فقط لذت کے لیے کرے تو نہیں حلال اور اگر تفرار ہو اور نہ نکالنے میں خوف نہ لگا رکھتا ہو تو امید ہو کہ نگار نہواں ہوگا اگر ہو تا ہے اگر آمد امت کرے اس پر اور اگر وہ بیان کرے کسی عورت کا او منزل ہو جاوے تو روزہ نہیں جاتا اور اگر وہ عورت فعل بدر کرے پس قصد او منزل نہوں تو روزہ نہیں ٹوٹتا او منزل ہو تو نیکی تو ٹوٹ جاوے گا اور قضا لازم آوے گی اور اگر منزل لگاوے تو روزہ نہیں جاتا اس لیے کہ مسامحت سے داخل ہونا منافی نہیں یہ ایسا جو جیبہ نہاوے اور ٹھنڈک جگر کہو پونچے اور سر نہ لگائے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ باوے خرا اسکا خلق میں یا رنگ اسکا ریٹ میں یا توک میں اس لیے کہ حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرمہ لگایا حالت روزہ میں اور دیمان آنکھ کے اور دماغ کے رافین ہو اور اسکو جو ٹکلتے ہیں ٹپک کر نکلتے ہیں مانتہ عرق کے اور جو چیز داخل سام سے ہونانی روزہ کی نہیں جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر کھانے میں دو روزہ یاد دلاوے ساتھ تیل کچھ باوے خرا اسکا یا تلخی اسکی خلق میں نہیں جاتا رہتا ہے روزہ اور اگر نکل جاوے کچھ لینے روٹی وغیرہ نہ بندھی ہو ڈوری میں اور قور اس کے ساتھ میں ہوں نہیں ٹوٹتا روزہ جب تک کہ ڈوری سے کھل کر گر پڑے جب گر پڑے گی تو ٹوٹ جاوے گا اور اگر داخل کرے خلق میں لکڑی یا مانند اس کے اور ایک سہرا اسکا آٹکے ساتھ میں ہوں نہیں ہر روزہ ٹوٹے گا اور اسی طرح اگر داخل کرے اوٹکلی اپنی دبر میں یا عورت اپنی ننگا میں تو نہیں ٹوٹے گا مگر تہ ہوگی ساتھ بانی کے یا تیل کے تو ٹوٹ جاوے گا اور سیگی سے روزہ نہیں جاتا اور نہ عذیت سے مگر نواب جاتا رہتا ہے اور اگر نیت کرے افطار کی افطار نہ کر تو روزہ نہیں جاتا اور اگر خلق میں دھواں داخل ہو بغیر اس کے فعل کے تو روزہ نہیں جاتا اس لیے کہ اس سے بچ نہیں سکتا اگر شہوت نہ کرے تو ناک میں سے ہوا نہیں یہ ہر مانند تری کے کہ باقی رقی ہو شہوت میں بعد کھلی کر نیکی اور قید بغیر اس کے فعل کے اس لیے لگائی کہ جو قصد کر دھواں داخل کر لیا خلق میں نہ ہو شہوت سے ہو داخل کرنا روزہ اسکا ٹوٹ جاوے گا یا سولے آٹکے یا پس اگر کوئی خوشبو جلا کر دھواں اپنی طرف بٹکا

اور سو گھنٹہ کا دھواں اٹکا استعمال میں کیا اور کھتا ہو رہو کہ ٹوٹ جاوے گا روزہ اسلئے کہ ممکن ہر احتراز کرنا کہ اس سے اور اس کے لئے اکثر لوگ غافل ہیں آگاہ ہونا چاہیے اور یہ وہم کیونکہ پیدا ہو کر یہ مانند سو گھنٹہ گلاب شک و غیرہ کے ہر اسلئے کہ نری خوشبو میں اور جوہر دھوین میں کہ آدمی کے اندر پہنچو پچھلے فعل سے فوق ظاہر ہو اور اسی طرح دھوین حقہ کے سے روزہ جاتا رہتا ہے اسلئے کہ قصد کھینچا جاتا ہے اور تسکین ہوتی ہے اسلئے اور بطور دوا کے استعمال کیا جاتا ہے اور اگر لہسب یا انشوائی کے حلق میں جاوے اور دھوین وہ تھوڑے تو روزہ نہیں ٹوٹنے کا اور اگر سب ہو گیا کہ ٹیکنی یا ٹیکنی حلق میں معلوم ہو گیا تو جاتا رہیگا اور خوشبو سو گھنٹے سے روزہ نہیں جاتا اور اگر باوجود حلق میں غبار یا آٹا چکی پیستے ہوئے یا مکی یا اثر دواؤں کا لینے دواؤں سے ہونے یا پڑا ہونے ہوئے اسلئے کچھ اور حلق میں جاوے نہیں جاتا روزہ اسلئے کہ نہیں ممکن ہر احتراز اسلئے اور اگر روزہ داخل کرے حالت جانتا میں روزہ نہ پڑے اگرچہ سانسوں یا ٹیکنی دن اسی طرح رہے لیکن نواصب محروم رہتا ہے بسبب نہیں مٹھ کے اور نماز وغیرہ نہ پڑھنے کے اور اگر ڈالے سورج ذکر میں دوا تیل اور وہ شام میں پہنچ جاوے روزہ نہیں جاتا امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اسلئے کہ شام میں سے منع لیجئے راستہ اندر کو نہیں اور پیشاب جو نکلتا ہے ٹپک کر نکلتا ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر ذکر کی ڈنڈے ہی میں سے تو تینوں کے نزدیک نہیں جاتا اور پانی میں بیٹھ کر اور کان میں پانی جاوے یا کان کا کھجوا سے اسلئے اس میں پھل پھلے کوکان میں کئی بار یوں ہی کرے نہیں روزہ جاتا اور اگر کسی دماغ سے نیت اوپر ناک میں پھر دماغ میں پڑ جاوے یا نفل جاوے اسکو روزہ نہیں جاتا اور اگر نکلا تھو کہ نہ سے اور قطع ہوا بلکہ لگا رہا تا اسکا اور ٹپک یا ٹھوڑی سے پھر نکل گیا اسکو تو نہیں جانتا روزہ اور اگر قطع ہوا تھو کہ پھر نہ میں ڈال لیا جاتا رہیگا اور اگر باغیر نہ پھر سوا نفل جاوے ابو یوسف کے نزدیک روزہ جاتا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں اور لائق ہر چھینک دنیا تھو کہ ناک نہ ٹوٹے روزہ نزدیک شام سے اسلئے کہ بیجاری ہوتا ہے تھو کہ نپٹی جبرائیل جگہ جاری تھو کہ سے اور پونچھا ہے نہ میں اور یہ قارہ ہر اسلئے چھینک نے پر اور نہ چھینکا بلکہ نکل گیا جاتا رہتا ہے روزہ انکے نزدیک اور اگر قوائے اوپر روزہ جاتا نہیں اگرچہ پھر کرے اور اسی طرح سے نہیں جاتا اگرچہ حلق میں اور جاسے وہ اسلئے فعل کے اگرچہ پھر ہوئے ہو اور امام ابو یوسف کے نزدیک جاتا رہتا ہے اور اگر قصد نفل جاوے اور جو وہ جگہ سے تھو کہ کے نزدیک جاتا رہیگا لیکن اگر نہیں آئیکا اور نہ پھر سے نہیں ہوگی تو اسلئے نفل سے روزہ نہیں جانتا پھر یہی ہر اور اگر قصد کرے نہ پھر کرے تو سب کے نزدیک روزہ جاتا رہتا ہے اور نہ پھر کرے تو نہیں جاتا تا نزدیک ابو یوسف کے اور صحیح ہی ہر اور امام ابو حنیفہ کے کہ جاتا رہتا ہے اور یہ ظاہر الروایہ ہے پھر اگر وہ حلق میں اور جاسے نہیں جاتا اور اگر قصد نفل جاوے آئین دور تو تین میں صحیح ہے کہ نہ پڑے اور اگر دانتوں میں کوئی خیرات کے کھانے میں ہے اور جو وہ وہ کہ چنے سے اسلئے نفل جائے سے دیگر روزہ نہیں جاتا یا نفل خون اسلئے دانتوں میں سے اور دوا حلق میں اور نہ پہنچے اسلئے پین میں تو بھی روزہ نہیں جاتا اور اگر پہنچے پین میں پس اگر نال ہون خون تھو کہ پر یا برابر ہون خون اور تھو کہ فاسد ہو گیا اور اگر خون کم ہو تھو کہ سے کہ اسلئے ہر ساتھ اسلئے نہیں ٹوٹنے کا روزہ مگر جبکہ پاوے نہ اسکا اور المختار اور اگر کوئی چیز لیسرے کے باہر سے نہ میں ڈال کر چاکو بیان تک کہ وہ پھیل جاوے نہ میں اور فرما اسکا حلق میں نہ پاوے تو بھی روزہ نہیں جاتا اور اگر نہ میں پھیل نہیں اور نہ اسکا حلق میں معلوم ہو یا لیسرے ثابت وجہ نفل جاوے اگرچہ حلق میں نہ پاوے روزہ جاتا رہیگا پھر اگر وہ چیز ان چیزوں میں ہے کہ اسلئے کفارہ آتا ہے کفارہ او لیکا والا قصد حاصل بیچ بیان ان چیزوں کے کہ فاسد ہوتا ہے اسلئے روزہ اور لازم آتی ہے قصد اور کفارہ اور کفارہ اسلئے جبرائیل نہ آتا ہے کہ روزہ رکھنے والا مکلف اپنے عاقل بالغ ہو اور روزہ رمضان کا ہر رمضان ہی میں اپنے قصاص میں نہیں اور رات سے نیت کی ہوئی ہو اگر بعد طلوع فجر کے نیت کی ہوگی اسلئے توڑنے سے کفارہ نہیں آئیکا اور بعد روزہ توڑنے کے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی پیشین آوے مانند بجاری اور حیض و نفاس کے اگر روزہ توڑنے کے بعد ان چیزوں میں کوئی چیز پیش آجائیگی کفارہ نہیں آئیکا چنانچہ بیان اسکا آگے او لیکا اور نہ پھلے توڑنے کوئی چیز ساقط کرنے والی کفارہ کی ہوا مانند سفر کے اگر سفر میں توڑ لیا کفارہ نہیں آئیکا

کہانی لا بد نہ۔ اور اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جاوے گا جو سبب خدر کے ٹوٹے اور کچھ عذبات سے تو واجب ہے مندرجہ لکھانے پینے وغیرہ سے بغیر روزہ میں اور واجب ہے جو
حائض اور نفاس پر جبکہ پاک ہوں اور طبعی عجز کے اور واجب ہے برہنہ مسافر پر کہ قیام ہو اور بیمار جبکہ اچھا ہو جاوے اور روانہ ہو جبکہ سو بیمار ہو اور
پر جبکہ بالغ ہو اور کافر جبکہ اسلام لائے اور ابن سبب تھا ہر سوا دو شخصوں اور کفر۔ اور انشراح اور فساد اور بیمار اور مسافر کو مندرجہ لکھانے پینے لیکن طبعی عجز
بلکہ پوشیدہ کھاؤین فصل یہ بیان اون خبروں کہ مکروہ ہیں روزہ دار کو اور جو کہ نہیں مکروہ ہیں اور جو کہ مستحب ہیں مکروہ ہر روزہ دار کے لیے چکھنا کھچ کر
لینے چکھ کر کھوکھ دینا اور وغیرہ میں ہر مکروہ ہے چکھنا کھچ کر چکھ کر دینا اور جو خبریں کوئی چیز خریدتا ہو اور دے دیا ہو اس کا اگر نہ چکھو گا تو نہیں دیا جاوے گا
یا سوائے میری مرضی کے نہ لوگی تو نہیں مکروہ۔ اور فساد سے لطفی میں ہر مکروہ ایک عورت کا غائبہ بچہ کو تھنگ گیر کر یا ہونگی زیادتی تک پہنچو نہ دوست ہر اسکو بھی
چکھ لینا لکھانے کا تا نا اسکا طعم سے بچے اور اگر نیک خلق ہو خاوند تو نہیں دوست اور ایسا ہی حال لڑائی کا ہے اور نیک ہی حکم لڑکر اور مزدور کا ہو لینے چکھ
چکھنے کے لیے ہوں اور مکروہ ہے چباناسی خبر کا بلا عذر جیسے ایک عورت چاہتی ہے کہ روٹی وغیرہ چبا کر بچے کے منہ میں دے اگر کوئی ہشیار لڑکی یا حاملہ عورت
پاس ہو تو اسے چبا کر دے آپ چبا کر دینا اسکو مکروہ ہوگا اور اگر کوئی بن روزہ دار نہ ہاتھ لگا تو آپ ہی دے کہ اس عورت میں مکروہ نہیں اور مکروہ
چبانامسطل کا روزہ دار کے لیے برا ہے میں اس میں مرد و عورت اسلئے کہ اسے چبانے سے نہمت افطار کی لگتی ہے اور سوا روزہ سے کی حالت کے مردوں کے لیے
چبانامسطل مکروہ ہے مگر خلوت میں سبب عذر کے جائز ہے اور بعضوں کے مباح ہے بخلاف عورتوں کے کہ ان کے لیے مستحب ہے چبانامسطل اسلئے کہ یہ ان کے لیے قائم
مقام ہے سو اس کے اور مکروہ ہے جو بس لیسنا اور مباشرت کرنی لینے عورت کو لکھنا اور مساس وغیرہ کرنا اور اگر مرد ہو انزال کا یا یا یا یا لا والا نہیں مکروہ۔ اور
مکروہ ہے جمع کرنا کھوکھ کھانے میں قصداً اور بچہ نکل جانا اسکا۔ اور مکروہ ہے روزہ دار کے لیے کرنا ان چیزوں کا کھنٹ ہوا سبب مانند قصداً اور بچہ نکل
اور جو صدمہ و پچھنے ایسے ہوں کہ ضعف نہوائے تو نہیں مکروہ۔ اور نہیں مکروہ ہے سر مل گانا اور تیل لگانا مچھون کو اور مسواک کرنی اگر چہ بعد زوال
کے ہو اور مسواک تازی ہو یا جھگونی ہو یا پانی میں۔ اور زمین مکروہ ہے کھل کرنی اور ناک میں پانی دینا بغیر منہ کے۔ اور نہیں مکروہ ہے غسل کرنا
اور لپٹنا تر کپڑے کا بدن پر بھسکنا کھچ کر کے بوجہ روایت مفتی بہ کے اسلئے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور جو چنانچہ وہ پیش
آگے آویگی اور مستحب ہیں روزہ دار کے لیے تین چیزیں سحر کھانے اور دیر کرنا سحری میں اور جلدی کرنا اختلاف میں ہے غیر ذرا بیکے اور بیکے ہوتا ہے
ضروری فصل یہ بیان ان عوارض کے کہ مباح ہے سبب انکے افطار وہ دل میں ہر وقت اور عذر اگر اکر اکر لینے ضروری کرنی اور فعل اور دوم
پلانا اور بیوک اور پیاس اور بیت بڑا یا اور حیض و نفاس پس جائز ہے افطار اس عمار کے لیے کہ اگر روزہ رکھے تو روزہ ہو یا نہ ہو مرض کا یا دیگر کچھ
ہو نیک اسلئے کہ زیادتی مرض کی اور طول اسکا کبھی ہوتا ہے باعث ہلاکت کا پس واجب ہے اسے احتراز۔ اور مرض ایک چیز ہے کہ باعث ہونی ہے توجہ طبیعت
کی طرف فساد کے شروع ہوتی ہے اور اس باطن میں پھر ظاہر ہوتا ہے اور اسکا اوپر پس پیا ہے کہ ہو وہ مرض انکے دیکھنے کا یا نہ دیکھنے کا۔ اور کافر و مشرک کو
مرض ہو جب خوف ہو اسکی زیادتی یا دیگر کچھ ہو نیک تو جائز ہے اس میں افطار۔ اور لکھا ہے علما نے کہ نازی ہو سیکے جاتا ہو بغیر انکے میں لڑنیکا
کھارے رمضان کے مہینے میں اور خوف ہو صفت کا نہ افطار کرنے میں نہیں چلا کرانی کے اعتبار سے مسافر کو یا قیام اور اسی قیام کے لیے جو
علما نے اس شخص کے حق میں کہ اسکا دن باری کا ہے پس افطار کیا اول رمضان میں چلا آئے تھکے گمان اسکا کہ آج تب آویگی پس چھ کر دے گی
تو نہیں مضائقہ افطار کا اس کے لیے پھر اگر پناہ آویگی تو صبح تیرہ پر کہ نہیں آئیکا کفارہ۔ اور اسی طرح عورت چھل آئی گمان کر کر افطار کیا اور پھر
نہ آیا تو صبح تیرہ پر کہ کفارہ نہیں آئیکا صبر۔ اور فساد سے عالمگیری میں لکھا ہے کہ وہ ان صورتوں میں کفارہ ہوگا۔ اور اسی طرح بار بار لکھنا
آواز طبل کی تیسویں تاریخ اور گمان کرین کہ آج دن عید کا ہو اور پھر افطار کر ڈالیں پھر معلوم ہو کہ طبل کسلی و سبب بچا تھا تو نہیں کفارہ نہ پھر

اور

زبردستی سے مراد یہ کہ کوئی بچہ اگر کھنڈ میں کچھ دیکھ یا ڈرہونہ افکار کرنے میں مارا لے گا یا سب مانیگا۔ اور عارضی افکار حاصل کیے لیے اور دودھ چلی کے لیے اگر ڈر سے نقصان عقل سے یا ہلاک سے یا جاسری سے خواہ اپنے لفظی ذہن اور چیزوں کا باجیے پر اور دودھ والی خواہ مان بخواہ دایہ اور یہ تو کہا گیا کہ مراد دودھ والی سے دایہ ہی ہے یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث میں علم ہی دودھ والی الہی اللہ وضع من السافر الصوم وطر الصلوۃ ومن الہی اللہ الصوم اور یہ دیکھ کر کہ دودھ پلانا مان پر واجب ہو یا نہ ضرر صلیب کا یا بظن و غلس اور جائز ہے دودھ والی کے لیے بنیاد و اکا جیکہ دیکھ کے یہ بچہ کی جاری کو غارتہ کرگی اور خوف مجرب علی ہونہ افکار کے لیے وہی ہوتا ہے کہ یا تو ظن غالب ہو مگر یا سبب تجربہ کے یا طبیعت مان حاذق غیر ظاہر نفس کے کہ مگر کہ لگا غارتہ جائز ہے افکار اسکے لیے کہ ہوا سکو یا شمشید یا جھوک بہت کہ خوف ہوا لے گا یا نقصان عقل کا یا جائے رہنے بعض حواس کی۔ اور یہ سبب شفت سے یہ ظن نفس اپنے کے اس لیے کہ اگر ہوگا یا شفت میں ڈالنے نفس کے شلا دور یا سہا ہو مگر افکار کہ ڈالو لگا دہ لازم ہوگا اور عضو کما کہ کہ نہیں لزم آیتنا۔ اور بوجہ علی بن احمد حریف کرنے والے کے سے کہ جب طے وہ کہ اگر میں تغفل ہو لگا حریفین تو لائی ہوگا مرض کہ مباح ہوگا اسمعیل افکار اور یہ دودھ علی طرف حاصل کرنے لفظ کے آیا مباح ہو اسکو کھانا پیلے یا نہیں کیا یا نہیں پس کیا فیغفل انھوں نے اندیشہ نہ ہو مگر متناہرین لکھا ہے کہ جھوک ایسا خوف ہو تو اسکو چاہیے کہ آدھ دن کسب کرے اور آدھ دن اشتر کرے تا وہ حیثیت کی بھی حاصل ہوا اور روز بھی مباح سے نہ جاوے۔ اور جائز ہے افکار اس فاکہ سفر کرے پہا طلع ہونے کے اور اگر سفر کرے حالت رخو میں بعد طلع ہونے کے کہ تو نہیں مباح افکار کرنا لیکن اگر مباح ہو چاہے بعد اسکے تو درست ہے اور بہت قضا ہی آویگی نہ کفارہ خواہ غرض غیر یا ہی کے تو یہ خواہ یا ہو مگر۔ اور روز رکھنا سفا کو مستحب ہے اگر ضرر کرے اور یہ کہ ہے کہ یمن تمام رفیق اسکے افکار کیے ہوے اور نہ شتر کہ ہون خراج کرنے میں پس اگر ہون شتر کہ یا افکار کیے ہوئے تو افضل فطاری ہے واسطے موافقت جماعت کے۔ اور یمن جب ہی وصیت کرنی ساتھ قدیہ اس مرض کے کہ افکار کیا اس کے مرض سے نوال ہند کے خواہ غرض یا ہی کا ہو یا سفا کا یا اور غرض نہ کرے اور قضا کرے اس ہند کی کہ کفارہ ہو اگلی قضا ہو اگر قضا کرے تو لازم ہے اسکو وصیت کرنی بقدا قاضی کے سفر سے اور بقدا صحیح مرض سے اور بقدا نوال ہند کے اور یمن شرط ہے رخو میں ہر روز رکھنا لیکن مستحب ہے تاکہ یا طلع ہی دہرے اور خواہے اولیٰ لیے مستحب ہے یہ کہ نہ تاخیر کرے بعد نذر کے کہ تکبیرہ شمع میں رخو تیرہ قسم کے آئین میں انیس سات قسم کے رخو تو ہر روز رکھے جائے یمن ہینہ رمضان کے اور کفارہ ہند کے اور کفارہ یمن کے اور رمضان میں جو قصدا افکار کرے اسکے کفارہ کی اور نذر میں کی اور اعکاف واجب کی اور تہی قسم کے روز میں یا اختیار رکھتا ہے چاہے ہر روز رکھے اور چاہے مفرق فغل رخو اور قضا رمضان کچھ رخو اور رخو متعہ کے اور قدیہ حلی کے اور جزاء صلیب کے اور نذر طلع کے اور جائز ہے افکار کرنا شیخ فانی کو اور بڑھیا فانی کو اخیر فانی اسکو کہتے ہیں کہ عاجز ہوا داسے فی الحال اور زیادہ ہو ہر دن عجز اسکا بیان تک کہ نا امید ہو روز رکھنے سے سبب یہ چاہے کہ اور لازم ہے شیخ فانی کو اور بڑھیا فانی کو قدیہ اور یمن لازم اور غرض نوال کو سوا اسکے مگر جو کہ عاجز ہو نذر ہمیشہ سے نذر نہ کرے کہ یمن ہمیشہ روز رکھو لگا پھر عاجز ہوا اسے یا شتال حلیت کو تا نذر کرے اور قدیہ ہر روز کرے یہ کہ سبب ہر دن کہ او حاصل یعنی دو گیسو حلیت یا قیامت اگلی بشرط ہمیشہ عجز کے موت تک اور اگر ہون فانی ماسافر اور حلیت کے افکار کے تو لائی ہے یہ کہ نہ واجب ہوا سفر قدیہ مانند او کو ان اور اگر نہ قادر ہو قدیہ پر وہ کہ سفر فیہ لازم ہو تو استغفار کرے اللہ تعالیٰ سے اور جائز ہے قدیہ اور کفارہ یمن مباح میں کی یعنی دونوں وقت ہر دن پیلے مگر کہ کو کھلا کہ جیسے جائز ہے بخلاف صدقہ فطر کے مگر یہ اس میں تلیک مانند رکوع کے جانا چاہیے کہ جو صدقہ مشروع ہے ساتھ لفظ طحا کہ یا طحا کہ جائز ہے اسمیں تلیک اور ابابہ اور جو کہ مشروع ہے ساتھ لفظ آیتا کے اور ادراسے مشروع اسمیں تلیک اور یمن مباح میں فغل روز رکھنے والے کو تو رکھنا اسکے بلا عند اور جانا چاہیے کہ تو رکھنا روز کا اور نماز کعبہ مشروع کرنے کی مگر وہ ہی اور فغل روزہ مشروع سے اور جتنا ہو پس کی حلیت یمن تو ہے واجب فی ہر اس وقت کعبہ یا بوجہ یمن

تحقیق العبد کے احسان
اور آدمی کا روز
حاصلت اور دوزم
بجائے دلی سے دوزم
۱۲

انکے ذمہ یہ رہا اس واسطے کہ واجب ہو گا نماز کا بالغ اس وقت ہر کہ انکے کھانے کے بعد اور انکے اکل کے کھانے سے پہلے اور جب قدر ہو ادا کرے پس یہ
محتاج تھا اسکو نہایت اجازت دی کہ اب لو اپنے اہل کو کھلا کر بیٹھو رہو گا ادا کرنا اور نصیحتیں ہیں کہ حکم پہلے تھا پھر منع ہو ادا علم مع
الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبل کاهن وھو صائم و یقضم لیساً فیما
لہ اذ ابو داؤد روایت ہر عائشہ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بوسہ لیتے حضرت عائشہ کا اور ہوتے روزہ دار اور چوتے زبان اکی نفل کی الیہ
ف یہ حدیث منعیہ ہر کہ اکیا ہر تنہو کہ نفل غم کیسے روزہ ٹوٹ جاتا ہر کے نزدیک پس حضرت کے زبان چوستے کا یہ تقدیر محدث حدیث کے یہ جواب
دیا گیا ہر کہ حضرت زبان چوس کر تنہو کہ دیتے ہوئے نفلے سنوئے مع وعن ابن ہریرہ ان حبشۃ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن النبی یفر للصلوات فخص لہ اذاکہ اخر صلاکہ ففعل ذلک فی ما لا یزنی وخص لہ شیئہ فذاک الذی تھا کہ شاکہ روکا ابو داؤد
اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ تحقیق اکی تحقیق پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال مبارک کا واسطے روزہ دار کے اپنے بیچ بدن لگانا
اپنی عورت سے پس اجازت دی حضرت اسکو اور آیا حضرت کے پاس لکھا و پس پوچھا ائسنے حال مبارک کا پس منع کیا اسکو پس و تحقیق کہ اجازت
دی تھی اسکو وہ تھا بڑھا اور وہ شخص کہ نہ کیا تھا اسکو وہ تھا جو ان نفل کی یہ ابو داؤد نے و تبھا امن میں ہوتا ہر خوف جماع کر نیکا اسکو نہیں
اسطے اسکو اجازت دی اور جو ان کو و جماع کا ہوتا ہر اسکو منع فرمایا اور اختلاف کیا ہر اس میں کہ یہ نبی تحریری ہر یا تشریحی مع وعن ابن ہریرہ
انہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذمۃ الفی وھو صائم فلکس تلک فضاک وھو من الشفاک اعمک اقلیقض رواہ الترمذی
داؤد و ابن ماجہ و الداریمی و قال الترمذی ہذا حدیث غریبہ کا تقریر لکھ میں حدیث عیسوی بن یونس
و قال محمد بن یحییٰ انہ لم یخف ظا اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شخص کو غلبہ کرے تو اپنے آپ آج
اور وہ ہو روزہ سے پس نہیں اس پر قضا اور جو شخص قولا سے اپنے اوکلی وغیرہ خلق میں ڈال کر قضا کرے چاہے کہ قضا کرے نفل کی یہ ترمذی و ابو داؤد
و ابن ماجہ و دارمی نے اور کہ ترمذی نے یہ حدیث غریب ہر نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث عیسوی بن یونس سے اور کہ محمد بن یحییٰ نے جاری نے نہیں گمان کرتا
اس حدیث کو محفوظ اپنے منکر ہر قضا جو کہ تو اسے اقرار کیا انسان سے اپنے قولا سے اور روزہ یاد ہو تو قضا آتی ہر اور قبول کر لے تو قضا
نہیں اور یہ اعتبار بابین فصل ذکر کیا گیا ہر جو چاہے وہاں سے دیکھے مع وعن سعد بن ابی الحداد و ابن ہریرہ و ابن مسعود
انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فافکر قال فلفقت متواترات فی مسجد و مشق فقلت ان یا اللہ کاف عہدتی ان کسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فافکر قال صدق انا صیت لہ و صلو کا دعا ابو داؤد و الترمذی و دارمی اور روایت ہر سعد بن ماجہ سے یہ کہ
ابو داؤد نے حدیث کی لکھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افسار کیا کہما معدان نے پس ملائین تو باج و شوق کی سبب ہیں اور کہما میں کہ ابو داؤد
محبو حدیث کی ہر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افسار کیا کہما میں کہما ابو داؤد نے اور صحیح ڈالا تھا حضرت کے واسطے بانی منہ انکے کا نفل
یہ ابو داؤد و ترمذی و دارمی نے و اپنے نفل میں قضا تو کر روزہ توڑ ڈالا سبب کسی عذر لیے عذر بیماری کا تھا یا مضغ کا اور فند کی قید
لگا کر کہ حضرت اخیر عذر کے روزہ نہ توڑنے کا اسد تھا نہ فرمایا ہر ولا تملوا اعمالکم اپنے علموں کو باطل نہ کرو الو اور اخیر حدیث سے دلیل پکڑی ہر ابی
ابو حنیفہ اور کہمہ غیر تاکہ قوسے و وضو ٹوٹ جاتا ہر اور شافعی اور علماء کا قائل نہیں ہیں وضو ٹوٹنے کے قوسے اسکو منع و منکر نہ سے مراد وہی ہر ابی
اور دھو نا منہ کا و اسد علم مع وعن ابن ہریرہ عن عائشۃ قال کافیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کلا احصی یسولہ وھو صائم
رواہ الترمذی و داؤد و ابن ماجہ و روایت ہر عامر بن رجب سے کہ کہا دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر کہ نہیں گریہتا اسکو

اَكْثَرُ مِنْ اَلَّذِي كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَلَّمَنَا هَذَا سُبُوْحًا وَنُحَمِّدُكَ مَا لَمْ يَكُنْ لَكَ مِنْ اَجْلِ اَلْعَمَلِ رَافِعًا اَلْبَحْرَيْنِ
اور روایت پر ثابت بنانی سے کہ کہا پوچھے گئے الش بن مالک کہ تم مارو جانتے تھے سبکی کو واسطے رخصہ داکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی
کہ نہیں مگر شیعہ کی نقل کی یہ بخاری نے اپنے سنیکوں کو سبب بن کر وضع کر دیا جانتے تھے نہایت سے کہ تو کو توڑتی مریح، و غیرہ
تعلیقاً قَالَ كَانَ ابْنُ مَرْجَانٍ يَكْتُمُهُمْ وَهُوَ صَاحِبُ مَكَّةَ ثُمَّ كَرِهَ فَنَكَحَ يَحْيَى بْنَ اَلْكَسْبِ اور روایت ہے بخاری سے بطور تفسیر کے کہ کتا ہے ابن عمر سبکی کو
اور وہ بخاری سے پھر چھوڑ دی سبکی کو بخاری سے سبکی کو پھر اتنے رات کو ف اپنے احتیاطاً چھوڑ دی یا واسطے خون صفحہ اور یعنی حدیث بخاری
بغیر سند کے روایت کی ہو اسکو تفسیر کہتے ہیں اور صفحہ کو چاہیے تھا کہ اول کتاب عن ابن عمر الخ پھر کتاب روا البخاری تعلیقاً عن وعن عطاء قال لا
مَحْمُودٌ ثُمَّ اَنْشَأَ مَا فِي فِتْنَةِ اَلْمَاوِيَّاتِ يَضْرِبُ اَنْ يَزِيْرَ حُرَيْثَةَ مَا يَجُوزُ فِيْنَهُ وَلَا يَعْظُمُ الْعِلَاقُ اَنْ اُذْكَرَ دُرَيْثُ الْعِلَاقِ
لَا اَقُوْلُ بَلَّ يَقُوْلُ فَاَنْتَ يَنْوِيْ عِنْدَهُ دَاةُ الْبَحَارِ رَیْ فِيْ رَحْمَةِ سَيِّدِنَا اور روایت ہے عطاء سے کہ کہا اگر کھلی کہ روزہ دار پھر قال
پانی کو کہ اسکا تھیں ہونے بالکل حلال ہے عین مزرہ کر لیا اسکو یہ کہ نکل کر نہ پانی نہ چھڑکے باقی جو تھہر اسکا تھیں اور نہ چاہے مسلکی پس اگر
نکل گیا تھو کہ مسلکی کا نہیں کتاب میں کہ افطار کیا و لیکن منع کیا جاتا ہے اسے نقل کی یہ بخاری نے اپنے ترجمہ ہائیک وقت لفظ لفظ باقی میں حرف
موصولہ ہوا و عطف ہوا اسکا لفظ رقیقہ پر اپنے مزرہ میں کرنا کہ نکلے بعد کی کر نیلے تھو کہ اور جو کچھ کہ باقی رتبہ تراوت پانی کی اسلئے کہ حاضر اس سے
غیر ممکن ہو اور مسلکی نے اپنے آدمی و امتوں کی تقویت کے لیے مزرہ میں رکھتے تھے لیجالت یہ کہ عین اسکا چبانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا چبانے ہو
تھو کہ جو مزرہ میں جمع ہوا اسکا نکلنے سے روزہ جاتا نہیں اسلئے کہ وہ مزرہ میں سمٹ جاتی ہے اس کے کچھ جاتا نہیں ہونا کہ حلق میں اور جاباے اور روزہ
توڑ دے و لیکن مزرہ میں احتیاطاً پس نبی اس میں ہنسی ہوا اسلئے ہمارے علمائے کہا ہو کہ مزرہ میں پانی کسی چیز کا مسلکی ہو یا اور کچھ ہو کہ اسکا
نکلنا وغیرہ چاہا کہ دنیا جائز ہے ضرورت کے لیے اور یہ مسلکی وغیرہ کے چاہا کہ اگر بہت اسی صورت میں ہے کہ یقین ہوا اسکا اور نیکیا حلق میں
اور اگر یقین ہو کہ اس میں سے کچھ حلق میں اور کیا ہو تو روزہ لوٹ جاوے گا اور اگر درزی ایک و غیرہ نہ ہو اسکا سے صاف کرے اور تھو کہ ہوتا ہو
مانند رنگ ٹورے کے اور پھر نکل جائے تو فاسد ہو جاتا ہے روزہ اسکا اور نہیں تو نہیں فاسد ہو جاتا ہے انتہی اس میں اشارہ ہوا اسلئے کہ اعتدال غلبہ
و اسد اعلم باب موسم المسافر باب یوم بیان روزہ مسافر کے ف اپنے مسافر کو روزہ رکھنا جائز ہے یا نہیں اور
افضل کیا ہے ان دونوں میں باب الفصل الاول فصل پہلی عن عائشة قالت ان حنظل بن عکرم واکسبک
قال انی سئل عنک علیہ وسلم اَصُوْمُ فِی السَّحْرِ وَكَانَ لَيْلُ النَّصِيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُومْ اِنْ شِئْتَ فَافْطِنْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت ہے عائشہ سے کہ کہا متحقق عمرو بن عمر واسطے کہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیا روزہ رکھوں میں سفر میں اور تھا حنظل
روزہ رکھنے والا پس فرمایا حضرت اگر چاہے تو پس روزہ رکھو اور اگر چاہے تو لیجالت یہ کہ بخاری اور مسلم نے ف کیا روزہ رکھوں
سفر میں اپنے رمضان میں اگر سفر کروں تو روزہ رکھوں یا نہ رکھوں اپنے کیا حکم ہے اسکا گناہ ہے یا ثواب اور اتفاق رکھتے ہیں اکثر علماء اس پر کہ
افطار اور روزہ رکھنا دونوں جائز ہیں سفر میں خواہ سفر راحت کا ہو یا ایذا کا لیکن اگر کچھ اسکو تکلیف نہیں ہوتی ہے تو رکھنا روزہ کا بہتر
اور اگر اسکو مشقت اور ایذا ہوتی ہے تو افطار روزہ کا بہتر ہے اور سفر طاعات اور سفر راحت اور سفر معصیت برابر ہیں حج افطار کے نزدیک
سفر امام اعظم کے اور نزدیک امام شافعی کے سفر معصیت میں افطار کرنا روزہ رمضان کا جائز نہیں ہوا و مولانا وعن ابن سعید
الْحَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ عَشْرَةٌ مَصْنُوعٌ مِنْ شَعِيرٍ مَصْنُوعٌ مِنْ شَعِيرٍ مَصْنُوعٌ مِنْ شَعِيرٍ

صَامَ وَمِمَّا مَنِ اخْتَصَرَ قُلْتُ لَيْسَ بِصَرٍّ عَلَيَّ لَفْظُ رُكْعَةٍ الْمَطْفُوعِ عَلَى الصَّائِمِ رُكْعَةٌ مُبْتَدِئَةً أَوْ رَوَيْتُ بِرَأْسِ سَبْعِينَ صَدْرِي عَنْ كَمَا جَاءَ دُونَ ذَلِكَ
 ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے سولہویں رمضان کو حضور نے ہم میں سے روزہ رکھا یعنی قیوں نے اور حضور نے ہم میں سے ایک کو رکھا یعنی معنیوں نے یا
 امیروں کے خادموں نے پس میں نے یہ روایت رکھ کر رکھنے والے پر یعنی اس لیے کہ میں نے اسے سخت پہاڑ پر رکھا کرنا والے نے روزہ دار پر اس لیے کہ میں نے
 اسے غنیمت پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَرَأَ فِي سَبْعِينَ حُرَّائِمْ وَرَجُلًا فَكَذَّ طَلِيلٌ عَلَيْهِ**
حَقًّا مَا هَذَا قَالُوا أَصَابَكُمْ فَقَالَ لَيْسَ مَعِيَ إِلَّا الْقَوْمُ فِي السَّفَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سفر میں پس یہ کیا صحیح اور ایک شخص کو دیکھا کہ سایا گیا تھا اس پر یعنی وہ جو کچھ بچاؤ کے لیے پس فرمایا کیا یہ ہے کہ انھوں نے کہ یہ روزہ دار ہے پس
 بیسٹیک کے گڑھے اور پس فرمایا تین نیکی روزہ رکھنا سفر میں اقل کی پہنچاری و مسلم نے **فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سَفَرٍ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِي سَفَرٍ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِي سَفَرٍ**
 روزہ رکھنا خوب نین افطاری افضل ہے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَبَدَأَ الصَّائِمَ وَمِمَّا لَفْظُ**
فَاتَرْنَا مَازِلًا فِي يَوْمٍ حَرٍّ فَسَقَطَ الصَّوْمُ مَوْنٌ وَقَامَ الْمَطْفُوعُ فَفَضَّرُوا الْأَبْيَةَ وَسَقَطَ إِلَيْكَ كَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ لَفْظُ فَضَّرُوا مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس
 یعنی ہم میں سے روزہ دار تھے اور بعض ہم میں سے افطار کرنے والے پس اس وقت ہم ایک منزل میں حج دن گرمی کے پس گڑھے روزہ دار یعنی بیسٹیک
 لائق کا روایت کرے ابو کثر سے رہے افطار کرنے والے یعنی خدمت میں منقول ہے او گھڑے کی خیمے اور پلایا پانی او ٹٹوں کو پس فرمایا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ لگے افطار کرنے والے آج کے دن تو اقل کی بخاری اور مسلم نے **فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سَفَرٍ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِي سَفَرٍ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِي سَفَرٍ**
 وقت میں بہر تھا اور لفظ اليوم میں اشارہ ہے اس پر کہ فضیلت افطار کی بیسٹیک نگاری روزہ داروں کے تھی نہ مطلق اور میں دلیل سہی ہے کہ
 خدمت صالحوں کی اقل ہے تو اقل ہے نہ کو الشیخ فی العوارف مع **وَعَنْ ابْنِ عِيَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى يَلْعَ عَسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَحَرَّقَهُ إِلَى يَدِهِ وَلَمَّا رَأَى النَّاسُ مَا فَعَلَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَلِكَ
فِي عَشْرَةِ صَفَاتٍ فَكَانَ ابْنُ عِيَّاسٍ يَقُولُ فَكَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْطَرَ تَمَنَّ سَاءَ صَامَ وَمِمَّا سَاءَ أَفْطَرَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَرَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 کے کے یعنی جس سال میں کہ فتح ہوا پس روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے عسفان تک نام پر ایک جگہ کا و منزل ہے کہ سے پھر شکوایا پانی پھر اٹھایا اسکو
 ہاتھ میں یعنی ہاتھ میں لیکر بہت اونچا کیا اسکو تاکہ دیکھیں اسکو لوگ پھر افطار کیا یہاں تک کہ آئے مکہ میں اور یہ سفر تھا رمضان میں پس تھے
 ابن عباس کہتے کہ تحقیق روزہ رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور افطار بھی کیا پس جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے نقل کی یہ
 بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں جابر سے یہ کہ حضرت نبی بانی حجی عمر کے **فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سَفَرٍ أَوْ لَمْ يَكُنْ فِي سَفَرٍ**
 اختیار کریں ثابت حضرت کی **وَعَنْ أَنَسٍ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَحَرَّقَهُ إِلَى يَدِهِ**
وَلَمَّا رَأَى النَّاسُ مَا فَعَلَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي عَشْرَةِ صَفَاتٍ فَكَانَ ابْنُ عِيَّاسٍ يَقُولُ فَكَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَخْطَرَ تَمَنَّ سَاءَ صَامَ وَمِمَّا سَاءَ أَفْطَرَ اور روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے موقوف کر دی مسافر
 آدمی نماز اور عبادت کیا روزہ مسافر سے اور دو روزہ چلانے والی سے اور حمل والی سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی و نسائی و ابن ماجہ نے موقوف کر دی
 مسافر سے مسافر پر آدمی نماز فرض کی گئی کہ چار رکعت کی دو پڑھے اور دو کی فضا تین پڑھ کر یہ کہ پہلے چار تھیں پھر دو ہو گئیں اور عبادت کیا روزہ

یعنی واجب نہیں حالت سفر میں روزہ رکھنا لیکن جب تیمم ہو تو قنعا واجب ہوا سب اور دودھ پلانے والی اور جالو کو بھی روزہ معاف ہوا رمضان کے ہر ایک روزے کو
اور بعد دفع عذر کے قنعا لازم ہوا روزہ نہیں بلکہ نہ روکنا و امام شافعی اور امام کے نزدیک واجب ہوا پھر فریسی مدح و عین سکتہ بن الحنفی
قال قال رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم من كان له حمل له ناء وعلی الشیخ فلیصوم رمضان حیث اذکر کہ روایہ ابو داؤد اور روایت ہوا
سلمہ بن مجشع سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہر واسطہ اسکے سواری کہ سوچا ہو منزل کو حالت سیری اچھا آسانی میں لیجئے
اچھی حالت میں سفر کرنا پڑ جائے کہ روزہ رکھے رمضان کا جو ان آجہا و رمضان انکو نفل کی بنا ہو یا کوئی عذر حکم استیجاب و فضیلت کے لیے ہوا
والا جائز ہر سب علیہ و نہ روکنا فکر کرنا سفر میں اگرچہ سخت نہ ہو یا یہ حدیث منیف بھی ہر مدح و **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن جابر ان رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم خرج عام الفجر الفکة وامنات فصام حتى یاتہ کرم الغیم فصام الناس ثم
دعا لبقاح من مایہ فصرعہم حتی نظر الناس الیہ ختم شرب فیقول لہ بعد ذلک ان بعض الناس قد صام فقال واما انما
او لیکن انصاء نداء مسلک اور روایت ہر جابج سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شریف نے چار سال نفع مکہ کے میں طرف کے رمضان میں ہر روزہ
رکھا بیان تک کہ ہر پچھرا الفجر تک میں روزہ رکھا آدمیوں پچھرا گیا حضرت علیؓ پیا لہ بانی کا سچا ٹھکانا انکو میان تک کہ رکھا لوگوں طرف کے پچھرا بانی
پس کہا گیا واسطہ سفر تک بعد اسکے کہ متفق ہے آدمیوں روزہ رکھا لیجئے روزہ سے رہے انکار کیا پس فرمایا میں نے کہ گناہ میں نے کہ گناہ نفل کی
یہ مسلم نے و کرا الفجر نام ایک جگہ کہ ہر درمیان کے اور مدینہ کے قریب عثمان کے اور لفظ اولیٰ لکھا مگر فرمایا زیادتی جس کے لیے اسلیے حضرت
نے یہ فعل اسلیے کیا تھا کہ لوگ دیکھ کر سوچیں انکی کریں حج قبول کرنے حضرت اللہ تعالیٰ کے پس خجوان نے کہ روزہ رکھا مخالفت کی فعل قبول
صلی اللہ علیہ وسلم اور قبول نہ کی حضرت اللہ تعالیٰ کی نہ اسلیے حضرت نے غماہ کر اسلیے فرمایا کہ روزہ رکھنا حرام ہر سفر میں مدح و عین عقبہ اللہ
و عین قال قال رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم من صام ثم امنات فصام فی السفر کان قاطر فی الحضر واداء ان ما حجة
اور روایت ہر عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے والا رمضان کا سفر میں مانند افطار کرنے والے کے ہوا
حضر میں لیجئے گھر میں نفل کی بیان ماحول و اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا سفر میں بڑا گناہ ہر مہیا افطار کرنا گھر میں لیکن یہ حدیث
اکثریوں کے نزدیک منسوخ ہوا معمول ہوا حالت ہر کہ آدمی کو مقرر ہوتا ہوا روزہ سے سفر میں اور نفل ہلاک کا ہو مولانا من الشرح و عین
حمداً یزید و کما سبلی انہ قال یا رسول اللہ ﷺ انی اشد فی حق علی الصیام و السفر فیکل علی جناح قال من رخصه
من اللہ عز وجل کما حدیثنا انک و من احب ان یصوم قال جناح علیہ روایہ و اہ وسلم اور روایت ہوا
منہ بن عمرو اسلمی سے کہ اچھے کہا یا رسول اللہ میں باتا ہوں اپنے میں تو روزہ رکھنے کی سفر میں پس کیا ہر مجھ گناہ لیجئے روزہ رکھنے میں یا
افطار کرنے میں فرمایا لیجئے افطار کرنا حضرت ہر اللہ عز وجل کی طرف سے پس جیسے کہ لیجئے دست پس اچھا کیا اور جو شخص چاہے رکھنا پس میں گناہ
اسپر نفل کی یہ مسلم نے و اس میں اشاء ہوا اس پر کہ افطار اولیے ہر مدح و **باب القصص** باب پچھرا بیان رمضان روزہ کے
من لیجئے حکم اور آداب قنعا کے اور ظاہر ہے ہر کہ مراد قنعا روزہ رمضان کی ہر روزہ رمضان کا روزہ جو افطار کر دالے اچھے تین حکم میں
اگر قبول کر افطار کرے نہ قنعا ہو اور نہ کفارہ اور اگر قنعا ہو بغیر عذر کے کفارہ ہوا اگر عذر ہو مانند سفر اور مرض وغیرہ کے اس میں
قنعا ہر مدح و **الفصل الاول** فصل پہلی عن عائشة قالت کان یکرہ ان یکل الصائم من رمضان کما استنبیہم
ان فیہ فی شیان قال یحییٰ ابن سعید عن ابی اشعث عن النبی ﷺ علیہ وسلم ان ابی النبی ﷺ علیہ وسلم استسقی علیہ

روایت ہے عائشہؓ کہ جو تہہ پھر پھر رمضان کے پس نہ طاقت رکھتی تھی قضا کر لینی مگر شعبان میں کہا جیے بیٹے سید کے لئے کہ منع کرنا عائشہؓ کو اپنے قضا سے مشغول ہونا خدمت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں یا کما مشغول ہونا ساتھ خدمت بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و فی حضرت عائشہؓ کے ذمے جو قضا روزے رمضان کے ہوتے سبب عذر حیض کے تو انکے رکھنے کی فرصت نہ ملتی سو اسے شعبان کے اسلئے کہ او روزہ میں متعدد صحیح تھیں حضرت کی خدمت بابرکت میں کہ جب صحبت کے لیے بلاوین حاضر ہوں اور شعبان میں اکثر حضرتؓ سے ہوتے تھے پس یہ فرصت پائین اور روزہ قضا کر تین ہج وعین ابن ہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل للبمراؤ ان تصوم معہ وجہا شامہ لا الا بآذینہ ولا تاؤذینہ بیکتہم الا باذینہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نین درست عورت کو روزہ رکھنا افضل اس حالت میں کہ خاوند اسکا موجود ہو مگر ساتھ حکم اسلئے کہ او روزہ اذن دے سکے اپنے گھر میں آئیگا بدون ہر واکگی اپنے خاوند کے نقل کی یہ مسلم نے و فی حضرت عائشہؓ سے کہ عورت کا خاوند موجود ہوا اسلئے کہ باس اسکو نقل روزہ رکھنا درست نہیں یعنی خاوند کے اذن کے خواہ اذن مراۃ ہو خواہ دلالت اسلئے کہ تکلیف ہوگی اسکو صحبت کر لینی طرف سے اور حدیث سے مطلق روزہ رکھنا منع معلوم ہوتا ہے پس یہ صحبت ہر شافعیہ پر کہ انھوں نے سہتہا کیا ہے عرف اور عائشہؓ سے کہ روزوں کو اور نین درست عورت کو کہ اذن دے سکے گھر میں آئیگا بغیر اذن خاوند کے آنے والا خواہ قرابتی ہو یا اجنبی حتی کہ عورت کو بھی بغیر اذن خاوند کے اذن دے سکے بیچ حکم ان کے ہر علم منا اسلئے کہ اپنے زبان اذن نہ دیا مگر جانتی ہے یہ کہ راضی ہوگا خاوند اسلئے کہ آنے سے تو بھی اجازت دے آئیگی کہ اذن اللہ ہو ع وعین معاذۃ الحدویۃ انھا قالک یعا کوشۃ ما بال الحارثی نقضی الصوم ولا نقضی الصلۃ قالک عائشہؓ کانت یصیبنا ذلک فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلۃ رواہ مسلم اور روایت ہے معاذہ حدیث سے یہ کہ کہا اپنے حضرت عائشہؓ سے کہ کیا حال ہے عورت حالانکہ قضا کر تی ہے روزہ اور نین قضا کر تی نماز فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ہوتی ہیں ہم جھکر حضرت کے زمانے میں پس حکم کجائی تھیں ہم ساتھ قضا کر کے اور حکم کجائی تھیں ہم ساتھ قضا نماز کے نقل کی یہ مسلم نے و فی حضرت عائشہؓ سے کہ جو حکم فرمایا اسکی علت پوچھنے کی حاجت نہیں جو فرمایا کرنا چاہیے اگرچہ ممکن تھا کہ کہتیں حضرت عائشہؓ کہ قضا نماز میں حج پر کہ بہت ہیں اسلئے قضا اسکی نہیں اور روزہ کہ میں کہ سال بھر میں ایک ہی بار آتے ہیں انکی قضا میں اتنا حج نہیں اسلئے قضا انکی مقرر ہوئی ہے پس یہ علت ہو سکتی تھی لیکن حضرت عائشہؓ نے جواب مذکور دیکر راہ گفتگو کی تہذیب اسلئے کہ شاید وہ کہتی کہ محکوم حج و مشقت نہیں ہج وعین عائشہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات دھلکیر صوم صام عنہ ذلکیر من متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اس پر ہر روزہ روزہ رکھے یعنی فدیہ دے اسکی طرف سے وارث اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و فی اختلاف کیا ہے علمائے اس شخص حق میں کہ مر جاوے اور اسلئے ذمہ روزے واجب ہوں پس مہر علماء کہ انھیں میں امام مالک اور ابو حنیفہ و شافعی رحمہین گئے ہیں طرف اسلئے کہ نہ روزہ رکھے اسکی طرف سے کوئی اور تاویل اس حدیث کی یہ کی ہو کہ فدیہ دیوے بدلے ہر روزہ کے وارث اسکا ایک فقیر کو اور بیان فدیہ کا آگے ہوگا پس یہ نیز کہ روزہ رکھے کے ہے ہر چنانچہ اگلی حدیث سے یہ توجیہ معلوم ہوتی ہے اور روزہ رکھنے میت کی طرف سے منع اسلئے کرتے ہیں کہ ایک حدیث میں ہے منع آیا ہر چنانچہ اخیر باب میں و حدیث موجود ہے اور امام احمد نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے کہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا مہر مارے نزدیک اگر وصیت کوے میت کو تو لازم ہوتا ہے وارث پر لکنا فدیہ مذکور کا جبکہ نقل سے ثنائی مال میں سے پس اگر زیادہ ہوتا ثنائی سے تو نین واجب وارث پر جب تک کہ

زیادہ ہو پس اگر نکاح ہو گا احسان کرنے والا میت پر اور حکم کیا جاوے گا ساتھ جائز ہونے اس کے اور یہ سب سبب ہے کہ قوت ہو جس سے عید نکاح
 قضا اس کی کے اور صبح فوت ہو کچھ رمضان میں سے پہلے ممکن ہونے قضا کے پس نہیں لازم تارک اس کا اور نہ گناہ ہر شجر اجماع پر عالمہ کا اس پر
 مگر طائوس اور فتاوہ نے واجب کیا ہر تارک ساتھ روزہ یا فدیہ کے اگرچہ جابوے پہلے ممکن ہونے قضا کے اور امام شافعی کے نزدیک وصیت کوے یا اگر
 دیا جاوے کل مال سے **بَابُ الْفَضْلِ الثَّانِي** فصل دوسری عن نافع بن ابی حمزہ عن النبی: صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَن
 مَاتَ وَ عَلَیْہِ صِیَامٌ شَہْرٌ مَقْضًیٌّ فَلَمْ یَطْعَمْ عَشْرَ مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مِسْکِیْنًا دَوَاهُ الدَّرْمِیْنِ وَقَالَ الرَّعِیْضُ
 اَنْدَ مَوْجُودًا عَلٰی ابْنِ حَمْرٍ رَوٰیثَ ہِیْ نَافِعٍ سَے کہ نقل کی ابن عمر سے اچھے نقل کی بنی علی المدعلیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مرے اور اس پر ہون
 روزہ میں رمضان کے پہلے چاہے کہ کھلایا جاوے اس کی طرف سے بدلے ہر روز کے ایک مسکین نقل کی یہ ترجمہ نے اور کہا صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے
 ابن عمر پر یعنی قول ابن عمر کا ہر طرف بدلے ہر روز کے مسکین یعنی دو دوسیر گھوٹوں دس سراسم یا چار چار سیر جو یا قیمت اٹکی اور اسی قدر
 دیا جاوے بدلے ہر نماز کے اور یہ حدیث دلیل جمہور کی ہے اور غالب ہے کہ یہ حدیث ناخ حدیث اول کی ہے یا اول تاویل کی گئی ہے ساتھ
 اس کے جیسا کہ لکھا گیا اور یہ موقوف ہے حکم مرفوع ہے ہر اس لیے کہ ماتدائسے نہیں کہا جاتا اپنی حقیقت سے **بَابُ الْفَضْلِ الثَّالِثِ**
 فصل تیسری عن مالک بن انس عن ابی عمر کان یسألُ اهلَ یصومُ احَدًا عَنْ اَحَدٍ اَوْ یَقْبِلُ اسَدًا عَنْ اَحَدٍ فِیَقُولُ لَا یَصُومُ
 اَحَدًا عَنْ اَحَدٍ لَا یَقْبِلُ اسَدًا عَنْ اَحَدٍ مَرَّ لَوْ لَوْ لَوْ لَوْ اور روایت ہر مالک سے کہ چونچا اٹھو یہ کہ ابن عمر سے جو صحیح ہے کہ لکھا روزہ رکھے کوئی کسی طرف
 سے یا نماز پڑھے کوئی کسی طرف سے پس کہنے کہ نہ روزہ رکھے کوئی کسی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کسی طرف سے نقل کی یہ موطا میں
 ف ہی مذہب ہے امام شافعی اور شافعیہ کا نماز روزہ کسی کی طرف سے کہنا کہ وہ بری الذمہ ہو جاوے دست نہیں لیکن حنفیہ کے نزدیک
 یہ جائز ہے کہ آدمی جسے ثواب عمل اپنے کا کسی خواہ نماز ہو یا اور کچھ اور مذہب امام احمد کا اور بغداد **بَابُ صِیَامِ التَّطَوُّعِ**
 باب چہ بیچ بیان روزے نقل کے **الفصل الاول** فصل پہلی عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 وَ سَلَّمَ یَصُومُ حَتّٰی یَقُولَ لَا یَقْبِلُ وَ یَقْبِلُ حَتّٰی یَقُولَ لَا یَصُومُ وَ مَا دَانَتْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ یَسْکُلَ
 صِیَامٌ شَہْرًا فَطَ الْاَثَرُ مَقْضًیٌّ وَ مَا دَانَتْہِ فِی شَہْرِ الْکَثْرِ مِنْہُ صِیَامًا فِی شَعْبَانَ وَ فِی رَوَایَہِ قَالَتْ کَانَ یَصُومُ
 شَعْبَانَ کُلَّہُ کَانَ یَصُومُ شَعْبَانَ الْاَقَلِ لَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ رَوٰیثَ ہِیْ عَائِشَہُ سے کہ ماتھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے
 بیان تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرتے اور افطار کرتے بیان تک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھیں گے اور نہیں دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
 کہ پورے کیے ہوں روزے تمام میں کبھی مگر رمضان میں اور نہیں دیکھا میں حضرت کو کسی مہینہ میں کہ بہت روزے رکھتے ہوں یا نہایت شعبان
 کے یعنی شعبان میں اتنے روزے رکھتے کہ اور مہینہ میں اتنے رکھتے سوا رمضان کے اور ایک روایت میں ہے کہ کما عائشہ نے کہ تھے حضرت
 روزے رکھتے تمام شعبان میں تھے روزے رکھتے شعبان میں مگر کہہ لینے کہ نہ کہتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سے ابتدای حدیث کے
 یہ ہیں کہ عادت شریف حضرت کی روزہ نقل میں یہ بھی کہ ہمیشہ رکھیں کبھی کہنے دنوں متصل روزے رکھتے حتی کہ لوگ مان کرتے اور کہتے
 کہ افطار نہیں کرتے اور کبھی اتنا افطار کرنے کہ گمان کرتے کہ روزے رکھنے ہی کے نہیں اور جب اخیر یعنی لفظ کان و دوسرے سے بیان
 جملہ اول کا ہے کہ تمام سے مراد یہ ہے کہ اکثر شعبان میں رکھتے تھے اور بعضوں نے کہا جو کہ مراد یہ ہے کہ اکثر شعبان روزہ رکھتے تمام شعبان میں
 ایک سال اور اکثر شعبان دوسرے سال **بَابُ دَعْوِیِّ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَہُ اَحْکَانَ الشَّیْءِ**

مستحب ہو گیا ہے جبکہ ہوا دسواں سال حرجی عرض کیا تھا بنے جو کہ مذکور ہوا اسکے جواب میں حضرت نے فرمایا اگر زندہ رہا میں سالانہ تک تو نین کو رکھو گا
یعنی فقط نونین میں کو با نونین کو ساتھ دسویں کے پس ہوگی مخالفت فی الجملہ اور اول مظاہر تری پھر تری رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سالانہ تک
بلکہ وفات پائی بارونین بیع الاول کو پس ہوا نونین کا روزہ بھی سنت اسلئے کہ انا وہ کیا حضرت نے رجب کا اگرچہ رکھا نہیں اور کہا ابن ہاشم نکلتے مستحب
روزہ عاشورہ کے دن کا اور تہہ ہر روزہ رکھنا اکیدن بعد اسکے یا بعد اسکے پس اگر نرسے دسویں کو رکھے کر وہ ہر سببیت بہت کے ساتھ ہونے کے انتہی
ع و عَنِ امِّ الْفَضْلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهَا سَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ هَلْ يَوْمٌ عَزَمَ فِيهِ صِيَامُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ
حَدَّثَهُمْ وَكَأَنَّ بَعْضَهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ فَادَّعَتْ إِلَيْهَا بِتَدَجِرِ اللَّبَنِ وَهِيَ وَاقِفَةٌ عَلَى بَعْضَةٍ تَعْرِفُهَا فَخَرَّبَهُ مُتَعَقِّقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہوا مفضل بی بی حارث کی سے یہ کہ کئے شخص بھیگے اسکے پاس ن عرفہ کے سچ روزہ رکھنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضوں نے
کہ حضرت روزہ سے ہیں اور کہا بعضوں نے کہ نہیں رکھو پس بھیجا میں نے طرف حضرت کے پیالہ دودھ کا اور وہ کھڑے تھے اپنے اونٹ پر چر
میدان عرفہ کے پس بی لیا اس دودھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وف ام الفضل بی بی حضرت عباس کی تھیں اور بھی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ رکھنا عرفہ کے دن حج کرنے والے کو سنت نہیں اور غیر حج کرنے والے کو سنت ہر مہر و عُنْ
عَاشِرَةَ قَالَتْ مَا زِلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہوا عائشہ سے کہ کہا نہیں
دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ سے حج دی کے نقل کی یہ مسلم نے وف مراد ہی سے ہیں اول البقرہ کے ہیں اور ایک روایت
میں آیا ہے کہ روزہ رکھنا ہر روزان دس دنوں میں اپنے سوائے دسویں نونین تک نواب ہر برابر روزہ رکھنے پس کے اور قیام کرنا شیشین
اسی وہی کے برابر ہر قیام شب قد کے ہیں اور حضرت عائشہ کی اس حدیث سے یہ کہ حضرت عائشہ نے اپنے علم کی نفی کی کہ میں نے نہیں دیکھا نہ رکھنا
حضرت عائشہ کا دلیل نہیں اس پر کہ حضرت نے نہ رکھا ہوا اور یا یہ احتمال ہو کہ حضرت نے نواب روزہ رکھے ان دنوں کا فرمایا اوصاف کو اتفاقاً ہر روزہ رکھا
نہیں ہوا رسولنا من المرقاة و عَنْ ابْنِ قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَتَيْتُ خَلِيَّةَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ فَخَصَّ بِسُؤَالِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَتْ لَا أَيْ خَمْرُ غَضَبِهِ قَالَ رَجُلٌ لَنَا بِاللَّهِ لَوْ رَأَى بَاؤُكَ لَسَلَّمَ دِيْنًا وَفُجِدَ بَيْنًا وَنَعُوْا بِاللَّهِ مِنْ
غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ سُبُلِهِ فَجَعَلَ خَمْرٌ مَرْدَةً ذَهْلًا الْكَلَامُ حَتَّى تَنْكَرَ غَضَبُهُ فَقَالَ خَمْرٌ مَا دُسُّوا لَكَ كَيْفَ تَصُومُ الْفَرَسُ لَكَ
قَالَ لَأَصَامُ وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَا يَفْطِرُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيَفْطِرُ يَوْمًا قَالَ لَا يَطْفِرُ لَكَ أَحَدٌ قَالَ كَيْفَ
مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمٌ ذَاوَدَ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيَفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ ذَاوَدَ لِي حَلُوفُ
ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْتَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَرْمَضَانِ إِلَى مَرْمَضَانِ فَبَدَأَ صِيَامَ الدَّهْرِ كُلِّهِ صِيَامٌ يَوْمٍ
عَرَفَةَ أَخْبَيْبَ عَلَى اللَّهِ أَنْ يَكْفُرَ السَّيِّئَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامٌ يَوْمٍ عَاشُورَةَ لَعَلَّكَ تَكْتَسِبُ لَكَ اللَّهُ تَعَالَى ثَلَاثَ لَشْتِ
الشَّيْءِ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہوا فی قتادہ سے یہ کہ ایک شخص آیا حضرت کے پاس پس کہا اس طرح روزہ رکھتے ہو تم پس نے ہوا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسکے سے ہیں جبکہ دیکھا حضرت عمر نے غصہ حضرت کا کہا راضی ہوئے ہم ساتھ امہد کے رب ہونے پر اور ساتھ
اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ امہد کے غصہ امہد کے سے اور غصہ رسول اسکے
سے پھر غم و غم کیا حضرت عمر نے کہ بار بار کہتے تھے یہ کلام بیان تک کہ تمہارے گناہ حضرت کا سچے کہ حضرت عمر نے یا رسول اللہ کیا حال ہے
اس شخص کا کہ بخیر رکھے ہمیشہ فرمایا نہ روزہ رکھا اسے اور نہ افطار کیا یا کما نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا اپنے راوی کو شک ہوا

کہ وہ لفظ بھی یا یہ کہا حضرت عثمانؓ کیا حال ہو اس شخص کا کہ روزہ رکھے دو دن اور افطار کرے اکیس دن فرمایا کوئی طاقت رکھتا ہو اسکی گناہ غفر
کیا حال ہو اسکا کہ روزہ رکھے ایک دن اور افطار کرے ایک دن فرمایا یہ روزہ حضرت داؤد کا کیا حال ہو اسکا کہ روزہ رکھے
ایک دن اور افطار کرے دو دن فرمایا کہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ طاقت دیا جاؤں میں اسکی بھج فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم نے کتنے روزے ہر مہینے میں اور رمضان تارمضان بپس یہ میں روزے ہمیشہ کے لیے ثواب انکا ایسا ہوتا ہے جیسے ہمیشہ
روزے رکھنے کا روزہ دن عرفہ کا یعنی غیر حج کرنے والے کو امید رکھتا ہوں خدا سے یہ کہ چھاڑ دے گناہ اس سال کے کہ پہلے اس سے ہو
اور گناہ اس سال کے کہ پہچے اس سے ہو یعنی بچا دے گناہ کرنے سے اس میں یا اگر واقع ہوں گناہ اس میں نہجے جاؤں اور روزہ رکھتا دن
عاشورے کا امید رکھتا ہوں اللہ سے یہ کہ چھاڑ دے گناہ دس روز کے پہلے اس سے ہو فضل کی یہ مسلم نے فت غصے ہوئے یعنی نشان
غصے کی معلوم ہوئی چہرہ مبارک پر سبب غصہ کا یہ تھا کہ اسکو چاہیے تھا کہ سوال کرتا حال اپنے سے کہ میں کیونکر روزہ رکھوں ناجو
دیتے حضرت جو کچھ کہ موافق حال اس کے ہوتا نہ کیا حال حضرت کے سے سوال کرے اس لیے کہ حضرت کے افعال میں سچ قلت و کثرت کے اسرار
اور مصالح سمجھ کر ہر کسی کے افعال میں ویسے نہیں ہو سکتے اور حضرت بہت روزہ نہ رکھتے تھے اس لیے کہ مشغول رہتے تھے مصالح مسلمین کے میں
اور حقوق بی بیوں اور مہمانوں کے میں اور روزے رکھے ہمیشہ یعنی یہ اچھا ہو یا بُرا وہ شخص جو کچھ کہ سوال کرتا تھا اسکو حضرت نے سچ
تفصیل کے ادب و عاجزی سے پوچھا اور انکے الامام و الافطر یا دعا رب ہو اس پر تنبیہ کے لیے یا خبر ہو کہ نہ روزہ رکھا اس لیے کہ شائع کے
حکم سے نہیں ہو اور نہ افطار کیا اس لیے کہ کھا یا کچھ کہا شافعی اور مالک نے کہ یہ اس کے حق میں ہو کہ جو ممنوع روزے بھی رکھے پیغام
سال رکھے حتیٰ کہ عیدین اور ایام تشریق میں بھی پھوڑے اور جو کہ وہ روزہ نہ رکھے اسکو کچھ مضائقہ نہیں روزہ رکھنے کا اس لیے کہ ابولطیف
الفاری اور حمزہ بن عمرو اسلی ہمیشہ روزے رکھتے تھے سوائے ان دنوں منع کیے گئے کے اور میں انکار کیا ان پر رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یا علت نبی کی یہ ہو کہ اس طرح کے روزے منعیف کر دیتے ہیں پس عاجز ہوتا ہو آدمی جہاد سے اور ادائے حقوق سے پس جو کہ منعیف
نہوے اس میں مضائقہ اسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہیں روزے ہمیشہ کے یعنی مکروہ تہنسی اس لیے کہ منعیف کر دیتے ہیں وہ اور فتاویٰ
عالمگیری اور درمختار میں بھی لکھا ہو کہ صوم دہر مکروہ ہو اور کوئی طاقت رکھتا ہو اسکی یعنی اگر کوئی طاقت اسکی رکھے تو نہیں مضائقہ اسکو
یا پس یہ افضل ہو اور یہ روزہ داؤد کا ہے یعنی یہ نہایت معتدل ہو اور رعایت ہو اس میں عبادت و عبادت کی کہا ہو بعض علماء نے کہ کوشش کر
علم میں اس طرح کہ نہ منع کرے مجموعہ سے اور کوشش کر عمل میں اس طرح کہ نہ منع کرے مجموعہ علم سے خیر الامور و شر باقر لفظیا و افراطا
اس لیے وارد ہوا افضل الصیام صیام داؤد علی نبینا وعلیہم السلام اور طاقت دیا جاؤں میں یعنی دوست رکھتا ہوں میں کہ طاقت
دیا جاؤں میں ایک دن روزہ رکھنے کی اور دو دن افطار کرنے کی اور مانع نہ آوین مجھ کو اس سے حقوق اور مصالح مسلمین کے اعداوت میں نہ ہو
اس پر کہ میں اسکی طاقت نہیں رکھتا مگر یہ کہ حق تعالیٰ قوت دیوے مجھ کو اسکی حاصل یہ کہ پسند کیا آنحضرت نے اس قسم کو بھی لکھیں بسبب طاقت
عمل میں نہیں لائے اور تین سوچے ہر مہینے میں یعنی ایام میں تیرہویں اور چودھویں اور نہ ہر دو دن اور بعضوں کو کوئی سے تین روزہ رکھے
تہنیں ہی تو اب پاویگا اور بھی صحیح ہے جو جب حدیث حضرت عائشہؓ کے کہ آتی جو دع **وَعَنْهُ** کَالْمُسْلِمِ لَمْ يَسْأَلِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الْاَشْهُدِ فَقَالَ فَيَذَلْتُ وَبِهِ اَنْزَلَ عَلَيَّ رَأَاهُ مُسْلِمٌ لَمْ اور روایت ہو انی فتاویٰ سے کہ کما سوال کیے گئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سے فرمایا پس دن میں پیدا کیا گیا ہوں میں اور اس دن میں شروع ہوئی کتاب اور تری

مجھے نقل کی یہ مسلم نے وف احتمال ہو کہ پوچھا سب حضرت کے رخصت ہو کر کئے کا ہو یا سب اس دن کے رخصت ہوئے کا پوچھا سب اس کا یہ ہو
کہ شریعت میں اس میں کسی حدیث نہیں ہے اور دن اور اس کے شکرانہ میں یہ رکھتے ہیں وح **وَعَنْ** مَعَاذِ الْعَذِیْبِ اَنْ اَشْأَسَا لَكَ غَاثِیْنَه
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مِنْ کُلِّ شَہْرِ اَللّٰہُ اَیَّامٌ قَالَتْ نَعَمْ فَعَلْتُ لَهَا مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّہْرِ کَانَ یَوْمُ
قَالَتْ لَمْ یَکُنْ یُنَیَّی مِنْ اَیِّ اَیَّامِ الشَّہْرِ یَوْمُ نَدَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت یہ معاذہ عدویہ سے یہ کہ اٹنے پوچھا حضرت عائشہ سے کہ کیا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہر مہینے میں تین دن لکھا کہ ان بھر لکھا میں واسطہ حضرت عائشہ کے کہ کون سے دنوں میں مہینے کے
رخصت رکھتے لکھا نہ ہوا کرتے کسی دن میں مہینے کے روزہ رکھنے کی اپنے حبیبان چاہتے رکھتے کچھ مہینے نہ تھا افضل کی یہ مسلم نے وف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کافی ہیں تین رخصت ہر مہینے میں جیسا ہے رکھے کچھ قید تیرہ دن جو دہریں پندرہویں کی نہیں بلکہ اکثر تیرہ دن اور انار میں بھی واقع
ہوئے ہیں پس وہ افضل ہیں اور اور بھی کتنی طرحیں آئی ہیں ان روزوں کی گئے نقول ہوں گی وح **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ کَاسَمُیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
حَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مِنْ صَافٍ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سَبْعًا مِنْ شَوَّالٍ کَانَ یَصِیْمُ لَمْ یَلْزَمْ رَمَضَانَ مُسْلِمٌ
اور روایت ہر ابی ایوب انصاری سے یہ کہ ابوالوہب نے بیان کی حدیث اپنی راوی سے کہ عمرو بن ثابت یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو رخصت رکھے رمضان کے بھر بھی اس کے روزے رکھے چھ دن شوال کے مہینے میں ہو گا مانند روزہ رکھتے ہمیشہ کے افضل کی یہ مسلم نے وف امام شافعی کے
نزدیک متصل ان روزوں کا رکھنا ہے یعنی دوسری تاریخ سے ساتویں تک میں رکھے اور امام اعظم کے نزدیک نہ صرف یہ رکھنے افضل میں کہ سات
مہینے میں رکھے **وَعَنْ** ابْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یَصِیْمُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْحَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہر ابی سعید خدری سے کہ کما مش کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے دن فطر کے اور بھر کے سے نقل کی یہ بخاری و مسلم
وف خرے سے مراد جنس ہر لینے سب دن خر کے اور اس میں تغلیب ہر اس لیے کہ تشریق کے دنوں میں بھی حرام ہر اور بیان اس کا یہ کہ دن خر کے تین
ہیں اور آیام تشریق کے بھی تین ہیں اور سب چار دن ہوتے ہیں اس لیے کہ دسویں دیکھ کے خر ہی فقط اور دو دن بعد اسکے لینے کیا رہیں دین
خر بھی ہر اور تشریق بھی اور الکیدن بعد ان دو دنوں کے لینے تیرہ دن تشریق ہی فقط حاصل یہ کہ بائیس روزہ حرام ہیں دونوں دونوں
عیدوں کے اور تین رخصت بعد عید الضحی کے تیرہ دن تک وح **وَعَنْ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَا صَوْمَ فِیْ یَوْمِ الْفِطْرِ
وَالْحَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہر ابی سعید سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہر روزہ صحیح و دو دن لینے دو وقتوں کے
دن فطر کے اور عید قربان کے لینے چار دن تیرہ دن تک نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ** بَنُیْسَۃُ الْکَلْبِیَّةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلِ وَشَرَبٍ وَذِکْرِ اللّٰہِ دَوَّاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہر ہمیشہ ہر مہینے کہ کما فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے آیام تشریق کے دن کھانے اور پینے اور کرنا اللہ کے ہیں افضل کی یہ مسلم نے **وف** آیام تشریق کے تین ہیں گیارہ روز
بارہویں تیرہویں اور اس میں تغلیب ہر اس لیے کہ خر کا بھی دن کھانے اور پینے کا ہو بلکہ وہ اصل ہر اور باقی تاریخ اسکے پس چار دن رخصت
حرام ہیں اور کما بیان ہوا ہے کہ روزہ رکھنا نو روزہ اور مہرجان کو اس لیے کہ اس میں تعظیم ہوتی ہر ان دنوں کی اور وہ نہ ہر مگر
حبکا روزہ معمولی آپسے اس دن تو نہیں مضائقہ اور یاد کرنے اللہ کے ہیں لینے باوجود کھانے اور پینے کے غافل کر خدا سے نہو اس میں
اشارہ ہر اس آیت پر **وَاذْكُرُوا اللّٰهَ اَيَّامَ مَعْدُوَاتِهِ** اور یاد کرنے خدا کے سے مراد ہر تعظیم ان نمازوں کے بعد کی اور وقت فجر اور
رمی جبار اور اور سوائے ان کے کہ **وَح** **وَعَنْ** ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَا یَصِیْمُ أَحَدٌ مِّنْکُمْ سَبْعًا مِّنْ جُمُعَةٍ

موجب مذہب اُن کے جو کہ جو مکروہ رکھتے ہیں ترے مجھ کے رُوسے کو اور بموجب خفیہ کے حاجت اس تاویل کی کو نہیں بلکہ وہ اسی حدیث سے جائز ہونا
 اس روزہ کا ثبوت نہیں ہوتا۔ **وَحَقٌّ عَالَمٌ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي رَكْعَةِ الشُّكْرِ السَّبْعَةِ وَالْاِخْرَى**
وَالْاِخْرَى مِنْ الشُّكْرِ الْاِخْرَى السَّلَامُ وَالْاِخْرَى السَّلَامُ وَالْاِخْرَى السَّلَامُ وَالْاِخْرَى السَّلَامُ وَالْاِخْرَى السَّلَامُ وَالْاِخْرَى السَّلَامُ
 صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے کسی مہینے میں ہفتے اور التوار اور پیر کو اور ایک اور مہینے میں کل اور بدو اور جمعرات کو نفل کی بہ ترندی **وَف** حضرت عدل
 کرتے تھے کہ سب دنوں ہفتے کے میں روزہ رکھتے اسلئے کہ سب دن اللہ تعالیٰ کے میں مناسب نہ جانا کہ بعض میں رکھیں اور بعض میں نہ رکھیں جبکہ
 روزہ پہلی حدیث میں ذکر کیا گیا اور ابی جودن کا اس میں **وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي رَكْعَةِ الشُّكْرِ السَّبْعَةِ**
اِنَّ اَصْحَابَكُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
 صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے جو کہ جو رکھتے ہیں تین تین دن ہر مہینے میں پہلا انہیں سے پیر یا جمعرات نفل کی یہ ابو داؤد و نسائی **وَف** لفظوں
 میں داؤد بنی اور کے ہر مہینے میں تین تین دن ہر مہینے میں پہلا انہیں سے پیر یا جمعرات نفل کی یہ ابو داؤد و نسائی **وَف** لفظوں
 روایت میں لفظ **وَف** کو آیا ہے غرض کہ روزہ رکھنے والا اختیار رکھتا ہے کہ ابتدا پیر سے کرے یا جمعرات سے دونوں دن متبرک ہیں **وَعَنْ**
مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ كُلِّهِ لَكَ كَلِمَاتُكَ عَلَيْكَ حَقًّا
حَقًّا كَصَفَاتِ الَّذِي يَلْبِسُهُ وَكُلُّ ذِي بَعَاءٍ وَحَمِيرٍ فَإِنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ دَاوُدَ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ دَاوُدَ
 مسلم قریشی سے کہ کہا پوچھا میں نے یا پوچھ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے روزہ رکھنے سے پس فرمایا کہ تحقیق واسطے اہل تیرے کے تجھے
 حق پر ہو کہ وہ زمان کے اور ان ایام کے متصل اُن کے میں لینے شش عید کے اور بہ بدو اور جمعرات کو پس اس وقت تو نے روزہ رکھے ہمیشہ نفل
 کی یہ ابو داؤد و ترندی **وَف** واسطے اہل تیرے کے تجھے حق پر لینے ہمیشہ روزہ رکھنا سبب نفع کا ہوا اس سے انکی آوازے حقوق میں
 تصور آتا ہوا ہی ہے اور عبادتوں کے کرنے میں بھی غفل پڑتا ہے پس اسی لیے یہ مکروہ ہوا جسکی اس سے ضعف ہوا انکی لیے نہیں بلکہ وہ
 بلکہ مستحب ہوا جسے حاصل ہوا حاتی ہر تطبیق و میان حدیثوں کے اور درمیان فعل اجتناب سلف کے لینے جو کہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے
 اور شاید کہ یہ حدیث چلے فرمائی ہوگی اس حدیث سے کہ بچہ گزری کہ صوم و ہر لینے ہمیشہ کے روزوں کا ثواب ہوتا ہے بسبب تین روزوں کے ہر
 مہینے سے **وَعَنْ** ابو ایک فائدہ میں قول ابن جام و غیر کے نفل کی گئی اُن سے معلوم ہوا کہ مطلق روزہ ہمیشہ کے مکروہ ہیں اور درختار
 میں بھی لکھا ہو کہ **وَف** ہمیشہ کے مکروہ نہ ہوتے ہیں اور میان جو ملا علی نے لکھا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر خوف ضعف کا ہو تو مکروہ ہیں
 اور نہیں تو نہیں تطبیق ان میں ہونا دیکھا ہے کہ وہ روایتیں بھی محمول ہیں خوف ضعف پر **وَحَقٌّ** ابی ہر **قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ**
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي رَكْعَةِ الشُّكْرِ السَّبْعَةِ وَالْاِخْرَى السَّلَامُ وَالْاِخْرَى السَّلَامُ وَالْاِخْرَى السَّلَامُ وَالْاِخْرَى السَّلَامُ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا روزہ رکھنے دن عرفہ کے سے عرفات میں نفل کی یہ ابو داؤد و **وَف** اسلئے کہ بسبب نفع کے وہ ان کے
 افعال میں تصور واقع ہوگا اور یہ نہیں ہر مہینے میں **وَعَنْ** عُبَيْدُ اللَّهِ بْنِ جُرَاجٍ عَنْ اَخِيهِ الصَّمَاءِ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ اَلَا فَاَنْتَرَضُ عَلَيْكُمْ فَاَنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدًا كَرِهَ الْاِثْنَاءَ وَجَنَّبَهُ اَوْ هُوَ
يُحِبُّ فَتَلْكَ مَضْعُورٌ دَاوُدَ ابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ دَاوُدَ
 کہ نام انکا صما و تھا یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روزہ رکھو تم دن ہفتے کے لینے اکلیل مگر اس مغزرت میں کہ ہر مہینے کا جو

[illegible]

کہ جو کہتے تھے غیریٹھا اللہ کا طعنا کر سکتے تھے کہ مسیح بنیاد کا جو اور قبطی اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں کہ زمین منع کیا روزہ رکھنے سے شکوہ
 یہ کہ یہ ختم دیات حضرت کے سے ہوا اور خصوصیات امت کے سے یا روزہ کو جس سے منع کیا گیا وہ جو کہ مولیٰ بنی لقمہ کے اور روزہ محبوب و دوہو
 کہ بطریق مخالفت کے بودیع کہ حقیقی جابر بن سمیرہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمرنا بالصیام کم یومکم عاشوراء و یومنا
 شکرہ و یومنا اھد و ناھد کا دیکھو جو کہ ہفتای لکھا کہ روزہ رکھنا اھد و ناھد کا دیکھو کہ روزہ رکھنا اھد و ناھد کا دیکھو کہ روزہ رکھنا اھد و ناھد کا دیکھو
 جابر بن سمیرہ سے کہ کہتا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جو ساتھ روزے دن عاشورہ کے اور رغبت دلائے گا اس پر اور جو گری کی کہتے ہمارے
 لینے نصیحت کرتے نزدیک آئے اُن دن کے پس جبکہ ہوا فرض رمضان نہ حکم فرمایا بلکہ اور نہ منع کیا بلکہ اُن سے اور نہ خبر گیری رکھی ہماری وقت آنے
 اُن دن کے نفل کی یہ مسلمہ و نفل یا مزا اکثر نسخوں شکوہ کے میں بغیر لفظ ناکے ہو مگر صحیح مسلم میں وجود ہر و عین حقیصہ قال لک
 اذ بعث لکم نبی یدعی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ عاشوراء و العید و ثلثۃ ایاکم من کل شھر و لکم ثناتین قبل الفجر
 رسواہ الشہائے اور روایت ہر حصہ سے کہ کہتا جابر بن ہن کہ نہ چھوڑتے تھے انکو بنی صلی اللہ علیہ وسلم لینے سنتوں کو کہ دسے میں
 روزہ رکھنا عاشوراء کا اور دہی دیکھ کا لینے دونوں اول و بیچ کا اور تین دن کا ہر مہینے سے اور دو رکعتیں فجر سے پہلے لینے نیتیں فجر کی نفل کی
 یہ نسانی نے و حکم ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطعم الایمۃ فی حبسہ و لا یطعم الایمۃ فی حبسہ و لا یطعم الایمۃ فی حبسہ
 اور روایت ہر ابن عباس سے کہ کہتا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ اٹھا کر کیتے ایاہ میں نہ نگھرتے نہ سفر میں نفل کی یہ نسانی نے و
 مرا دایا مہینے دن چاندنی راتوں کے ہیں لینے تیروین اور چودھوین اور پندرہوین پس میں صفت لیا لی کی لینے راتوں کی ہر ان راتوں
 کو میں اس واسطے کہتے ہیں کہ چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہوا و یا میں صفت ایاہ کی ہر انا کو میں اس واسطے کہتے ہیں کہ روزے لکے دو کرتے ہیں گناہوں
 کو اور روشن کرتے ہیں دنوں کو یا اس واسطے کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بشت سے اترے تو اُنکا تمام بدن سیاہ ہو گیا تھا
 جب تو بہ قبول ہوئی تو حکم ہوا کہ تین روزے ان تین دنوں میں رکھو جب تیروین کو روزہ رکھا تو تانی بدن اُنکا سفید اور روشن ہو گیا جب
 چودھوین کو روزہ رکھا تو تسانی بدن اُنکا سفید اور روشن ہو گیا اور جب چودھوین کو رکھا تو تمام بدن روشن و سفید ہو گیا اور تاجانا
 چاہے کہ تین روزے جو مہینے میں رکھنے مسنون ہیں بار و طرح پر آئے ہیں ایک تو غیر معین کہ سارے مہینے میں جب چاہے جب رکھے اور دوسرے کہ
 تین روزے اول مہینے کے لینے پہلی سے تیسری تک و تیسرے ہفتے اور اتوار اور پیر اور چوتھے ہفتے بدھ و جمعرات اور پانچویں تیروین چودھوین پندرہوین
 اور چھٹے یہ کہ اول اُنکا دیکھنا ہو لینے دوشنبہ سے شنبہ چار شنبہ اور ساتویں یہ کہ اول اُنکا چھٹہ ہو لینے پچھنبہ اور جمعہ اور ہفتہ اور آٹھویں
 نو چھپا پیر اور دو جمعراتیں اور ساتویں نو چندی جمعرات اور دویہوین اور ساتویں پیر اور جمعرات اور پیر دوسرے ہفتہ کی اور
 گیا ساتویں ہر عشرے میں ایک روزہ اور ساتویں تین روزے آخر مہینے میں اور سب روزے مسنون ہر س میں کیا ہوں میں تین تین
 تو یہی ہیں حساب فی مہینے تین روزے کے اور نو روزے دیکھ میں لینے پہلی سے نوین تک اور ایک روزہ عاشورے کا اور ایک اول
 عاشورے کا بعد اُنکے اور ایک پندرہوین شعبان میں اور چھ روزے شوال کے کہ جلکو شش عید کہتے ہیں ہفتہ و مولانا و مولانا و مولانا
 الحدیث و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیء کسوة و لکل شیء کسوة و لکل شیء کسوة و لکل شیء کسوة و لکل شیء کسوة
 اور روایت ہر ابی ہر شمس سے کہ کہتا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہو اور زکوۃ بدن کی روزہ رکھنا نفل کی
 یہ ابن ماجہ نے و واسطے ہر چیز کے زکوۃ ہے لینے ہر صا ہر کہ دیا جاتا ہے بعض اُنکا یا طہارت ہر کہ طہارت کی جاتی ہو ساتھ اُنکے اور زکوۃ بدن کی

روزہ ہو کہ کھتا ہو بعض میں اور ناقص ہو تاہم اس سے اور پاک ہوتا ہو گناہوں سے بسبب اس کے پس زکوۃ عبادت عالیہ ہو اور روزہ طاعت دینیہ
وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَقُومُ يَوْمَ
 الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْنِ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ فِيهِمَا الْفَلَّحُ الْمُسْلِمُ الْاِذَا هَا جَرِي يَقُولُ دُعَاهَا حَتَّى
 يَكْمُلَ اِرْدَاؤُهُ اَحْمَدُ دَابْنُ مَاجَهٌ اور روایت جو ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے روزہ رکھے دن پیر اور جمعرات کے پس کہا گیا
 یا رسول اللہ تحقیق تم روزہ رکھتے ہو یعنی اکثر پیر اور جمعرات کو پس فرمایا کہ تحقیق دن پیر اور جمعرات کے بخشش کرتا ہو اللہ تعالیٰ ان دو دنوں میں
 واسطے ہر مسلمان کے مگر وہ شخص جو ترک ملاقات کرتے ہیں فرماتا ہو اللہ تبارک و تعالیٰ چھوڑ دے انکو میان تک کہ منقطع کرین نقل احمد ابن ماجہ نے و تخریص
 کرتا ہر ایچ یعنی روزہ رکھتا ہوں انہیں سبب بزرگی ان دنوں کے اور واسطے ادا کرنے شکر نعمت مغفرت اور رحمت الہی کے آفرماتا ہے یعنی فرماتے
 کہ جو کہ عین ہر مثلاً پیر ایون ہر وقت ظاہر ہونے نماز مغفرت کے اور صلح کرین یعنی اسپسین پس جب مغفرت کیجاوے گی الکی رح مع +
وَحَسَنٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمَ مَالِ الْيَتَامَى وَجَعَلَ لِدُونِهِ بَعْدَ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ
 كَبَلَ عِلْمُ غُرَابٍ طَائِرٌ دُهِوْ حَرْخَ حَقِّ مَاتَ هَمَّ مَازَاهُ كَحَدِّ وَكَوْنِي الْيَتَامَى فِي شَيْءٍ الْيَتَامَى وَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَكْرَانَ وَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَكْرَانَ وَ عَنْ
 ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ روزہ رکھے الکیدن واسطے طلب کرنے رضامندی اللہ تعالیٰ کے دور رکھتا ہو انکو
 اللہ تعالیٰ دوزخ سے مانند دور رکھنے کوئے اوڑتے ہوئے کے اور وہ ہو پوچھ بیان تک کہ بوڑھا ہو کہ مر جاوے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی یہی ہے
 شعب الایمان میں سلمہ بن قیس سے و کہ گیا ہو کہ عمر کوئے کی ہزار برس کی ہوتی ہو پس فرمایا کہ اگر کو اابتدا سے عمر سے اخیر عمر تک اوقات
 تو دیکھا چاہیے کہ کس قدر مسافت طر کر لگا جتنی وہ مسافت طر کر لگا اوتنا ہی اللہ تعالیٰ روزے دار کو دوزخ سے دور رکھتا ہو س ع
 یہی سے منقول ہو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سونا روزے دار کا عبادت ہو اور چپ رہنا اسکا تسبیح ہو اور عمل اسکا عبادت
 ہو اور دعا اسکی مقبول ہو اور گناہ اسکا بخشا گیا ہو اور یہ بھی منقول ہو یہی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ
 نے وحی کی طرف الکی بنی کے بنی اسرائیل میں سے یہ کہ غزوے قوم اپنی کو کہ نہین کوئی بندہ کہ روزے رکھے کسی دن واسطے طلب
 کرنے خوشی میری کے مگر کہ تندرست کرتا ہوں جسم اسکا کو اور بیت دیتا ہوں ثواب اسکو اور غلیب نے روایت کیا ہو کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نقل روزہ رکھے کہ نہ مطلع ہوا پھر کوئی نہین راضی ہوتا اللہ تعالیٰ واسطے اسکے ساتھ ثواب کے سوائے جنت کے
 یعنی اسکا ثواب یہی ہو کہ جنت میں داخل کرتا ہو اور طرانی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے
 ایک خوان ہو کہ اسپر ایسی چیزیں ہین کہ نہ کسی انکھ نے دیکھیں ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی کے دل میں خطرہ اٹھایا ہو نہین ٹھہرے
 اسپر مگر روزہ دار باب ہر یعنی بیع تہ اور لواحق بابوں پہلے کے **الفصل الاول** فصل پہلے عن عائشہ قالت
 دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَوْمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ وَائِي اِذَا صَامْتُمْ اَنَا نَا يَوْمَ مَا
 اَحَبُّ مَقْلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ اَهْدِيْنَا لَنَا حِكْمًا فَقَالَ اِذْنِيهِ فَلَكَ صَبْحُ صَائِمًا نَا كَلَّ رَدَاہُ مُسْلِمٌ و مروت ہر ماہ سے کہ کہا
 داخل ہوئے صحیح نبی صلی اللہ علیہ وسلم الکیدن پس فرمایا کیا ہر نذر ویک تمہارے کچھ لینے کھا لیں چیز کہا جنہ کہ نہین فرمایا تحقیق میں اسوقت
 روزہ دار ہوں سبھ آئے ہمارے پاس الکیدن لینے اور پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ ہو عرض کیا جنے یا رسول اللہ بھیجا گیا ہو مکہ جو میں پس
 فرمایا دکھلاؤ مجکو وہ تحقیق صبح کی تھی میں نے روزے سے سبھ کھا لیا نقل کی یہ مسلم نے و میں اسوقت روزہ دار ہوں لینے نہین ہو کہ

کر لی میخ اس سے معلوم ہوا کہ نیت فضل کی دن میں کرنی جائز ہے اور یہی مذہب ہے اکثر اماموں کا لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ رات سے نیت کرنی واجب ہے
 ہر طرح کے روزے میں میان اسکا اور ہر چہا ہے اور میں تمام ایک کھانیا ہے کہ مثل الملیہ کے ہوتا ہے کچھ اور گھی اور قروت کا بننا ہے اور قروت
 اسے کہتے ہیں کہ وہی یا چھاپہ کا طرحی کو کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیتے ہیں اسکا پانی ٹپک جاتا ہے اور پس کھایا اس سے معلوم ہوا کہ افطار کرنا
 روزے نفل کا بغیر عذر کے جائز ہے اور اس پر بین اکثر علماء اور امام ابوحنیفہ اور علماء ائمہ کہتے ہیں کہ واجب ہے تمام کرنا اسکا اور جائز نہیں افطار
 کرنا مگر ساتھ عذر ضیافت اور مانند اسکے کے اور واجب ہے قضا اسکی اگر افطار کرے پس اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں کہ افطار کرنا بسبب
 کسی عذر کے تھا اور دلیل ائمہ مذہب کی آئی جو مع و عن السنن قال کحل الشئ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم قال کحل الشئ صلی اللہ علیہ وسلم
 وتمر کسکت فقال عید ذ اسکتک فی سقاکم وتمر کوفی وعاکم فانی صاکن ثم قائم الی ناحیۃ من البیت صلی اللہ علیہ وسلم لکن لکن
 فکرمککم سلیم واهل بیتہ راہ البخاری نے اور روایت تراشیں سے کہ تشریف لے گئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 ام سلمہ کے پاس پس لانی ام سلمہ حضرت کے لیے کچھ اور گھی پس فرمایا ڈال رکھو گھی اپنے کوچ مشک اٹکے کے اور کچھ رائی کے باسن میں اسلیے
 کہ تحقیق میں روزے سے ہون پھر کھڑے ہوئے طرف کوٹ کے گھر میں سے پس نماز پڑھی سر اسے فرض کے اور دعا کی واسطے ام سلمہ کے اور گھر واپس
 اٹکی کے نفل کی یہ بخاری نے وقت نماز حضرت نے روزہ اسلیے نہ افطار کیا کہ جانتے تھے کہ نہ افطار کرنے سے ام سلمہ بخیرہ نہیں بنوئیں
 اور خلاف کیا ہے متنازع لے کہ آیا نفل روزے والے کیے لیے ضیافت عذر ہے یا نہیں صحیح ہے کہ ضیافت عذر ہے مہمان اور مہمانی کرنے والے کے
 لیے اگر صاحب اسکا روزہ حاضر نہ ہو۔ یہ بغیر شریک ہونیکے کھانے پینے میں راضی ہو بلکہ ملول ہو حاصل یہ کہ اگر اسکی نہ کھانے سے ملول
 ہو تو ضیافت عذر ہے روزہ توڑ ڈالے پھر قضا کرے اور اگر جانے کہ ملول نہیں ہونیکا تو فقط حاضر ہی ہووے اور روزہ نہ توڑے اور
 اس حدیث میں دلیل ہے کہ مستحب ہے مہمان روزہ دار کو یہ کہ دعا کرے مہمانی کرنے والے کے لیے شروع و درخشاہ و عن ابیہم کہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اذی احدکم لول طعام وھو صائم فلیقل انی صائم و فی رواية قال اذ اذی
 احدکم لول فلیقل انی صائم فلیقل انی صائم و فی رواية قال اذ اذی احدکم لول فلیقل انی صائم و فی رواية قال اذ اذی احدکم لول فلیقل انی صائم
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ایک صائم کو طعام ملے کہ بلکہ جاوے ایک کھانا اطعم طعام کے اور وہ ہو روزے سے پس چاہیے کہ کہے
 میں ہوں روزے سے اور ایک روایت میں ہے کہ کہما حسبوقت کہ بلایا جاوے ایک کھانا پس چاہیے کہ قبول کرے پھر اگر ہو کہ روزہ دار
 پس چاہیے کہ دو رکعت پڑھے اور اگر روزے سے پس چاہیے کہ کھانے نفل کی یہ مسلم نے وقت واجب ہے افطار کرنا روزہ نفل کا اگر
 تشویش میں پڑے دعوت کرے والد اور حاصل ہو بسبب نہ کھانیکے دشمن اور اگر جائے کہ دعوت کرنے والا خوش ہوگا بسبب کھانے اسکے
 اور نہیں تشویش میں پڑے گا بسبب نہ کہ اسکے دوست ہے اور اگر وہ روزہ دار ہے ہوں اسکے نزدیک تو نفل ہے یہ کہ کہہ انی صائم لینے
 میں روزے سے ہوں برابر ہو کہ حاضر ہو یا نہ حاضر ہو والد اعلم مع الفصل الثانی فی فصل دوسری عن ام ہانی کاذک
 لہا کان یوم الفتح فتح مکہ جاءت فاطمة جلست صلی اللہ علیہ وسلم وکلم و ام ہانی عن جندیہ
 فجاءت الولیدہ باناء فہو شراب متا و لکنہ مشرب منہ ثم کادکہ ام ہانی فشریک منہ فقالت یا رسول اللہ
 لقد کھرت و کنت صائمۃ فقال لہا عذرتی ففینت ثم کاذک لہا قال فلا یغفر لہ ان کانت تطوہا
 رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی فی ابیہم کہ لہ الترمذی عنہ فہو فقالت یا رسول اللہ ما لانی کنت صائمۃ فقال صائم

کیا ہر گھنٹہ کا وید و آثار سے اور یا ہر بعضی علامتوں کو اہل شفق نے طبی نے ایک قوم سے نقل کیا ہے کہ رات میں سجدہ کرتے ہیں
 اور زمین پر گر پڑتے ہیں پھر بجائے خود آجاتے ہیں اور سجدہ کرتی ہوا میں سجدہ اور عذاب یہ ہر ایک رات میں ہر چ پانے اس رات کے دیکھنا
 ان امور کا بہت لوگ جانتے ہیں اس رات کو اور دیکھتے نہیں کوئی غیر انہیں سے اور وہ اس کو کہ دو آدمی ایک جاے ہوں اور دونوں اس
 شب کو باوین اور ایک کو کچھ معلوم ہوا ان چیزوں میں سے اور دوسرے کو کچھ نہ معلوم ہوا اور برسی علامت یہ ہر کو تو فقیہ ہوا میں
 ذکر اور عبادت اور مناجات اور تضرع و استغفار و اخلاص کی اور تضرع یہ ہر کہ تضرع شب بیدار رہنا اکثر شب کا ہوا اگر تمام
 رات شب بیدار رہے اور یا عت مرض اور ملل اور غلل کا ادائے فرائض اور سنتوں کو کہہ میں نوا فضل و اکمل ہو والا حقد کہ تو فقیہ
 قیام کی باوے مقصود حاصل ہو و لیس للانسان الامامی و کان سعید مشکور ان رزقنا اللہ مع من شاکنا و لا یؤلفہ اللہ المستور و غیر
الفصل الاول فصل میں عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غفل عن صلاتہ و سأل عن صلاتہ فقد رزق الخیر
 من العشر الاخرین و کان رواہ البخاری سے روایت ہر عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تلاش کرو شب قدر
 کو چہ طاق راتوں کے اخیر میں رمضان کے سے نقل کی یہ بخاری نے فصیح طاق راتوں کے یعنی اکیسویں شب اور تیسویں شب و چھپون
 شب اور ستائیسویں شب اور اونیسیویں شب و عن ابن عمر قال ان رجلاً من اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یسأل
 فی المنام فی السبع الاخری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اراى رؤیاکم قد تواترات فی السبع الاخری من کل
 شیء منہ فلیسوا فی السبع الاخری متفق علیہ اور روایت ہر ابن عمر سے کہ کہ تحقیق کئے شخص نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے دکھائی گئی
 شب قدر خواب میں چ سات راتوں اخیر کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ دیکھتا ہوں میں تمہارے خوابوں کو کہ تفرق ہوئے ہیں
 اوپر سات راتوں اخیر کے پس جو کوئی تلاش کرے اسکو پس چاہیے کہ تلاش کرے اسکو چ سات راتوں اخیر کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
 و احتمال ہے کہ مراد وہ راتیں ہوں کہ متصل ہیں کے ہیں یعنی اکیسویں شب سے ستائیسویں شب تک یا سات راتیں سب سے اخیر کی
 یعنی تیسویں شب سے اونیسیویں شب تک سلیکے او تیس کا جائز یقینی ہوا اسکی موافق حساب کیا جاو گیا اور احتمال اخیر ظاہر تر ہو
 و اما سلمی و عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انیسوا ہا فی العشر الاخری من رمضان لیکلہ الفدی و ناسیۃ
 تکفی فی ساریۃ لکفی فی خامسۃ تکفی ساردا و البخاری اور روایت ہر ابن عباس سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تلاش کرو اسکو چ دہی اخیر کے رمضان سے یعنی شب قدر کو چ نوین رات کے کہ باقی رہی یعنی اکیسویں شب چ ساتویں رات
 کہ باقی رہی یعنی تیسویں شب چ پانچویں رات کے کہ باقی رہی یعنی چھپسویں شب نقل کی یہ بخاری نے و یا گنا شروع کیجئے آخر سے
 یعنی تلاش کرو چ نوین رات کے بعد بیسویں شب کے کہ وہ اونیسیویں شب ہو اور چ ساتویں رات کے بعد بیسویں شب کے کہ وہ
 ستائیسویں شب ہو اور چ پانچویں رات کے بعد بیسویں شب کے کہ وہ چھپسویں شب ہو ظاہر معنی یہی ہیں اور لمبی سے کہا کہ یا تیر
 مذکور یہ ہر ہر باکیسویں شب اور چھپسویں شب اور چھپسویں شب و عن ابن سیرین الخذ رجلاً ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اغتسل العشر الاول من رمضان ثم اغتسل العشر الاوسط فی قبۃ رکتہ ثم اطلق راسہ فقال انی اغتسلت
 العشر الاول و الیسوی ثم اغتسل العشر الاوسط ثم اتیت فوضل بے اثنی فی العشر الاخری من رمضان
 کان اغتسلت محی فلیعترک فی العشر الاخری فقال لیس ہذا و الیسوی ثم اتیت ہا و قد انبتی شجلاً فی ماء و طین من

صَلَّيْتُمْهَا فَأَلْقَسُوا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَالْمَسُوحَا فِي كُلِّ وَفَرْ قَالَ كَمْ طَرَبَتِ السَّمَاءُ ذَاكَ اللَّيْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرَبِيٍّ
 قَوْلُكَ الْمَسْجِدُ مُبْصَرَّتٌ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى حَقِيقَتِهِ أَكْثَرُ الْمَاءِ وَالطَّرِيقِ مِنْ صَلَاحَةِ الْبَدَنِ وَفَعْلًا
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي الْمَعْنَى وَاللَّفْظِ لِلْمَسْجِدِ إِلَى قَوْلِهِ فَعِنْدَ لَيْلَةِ الْعَشْرِ الْآخِرِ وَذَلِكَ فِي الْخَارِجِ وَفَرْ يَأْتِيهِ عَبْدُ اللَّهِ
 بْنُ أَبِي قَالَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَيْتُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ خَدِيجٍ عَنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَافَ كَمَا يَحِلُّ
 دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ
 تَلَّاشَ كَرْتَا تَحْمَانِ شَبَّ قَدَرُ كَوْحَرِ عُلَّافٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ
 هَيْسَ جَوْشُخُ كَرَادُوهَ عُلَّافٍ كَرَسَ سَاخِمْ مِجْرَ هَيْسَ جَوْشُخُ كَرَادُوهَ عُلَّافٍ كَرَسَ سَاخِمْ مِجْرَ هَيْسَ جَوْشُخُ كَرَادُوهَ عُلَّافٍ كَرَسَ سَاخِمْ مِجْرَ
 كَوْحَرِ بَحْلُ كَلِيَا مِّنْ يَحْلُ خَرْدِي كَرَادُوهَ شَبَّ بَرْلِيكُنْ مِّنْ بَحْلُ كَلِيَا مِّنْ يَحْلُ خَرْدِي كَرَادُوهَ شَبَّ بَرْلِيكُنْ مِّنْ بَحْلُ كَلِيَا مِّنْ يَحْلُ خَرْدِي
 اُسْكِي مِجْرَ كَوْحَرِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ
 طَاقِ رَاتٍ كَلَيْلَةِ الْغَدِ كَرَادُوهَ شَبَّ بَرْلِيكُنْ مِّنْ بَحْلُ كَلِيَا مِّنْ يَحْلُ خَرْدِي كَرَادُوهَ شَبَّ بَرْلِيكُنْ مِّنْ بَحْلُ كَلِيَا مِّنْ يَحْلُ خَرْدِي
 كِي بَنَانِي هَوْنِي شَلَخُ خَرْمَا كِي مِّنْ بَحْلُ كَلِيَا مِّنْ يَحْلُ خَرْدِي كَرَادُوهَ شَبَّ بَرْلِيكُنْ مِّنْ بَحْلُ كَلِيَا مِّنْ يَحْلُ خَرْدِي كَرَادُوهَ شَبَّ بَرْلِيكُنْ
 اَوْرُثِي كَا مِجْرَ الْكَلِيَا مِّنْ شَبَّ كَوْشُخُ مِّنْ اُسْكِي مِجْرَ كَوْحَرِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ
 اَلَا وَاعْرَا لَفْظُ بَاقِي حَدِيثِ كَرَادُوهَ شَبَّ بَرْلِيكُنْ مِّنْ بَحْلُ كَلِيَا مِّنْ يَحْلُ خَرْدِي كَرَادُوهَ شَبَّ بَرْلِيكُنْ مِّنْ بَحْلُ كَلِيَا مِّنْ يَحْلُ خَرْدِي
 يَهْ مَسْلُومٌ وَفَرْ خَزِيذَةُ تَرَكِي الْكَلِيَا مِّنْ شَبَّ كَوْشُخُ مِّنْ اُسْكِي مِجْرَ كَوْحَرِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ
 اَوْرُثِي كَا مِجْرَ الْكَلِيَا مِّنْ شَبَّ كَوْشُخُ مِّنْ اُسْكِي مِجْرَ كَوْحَرِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ
 بَانِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ
 شَبَّ يَاسِيَا مِّنْ شَبَّ كَوْشُخُ مِّنْ اُسْكِي مِجْرَ كَوْحَرِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ
 وَعَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا بَكْرٍ كَلْبَ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ بَنِي مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
 فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَرَادَ أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أَمَّا اللَّهُ فَكَانَ عَلِيمًا أَتَاهَا فِي رَمَضَانَ وَكَانَتْ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَكَانَتْ لَيْلَةُ سَكَبٍ
 وَعِشْرِينَ خَمْسًا كَلْبَ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ كَلْبُ
 اَوْ كَلْبُ الْبَقِيَّةِ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ
 كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ
 ثَامِ سَالٍ تَوْبَا وَشَبَّ قَدَرُ كَوْحَرِ عُلَّافٍ كَرَسَ سَاخِمْ مِجْرَ هَيْسَ جَوْشُخُ كَرَادُوهَ عُلَّافٍ كَرَسَ سَاخِمْ مِجْرَ هَيْسَ جَوْشُخُ
 اِبْنِ مَسْعُودٍ جَانَا كَلْبُ شَبَّ قَدَرُ كَوْحَرِ عُلَّافٍ كَرَسَ سَاخِمْ مِجْرَ هَيْسَ جَوْشُخُ كَرَادُوهَ عُلَّافٍ كَرَسَ سَاخِمْ مِجْرَ هَيْسَ جَوْشُخُ
 نَ اَلَيْسَ كِي اَلْأَمْرُ اَلَّذِي كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ
 كَلْبُ كِي هُوَ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ كَمَا يَحِلُّ
 رُوَيْتُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ خَدِيجٍ عَنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَافَ كَمَا يَحِلُّ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ دَهِي مِّنْ مَّضَانٍ

نہیں ہوتی۔ مولانا وعن عبد اللہ بن انس قال قلت لارسل اللہ انی کادۃ اكون فیما انا اصلی فیما یحکم اللہ ثم یسئل
 بلیکۃ انزل لہا الی ہذا المسجد فقال انزل لیکۃ ثلاث وعشرون فی کل لایۃ کیف کان اذکۃ یسئل قال کان یتخلل المسجد اذا
 صل العصر فلا یخیر عنہ حاجۃ فیصل الصبح فاذا اصل الضحی وحده ابنتہ علی باب المسجد فحس علیہا ویحیی ما بینہما اذ اذکۃ
 اور روایت جو عبد الدین انیس سے کہ کہا کہ میں نے یا رسول اللہ تحقیق میرے لیے جنگل ہو لیتا میرا گھر جنگل میں ہو کہ رہتا ہوں اس میں اور مساز
 بڑھتا ہوں اس میں شکر اللہ کا پس حکم فرماؤ مجھ کو سات ایک رات کہ کہ اتروں میں ان میں طرف اس جگہ کے نیچے شب قدر رمضان میں کون سی ہو
 اس رات مسجد نبوی میں اکثر عبادت کروں پس فرمایا حضرت نے او منیسوین رات کو کہا گیا واسطے بیٹے عبد اللہ کے کہ نام انکا ضرر تھا
 کہ سطح تھا باب تیرا کرتا کہ بیٹے نے تھا باب میرا داخل ہوتا مسجد میں جبکہ بڑھتا نماز عصر کی لینے بابیسوین تاریخ رمضان کی پس نہ نکلتا اس
 واسطے کسی کام کے لینے جو کام کہ منافق اہل کاف کے ہر بیان تک کہ نماز پڑھتے صبح کی پس جبوقت کہ نماز پڑھتے جگہ فجر کی پائے جالوزا بنا دروازہ
 مسجد کے پس سواں ہوتے اس پر اور ہو سچے جنگل اپنے میں نقل کی یہ ابوداؤد نے وف اگر کوئی کہہ کہ لازم آئی اسے تعین لیلۃ القدر کی جواب کہ
 جس سال حضرت نے انکو یہ فرمایا اس سال او منیسوین کو لیلۃ القدر ہوئی ہوگی اور حضرت کو اسکا علم ہو گیا ہوگا یہ سمجھ کہ ہر سال اسی تاریخ
 ہوتی ہوا یہ جو کہ حضرت کو کبھی تعین اسکا معلوم نہ تھے تو مراد یہ ہو کہ تعین ہر سال کے معلوم نہ تھے اور کبھی کبھی کا معلوم ہوتا منافق انکے نہیں
 اور احتمال یہ بھی ہو کہ اختلاف لیلۃ القدر کا باعتبار اختلاف ہے ہو پس انکو لو اب لیلۃ القدر کا اسی شب میں ہوتا ہو وہاں مولانا الفصل
 الثالث فصل تیسری عن عبادة بن الصامت قال خرج النعمان صلی اللہ علیہ وسلم لیخبرنا بالیکۃ القدر فتلا حتی دخلنا
 من المسلمین فقال خرجت لاخبرکم بلیکۃ القدر فتلا حتی فذلک وفذلک قد فعت وعسی ان یکون خیر لکم
 قال فلو ہا فی التاسعة والستین ورواھا مبرورۃ البخاری روایت جو عبد الدین صامت سے کہ کہا نکلی بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 تاکہ خبر دین مجھ کو شب قدر کی دو شخص مسلمانوں میں سے پس فرمایا حضرت نے نکلا تھا میں نے کثیر دون انکو شب قدر کی پس جھگڑا
 غلانا اور غلانا پس اٹھا لی گئی پہچان شب قدر کی اور شاید کہ ہو یہ بہتر تھا میرے لیے پس تلاش کرو انکو او منیسوین اور ستائیسوین میں اور
 پچیسوین میں نقل کی یہ بخاری نے وف کہا بعضوں نے کہ نام دو شخصوں کا عبد الدین ابی حذر و اور کعب بن مالک تھا اور اٹھا لی گئی
 لینے تعین اسکی میرے خاطر سے اٹھ گئی سبب شومی جھگڑنے انکے اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑنا اور دشمنی کرنی آپس میں بری ہوا اور اسکے
 سبب سے محروم ہونا ہر آدمی برکات و بھلائیوں سے اور موہ بہتر تھا میرے لیے کہ سبب کو شش و رزیا و فی کا عبادت میں ہو کام وعن انس
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لیکۃ القدر نزل جبریل علیہ السلام فیکتبہ من الملائکۃ یسئلون علی کل عبد
 قائم او قاعد یدکر اللہ عز وجل فاذا کان یوم عیدہم یعنی یوم فطرہم یاہی و یاہم سالوہ فقال یا ملائکۃ کیف ما جازاہ اجیر و فی
 عملہ قالوا رزنا جازاہ ان یونی اجرہ قال ملئتم عیدہی واما فی فضلہ فیرضی عنکیم شیخ جوا یجئ فی الی اللہ ماء
 و یجئ فی وجلاہ و کر حی و علی و و امر یفاج مکارن لا جیبہم فیقول ارجعوا فھذا غفر لکم و یذکرت سبائت کر
 حسنا قال فیرجعوا محفوظا لھم محمد و اہ النبی صلی فی شعبہ کا زمانہ اور روایت جو شمس کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جبوقت کہ موتی ہو شب قدر او ترے بن جبریل علیہ السلام حج جماعت کے فرشتوں سے دعا بخشش کی کرتے ہیں ہر عید کے لیے کہ کھڑا ہو یعنی نماز
 پڑھتا ہو یا طواف کرتا ہو یا اور کبھی عبادت کرتا ہو کھڑے ہوے یا بیٹھے ہوئے یا کرتا ہو اللہ عز و جل کو پس جبوقت کہ ہو تاہوں عید اللہ کا لینے

ہبت پہ چڑھائے تھے اور بھلائی بہت کرتے تھے یہ نسبت اور دن کے حضور مبارک رمضان میں کہ وہ ایام بابرکت ہیں نیکی کرنی ان میں افضل ہے اور بھلائی کی
 سے لیجئے جو ہر ایک کیسے ملائی ہے حاصل ہر ایک سے اس سوا کا عام ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ حضرت ہوتے تھے نفع پہونچا اور بھلائی کرنے
 میں وقت ملاقات جبریل کے اور اس حدیث میں اشارہ ہے ساتھ اس کے آدمی کو افضل و متون میں اور صحبت نیکیوں میں زیادہ کو خوش کنی چپکے
 بھلائی کے کرنے میں اور یہ حدیث باب الاعتکاف میں اس لیے لائے کہ حضرت رمضان میں اعتکاف بھی کرتے تھے عرج و عکف اَبْرَہْمَہُ قَالَ کَانَ
 یُکْرِهُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ الْقُرْآنُ کُلُّ عَامٍ مَرَّةً فَعَرَضَ عَلَیْکَہُ مَرَّةً فِی الْعَامِ الَّذِی فُجِّرَ وَکَانَ یُحِبُّ کُلَّ عَامٍ
 عَشْرًا فَاَعْتَمَلَ عَشْرًا فِی الْعَامِ الَّذِی فُجِّرَ دَوَّاهُ الْبَخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پڑھا جاتا تھا یعنی جبریل پڑھتے
 رو برو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن ہر سال میں ایک بار پس پڑھا لیا قرآن رو برو حضرت کے دو بار اس سال میں کہ حضرت وفات کی گئے اور
 تھے حضرت اعتکاف کرتے ہر سال میں دس دن پھر اعتکاف کیا پس دن اس سال میں کہ وفات کی گئے نقل کی یہ بخاری نے وفات اور ہر
 حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت قرآن پڑھتے تھے رو برو جبریل کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جبریل پڑھتے تھے دونوں روایتوں میں لغت
 کچھ مبین ہے اس واسطے کہ ایک بار پڑھتے ہوں جبریل اور پھر پڑھتے ہوں رو برو ان کے حضرت جبریل دو حافظہ دور کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ دور
 کرنا بھی سنت ہے اور دوبار قرآن پڑھا لیا اور اعتکاف میں دن ہوا آخر سال میں واسطے کمال شوق کے اور مستعد ہونے کے ساتھ حاضر ہونے کے
 اور گاہ رب العزت میں بیعت وعدہ وصل چون شوق و نزدیک ۴۰ آتش شوق تیز تر گردد ۵ اور اس میں تخیل ہر امت کو یہ کہ لازم ہے ہر انسان
 پر آخر عمر میں یہ کہ بہت کرے نیک اعمال اور ہر عہد نہایت مستعد واسطے ملاقات اللہ تعالیٰ کے اور واسطے کھڑے ہونے کے رو برو ان کے رزق و اہل
 عرج و عکف اَبْرَہْمَہُ قَالَ کَانَ یُکْرِهُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِذَا اَعْتَمَلَ اَذْنِیْ اِلَی رَاسِہُ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ اَنْ یَدْخُلَ
 لَیْکَ یَدْخُلُ الْبَیْتُ الْاَیْمَ الْاَحْمَرُ الْاِنْسَانُ مُتَغَفِّلٌ عَلَیْکَہُ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کما تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے
 نزدیک کرتے طرف سے سر اٹھا اور وہ ہوتے مسجد میں پس لنگھی کر دین میں ان کے اور نہ داخل ہونے گھر میں مگر واسطے حاجت انسانی کے نقل کی بخاری
 اور مسلم نے وفات یہ دلیل ہے اس پر کہ اگر اعتکاف لگائے کوئی عضو اپنا مسجد سے تو نہیں باطل ہوتا ہے اعتکاف اسکا اور دلیل ہے اس پر کہ لنگھی
 کرنے میں اعتکاف کو درست ہے اور کہا میں ہام نہ لے اگر وہو سے اعتکاف والا کوئی عضو اپنا باسن میں بیچ مسجد کا سطح کہ نہ آوے ہو
 مسجد تو نہیں مصلحت اسکا اور مگر واسطے حاجت انسانی کے امام اعظم نے نزدیک اگر ایک ساعت بھی ایفیر حاجت لینے ضرورت کے نکلے اعتکاف
 والا تو فاسد ہو جاتا ہے اعتکاف اور حاجت و طرح کی ہوتی ہے طبعی اور شرعی طبعی جیسے پیشاب و پاخانہ اور غسل اگر احتلام ہو اور غسل
 جمعہ کے حق میں کوئی روایت صحیح اصول میں نہیں آئی ہے مگر شیخ احمد دین لکھا ہے کہ نکلے غسل کے لیے غسل فرض ہو یا نفل اور شرعی جیسے
 نماز عید کی اور اذان لینے اذان کی جگہ خارج مسجد سے ہو تو اس پر جانا داخل حاجت میں ہے اس سے اعتکاف ٹوٹنے کا نہیں اور
 متون اور غیر متون اس میں برابر ہیں بموجب روایت صحیحہ کے اور نماز جمعہ کے بعد کے لیے نکلے وقت زوال سے اور جس سے جامع مسجد دور
 ہو تو ایسے وقت سے لے کر باوے حجہ کو سنون سمیت اور نماز سے زیادہ جامع مسجد میں ٹھہر لگا تو اعتکاف فاسد نہیں ہونیکا مگر کہ وہ
 تنہا ہی ہے زیادہ ٹھہرنا اور اگر کسی پاس خادم ہو تو گھر سے کھانے لے آنا بھی داخل حاجت میں ہے اور اگر مسجد گزرنے لگے یا کوئی زبردستی
 مسجد سے نکلے اور وہ اسی ساعت نکل کر اور مسجد میں داخل ہو تو نہیں فاسد ہونیکا اعتکاف اسکا استحسانا لکھنا فی البدایہ
 اور اسی طرح اگر مجموع جان یا مال کے اور مسجد میں جاوے تو نہیں فاسد ہونیکا اور اگر ٹھکانا پیشاب یا پاخانہ کے لیے اور فرض خواہ

[illegible]

لو فاسد ہوتا اور زمین تو زمین اور جائز ہر مختلف کو مسجد میں لکھا اور مینا اور سونا اور خیر و فروخت بدون حاکم کرنے اس چیز کے کہ خرید یا بیعت یا ہوا یا حاکم کرنا اس چیز کا مکروہ تحریمی ہوا یہ خرید و فروخت اگر اپنے نفس کے لیے یا عیال کے لیے ہو تو درست ہے اور تجارت کے لیے ہو تو نہیں درست اور غیر مختلف کو کسی طرح خرید و فروخت نہیں درست مسجد میں اور چپ بننا مختلف کو مسجد میں مکروہ تحریمی ہے اگر عبادت جانے اٹکو اور چپ رہنا بیری اور بیوہ باتوں سے واجب ہے اور کلام مباح بے ضرورت مکروہ ہے اور ساتھ ضرورت کے داخل غیر مین ہر فتح القدر میں لکھا ہے کہ کلام کرنا بے ضرورت مسجد میں ایسا حسانت کو کھانا ہے یعنی نابو کرنا ہے جیسے اگل خشک لکڑیوں کو اور کلام نیک کرنا اور ذکر خدا ایتھالے کا مستحب ہے پس مختلف کو چاہیے کہ تلاوت قرآن اور مطالعہ کتابوں حدیث و تفسیر اور سیر انبیا اور صالحین اور اور کتابوں دین کا کڑا رہا لکھنا رہے اٹکو اور زمین اعتکاف اگر ساتھ روزے کے یہ دلیل خفیہ کے ہر جوع شراب ہونے روزے کے اعتکاف مین اور مگر مسجد جامع مین لینے حسین لوگ جماعت سے نماز پڑھتے ہوں امام ابوحنیفہ ج سے منقول ہے کہ تین صحیح ہوتا اعتکاف مگر اس مسجد میں کہ پڑھی جائیں جماعت سے پانچون وقت کی نمازین اور یہی قول احمد کا ہے پس مسجد جامع سے مراد مسجد جماعت ہے یا مین منہل کا ہے لکھا ہے علما نے کہ افضل اعتکاف وہ ہے کہ ہو مسجد حرام مین پھر مسجد نبوی مین پھر مسجد اقصی لینے بیت المقدس مین پھر مسجد جامع مین پھر اس مسجد مین کہ نمازی بت ہوں اور صاحبین اور مالک اور شافعی کے نزدیک درست ہے اعتکاف ہر مسجد مین جمع و جمع در مختار الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا اعتکف طرح لہ ذکر اللہ او یوضو لہ سیریز ذکر اللہ اسطی انہ التوبۃ مرداہ ابن ماجہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دو تھے دیامتکاف کرتے بچھا یا جانا اٹکے لیے بچھونا اٹکا یا رکھی جاتی اٹکے لیے چار بائی اٹکی پیچھے یا اٹکے ستون توبہ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ستون توبہ نام ایک ستون کا ستون ان مسجد نبوی کے سے یہ نام اس واسطے ہوا کہ البولباہ الضاری سے الکی تعمیر ہوئی تھی انھوں نے اپنے تین اس ستون سے باندھ دیا تھا کہی روز تک بند سے رہے بعد کی دن کو توبہ اٹکی قبول ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹکو کھول دیا جمع و عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اعتکف ھذا یعتکف الذنوب ویخرجک من اللہ لکامل الحسنات کل ذلک رواہ ابن ماجہ روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعتکاف کرنے والے کے حق مین کہ وہ بند رہتا ہے گناہوں سے اور جاری کیجاتی مین واسطے اٹکے نیکیاں مانند کرنے والے سب نیکیوں کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف بند رہتا ہے گناہوں سے لینے جو کہ مسجد مین کا رہتا ہے اٹکی شان سے یہ کہ بچتا ہے اکثر گناہوں سے اور غلطی بیری ساتھ جیم اور سے مملہ کے ہے اور صفیہ معمول کا ہے اور بعضوں نے کہا معروف کا لینے جاری کیے جاتے ہیں اور ہمیشہ رہتے ہیں اعتکاف کرنے والے کے لیے ثواب ان نیکیوں کے کہ باز رہتا ہے اٹکے سبب اعتکاف کے مثل عبادت وغیرہ کے مانند ثواب کرنے والے ان نیکیوں کے اور انکی ششہ صحیح مین ساتھ جیم اور سے معجز کے ہر صفیہ معمول کا لینے دیا جاتا ہے اٹکو ثواب ان نیکیوں کا کہ باز رہتا ہے اٹکے سبب اعتکاف کے مانند عبادت مرین کے اور ساتھ جانے جنازے کے اور طاقان کرنے مسلمانوں کے اور سوائے اٹکے کے جیسے دیا جاتا ہے ثواب کرنے والے ان نیکیوں کے کو اور انوغبیان اعتکاف کی یہ ہیں کہ دل فانی رہتا ہے معتکف کا امور دنیا سے اور سب ذکر کتاب و نفس اپنا طرف مولی کے اور ہمیشہ عبادت اور خائے خدا مین رہتا ہے اور نہایت قرب الہی حاصل ہوتا ہے اور رحمت الہی نازل ہوتی رہتی ہے اور گویا اللہ بقائے کے قلعہ مین رہتا ہے کہ مرکشیطان سے بچا رہتا ہے اور مثال مختلف کی ایسی ہر صبیہ ایک نفس باو شاہ کے دروازے پر پڑا ہو عرض حاجت اپنی کرنا ہے مین تک گویا زبان حال سے کہتا ہے کہ ایسے مولے میرے تیرے ساتھ

تینے کا نہیں جینا کہ تو مجھ جیسا نہیں اور میرے ساتھ صد بلایا نہیں اور میرے حکم کو نہیں کرنا جس امر اور الفتح کتاب فضائل
القرآن کتاب جو حج بیان فضیلت قرآن کے ف جانا چاہیے کہ تلاوت قرآن کی افضل عبادت کی خصوصیت جبکہ نماز میں ہوشیاری اور بجا
انکا ایسا ہرگز نہیں اسکا عوض ہر حرف کے متن ٹیکیاں لکھی جاتی ہیں اور نماز میں کپڑاں اور بڑھنا قرآن کا ترمیم کرنا ہر خدا سے اور شوق نماز
دونوں کو اور شفاعت کر لیا قیامت کو اور جبلتیں بھی قرآن جو اور مقصد اعلیٰ تلاوت سے یہ کہ باعث تفکر اور تذکرے یا دلانے امور دین اور آخرت کے
ہو اور سبب کثرت تلاوت کے احکام الہی یا اور مخفی ہوں تا اس پر عمل کیا جاوے اور عزت اس پر کبھی چاکو نہ یہ کہ نرسا اور وزن اس سے کرین
اور دل غفلت میں رہے پس جو کوئی قرآن پڑھے اور عمل اس پر کرے قرآن شوق انکا ہوتا ہوا چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے **ربنا القرآن والرحمن**
یعنی اپنے اپنے قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن لعنت کرنا ہر انکو اور پڑھنا اسکا اس پر محبت ہوگا لغو و بامقصد بعد ازین جانا چاہیے کہ نہیں حاصل ہوتا
انکرا اور تذکرہ اور فہم معنی سوائے پڑھنے قرآن کے ساتھ آہستگی اور تہیتل اور حضور دل کے اس لیے تجوید قرآن کی لازم ہو اور کہ پڑھنا قرآن کا شروع ہوا
چنانچہ کتب فقہ میں مذکور ہے کہ حج اور کثرت قرآن کے ختم چالیس دن میں بلکہ ایک سال میں کافی ہو اور عبادت کے لیے بھی سات روز سے کم میں پڑھے
اور جہت قدر سے زیادہ یوں ختم کرے افضل ہو اور جو کوئی قرآن کے نجات اسکو بھی چاہیے کہ حضور دل سے شروع کرے اور ہمیشہ اپنے دل میں
مستحضر رکھے کہ یہ کلام خدا ہی تعالیٰ کا اور احکام اس کے ہیں کہ اپنے بندوں پر کیے ہیں اور ایسا عاجزی اور فروتنی سے پڑھے کہ گویا کلام اللہ سے سننا ہو
ادب تلاوت کے یہ ہیں کہ وضو سا تم سو اگ کے کر اچھی جگہ میں متواضع اور روایتیہ بیچ اور ذلیل اپنے کو جائے اور ساتھ حضور دیکھا اس طرح کہ گویا ہر
خدا تعالیٰ کے ہر دعا شروع کرے اور غور اور سیر اللہ پر کر شروع کرے اور جان کہ کھنہ خدا تعالیٰ کا بیجا اسطہ کتاب اور آیت آیت ساتھ تہذیب و
انکرا اور تہذیب کے پڑھے اور آیت وعدہ و وعید پڑھنا شروع کرے اور آیت عذاب و وعید پڑھنا چاہیے اور آیت
اور تقدیس پڑھنے کے لیے جہل میں نہ اندکی پائی کا بیان ہوا اس پر سبحان اللہ کے اور درمیان پڑھنے کے روکے اور اگر زمانہ تو اسے بخلیفہ تملک میں ہر
اپنے کو روکنا کہ کرے اور درپا اس کے نہ کہ عہدی نعم کرے اس لیے کہ کم پڑھنا ساتھ تہذیب و تفکر کے بہت بہتر ہو زیادہ پڑھنے کا خیال ہوا ان چیزوں سے
اور زیادہ پڑھنے میں سوائے ختم شامی کے کچھ فائدہ نہیں بلکہ تمکب ہونا اور تنوع کا جو اور جو اس مانے میں رواج نکلا جو ایک روز کے ختم کرنا
پر اور مانند اس کے پڑھ کر کے میں نہایت برکت بات اور کمال غفلت و نادانی پر بہت خواب پیدا کہ طاعت میں نہایت کچھ کمصیت جان میں نہایت
اور اپنے بزرگوں سے جو زیادہ پڑھنا منقول ہو وہ کرامت پر انکی اور ان کو انکی چہرہ سیاحت میں اچھی چیزیں ہیں بقدر کہ ساتھ تہذیب اور
ذوق و حضور دل کے سیر ہوا ہے اگر کفار کے اوج میں نہیں کہ لوگ اور کام میں شغول ہوں یا شورو غوغا ہو وہاں تلاوت نکسے اور اگر ضرورت ہو
اور اگر جگہ میں سر نہ ہو آہستہ پڑھے اور اگر لوگ مستعد ہوں اور ساکت ہوں تو پکار کر پڑھنا افضل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ پڑھنے والا اور
سننے والا اجر میں شریک و یکساں ہیں اور اسی طرح صحیفہ میں دیکھ کر پڑھنا یا پڑھنے سے افضل ہے اس لیے کہ اس میں کھین اور اعضا بھی عبادت میں
مشغول ہوتے ہیں اور حضور زیادہ حاصل ہوتا ہے اور چاہیے کہ قرآن کو منزل پر یا کسی اور بلند بن پر رکھے تا تعظیم حاصل ہو اور درمیان تلاوت کے
کلام و نبوی اور کلمائے اور پچنے اور سب کا ہون سے باز نہ ہو اور اگر کوئی ضرورت و پیشیا وے تو قرآن کو بند کر کہ کلام کر بعد از ان پھر غور و ابد پر کر شروع
کرے اور غلط پڑھنے سے پہن کر سے اور تہیتل و تجوی سے بے تکلف پڑھے اور وقت تلاوت کے تعظیم کسی کی کرے گہرا مال باعلیٰ اور استاد اور والدین
کے لیے جائز ہو قیام و نظیر اور ختم ہو کر سے لوگوں کے مجمع میں کرے اور محب اور اپنے خرابیوں کو اس وقت حاف کرے اور دعا میں شامل کرے کہ وقت
قبولیت کا ہو اور بعد ختم قرآن کے پھر الحمد اور تہم و تہلیلون تک پڑھے کہ ختم کرے کہ افضل ہو اور تکیہ کا ذکر اور آیت کہ قرآن کو پڑھنا جائز ہے لیکن

زیادہ چار اونٹنیوں سے مثلاً پانچ افضل میں پانچ اونٹنیوں سے اسی طرح بعد اس کے اور سچے لعل کی یہ مسلمہ ہے اور چہرے سے سایہ دار کے ایک
 چہرہ ہٹا ہوا تھا سائے مسجد کے اس میں فخر و معجزین رہنے سے نہایت عابد و زاہد اور لہجہ ان ایک نالہ ہر معجزین اور حقیق بھی نام ہر ایک کے
 دو کوس مدینہ سے اُن دونوں سگہوں میں بازار لگتا تھا اور اونٹ اُتین کتے تھے اور عرب اونٹوں کو بہت دوست رکھتے ہیں خصوصاً بڑے
 کو مان کے پس حضرت نے سوال مذکور کر کے رغبت دلائی صحابہ کو باقیات میں اور نفرت دلائی فانیات سے پس ذکر کیا یہ طریق تمثیل کے
 اور ان کے سمجھانے کے لیے والا نام و نیا کچھ قدر زمین رکھنی مقابلہ میں ایک آیت کے بعد **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ أَهَيْبًا أَحَدُكُمْ إِذَا دَجِرَ إِلَى الْكَلْبِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ نَالَكَ خَلْفًا عَظِيمًا سَمِئًا قُلْتُ كَيْفَ الْعَظِيمُ قَالَ فَتَلُكُ يَنْقُرُ بِغَضٍّ
أَحَدُكُمْ فِي صَلَواتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلْفَاتٍ عَظِيمًا سَمِئًا رواہ مسلم اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہر ایک تمہارا حیثیت کہ سچے طرف لہر لہے کے یہ کہ باوے اپنے گھر میں تین اونٹیاں حمل والی بڑی
 فرہ غرض کیا کہنے کے مان فرمایا تین آیتیں کہ پڑھے انکو ایک تمہارا حج نماز اپنی کے بترے واسطے انکے تین اونٹنیوں حمل والیوں بڑی موٹیوں
 سے لعل کی یہ مسلمہ ہے **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الْمَسْكُوفَةِ الْكَلْبُ الْبَرَكَةُ**
وَالَّذِي يُفِيقُ الْفَرَّانَ وَيَسْتَعْمِلُ فِيهِمْ فَهُوَ عَلَيْهِ شَأْنٌ لَهُ أَجْرَانِ متفق علیہ اور روایت ہر عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ماہر قرآن کا ساتھ فرشتوں کو کھنے والوں بزرگ نیکو کے اور وہ شخص کے پڑھتا ہر قرآن اور انکے ہر اس میں اور قرآن انہیں
 ہوتا ہر واسطے انکے دونوں ہوتے ہیں لعل کی یہ نہاری اور مسلمہ ہے **ماہر قرآن وہ ہے کہ مسکوفہ قرآن خوب یاد ہو کہ انکے تین پڑھنے میں اور**
نہ دشوار ہو پڑھنا اس پر اور اذ فرشتوں سے وہ فرشتے ہیں کہ جو کہ لوح محفوظ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں لکھے ہیں یا وہ فرشتے کہ اعمال نبیوں
لکھے ہیں پس فرمایا کہ باہر ساتھ انکے ہر لینے دنیا میں انکا سا عمل کرتا ہر اور آخرت میں انکے لیے منازل ہونے کہ جو کا انہیں رفیع ان فرشتوں
 کا اور دونوں ہر لینے ایک ثواب اور دوسرا ثواب مشقت کا اس میں رغبت دلائی ہر پڑھنے پر اور یہ معنی اسکے نہیں ہیں کہ جو انکے کہ
 پڑھتا ہر وہ ثواب زیادہ پاتا ہر ماہر سے بلکہ ماہر کو بہت ثواب ہوتا ہر کہ وہ ہر جماعت ملائکہ مذکورین کے داخل ہوتا ہر حاصل یہ کہ ماہر تو
 افضل ہر ہر لیکن انکے کہ پڑھنے والے کو بھی باعتبار مشقت کے ایک طرح کی فضیلت اور ثواب ثابت ہر ہر **وَعَنْ ابْنِ عَسَمٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحْسَدُ لِمَنْ عَلَى الشَّيْءِ لَمْ يَجْلُ كَاتًا اللَّهُ الْقُرْآنَ مَهْمُ يَقُولُ أَنَا اللَّهُ الْكَلْبُ وَأَنَا اللَّهُ الْكَلْبُ وَأَنَا اللَّهُ
مَالًا مَهْمُ يَقُولُ أَنَا اللَّهُ الْكَلْبُ وَأَنَا اللَّهُ الْكَلْبُ متفق علیہ اور روایت ہر ابن عسہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک ہر
 اوپر دو شخصوں کے لینے کسی چیز میں شکر کرنا خوب نہیں مگر دو شخصوں کے حال ہر ایک وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ قرآن اور وہ شخص قیام کرتا ہر سچے
 انکے اوقات رات کے میں اور اوقات دن کے میں لینے غافل نہیں ہوتا مگر بعض وقت اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ مال اور وہ چہ کرتا ہر
 مال میں سے اوقات رات کے میں اور اوقات دن کے میں لعل کی یہ نہاری اور مسلمہ ہے **ف** کہما میر کہ حسد و قسم ہر ہر حقیقی اور مجازی حقیقی
 یہ ہر کہ آرزو کرنے روال نعمت کی کیسے لینے ہیں وہ حرام ہر بالاجماع ساتھ آیات و احادیث صحیحہ کے اور مجازی یہ ہر کہ کسی پاس نعمت
 دیکھ کر آرزو کرے کہ میرے پاس بھی ہو بغیر آرزو کرنے روال انکے کے اس سے اسکو غبطہ کہتے ہیں لینے شکر میں اگر ہو یہ امور دنیا میں ہر
 اور اگر ہو طاعت میں مستحب ہر لینے مثلاً کسیکو مسجد وغیرہ بنانے دیکھ کر آرزو کرے کہ اگر میرے پاس پیسا ہو تو میں بھی بناؤں خوب
 ہی ثواب پاتا ہر اس میں راجحین میں غبطہ ہر لینے غبطہ اچھا نہیں مگر دو شخصوں میں انتہی لینے ان دو میں اور مانا انکے میں چہا سچے

دیکھئے کہ کیا سبب ہے غوفی کا پس گھوڑا بھی ٹھہر گیا یعنی پس گمان کیا کہ یوں ہین شوخی کرتا تھا پھر بڑھنے لگے پھر جولانی کے گھوڑے نے پھر چپ ہو رہے پس ٹھہر گیا گھوڑا پھر بڑھنے لگے پھر شوخی کی گھوڑے نے اپنے پس جانا کہ یہ شوخی کسی سبب سے ہو پس موقوف کیا بیڑھنا اور تھا بیٹا سعید کا بھی قریب گھوڑے کے ڈرایا کہ بیڑھنا دے انکو ایذا یعنی پس گیا اسید بیٹے کی طرف تاکہ سرکاوے گھوڑے کے پاس پس جب سرکایا انکو اٹھایا سر اپنا طرف آسمان کے پس ناگمان ایک چیز ہر مانند ابر کے اسمین ہر مانند چراغوں کے پس جب صبح کی اسید نے بیان کیا بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ربہ و پس فرمایا حضرت نے بڑھے گیا ہوتا اسرا بن ضعیفہ کما ابن مضیہ ڈرایا میں یا رسول اللہ اس کے کچلے گھوڑا بھی کو اور تھا گھوڑا بھی کی نزدیک پس پھر امین طرف بھی کے اور اٹھایا میں حق۔ ہر اپنا طرف آسمان کے پس تھی ناگمان ایک چیز مانند ابر کے اسمین مانند چراغوں کے پس نکلا میں اپنے مکہ سے بیان تک کہ نہ دیکھا میں حق انکو یعنی چراغوں کو فرمایا حضرت نے جانتا ہو تو کیا تھا یہ کما کہ متین فرمایا یہ تھے فرشتے نزدیک ہوئے تھے واسطے آواز قرآن پیری کے اگر بیڑھنا رہتا تو اللہ صبح کرتے فرشتے دیکھتے لوگ طرف اُن کی پہنچتے آتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور لفظ بخاری میں ان قول میں ہوں حضرت میں تکلم کے یوں ہر عجب فی الجملہ یعنی بڑھے گئے ہوا میں و میان آسمان و زمین کے ف گھوڑا شوخی کرتا تھا ان فرشتوں کو ڈرے کہ اترے تھے واسطے قرآن کے اور پھر جاتا تھا بسبب چڑھ جانے فرشتوں کے آسمان ہر حالت چپ ہر میں اور لفظ اقرآنکے معنی ابن حجر نے یہ لکھے ہیں کہ ہمیشہ بیڑھتا رہا اسی سورہ کو کہ سبب ہے ایسی حالت عجیبہ کا اور اگر درپیش آئے دے زمانہ آئندہ میں ایسی حالت تو نہ چھوڑنا انکو بلکہ بیڑھنا رہنا اور کمال میں نے کہ معنی اس کے طلب زیادتی کے ہیں زمانہ ماضی میں پس گویا کہ کما کیوں نہ زیادہ کیا تو نے اور اسی لیے کما انیک جواب میں فاشفت افزا تک پس جب ترجمہ ترجمہ اسی کے موافق کیا ہے اور ایک چیز ہر مانند ابر کے وجہ تشبیہ کی یہ ہو کہ ملائکہ انعام کرتے ہیں قرآن کے سنہ پر بیان تاکہ ہوتے ہیں مانند ایک چیز مردہ ہونے والی کے درمیان اُن کے اور درمیان آسمان کے اور تھے یہ چراغ منہم انکے ہم، وَعَنِ الْبِرَاءِ قَالُوكَ اَنْ تَجْعَلَ لَنَا سُوْرَةَ الْكَافِرِ وَالْجَانِبِ حِصَانٌ مِّنْ لِّوَلِيٍّ لِّطَبَطْبُكَ فَتُخْتَصِمُ اَمْ تُجَاهِلُ فَجَعَلْتَ تَدْلُوْا وَتَدْنُوْا جَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفُزُ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَلَيْسَ اللهُ عَلَيْكَ وَاسْمُكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ تِلْكَ الشَّيْطٰنُ يَنْزِلُكَ بِالْقُرْآنِ مُشَفِّقٌ عَلَيْكَ اور روایت ہے ہر بار سے کہ کما تھا ایک شخص بیڑھتا سورہ کف اور ایک طرف اُن کے گھوڑا تھا نہ بھاہوا ساتھ دوسروں کے ڈھانک لیا اس گھوڑے کو ایک بار نے اور ہونے لگا نزدیک اور نزدیک اور شروع کیا گھوڑے اُن کے نے اُجھلنا کو نہ پس جب صبح کی اُن شخص نے آیا حضرت کے پاس ذکر کیا یہ ماجرا و ہر حضرت کے پس فرمایا یہ تھے سکینہ اوزری تھی بسبب بیڑھنے قرآن کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سکینہ کہتے ہیں خاطر جمعی اور سکینہ قلب اور رحمت کو اور اُن کے سبب سے دل صاف ہوتا ہے اور تاریکی نفس کی جاتی رہتی ہے اور حضور و ذوق پیدا ہوتا ہے اور کبھی بصورت ابر و غیرہ کے ظاہر ہوتی ہے و عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَذَعَلَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعْتُ مَعَهُ اَتَيْتُهُ فَتَنَبَّأْتُ بِاَدْسُوْلٍ اَللّٰهُ اِيْ كُنْتُ اُصَلِّي قَالَ لَوْ يَفْعَلُ اللّٰهُ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَارْزُقُوْا اِذَا دَعَا لَكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اَعْلَمُ اَنَّكُمْ اَعْظَمُ سُوْرَةَ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَحَدٌ يَّيْدِيْ فُلَمَّا اَرَادَ اَنْ تَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَا اَعْلَمُ اَنَّكُمْ اَعْظَمُ سُوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبِيْعُ الْمُنَافِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي اُوْتِيْتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی سعید بن مطہ سے کہ کما تھا میں نماز بیڑھتا مسجد میں پس ملا یا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہ جواب دیا میں انکو پھر آیا میں حضرت کے پاس پس کما میں حق یا رسول اللہ تحقیق میں نماز بیڑھتا تھا فرمایا کیا نہیں کما اعد نے جواب دوا واسطے اللہ کے

اور رسول کے اور اعات کو حکم انکے کی حیثیت پر کھارے محکم فرمایا کیا نہ سکھلاؤں میں محکم بہت بڑی سورہ یعنی فضل سورہ قرآن میں پہلا اسکے
 کہ نکلے تو مسجد سے پھر پڑا حضرت نے ہاتھ میرا ہر جب ارادو کیا ہے یہ کہ نکلے کہ امین یا رسول اللہ تحقیق اپنے فرمایا تھا کہ اللہ سکھلاؤں میں محکم بہت
 بڑی سورہ قرآن سے فرمایا وہ سورہ الحمد مد رب العالمین وہ سات آیتیں ہیں کہ مکر ٹر ہی جاتی ہیں ناز میں اور قرآن ہر باک دیا گیا میں وہ نقل
 کی یہ بخاری نے وہ جواب دیا ہے اسے معلوم ہوا کہ ناز میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دینے سے ناز نہیں جاتی تھی جیسے خطاب کرنے پیغمبر
 سے ناز نہیں جاتی اور سورہ فاتحہ کو بہت بڑی سورہ اسلئے فرمایا کہ قدر انکی بڑی ہر اس کے نزدیک اور فوائد اور حسی اسکے بہت ہیں باوجود اختصار
 لفظوں کے کچھ نہ لکھا گیا کہ تمام مقاصد دینی و دنیوی داخل ہیں چھ قول ایک نغیدو ایک استعین کے بلکہ کہا ہر لفظ عارفین کے لئے کہ جو کچھ الکل اپنے
 میں ہر وہ سب قرآن میں ہر اور جو کچھ قرآن میں ہر وہ سب سورہ فاتحہ میں ہر اور جو کچھ فاتحہ میں ہر وہ بسم اللہ میں ہر اور وہ سات آیتیں ہیں
 یہ اشارہ ہر اس آیت پر **وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْكُتُبِ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ** یعنی دین ہے محکم سات آیتیں کہ مکر ٹر ہی جاتی ہیں ناز میں یا ناکہ
 انکی ساتھ فصاحت کے اور اعجاز کے مراد انکے سورہ فاتحہ ہر اور دیا ہے محکم قرآن عظیم اور اسے بھی فاتحہ ہر از بسکہ یہ جزا عظم قرآن کی ہر مبالغہ
 فرمایا کہ ہر قرآن عظیم ہر **وَعَنْ كُنْ هَر تَرِيهَ كَالْ ذَالِ دَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** کہ جھلے لیسو نکو مفاہیر
لَا الشَّيْطَانُ يَفْهَمُ الْكَلِمَاتِ الَّذِي يَقْرَأُ فِيْہِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ دَاہِ سَلَمٌ اور روایت ہر ابی ہر ہر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نہ ٹھہرا اپنے گھروں کو مگر تحقیق شیطان بگاڑتا ہر اس گھر سے کہ ٹر ہی جاتی ہر اس میں سورہ بقرہ نقل کی یہ مسلم نے **فَ تَ تَ تَ تَ تَ تَ تَ تَ**
 کو مگر ہے یعنی جیسے مگر خالی ہوتے ہیں ذکر اور نیکگی اور تلاوت قرآن سے اسطرح گھروں کو نہ ٹھہرا کہ مردوں کے مانند پڑے رہو اور ذکر
 وغیرہ نہ کرو بلکہ گھروں میں ذکر اور قرآن اور نماز پڑھا کرو بعد از ان ذکر کی دو چیز لافضل اور بہت فائدہ مند ہر گھروں اور گھر والوں
 کو کہ وہ تلاوت قرآن ہر فرمایا ان الشیطان آخر تک اور خاص سورہ بقرہ کو اسلئے ذکر کیا کہ اس میں بہت بین اسماء اور احکام اللہ تعالیٰ کے
وَعَنْ كُنْ اَمَامَہٗ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہ فرمایا **لَا تَقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَاِنَّہٗ لَیَّوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِیْعٌ**
لَا خَصَائِمَ اَعْرَءُ اَوْ اَرْهَءُ وَیَنْبَغِیْ الْبَقَرَةُ وَ سُوْرَةُ الْاٰیْمَانِ وَ اَمَّا یَوْمَ الْقِيَامَةِ کَا لَمَّا عَمَّا مَنَانِ اَوْ عَمَّا بَنَانِ اَوْ فَرَقَانِ
مِنْ طَرَفِ صَوَاتٍ مَّحْجَا جَانِ عَنْ کَحْ اَمَامَہٗ اَلْقُرْآنَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ لَعْنَتَہَا ہر کَ دَ تَ کَ حَ حَ حَ وَاَلَسَّیْطَانُ یَفْہَمُ الْکَلِمَاتِ
سَر دَاہِ مَسْلُکُہٗ اور روایت ہر ابی امام سے کہ کہ سنائیں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ٹر ہی قرآن پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت
 کے شفاعت کرنے والا پڑھنے والوں کی ٹر ہی علی الخصوص دو سورتیں جھلکی ہو میں سورہ بقرہ اور آل عمران پس تحقیق وہ دو دنوں کی دیکھی
 دن قیامت کے گویا کہ وہ دو دنوں ٹر ہے ہر اب کے ہر دو دنوں سایہ کرنے والی چیزیں ہیں یا دو دنوں ٹر ہیں ہر پر نہ جانا ورنہ کی صفت
 باندھے ہوئے جھلکے پڑھنے والوں اپنے کی طرف سے ٹر ہی سورہ بقرہ پس تحقیق مدح و ست کرنی اسکی پڑھنے ہر اور تامل کرنا معانی اسکے
 میں اور عمل کرنا اس پر حرکت ہر لیسے نفع عظیم ہر اور چھوڑنا اسکا حسرت ہر لیسے ندامت ہوگی قیامت کو اور نہیں طاقت رکھتے اسکے حاصل
 کرنے کے اہل باطل سکند نے لیسے بسبب درازگی اسکے کہ نقل کی یہ مسلم نے **فَ تَ تَ تَ تَ تَ تَ تَ** یعنی غنیمت جانو پڑھنا اسکا اور مدح و ست
 امکی تلاوت ہر اور جھلکی ہو میں لیسے بسبب نور اور مہابت اور زیادتی ثواب کے روشن میں ہیں گویا کہ یہ دو دنوں سورتیں
 بہ نسبت اور سورتوں کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بمنزلہ چاند کے ہیں یہ نسبت تمام ستاروں کے اور ٹر ہے ہر اب کے کہ سایہ کر نیکی
 اپنے پڑھنے والوں پر گرمی موقع کی سے اور سایہ کرنی والی چیزیں ہیں لیسے ابر ہو یا اور کچھ اور دل ٹکا کہ ہوگا بہ نسبت اول کے اور

فریب ہو گئے اپنے پڑھنے والوں کے سرے جیسے بادشاہوں کے سپہر سایہ کرتے ہیں چروہو کا پس ساج بھی ہو گا اور روشنی بھی اور کمالی کے کلفظ
اولنظ فیما بیان وظیرہ بتولج کے لیے تہیں اول یعنی بصورت ابر کے یہ سورین اُنکے لیے ہو گئی کہ پڑھا لکھا اور نہ سمجھا معنی اُنکے اور دوسرا
یعنی بصورت سایہ کے پڑنے کے لیے ہو گئی کہ پڑھا بھی اور معنی بھی سمجھا اور تیسرا یعنی بصورت ٹکڑیوں کے اُنکے لیے ہو گئی کہ پڑھا اور سمجھا معنی اور
اور کو تعلیم بھی کہیں دے **وَعَنْ أَنَسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَنْفَعُ الْفَقْرَ أَنْ
يَكُونَ الْفَقِيرُ قَاتِلًا لِلَّذِينَ كَانُوا يُكَلِّمُونَ بِهِ تَقْدُّمُهُ سَعَةً أَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَالْغَنَاءُ كَالْغَنَاءِ وَالْغَنَاءُ كَالْغَنَاءِ وَأَخْلَلَتْ أَبْصَارُكُمْ
يَتَّبِعُهَا شَرٌّ أَكْثَرُهَا أَفْرَاقًا مِنْ حُلِيِّهَا حَقَاقَتُهَا كَالْحَبْلِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَمِنْ رَوَايَاتِ هِرَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْهُ أَنَّ كَمَا سَمِعَ
يَسْبُحُ فِيهِ بِخُرْدِ أَصْلِهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا مَاتَ تَحْتَ لَاجِا بَاوَلِگَا قَرَأَنَ وَنَ قِيَامَتِ كَے اُور پڑھنے والے قرآن کے وہ عمل کرتے تھے ساتھ اُنکے آگے
ہو گئیں سایہ قرآن کے سورۃ بقرہ اور آل عمران گویا کہ وہ دو ٹکڑے ہیں ابر کے یا دو ٹکڑے ہیں ابر کے سیاہ درمیان میں اُنکے ایک چمک ہی گویا کہ
وہ دو ٹکڑیاں ہیں بزدلے جانوروں کے صفت یا تدریس ہوئے جھگڑائی پڑھنے والوں کی طرف سے لیٹا پڑھنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرینگے
نفل کی یہ مسلمہ ف لایا جاو لگیا قرآن یعنی ایک صورت بنا کر لایا جاو لگیا یا قواب اشکالا لایا جاو لگیا اور عمل کرتے تھے دلالت کرتی ہے یہ اس پر کہ
جیسے پڑھا قرآن اور عمل کیا اس پر نہ ہوا اہل قرآن سے اور ہو گا وہ شفاعت کرنے والا لگا بلکہ ہوا قرآن حجت اس پر اور آگے ہو گئے لیٹے لیٹے
قرآن کے قواب کے آگے ہو گا قواب ان سورتوں کا اور حصوں کے کما کہ صورت بنائی جاو گئی سبکی کہ دیکھتے اسکو لوگ جیسے کہ صورت بنگلی
اور اس حال کے تولنے کے لیے میزان میں اور سیاہ یعنی بسبب دلدار اور تہ بہ تہ ہو گئے سیاہ ہو گئے اور ایسے ابر کا سیاہ خوب ہوتا ہی اور میزان
میں اُنکے ایک چمک ہی لینے یا وجود دل دار ہو گئے نہیں مانے ہو گئے روشنی کے اور حصوں کے کما کہ شرف کے معنی میں درز لینے در میزان
ان دونوں سورتوں کے فرق ہو گا واسطے تہ کے ساتھ میل کے **وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا آيَةُ الْمُنْذِرِ يَا تَكْدِرِي أَيْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ تَعْلَلَا مَعَكَ أَكْطَمُ قُلْتُ اللَّهُ ذَكَرْتُ لَكَ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمُنْذِرُ
أَتَدْرِي أَيْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَعَكَ أَكْطَمُ قُلْتُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ قَالَ فَحَرَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
وَقَالَ لِيُفْهِتَ الْبَلَاءُ يَا الْمُنْذِرُ دَرَاهِمُ مُسْلِمًا وَرَوَايَاتِ هِرَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْهُ أَنَّ كَمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الْبَلَاءِ الْمُنْذِرُ كُنْتُ هِرَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْهُ أَنَّ كَمَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حرف فرمایا ایہو اللہ جزا تا ہر تو کون سی آیت کتاب اللہ سے ساتھ تہ بہ تہ ہی ہر کما ہی کہ اللہ اور رسول اسکا فرمان
آیہ الکری کا ابی نے کہ ملا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر اور فرمایا چاہیے کہ خوشگوار ہو چکو علم اہو ابابا اللہ نفل کی یہ مسلمہ ف اول
یہ ہر کہ کما جاوے کہ سپر کیا حضرت کے اول ازادہ ادب اور جواب دیا دوسری بار واسطے پوچھنے حضرت کے کہں جمع کیا ادب اور
فرمان برداری کو جیسے کہ طریق ہر اہل کمال کا اور حصوں کے کما کہ منکشف ہوا اُنکو دوسری بار علم اسکی طرف سے یا در رسول نکلے سے
بسبب برکت نقولیں اور حسن ادب کے یہ جواب دینے سوال کے اور آیت الکری کو بہت بڑا اس لیے کہ کما کہ اسمین بیان توحید اور تلغیم
الہی اور ذکر اسماء حسنہ اور صفات باری تعالیٰ کا ہر دے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ مَضَى فَأَذَانُ ابْنِ حَبْلٍ يَحْتَمِلُ النَّعَامَ فَأَخَذَتْهُ وَقُلْتُ لَمْ تَفْعَلْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي
مُحْتَمِلٌ وَهَلْ غِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَيْتُ عَنْهُ فَأَمْسَيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ******

مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكِي حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَاكَ فَرَجْتَهُ فَنَلَيْتُ سَبِيلَكَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ
كَذَّبَكَ فَسَيَعُودُ فَهَرَفْتُ إِنَّهُ سَيَعُودُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ قَرَصَدْتُكَ لِحَاظِ كُفْرِهِ
الطَّعَامَ فَأَخَذْتَهُ فَقُلْتُ لَا تَمْنَحْ فَغَضِبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَكُونَ عِيَاكَ أَوْ
فَرَجْتَهُ فَنَلَيْتُ سَبِيلَكَ اور روایت ہرابی ہریرہ سے کہ کہا داروہ کیا محکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ
نگہبانی کرنے لینے صحیح کرنے زکوۃ رمضان کے لینے صدقہ عید الفطر کے تاکہ جمع ہو نیکی بائین حضرت حق کو میں آیا میرے پاس ایک شخص پس
شروع کین لبین بھرنی غلامین سے لینے لیکر اپنے پاس اور دامن میں رکھتا جاتا تھا پس بکڑا میں اسکو اور کہا میں نے کہ البتہ یہ بیچو گا
میں تم کو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اے تم کہ تحقیق میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ پر نفقہ عیال کا ہو اور محکو حاجت سخت ہو
لینے قرض وغیرہ میرے ذمہ کہا ابو ہریرہ نے پس چھوڑ دیا میں نے اسکو پس صبح کی میں نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لینے غیر غیب
کی دی کہ اس ابو ہریرہ کیا ہوا قیدی تیرا کہ رات گزری ہوئی میں تھا کہا میں نے یا رسول اللہ شکایت کی اے حاجت سخت کی اور مال
داری کی پس ہم کیا میں نے اس پر چھوڑ دیا میں نے اسکو فرمایا حضرت نے خیر دار ہو نہیں اے مجھ کو بولا تجھے لینے بیچ ظاہر کرنے حاجت
اور وہ پھر آویگا لینے پس روتا رہا اس پس جاننا میں نے کہ وہ پھر آویگا بسبب فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ وہ پھر آویگا
پس منتظر رہا میں اسکا پھر آیا لبین لینے لگا غلامین سے پس بکڑا میں نے اسکو اور کہا میں نے کہ البتہ لیجاؤنگا میں تم کو طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اے مجھ پورے محکو کہ میں محتاج ہوں اور میرے ذمہ پر نفقہ کتب کا ہو پھر نہ آویگا میں پس ہم کیا میں نے
اس پر پس چھوڑ دی میں نے راہ اسکی ف اس بار شاید کہ ہم کیا بسبب کہنے اس کے کہ پھر نہ آویگا والا نجات ہو چکا تھا جھوٹ
اسکا بیچ ظاہر کرنے حاجت کے زبانی جہنم صادق کے مع + **فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا
هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكِي حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَاكَ فَرَجْتَهُ فَنَلَيْتُ سَبِيلَكَ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ
كَذَّبَكَ وَسَيَعُودُ قَرَصَدْتُكَ لِحَاظِ كُفْرِهِ** فَأَخَذْتَهُ فَقُلْتُ لَا تَمْنَحْ فَغَضِبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهَذَا اخْرَجْتُهُ مِنْ رَأْيِ أَتَيْتُكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوذُ مِنْهُمْ تَعُوذُ قَالَ دَعْنِي أَعْلَمْتُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا إِذَا دُعِيَ إِلَى
فِرَاشِكَ فَأَتَى أَيْةَ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى تَحْكُمَ أَلَا يَهْدِيكَ لَنْ يَزَالَ هَلِيكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظًا
وَلَا يَهْدِيكَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ خَلَيْتُ سَبِيلَكَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ قُلْتُ دُعِمْتُ
أَنَّهُ يَتَّبِعُنِي كُلَّ يَوْمٍ يَفْعُهُ اللَّهُ مَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ صَدَقَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَكَلَّمْتُ مَنْ تَخَاطَبُ مِنْهُمْ مَثَلُ نَالِثٍ لِي كَالِ
قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ زِدْهُ الْجَحْدَ رَحَى پس صبح کی میں نے پھر فرمایا محکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ابو ہریرہ
کیا ہوا قیدی تیرا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ شکایت کی اے حاجت سخت کی اور عیال داری کی پس ہم کیا میں نے اس پر
چھوڑ دی میں نے راہ اسکی لینے بسبب عذاب اس کے کہ پھر نہ آویگا اور کہا پس فرمایا خیر دار ہو نہیں اے مجھ کو بولا تجھے لینے اس میں کہ
پھر نہ آویگا اور پھر آویگا وہ پس منتظر رہا میں اسکا پھر آیا لبین لینے غلامین سے پھر بکڑا میں نے اسکو اور کہا میں نے کہ البتہ لیجاؤنگا میں تم کو
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ خبری میں مرتبہ تحقیق تو تھا جو کہ میں نہیں آویگا اور پھر آویگا اسکا اسے چھوڑ دو محکو
سکھلاؤنگا میں تم کو کہنے کے لئے نفع دیکھا گو اللہ بسبب ان کے صوبت کہ جب بکڑا و طرف چھوٹے اپنے کے لینے سوئے گئے پس بھجواتی الکرسی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر کر فتنہ طحان کا اندھو کا پنبست فتنہ عدم ملاقات کے پس میں
 آیتوں کے یاد کرنے سے فتنہ ملاقات سے بچا گیا اور تین آیتوں کے پڑھنے سے اس فتنہ سے بچا گیا کہ بغیر اس کے کہ لوگ اس میں گرفتار ہو گئے
 وَاَمَّا عَلَمُ بَعْثٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ اَحَدُنَا اَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ اَلْفَانَ
 قَالُوا اَكَيْفَ يَكْفُرُ ثَلَاثَ اَلْفَانَ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ لَا يُعَدُّ ثَلَاثَ اَلْفَانَ اِنْ رَفَاهُ مُسْلِمٌ وَرَدَّاهُ الْبَخَارِيُّ حَتَّى
 اَنْبَا سَعِيدٌ اور روایت ہر ابی در اس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا عازر ہر ایک بخارا یہ کہ پڑھے ایک رات میں تہائی
 قرآن عرض کیا صاحبزادہ اور کس طرح پڑھے تہائی قرآن فرمایا قل ہوا اللہ احد برابر ہر تہائی قرآن کے نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی بخاری نے
 ابی سعید سے نقل ہوا بعد برابر تہائی قرآن کے اس لیے ہر کہ قرآن میں مذکور میں تھے اور احکام اور توحید اس میں توحید خوب مذکور ہو اور
 بعضوں نے کہا کہ ثواب اس کا مضاعف ہوتا ہے بعد اصل ثواب تہائی قرآن کے پس یہ موجب تفسیر اقل کے نہیں لازم آتا کہ تین بار پڑھنے سے ثواب
 ایک قرآن کا ہو اور یہ موجب تفسیر دوسری کے تین بار پڑھنے سے اصل نو ایک قرآن کا حاصل ہو جائے ہر بوع وَحَسَنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ الشَّيْءُ ثَلَاثَ
 اَلْفَةٍ وَكَلَّمَ بَعْثًا رَجُلًا عَلَى السَّرِيرَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ لَا حَتَّاءَ فِي صَلَاتِهِمْ فَيُحْتَمُّ يَقُولُ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ فَلَمَّا اَنْجَلَهُ كَرَفَا
 ذَاتِ الشَّيْءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوا كَلَامًا فِي هَذِهِ كَلَّمَ ذَاكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لَهَا وَفِي رَجُلٍ مِّنَ النَّاسِ اَنْ اُحِبُّ اَنْ
 اَقْرَأَ هَا فَقَالَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَنْ مَنَعَ عَلَيْهِ رُوَايَاتِ بَعْثٍ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ
 ایک شخص کو امیر کر کے ایک لشکر پر اور ساتھ امامت کرتا اپنے رفیقوں کی نماز میں اور پڑھ کر تائی قرآن اپنی ساتھ نقل ہوا بعد اس کے میں کہ بچے اپنے لشکر
 لوگ ذکر کیا رب و حضرت کے پس فرمایا پوچھا اس کے واسطے کہ تازیہ پس پوچھا اس کے کہا اے کہ تازیہوں میں یہ اس لیے کہ تحقیق اس میں ہر صفت
 رحمان کی اور میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ ہر جموں اس کو اپنے ہمیشہ واسطے ہونے صفت رحمان کے اس میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ غرض
 اس کو کہ اللہ دوست رکھتا ہو اس کو اپنے سبب دوست رکھنے اس کے اس کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ہفت ختم کرنا ساتھ نقل کیا
 اپنے پڑھنا آخر رکعت ہر نماز کے میں بعد سورہ فاتحہ کے نقل ہوا بعد اس کے اور کہا ابن حجر نے کہ پڑھنا بعد فاتحہ کے یا بعد فاتحہ اور سورہ کے
 ہر رکعت میں نقل ہوا بعد از معنی اول جو پڑھنے کے میں وہ خوب ہیں کہ نماز ملا کہ بہت ہوتی ہو بالافتاح بوع وَحَسَنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ
 رَجُلًا قَالَ كَلَّمَ سُلَيْمَانَ اِنْ اُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ قَالَ اِنْ حَبَبْتَ اِيَّاهَا اَذْخَلْتَ الْجَنَّةَ رَفَاهُ
 التَّوْحِيدِ وَرَدَّ فِي الْبَخَارِيِّ مَعْنَاهُ اور روایت ہر انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق میں نے دوست
 رکھتا ہوں اس سورہ کو مراد میں سورہ نقل ہوا بعد فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دوستی میری اس سورہ سے داخل کر گئی مجھ کو بہت
 میں نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری نے معنی اس کے وَحَسَنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ عَقِبَةُ بَنِي عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَكْبَرُ اَحَدُنَا اَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثَ اَلْفَانَ اِنْ رَفَاهُ مُسْلِمٌ وَرَدَّاهُ الْبَخَارِيُّ حَتَّى اَنْبَا سَعِيدٌ اور روایت ہر
 عتبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب آیتیں ہیں اور تازی گئیں آج کی رات نہیں دیکھی کہ میں مانند
 آگے کہی یعنی یہ سورہ نبیہ بکری کے کہ وہ نقل عوذ برب الخلق اور نقل عوذ برب الناس میں نقل کی یہ مسلم نے وَحَسَنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ
 الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَدَى الْوَلَّى رَجُلًا شَبَّهَ كُلَّ لَيْلَةٍ جَعَلَ كَقَبِيرٍ ثُمَّ نَفَتْ فِيهِمَا فَرَأَى اَنْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ
 وَفِي اَعْوَدِيْنِ الْفَلَاوِي وَفِي اَعْوَدِيْنِ النَّاسِ ثُمَّ يَسْمَعُ مِنْهَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَكْدُ اَوْ يَمَسُّ

بقدر آیتوں کے کہ پڑھے تو اور آیا ہر ایک روایت میں کہ درجات جنت کے بقدر آیات قرآن کے ہیں پس اگر تمام قرآن پڑھے گا اوپر کے
درجہ جنت کے پرکہ لائق حال اسکے کے ہوگا پڑھے گا اور اس میں ناشناہی اس پر کہ جو حافظ تریل سے پڑھے ہیں انکا بڑا رتبہ ہوگا جنت میں
اور آئین قرآن کی حسب گنتی کو فیوض کے کہ اس دیار میں قراءۃ اور گنتی انکی مروج ترجمہ ہزار اور دوسو سہشتیں ہیں اور سوائے
اسکے اور بھی قول بہت سے آئے ہیں اس میں جو چاہے قراءۃ کی کتابوں میں سے دیکھ لے مع علی الخلووم وعن ابن عباس قال قال
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ نَفْسٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ بِسَرِّهِ وَالْأُتْرُقُ مَرِيضٌ
وَالَّذِي رَمَى دَقَّالِ التَّوْمِ مَرِيضٌ هَذَا حَدِيثٌ حَصِيصٌ اور روایت ہر ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ تحقیق وہ شخص کہ نہیں اس کے دل میں کچھ قرآن سے مانند گم ویران کے ہو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث
صحیح ہر حرف اس لیے کہ جو کوئی کچھ بھی قرآن نہ جانتا ہو اور نہ ایمان رکھتا ہو اس پر یا جانتا ہو اور ایمان نہ رکھتا ہو اس پر وہ مانند گم ویران
کے ہو اور جس کو قرآن آتا ہو اور ایمان بھی رکھتا ہو اس پر اسکا باطن آباد ہو اور ایمان سے تھوڑا جانتا ہوگا تھوڑا آباد ہوگا گاہت جانتا ہوگا
بہت آباد ہوگا مع ۱۰ وعن ابی سعید قال قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّثْبُ ثَمَدٌ لَا تَنْفَعُ شَعْلُهُ
لِقُرْآنٍ عَنْ ذِكْرِي وَمَنْ شَيْئُهُ اعْطِيَتْهُ اَعْطِيَتْهُ مَا اَعْطِيَ الشَّيْءُ ثَلَاثِينَ وَخَصَلَ كَلَامُ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ فَخَصَّلَ اللَّهُ
عَلَيْهِ رَوَاهُ التَّوْمِ مَرِيضٌ وَالَّذِي رَمَى دَقَّالِ التَّوْمِ مَرِيضٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہر
ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہر بزرگوار باریک اور بلند جس کو باز رکھے قرآن یاد میری سے اور نہ
میری سے دیتا ہوں میں اسکو بہتر اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام الہی کی اور بہ تمام کلاموں کے مانند
بزرگی اللہ کے تمام مخلوقات اسکی پر یعنی اور ایسی ہی فضیلت شغول ہونے والے کی اس میں اور غیر اسکی کے نقل کی یہ ترمذی اور
دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہر حرف جسکو باز رکھے قرآن یعنی جو کوئی شغول نہ
یا کرنے قرآن کے میں اور جاننے اور سمجھنے معانی اسکے میں اور عمل کرنے میں اس چیز پر کہ اس میں ہر اور باز رہے اور ذکر و دعا میری سے
کہ سوائے کلام اللہ کے میں تو دیتا ہوں اسکو زیادہ مانگنے والوں سے اور ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا کہ دیتا ہوں اسکو زیادہ مانگنے والوں کو ذکر
کرنے والوں سے لیکن لیون نہ کہا اور انکا کیا ساتھ ذکر کرنے مانگنے والوں کے اس لیے کہ ذکر بھی حقیقت میں دعا ہی کیونکہ ذکر اور شکر اکرم سے
مقصود یہ ہوتا ہے کہ کچھ کمو دے اور جملہ فضل کلام اللہ الخ احتمال رکھتا ہے کہ تمہارے قول اللہ تعالیٰ کا اور احتمال یہ بھی ہے کہ کلام نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہر ظاہر نہیں ہر مع ۱۰ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ
كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَلِهَا لَا أَقُولُ الْمَرْفَعَةَ حَرْفٌ وَكَلَامٌ مِنْهُمْ حَرْفٌ رَوَاهُ التَّوْمِ مَرِيضٌ وَالَّذِي
وَقَالَ التَّوْمِ مَرِيضٌ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَصِيصٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہر ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جو شخص کہ پڑھے ایک حرف کتاب اللہ یعنی قرآن میں سے پس واسطے اسکے عوض ہر حرف کے نیکی اور نیکی برابر دس نیکی کے یعنی ہر حرف ہر
دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں نہیں کہتا میں کہ سارا الم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف یعنی الم کے کہ میں
تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہر باعبداللہ کے
وَعَنْ الْحَارِثِ الْأَعْمَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فِي الْمَسْجِدِ قَائِدَ النَّاسِ يَخُوضُونَ فِي الْحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي خَالِدٍ رَضِيَ

وَاَيَةُ الْكُرْسِيِّ يَحْفَظُ بِهَا كَيْفَ يَمْسِي وَكَيْفَ يُمْسِي حِينَ يُسَوِّى حُفَظَ بِهَا حَتَّى يَصْجُرَ دَاوُدُ الْقُرْعَانِي
 وَالْأَرْمِي وَكَانَ الْقُرْعَانِي هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہوائی ہر شے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پڑھے
 اُس کو سورہ سون کہتے ہیں الیہ اللہ یتربک اور آیتہ الکرسی وقت صبح کے محفوظ رہتا ہو بسبب برکت اُنکی کے جسے سب آفات و بلیات ظاہر
 باطن کے سے شام تک اور جو پڑھے اُنکو وقت شام کے محفوظ رہتا ہو بسبب برکت اُنکی کے صبح تک نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کسا
 ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہر ف الیہ اللہ یتربک آیت مذکورہ یوں جو ترمذی علی کتاب سن اللہ العزیز العظیم غافر الذنب وقابل التوب بتدریجاً
 فَمِی اَطْلُو لَآلِہِ الْاُمُو الیہ اَصْنِیْرٌ وَحِنِ الثَّخَانِ فِی بَشِیْرِہٖ قَالَ قَالَ دَسُوْلُ اللّٰہِ حَسْبِی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمٌ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا
 فَبَلَّغَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالتَّارِثِ بِالْاَمْرِ عَامِ اَنْ تَزَلَ مِنْہٗ اَیَّتِیْ حَتَّہِیْ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا تَعْرٰنِ فِی دَارِ ثَلٰثَ
 لَیَالٍ فِیْقَرُ بِہَا الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ الْقُرْمِیْ وَالدَّارِیْیُ وَقَالَ الْقُرْمِیْ هَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہر نعمان بن ثمر سے کہ کہا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے لکھ کر کتاب میں حکم کیا ہے کہ جو شخص قرآن کو سمجھ لکھنے قرآن کے لوح محفوظ میں پہلے
 پیدا کرنے آسمان و زمین کے دونوں پر اس کتاب میں سے دو آیتیں کہ تم کیا ساتھ لکھو سورہ بقرہ کو یعنی آسن الرسول سے
 آخر تک اور جس مکان میں پڑھی جاوے یہ آیتیں تین رات تک نہیں نزدیک آتا اُسے شیطان نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کسا
 ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہر ف علی ابی الدرداء قَالَ قَالَ دَسُوْلُ اللّٰہِ حَسْبِی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمٌ مِّنْ خَرِ اَذَلَّتْ یَا سِیْ
 مِزَاوِلِ الْکُفْرِ عَنْہُمْ مِّنْ فِشْنَةِ الدَّجَالِ رَوَاہُ الْقُرْمِیْ وَالدَّارِیْیُ وَقَالَ هَذَا حَدِیْثٌ حَسْبِیْ اور روایت ہوائی دروازے
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے تین آیتیں اول سورہ کہف کے سچا یا با ویکافذہ جال کے سے نقل کی یہ ترمذی
 اور کسا یہ حدیث حسن صحیح ہر ف پہلی فصل میں ایک حدیث بودرواسے گذری کہ جو کوئی یاد کرے دس آیتیں اول سورہ کہف کی
 بچا یا با ویکافذہ جال سے پس ایک وجہ کی تو دو ان بیان کی گئی ہر اور دوسری وجہ کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اول دس آیتوں کے یاد کرنے کی
 یہ خاصیت ترتیب ہوئی ہو بعد از ان از راد وسعت فضل کے تین آیتوں کے پڑھنے کی یہ خاصیت ٹھہرے واللہ اعلم بح و علی اُنس
 قَالَ قَالَ دَسُوْلُ اللّٰہِ حَسْبِی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمٌ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ یَسُوْی وَمَنْ خَرِ اَلِیْسَ کِتَابَ اللّٰہِ بَعْلًا
 قِرَاۃُ الْقُرْآنِ عَشْرُ مَرَّاتٍ رَوَاہُ الْقُرْمِیْ وَالدَّارِیْیُ وَقَالَ الْقُرْمِیْ هَذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہوائی اس سے
 کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے ہر چیز کے دل ہر اور دل قرآن کا ایس ہر اور جو شخص کہ پڑھے ہر ایس لکھا ہو اللہ واسطے
 اُس کے بسبب پڑھنے اُس کے کو اب پڑھے قرآن کا دل باز نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کسا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہر ف
 دل قرآن کا یعنی خلاصہ اس کا ایس ہر ایس کہ احوال قیامت کے اور اور غاصدہ قرآن کے اس میں مذکور ہیں ع و علی اُنس
 قَالَ قَالَ دَسُوْلُ اللّٰہِ حَسْبِی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَمٌ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَرِ اَطْلَہٗ وَیَسُوْی قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالتَّارِثِ وَاَنْ تَزَلَ
 بِالْاَمْرِ عَامِ فَمَا سَمِعَتْ الْمَلَائِکَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ طَلُوْا بِکُمْ اَمَّا یُنْزَلُ هٰذَا عَلَیْہَا وَطَلُوْا بِکُمْ اَمَّا یُنْزَلُ هٰذَا وَطَلُوْا
 لَا تَسْمَعُوْا تَنْکَلُوْا بِہِذَا رَوَاہُ الدَّارِیْیُ اور روایت ہوائی ہر شے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تحقیق اللہ تعالیٰ نے پڑھی سورہ طہ اور ایس پہلے یہاں کر لے آسمان و زمین کے ہر پر بس ایس جبکہ سافرشتوں نے قرآن یعنی پڑھنا اُنکا
 خوشحالی ہر واسطے اس امت کے کہ اُنکا راجا ویکافذہ قرآن یعنی یہ دونوں سورتیں اس پر اور خوشحالی ہر واسطے اُن دونوں کے کہ اُنکا عینیکہ

یعنی یاد کرینگے اور حفاظت کریں گے اسکی اور خوشحالی ہو واسطے ان زبانوں کے کہ پڑھیں گے یہ قرآن نقل کی یہ داری نے ف پڑھیں یعنی
طاہرین یہ سورتیں اور بیان کیا ثواب تلاوت انکی کا یا سمجھایا انکو اسنے فرشتوں کے تین اور امام کی انکو معنی لگے اور کہا میں مجھے کہ حکم کیا
بعض فرشتوں کو ساتھ بڑھنے اسکے کے باقی فرشتوں پر تا وہ جاہلین بزرگی انکی اور جبکہ سافرشتوں نے قرآن اور قرآن سے قرآن پڑھنا
ان سورتوں کا یا قرآن سے بھی طہ اور یس اور مہین کہ قرآن نام جزو کل دونوں کا یس و بح و حکہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من قرأ الحکم الذخان فی لیلۃ اکتب یتستغفر لہ سبعون الف ملاقہ دوا اللہ یبذلہ وقال هذا حدیث غریب
وغریب بنی اکتبتم التراوی یضعف وقال محمد بن یحییٰ البقار بنی منکر الحدیث اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے حم الذخان رات میں صبح کرتا جو اس حال میں کہ بخشش مانگتے ہیں اسکے لیے تیر ہزار نشتہ نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو اور عمر بن ابی نعیم کہ راوی اس حدیث کا جو ضعیف کیا جاتا ہو اور کہا محمد بن یحییٰ بخاری نے کہ وہ کہہ ہر حدیث کا
و حکہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ الحکم الذخان فی لیلۃ لجمعة غفر لہ دوا اللہ یبذلہ
وقال هذا حدیث غریب دھشام ابو البقار الراوی یضعف اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ پڑھے حم الذخان رات جمعہ کی میں بخشش کیجاتی ہو واسطے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہو اور شام ابو القاسم
راوی ضعیف ہو حدیث بن و حکن الذر یا حنبل ساریہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ المسحاة قبل ان یرتد
یقول ان فیہ اثنتی عشرة الف خیر من الف ایۃ کذا اللہ یبذلہ دوا اللہ یبذلہ دوا اللہ یبذلہ دوا اللہ یبذلہ دوا اللہ یبذلہ دوا اللہ یبذلہ
وقال الترمذی حدیث غریب حسن غریب اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے
سبحات پہلے سونے سے فرماتے تحقیق انہیں ہر ایک آیت بہتر ہزار آیتوں سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت کی داری نے
خالد بن حمدان سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہو سبحات وہ سورتیں ہیں کہ جبکہ سر پہ لفظ سبحان
یا سبح یا سبح یا سبح کا ہو وہ سات سورتیں ہیں سبحان الذی اسرہ لبعیدہ اور سورۃ حدید اور سورۃ صافات اور سبحان اور اعلیٰ اور ایک
آیت بہتر ہزار آیتوں سے بعضوں نے کہا وہ آیت لوانزلنا ہذا القرآن ہو اور بعضوں نے کہا کہ وہ آیت ہوا لاول والاخر والظاہر والباطن
ہو کل شیء علیہم اور طبری نے کہا کہ وہ آیت پوشیدہ ہو مانند لیلۃ القدر کے اور ساعت جمعہ کی یہ قول صحیح ترمذی ہو مولانا و حکن
ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سورۃ فی القرآن کلکفن ایۃ شفعت لرجل خضع لہ دھش
تبرکۃ اللہ بید الملک و دوا الحکم الذخان و ابی ہریرہ اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک سورۃ قرآن میں تین آیت کی جو شفاعت کی ان نے واسطے ایک شخص کے بیان تک بخیر کی
واسطے اسکے اور سورۃ تبارک الذی بید الملک و نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد و ابی ہریرہ نے و ابی ہریرہ نے و ابی ہریرہ نے و ابی ہریرہ نے
منہن من دو قمال ہیں یا یہ کہ خودی یہ زمانہ ماضی کی کہ ایک شخص پڑھتا تھا تبارک الذی اور بڑی قدر کرتا تھا اسکی ہر جبہ التواضع
اسنے اسکی بیان تک کہ دو ہوا جس سے عذاب اور یا یہ کہ شفعت یعنی استقبال کہ ہر نیف شفاعت کریگی یہ سورۃ قمرین اور قیامت میں ان
شخص کی کہ پڑھ گیا اسکو وہ و حکن ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم خباءہ علی قبری و ہوا
لا یحسب اللہ قبری فاذا فیہ انسان یقر سورۃ تبارک الذی بید الملک حتی ختمها فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فآخذہ

جو شخص کہ پڑھے ہر روز دو سو بار قل ہوا اللہ احد ورکے جانے ہیں اس سے یعنی اسکے اعمال انسانہ میں سے گناہ چھاپاں برس کے گمرے کہ ہوا سیر دین
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد میں ہے اور ایک تہ میں پچاس بار یعنی ہر دن دو سو بار کے اور میں نے ذکر کیا اللہ کیون علیہ بن فت مگر یہ کہ ہوا سیر دین
اس اشعار کے دونوں میں ایک ہے یہ گناہوں میں نہیں مہیا یا جائیگا اور دوسرے یہ کہ بتقدیر ہونے دین کے اور گناہ میں نہیں شاملے جائیں گے اور ازا
اس سورہ کی تاثیر میں کہنے کی اور ظاہر اول یہی حق ہے اور ائمہ اعلم اور وراورین سے حقوق بندوں کہ ہیں اس وعظہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال کذا انک یتنام علی اثرک شیخہ فنام علیہ عتیدہ ثم قرأ ما ساءک مرۃ قل هو اللہ احد لا ذک لک عوم لا یقول لک الشریک یا عتیدہ اذا خلع عتیدتک لعلک تلتک لعلک تلتک لعلک تلتک و قال ہذا حدیث حسن عریض اور روایت ہر
اش سے کہ نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ ارادہ کرے سوئے گا اپنے بچھونے پر پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر پھر چڑھے تنویر
قل ہوا اللہ احد جو سوت ہو گا دن تیسراست کا فرمایا اسکو برود کا سامی بزرگ سے میرے داخل ہوا اپنے دایسے طرف بہشت میں نقل کی یہ
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے نہایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر اطاعت کی کہ دوامین کروٹ سے لیٹا اور ایسی ہی ہر
کہ ائین صفات میں اللہ تعالیٰ کے سکے بدلے میں یہ لیک کا اور اس میں اشارہ ہوا کہ اسکی عزت کہ بلایع جنہ کے اسکو محل اسکے کہ وہن طرف
ہوں گے انفضل ہوں گے بائیں طرف کے باغوں و درختیں ہیں وہ سبحانک انی اھربک ان الیہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع جلالہ یقرأ
قل هو اللہ احد فقال فیجک قلت و ما وجبت قال الجنتہ رواہ مالک والترمذی والنسائی اور روایت ہر تہ یہ کہ بنی صلی اللہ
علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ پڑھتا ہے قل ہوا اللہ احد فرمایا واجب ہوئی لینے اسکے لیے کہ امین نے کیا وہب ہوئی فرمایا بہشت نقل کی یہ مالک
اور ترمذی اور نسائی نے ف واجب ہونا بہشت کا موجب ہوا و فضل اللہ تعالیٰ کے ہونا و کچھ یہ وعظہ قرآنہ یذکر عتیدہ
اللہ قال یدرسو اللہ علیہ وسلم ان اولہ اذا اذیت الی فراشی فقال اقرأ قل یا ایھا الکافر ون فاتھا بما کفر ون من الشیئ کے
ردا اللہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الذلار سے اور روایت ہر فردہ بن نوفل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ
کہ انوں میں کو جو کچھ کہاؤں میں طرف بچھونے اپنے کے فرمایا پڑھ قل یا ایھا الکافر ون اس لیے کہ تحقیق وہ میرا ہی ہر شرک سے لینے پس اسکو
پڑھ کر سو و یکا تو پاک ہو کر سو و یکا شرک سے اور مریگا تو جو پڑھ کر بیک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور امی نے وعظہ عتیدہ بنی
عاصم قال یکذا انک اسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن المجددہ و الا کیواذ عتیدہ عتیدہ و ظلمہ شدید
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتعوذ یا عوذ یس رب العالمین و اعوذ رب الناس و یقول یا عتیدہ تعوذ
بیمعا فالتعوذ متعوذ یا عتیدہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہر عقبہ بن عامر سے کہ کہا سوت کہ ہم چلے جانے تھے ساتھ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جحفہ اور ابواء کے گناہ ڈھانکا کہ ابواء نے اور اندھیرے سخت نے پس شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ پناہ پکڑنے تھے ساتھ اعوذ رب العالمین اور اعوذ رب الناس کہا اور فرماتے ام عقبہ پناہ پکڑ ساتھ ان دونوں سورتوں کے پس میں
پناہ پکڑ کسی پناہ پکڑنے والے نے ساتھ مانند ان دونوں کے لینے قل اعوذ رب العالمین اور قل اعوذ رب الناس بیچ مقدم پناہ پکڑنے کے
سب سے فضل میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جحفہ اور ابواء نام میں کانوں کے درمیان کے اور میں نے وعظہ عتیدہ بنی
حبیب قال خرجنا فی لیلۃ مکر وظلمۃ شدیدۃ فطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فادس کناہ فقال قل قدث
ما اھول قال قل هو اللہ احد و للعوذ یا عتیدہ و حین تصیح و حین تسبی ثلث ثم اذ تکفیک من کل شیئ رواہ الترمذی

آخر قرآن تک یہ خلاصہ ہر سارے قرآن کا ایسے کہ ان میں مفصل ہیں وہ مضمون کہ محل ہیں اور سورتوں میں اور وجہ تسمیہ اسکے کی بھی یہی خوب ہر
بَعِ وَعَنْكَ عَلٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ نَفْسٍ عُرْدٌ وَغُرْدُ الْمَلَائِكَةِ الْخُفَى
اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کما میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے ہر چیز کے نیت ہر اور نیت قرآن کی
سورۃ الرحمن ہر **ف** ایسے کہ اس میں بیان ہو دنیا اور آخرت کی نعمتوں کا اور بیان ہر اوصاف و عودن کا کہ ان میں ہر نیت کی اور بیان اسکے کی و غیرہ
بَعِ وَعَنْكَ عَلٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ نَفْسٍ عُرْدٌ وَغُرْدُ الْمَلَائِكَةِ الْخُفَى
ایک اذ کان ابن مسعود یدیکم متابعہ کہ ان پیکار کیلئے ردو الملائکۃ یقرئ فی شعب الہیماکین اور روایت ہر ابن مسعود سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے سورۃ واقعہ ہر شب میں نہیں ہو پوچھا اسکو فنا کی اور تھے ابن مسعود حکم کرتے اپنی بیوی کو
کہ پڑھیں یہ سورۃ ہر شب میں نفل کہیں یہ دونوں حدیثیں جتنی نے شعب الایمان میں **ف** فاقہ کے معنی میں محتاج کی اور حاجت مند ہی معنی
یہ ہیں کہ نیند ضرر کر فی اسکو محتاج کی سبب اسکے کہ دیا جاتا ہر صبر یا نیند ہو پوچھا اسکو محتاج کی دل کی سبب اسکے کہ دیا جاتا ہر فراموشی دل کی
اور حضرت رب کو اور توکل اور اعتماد اسے سبب فائدہ اٹھانے کے معانی اس سورت کی سے اور جانا چاہیے کہ شارع نے غیبت دلائل ہر بعض
عبادتوں کی کہ دنیا و نافع ہیں امور دنیا کے میں کہ حاصل ہونا انکا مدد ہر دین میں تاہر تقدیر مشغول ہوں عبادت میں جس طرح کہ ہو
بَعِ وَعَنْكَ عَلٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذِهِ السُّورَةُ سِتْرٌ لِّكُمْ كَيْتَكَ لَا تَعْلَمُ لَهَا أَحَدٌ
اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کما تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے اس سورت کو اور اسے ہم ربک لائل ہی نفل کی یہ امید ہے
ف دوست رکھتے تھے حضرت اسکو ایسے کہ اس میں یہ آیت ہر ان نوال فی الصفح الاول صفحت ابراہیم موسیٰ کی یہ شاہد ہر اور حق ہونے
قرآن کے اور رد ہر شر کون اور اہل کتاب پر اور روایت ہے ابو ذر سے کہ کما میں نے رسول اللہ کیا تھا حضرت ابراہیم کے صحیفوں میں فرمایا
تین تمام شالین کہ امیر بادشاہ مسلط کرنا فریب خوردہ دنیا میں تحقیق نہیں میں نے بھیجا تجھ کو تاکہ جمع کرے دنیا بہت سی ولیکن بھیجا میں نے تجھ کو
کہ بچے تو دعا غلو م کی سے ایسے کہ میں نہیں رو کر نادعا مظلوم کی اگرچہ کافر ہو اور لازم ہر عاقل کو جب تک کہ اس میں عقل ہے یہ کہ ہوں وہ سب
چار اوقات ایک وقت ہو کہ مناجات کہے اس میں رہا اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ محاسبہ کہے نفس اپنے سے اور ایک وقت ہو کہ فکر کہے اس میں
بچ حضرت خدا کے اور ایک وقت رکھے اپنی حاجت اپنی کما پسینہ وغیرہ کے لیے اور لازم ہر عاقل کو یہ کہ نمونہ کرنے والا گروہ واسطے تین چیزوں کے واسطے
تو مشہد تیار کرنے عباد کے یا درست کرنے مناش کے یا لذت اٹھانے کے غیر حرام سے اور لازم ہر عاقل کو یہ کہ ہو مینا ساخڑانے اپنے کے متوجہ ہر حال اپنے پر
محافظة کرنے ولاد واسطے زبان نبی کے اور جسے محاسبہ کیا کام اپنے کا اعمال اپنے سے کم ہو گا کلام ان میں کلام کرنے کا کہ ضروری عرض کیا میں نے
یا رسول اللہ پس کیا یہ بیخون عیسیٰ کے میں فرمایا ہیں عمر میں تمام معنی ڈرانے کی باتیں کہ تعجب کرتا ہوں میں واسطے اسکے کہ یقین کرتا ہوں موت کا
پھر وہ خوش بھی ہوتا ہر تعجب کرتا ہوں میں واسطے اسکے کہ یقین رکھے آگ کا اور پھر نہیں بھی اور تعجب کرتا ہوں میں واسطے اسکے کہ یقین کرے
ساتھ تقدیر کے اور پھر وہ بچ اٹھا دے یعنی طلب کرنے مناش کے میں تعجب کرتا ہوں میں واسطے اسکے کہ دیکھے دنیا کو اور انقلاب اسکے کو اور
بہر امنان کرے طرف اسکے تعجب کرتا ہوں میں واسطے اسکے کہ یقین کرے حساب کامل کے دن اور پھر عمل نکارے **بَعِ وَعَنْكَ** عَلٰی اللَّهُ
بنی محمد قَالَ لِي رَجُلٌ أَلَيْسَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَرَأَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ قَرَأَ فَلَمْ أَصْنِ ذَوَاتِ الْكَلِّ فَقَالَ كَبُرَتْ
سِرِّي وَأَشْتَدَّ قَلْبِي وَغَلِظَ أَيْمَانِي قَالَ قَارَأْتُ لَكُمْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ قَالَ لِي رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَأُ نِي

تقدیر ہو یعنی موت سے کوئی چیز نہیں جو پاسکتی اور عبد بن حمید اپنی مسند میں لایا ہے ابن عباس سے بطریق مرفوع کے فاختہ الکتاب برابر وہابی
قرآن کے ثواب میں اور ابو الشیخ اور طبرانی اور ابن مردودہ اور دیلمی اور ضیاء مقدسی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
کہ چار چیزیں گنج عرش سے مجبکودین ہیں اور کوئی چیز سوا سے ان چار کے اُس گنج سے کسی کو نہیں پہونچی ام الکتاب اور آیت الکرسی اور خاتمہ سورۃ
بقرہ کا اور سورۃ کوثر اور ابو نعیم اور دیلمی نے یہود روا سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاختہ الکتاب کفایت کرتی ہے
اُس چیز سے کہ کوئی چیز قرآن سے کفایت نہیں کرتی ہو اگر فاختہ الکتاب ایک پلہ ترازو کے میں یکھیں اور تمام قرآن کو دوسرے پلہ میں لٹواتے
فاختہ الکتاب سات قرآن کے برابر ہو اور ابو عبدہ فضائل قرآن میں حسن بصری سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو کوئی فاختہ الکتاب کو پڑھے گو یا تو ریت اور نخل اور زبور اور فرقان کو پڑھا اور نفسہ و کعب اور کتاب المصاحف ابن انباری اور کتاب النظمۃ
ابو الشیخ اور حلیہ الاولیاء ابو نعیم کی میں وارد ہوا ہے کہ البلیس علیہ اللعنة کو اپنی عمر میں نوحہ اور زاری کرنے اور خاک لٹانے کا سر پہ جبار بار افتاق پڑا
اول انوقت کہ اُسے پلشت ہوئی اور دوسرے جبکہ اسکو آسمان سے زمین پر ڈالا اور تیسرے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور چوتھے
جبکہ فاختہ الکتاب نازل ہوئی اور ابو الشیخ کتاب الثواب میں لایا ہے کہ جسکو کوئی حاجت درپیش ہو چاہیے کہ فاختہ الکتاب پڑھے اور بدختم کرنے کے
واجب ہے اسے اور ثعلبی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ اگر کسی شخص اُنکے پاس آیا اور شکایت درگزرے کی کسی شے نے اسکو کمنا کہ جسکو لازم ہو کہ
اساس القرآن پڑھ کر دو کی جگہ دم کر اُسے کمنا کہ اساس القرآن کیا ہے شعبی نے کہا فاختہ الکتاب اور بیچ اعمال مجربہ مشایخ کے مذکور ہو کہ
سورۃ فاختہ اسم علم ہے واسطے جو مطلب کے پڑھنی چاہیے اور اسکے دو طریق ہیں ایک تو یہ کہ راکب میں سنت فجر اور نماز فرض کے بعد الحمد للہ الحیم
کے ساتھ لام کہے کمنا کہ اگر اُنکے لیس بار چالیس دن تک پڑھے جو مطلب کہ ہو گا بڑے شکر انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر شفا درپیش کی یا عجز وہی منظور ہو
تو پانی پر دم کر کر اُس فرض یا عجز وہی کو پلاوے اور دوسرے یہ کہ انچند سے انوار کو در بیان سنت اور فرض فجر کے بے قید ملائے ہم کے ساتھ لام کے
تشر بار پڑھے بعد از ان ہر روز اسوقت پڑھے اور دس دن بار کم کرنا جاوے تا ہفتہ کو ختم ہو اگر اول صیف میں مطلب حاصل ہو فہما والا دوسرے
اور تیسرے صیف میں بطرح کرے اول کمنا اس سورت کا جینی کے پہلے پر ساتھ گلاب و مشک زعفران کے پھر دھو کر بلانا اسکا واسطے شفا امر میں
فرزہ کے چالیس دن تک مجرب ہو اور دانتوں کے درد اور درد سر اور درد شکم اور درد وں کے لیے سات بار پڑھ کر دم کرنا اسکا مجرب ہو اور
سورۃ بقرہ کی بھی بہت فضیلت آئی ہے صحیح مسلم میں انس بن مالک سے منقول ہے کہ جب ہم میں کوئی سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھ لیتا
تو اسکو ہم میں عظمت و جاہ پیدا ہوتی چنانچہ ایک اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر کہیں بھیجتے تھے اور ان میں ہر
تربہ تھا ہر ایک لشکر والوں کو اپنے سامنے بلانے دریافت فرمایا کہ کون کون سی سورت قرآن کی پڑھی ہے ہر ایک کو جو کچھ یاد تھا عرض کرتا تھا
تھے کہ نوبت ابونے جو ان کی پہونچی کہ عمر میں سب سے چھوٹا تھا اس سے بھی پوچھا کہ کون کون سی سورت قرآن کی یاد رکھتا ہے تب عرض کیا فلان فلان
سورت اور سورۃ بقرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا سورۃ بقرہ بھی یاد رکھتا ہے عرض کیا کہ مان یا رسول اللہ فرمایا جا تا میر
اس لشکر کا ہر روز بیعتی نے شعب الاولین میں روایت کیا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین محمد بن اخطا نے سورۃ بقرہ کو ساتھ حقائق اور
دقائق اسکی کے بارہ برس کے عرصہ میں پڑھا اور ختم کے روز ایک اونٹ کو ذبح کر کر طعام وافر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ
کھلایا اور حضرت ابن عمر سے بھی منقول ہے کہ اگر آپ پڑھنے سورۃ بقرہ کے توقف کیا اور پڑھا تو آپ کے ختم کی خوشنکد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے یاروں کے نزدیک یہ سورت ایسی عظمت رکھتی تھی کہ اور سورت ویسی نہ تھی اور خواص مجربہ اس سورت

کے سے یہ کہ جس کو حضرت یونس کو چھینک گئی جو جس لڑکے کی عافیت منظور ہو اسکے روبرو نہاؤنہ اس سورت کو تہجد میں پڑھ کر دم کرے اور وہ لڑکا بھی نہاؤنہ مفضل اسی سے اس لڑکے کو اٹھ سال چھاپ نہیں لکھ لگی اور اگر لکھ لگی بھی تو آخر خیر ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ جس وقت پڑھنا اس سورت کا شروع کرے تو ازحانی یا دجال اور ہی اور کھانڈا سیر ڈال کر کسی مجلس میں کس شخص کو کھانڈے کے لیے دعا تمام ہو لکھام مولانا عبدالغنی زکریا کا ترجمہ ہے ہوتا ہے ترجمہ درشتور کی حدیثوں کا دیا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی یا در سے دس آیتیں اول سورہ کف کے پچایا جاوے گا یا دجال کے سے اور ایسے ہی پچا دھتھنص کہ یا در پچا دس آیتیں اس سورت کے اخیر کی او جو کوئی پچا سورہ کف کی دس آیتیں وقت مرنے کے پچایا جاوے گا یا دجال کے سے اور جو کوئی پچا خانہ اس وقت سونے کے ہوگا اسکے لیے نوز ویکٹ قرارہ اسکی سے قدم اسکے تک دن فیات کے اور ایک روایت میں ہے کہ جسے پڑھی سورہ کف دن جبہ کے ہوتا ہو گا فائدہ اسکے لیے دوسرے جبہ تک اور ایک میں ہے کہ جس گھر میں پڑھی جاوے سورہ کف نہین داخل ہوتا اسین شیطان اس رات افسر دیا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے پڑھیں چار رکعتیں پیچھے عشا کے پڑھنے پہلے دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہوا اللہ احد اور اخیر کی دو رکعتوں میں تبارک الذی اور اتم تنزل السجدہ لکھا جاتا ہو اسکے لیے ثواب مانند چار رکعتوں کے کو لیۃ القدر میں پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ جسے پڑھی تبارک الذی اور اتم تنزل السجدہ و میان غروب او و شام کے پس گویا قیام کیا لیۃ القدر میں اور ایک روایت میں کعب سے کہ جسے پڑھی رات کو اتم تنزل السجدہ اور تبارک الذی لکھی جاتی ہیں اسکے لیے تشریکان اور دو کجانی ہیں اس سے تشریکان اور بلند کیے جاتے ہیں اسکے لیے تدریج اور ایک روایت میں ہے کہ جسے پڑھی اتم تنزل اور تبارک الذی رات میں لکھتا ہو اسکے لیے اللہ تعالیٰ ثواب مانند ثواب لیۃ القدر کے اور روایت کی ابن خریس اور ابن مردودہ و خطیب اور بیہقی نے ابی بکر صیہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورہ یس نام رکھی گئی ہو تو رات میں معہ کہ شعل ہو بھلائیوں دنیا اور آخرت کے کو اپنے پڑھنے والے کے لیے اور در کرتی ہو اس سے مصیبت دنیا اور آخرت کی اور دفع کر لگی اس سے ہول آخرت کی اور نام لکھا گیا ہو اسکا رافعہ اور خافضہ یعنی بلند کرنے کرنی ہو مومنوں کو اور بہت کرتی ہو کافروں کو دفع کرتی ہو پڑھنے والے اپنے ہر برائی اور در کرتی ہو اسکی ہر حاجت جو کوئی پڑھے اسکو برابر ہوتی ہو اسکے لیے میں مجوں کے اور جو کوئی نئے اسکو برابر ہوتی ہو اسکے ہزار دینار کے کہ دے فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں اور جو کوئی لکھ کر پوسے اسکو داخل کرتی ہو اسکے لیے اندر ہزار دینار اور ہزار اور ہزار بقیں اور ہزار بقیں اور ہزار رحمتیں اور نکال ڈالتی ہو ہر کینہ اور دکھ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہوں میں کہ سورہ یس میری امت کے ہر انسان کے دل میں ہو اور فرمایا رسول خدا صلی علیہ وسلم نے کہ جسے ملاومت کی اوپر پڑھنے لیس کے ہر رات پھر مگیا را شیداء و فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے پڑھی یس اول روز میں روا کیجانی ہیں حاجتیں اسکی اور ابن عباس سے ہے کہ کہا جسے پڑھی یس وقت صبح کے دیا جاتا ہو آسانی اسدن کے شام تک اور جسے پڑھی یس اول شب میں دیا جاتا ہو آسانی اس رات کی صبح تک اور بیہقی نے روایت کی ابی فلان سے کہ کہا جسے پڑھی یس نفرت کی جاتی ہو اسکی اور جسے پڑھی حالت بھوک میں سیر ہو جاتا ہو اور جسے پڑھی یس اس حالت میں کہ راہ ہو لا ہوا تھا راہ پالنگ جسے پڑھی یہ اس حال میں کہ جانور اسکا جاتا رہا تھا یا لیتا ہو اسکو اور جسے پڑھی یہ وقت کھانے کے گڑھا تھا کھانے سے کفایت کر لگی اسکو اور جسے پڑھا اسکو نزدیک بیت کے آسانی کجانی ہو اس پر اور جسے پڑھا اسکو نزدیک ایک عورت کے کہ دستار تھا

احوال ہو کہ اسکے لئے
تہوہن اس کی پڑھنا
وہاں سے جہان تک
کلمہ پڑھا تو قیامت کی
نور ہوگا اور متعلق یہ
جی کہ کہ نہ خستہ قہر تک
نہنگا وادارہ علم ہون

۴۵
سکے پسین

اُس پر موباسیہ کا آسانی ہوتی ہوئی اُس پر جو بڑھا اُس کو پس گو یا کہ چڑھا قرآن کیا دہ بار اور ہر چیز کا دل جزا و دل قرآن کائیں اور کہ انہی نے
پس نہ پہنچی تملکو کوئی خیر نہ خیرت یا مطالعہ کی سلطان یا دشمن سے لڑ کر کہ بڑھے ہیں وہ بڑھ دینے کی دلی تم سے سبب اسکے اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے پڑھی ہیں اور اصناف دن جمعہ کے پھر سوال کیا اللہ تعالیٰ سے دینا ہر اللہ تعالیٰ سوال اسکا اور علی بن ابی
روایت ہر کہ کہ تھے ہم چاہتے فایع ہونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز سے ساتھ کہنے سبحان ربک بالآخرۃ عمایصفون آخر ایک کہ او
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے کہا پیچہ نماز کے سبحان ربک بالآخرۃ آخر آیت تک تین بار پڑھتے ہیں تو اب ساتھ ہونا پور کے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کو خوش گئے یہ کہ لے تو اب پناہ پورے میں دن قیامت کے پس چاہیے کہ یہ آیت میں سبحان ربک
آخر مجلس اپنی جہت کہ اراد کرے اُسے کا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دین مجاہدین طویل ایضہ سات سو تین بڑی کہ
اول قرآن میں تین جگہ تورت کے اور دین مجاہد آیت طوہین تک جگہ پھیل کے اور دین مجاہد میں طوہین کے حایمون تک جگہ پور کے
اور فضیلت دینی مجاہد ساتھ حایمون کے اور مفصل کے نہیں پڑھا اُنکو کسی نبی نے پہلے میرے اور ابن عباس سے ہر کہ ہر چیز کے لیے خلاصہ پور
خلاصہ قرآن کا حایمین ہیں اور مزہ بن جذب سے ہر بطریق رفع کے کہ حایمین باغ میں باغون جنت کے سے اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حایمین سات ہیں اور دروازے دوزخ کے بھی سات آویگے ہر جم انہیں سے کھڑی رہیگی ہر دروازے پر ان دروازے
سے کیگی با آئی نہ دہل کر اس دروازے سے اُسکو کہ ایمان رکھتا تھا مجبور پڑھتا تھا مجاہد اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ہر دوزخ کے لیے پھیل ہر اور پھیل قرآن کے حایمین تین وہ باغ میں ارزانی کرنے والے سیر کرنے والے گن کے پس جو کوئی دوست رکھتے
کہ چہ باغون جنت کے میں پس چاہیے کہ چہ حایمین اور روایت کی ہستی نے شب الایمان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے
یہاں تک کہ پڑھیں نہ کہ لہذی اور ثم السجہ اور ایک روایت میں ہر کہ جو کوئی پڑھے شب جمعہ میں ثم اللہ خان و لیس صبح کرتا ہو اس حال میں کہ بخشش
کیجانی ہو اسکے لیے اور ایک روایت میں ہر کہ فرمایا جو کوئی پڑھے ثم اللہ خان شب جمعہ میں یا دن جمعہ میں بنانا ہو اسکے لیے اللہ تعالیٰ اگھر
جنت میں اور ایک روایت میں ہر کہ جسے پڑھی سورۃ دخان رات جمعہ کے میں صبح کرتا ہو اس حال میں کہ مغفرت کیجانی ہو اسکی کل کل
کیا جاوے گا اسکا حوین سے اور جو کوئی پڑھے سورۃ دخان رات میں بخشے جاتے ہیں پہلے گناہ اُسکے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جسے پڑھی آلم تنزیل اور یس اور قمر تلسا عا و تبرک الذی ہون گے اسکے لیے نور اور پناہ شیطان سے اور شرک سے اور
بلند کیے جاوے گے اسکے لیے وجہ دن قیامت کے اور ایک روایت میں ہر کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قمر طہا
ہر رات میں اٹھاوے گا اسکو اللہ دن قیامت کے اس حال میں کہ کھڑے اسکا مانند چوہو میں رات کے چاند کے ہوگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ قاری سورۃ حدید اور آد اوقت اور الرحمن کا پکارا جاتا ہر چ رہنے والوں آسمان دوزخ کے ساکن الفردوس یعنی جنت فردوس
کر اعلیٰ جنت ہو۔ ہیکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورۃ العنقرۃ سورۃ النبی ہر پڑھی ہو اسکو اور ہیکا اگھر والد ابی کرار
ایک روایت میں ہر کہ سکھا اسکو بی بیوں اپنی کو اور حضرت عائشہ سے ہر کہ کہا عورتوں کو کہ نہ عاجز کرے ایک تمھارے کو یہ کہ پڑھے سورۃ قہم
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے اخیر سورۃ شہر کا پھر جاوے اس رات میں یا دن میں تو دوزخ کیجائیگی اس
تمام خطا میں کہ کی ہیں اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ جب جگہ پڑھے سطر پڑھوئے اپنے کہ یہ کہ پڑھے سورۃ
حضر اور فرمایا کہ تو میرا شہید اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پناہ اسکے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار پڑھے

آخر سورہ حشر کا بھیجتا ہوا اللہ شہزاد فرشتے کو دفع کرتے ہیں اُس سے شیاطین جن و انس کو اگر رات کو پڑھتا ہی صبح تک دفع کرتے ہیں اور اگر صبح کو پڑھتا ہی شام تک دفع کرتے ہیں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے پڑھیں حشر کی آخر آیتیں رات میں یا دن میں پھر اس دن یا رات میں پس وجہ ہوتی اس کے لیے جنت اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہوتا بارک الہی بروج بل ہر انسان کے است میری سے اور کما علیہ بن سلیمان نے کہ پڑھائیں نے اپنے قرآن جمیل کے آگے پس جب پہنچا میں بعضی کو کہا کہ اے اللہ کبریا نزدیک خاتمہ سورہ کے اخیر کلام اللہ تک اس لیے کہ میں نے پڑھا عبد اللہ بن کثیر کے آگے پس جب پہنچا میں بعضی تک کہا کہ کبریا کہ اخیر کلام اللہ تک اور بن عباس نے بھی حکم کیا اسکا اور خبر دی ابن عباس نے اور حکم کیا ابی بن کعب نے مجھ اسکا اور خبر دی مجھ ابی نے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان لزلزلت برابر پڑھو آدھے قرآن کے اور اعدایات بھی برابر پڑھو آدھے قرآن کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے رات میں ہزار آیتیں ملے گا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ وہ ہنستا ہو گا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کون قوت رکھتا ہو پڑا آیتوں پر پیچھے ہے ہم اللہ الرحمن الرحیم الحکم النکاح آخر سورہ تک اور فرمایا کہ تم پڑھو اس ذات کی کہ جان میری اس کے انھیں میں یہ کہ یہ سورہ برابر پڑھو آیتوں کے اور روایت کی البیہیج نے عظیمہ میں اور ابو محمد عمر قندی نے بھی فضائل نقل ہو اللہ اللہ کے اس سے کہ آئے یہود و خبر کی طرف بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا انھوں نے کہ اس کو ابوالقاسم پڑھا کیا اللہ تعالیٰ نے نہ مانگا کہ کوئی نہ جاب سے اور آدم کو کما ہونے سے یعنی کچھ مٹری ہوئی سے اور المیس کو شملہ آگ سے اور آسمان کو دھوپ سے اور زمین کو پانی کی جھاگ سے پس خبر دیا اپنے رب سے پنی رب کا ہے بنی پڑھ جواب دیا اللہ کو کچھ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لائے اُن کے پاس جبریل اس سورہ کو نقل ہوا اللہ اللہ یعنی کہ اللہ ایک ہی نہ اس کے اصول مرفوع میں اور نہ نیک اللہ الصمد اللہ ہے پڑا ہونے کھانا ہوا اور نہ چمپا اور نہ احتیاج رکھتا ہو پڑھی ساری سورہ یہ سورہ ہو کہ نہ اس میں ذکر جنت کا ہو اور نہ آگ کا اور نہ آخرت کا اور نہ حلال کا اور نہ حرام کا منسوب کیا اسکو اللہ نے طرٹ اپنے پس یہ خاص اسی کے لیے جس نے پڑھا اسکو تین بار پڑھ ہوئے ساتھ پڑھنے تمام وحی کے اور جسے پڑھا اسکو تیس بار زمین افضل ہوئے گا کوئی اہل دنیا سے اس دن مگر جسے زیادہ پڑھا ہو اس سے اور جسے پڑھا اسکو دس سو بار پڑھا جنت الفردوس میں اور جسے پڑھا اسکو تین بار جنت کو قتل ہوا اپنے گھر میں دور ہوتا ہی اس سے فقر اور ایک استیلا کہ کثرت گذری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کہ پڑھتے تھے اسکو اور بار بار پڑھتے تھے اسکو صبح تک اور ایک روایت میں یہ کہ جسے پڑھی قل ہوا اللہ احد پس گویا کہ پڑھتا تھا قرآن اور ایک آیت میں یہ کہ جسے پڑھی قل ہوا اللہ احد دو سو بار پڑھتے جاتے ہیں اس کے گناہ دوسو برس کے اور ایک روایت میں یہ کہ جسے پڑھی قل ہوا اللہ احد سو بار پڑھتے جاتے ہیں اس کے گناہ سو برس کے اور ایک روایت میں یہ کہ جسے پڑھی قل ہوا اللہ احد لکھی جاتی ہیں اس کے لیے ڈیڑھ ہزار نیکیاں اور دو رکے جاتے ہیں اس سے گناہ سو برس کے گمیر کہ ہوا تیس دن اور نقل کی ابن سعد اور ابن خریس اور ابو نعیم اور بیہقی نے دلائل میں اُن سے کہ کما تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم شام میں پس اُسے جبریل اور کما امی محمد تحقیق معویہ بن معویہ فرنی مگیا پس آیا دوست رکھتے ہو تم یہ کہ نماز پڑھو اس پر کما لمن پھر فرمایا زبنا زمین پر پس بہت ہو گئی اُن کے لیے ہر جز اور ملکی زمین سے اور بلند کیا گیا اُن کے لیے جنازہ اسکا پس نماز پڑھی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز سے دیا گیا معویہ فیضیت کہ نماز پڑھی اس پر دس ہونے لگا لگے سے کہ ہر صفت میں چھوٹا فرشتے تھے کما جبریل نے بیب پڑھنے قل ہوا اللہ احد کے تا پڑھنا اسکو کمرے اور بیٹھے اور آتے جاتے اور سوتے یعنی بیٹے اور ایک مہتاب سے اس طرح آئی کہ کما تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تبوک میں پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن ساتھ فرشتی اور شعل و نور کے

کہ نہ کیا تھا جسے اسکو پہلے اسکے پسر نے لے کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی روشنی و نور سے کہ ناگمان جبرئیل آگے بس پوجا جرحل
کیا ہوا اسطے آفتاب کے کہ مٹا ہوا سارون و نورانی کہ زمین و کیا میں نے اسکو کہ نکلا ہو پہلے اس سے لکھا یہ اس سب سے کہ زمین جو پیش
مر گیا ہر زمین میں آج بس مجھے اللہ نے طرف اس کے تر ہزار فرشتے کہ نماز پڑھیں اسے کیا یہ سب سے اسی جبرئیل کہتا تھا کہ پڑھتا قل ہو اللہ
احد کہ پڑھے اور بیٹھے اور چلے اور اوقات رات اور دن میں بہت پڑھو اسکو اسلئے کہ یہ نسبت ہو تمہارے رب کی اور جو کوئی پڑھے اسکو جان
بلند کرے تاہو اللہ اس کے لیے پچاس ہزار درجے اور دور کرتا ہو اس سے پچاس ہزار ایمان اور لکھتا ہو اس کے لیے پچاس ہزار نیکیاں اور جو کوئی زیادہ
پڑھے اسکو زیادہ دیوے اللہ تعالیٰ ثواب کہ جبرئیل نے پس کیا سمیٹ لوں تمہارے لیے زمین میں نماز پڑھو تم اسے کہ کہ ہاں پھر نماز پڑھو
حضرت نے اسے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زمین میں جو کوئی کرے انگو داٹے پورا کرنے ایمان کے داخل ہوگا جس
دروازے جنت کے سے کہ چاہیگا اور نکاح کریگا حرمین سے جس سے چاہیگا جو کوئی معاف کرے قاتل اپنے سے اور ادا کرے
دین غنیہ اور بڑے چیمے ہر نماز فرض کے دس بار قل ہو اللہ احد پس لکھا اور لکھنے اور اگر ایک کرے انہیں سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک کرے سائیں سے نبی اگر ایک جبرئیل لکھتا ہو ہی ثواب پاویگا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل
ہو اللہ احد ہر دن میں پچاس بار پکا لجا و یاد گان خیامت کے قبراہی سے اس طرح کرنے والے اللہ کے داخل ہو جنت میں آوایک
روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے بسم اللہ کہنی اپنے طعام پر پس چاہے کہ پڑھے قل ہو اللہ
احد جب فاتح ہوا اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد جو وقت کہ داخل ہو کر اپنے میں دور ہوئی
مناجلی گمراہوں سے اور صہباؤں سے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل
اجبی صورت میں ہنستے ہوئے خوش اور کہا اے محمد علی اعلیٰ تجھے سلام فرماتا ہو اور فرماتا ہے کہ ہر چیز کے لیے نسب ہو اور نسب میرا
قل ہو اللہ احد ہے پس جو شخص کہ آویگا میرے پاس امت تیری سے اس حال میں کہ پڑھے ہو قل ہو اللہ احد ہزار بار کہنی دین
اسکو نشان اپنا اور قائم کر دے گا اسکو نزدیک عرش اپنے کے اور شفاعت قبول کر دے گا اسکی تر آدمیوں کے حق میں ان
لوگوں میں سے کہ واجب ہوگا عذاب اور اگر نہ لازم کیا ہو تا میں نے اپنے نفس پر کل نفس ذالقت الموت تو نہ قبض کر تا میں روح اسکی
اور ایک آیت میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پڑھے بعد نماز جمعہ کے قل ہو اللہ احد اور قل ہو رب العالمین اور قل
رب العالمین سات بار یا نہا میں لکھتا ہو اسکو اللہ بڑائی سے دوسرے جمعہ تک در ایک آیت میں ہر کہ جسے پڑھے قل ہو اللہ احد ہزار بار
پڑھتا ہو اسکا محبوب تر طرف اللہ کے ہر گمراہ و دن بالکام و بازین سے کہ دیوے فی سبیل اللہ یعنی جہاد میں اور کعبہ جارسے کہ لکھا کہ جو کوئی
پڑھے قل ہو اللہ احد حرام کرے تاہو اللہ تعالیٰ گوشت اسکو کو آگ پر اور کعبہ جارسے یہ بھی آیا ہو کہ لکھا کہ جو کوئی مواظبت کرے اور پڑھے قل ہو اللہ
اور آیت الکرسی کے دس بار رات و دن میں واجب کرے خوشنودی اللہ تعالیٰ کی بری اور ہوگا ساتھ انبیا اسکی کے اور چسپا جاتا ہو
شیطان سے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی پڑھے قل ہو اللہ احد بعد زوال غرض کے ہر بار بار و تبارک اسکو اللہ جو کچھ مانگے اور ایک روایت
میں ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو ہر بار پس تحقیق مولے لیا نفس اپنا اللہ سے لینے آزاد ہوا اگ سے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی
اسکو دو سو بار ہوتا ہو اس کے لیے ثواب پانسون برس کی عبادت کا اور ایک روایت میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب نکاح کیا حضرت
علی کا حضرت فاطمہ سے منگا یا بانی ہر کل ٹالی اس میں ہر گئے علی کو ساتھ اپنے لینے مگر میں اور چہر کا وہ بانی اس کے گریبان میں اور

۱۰
پڑھنے میں عادت ہو
دین کا اور اللہ تعالیٰ
خداوند عالم اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور جبرئیل علیہ السلام
اور میکائیل علیہ السلام
اور اسرافیل علیہ السلام
اور ہر ایک فرشتہ کی
تائید ہوگی اور جو کوئی
پڑھے اسکو اللہ تعالیٰ
بڑائی سے دوسرے جمعہ
تک در ایک آیت میں
ہر کہ جسے پڑھے
قل ہو اللہ احد ہزار
بار کہنی دین اسکو
نشان اپنا اور قائم
کر دے گا اسکو نزدیک
عرش اپنے کے اور
شفاعت قبول کر دے
گا اسکی تر آدمیوں
کے حق میں ان
لوگوں میں سے کہ
واجب ہوگا عذاب
اور اگر نہ لازم
کیا ہو تا میں نے
اپنے نفس پر کل
نفس ذالقت الموت
تو نہ قبض کر تا
میں روح اسکی
اور ایک آیت میں
ہے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو
شخص پڑھے بعد
نماز جمعہ کے
قل ہو اللہ احد
اور قل ہو رب
العالمین اور قل
رب العالمین سات
بار یا نہا میں
لکھتا ہو اسکو
اللہ بڑائی سے
دوسرے جمعہ تک
در ایک آیت میں
ہر کہ جسے
پڑھے قل ہو
اللہ احد ہزار
بار کہنی دین
اسکو اللہ تعالیٰ
جو کچھ مانگے
اور ایک روایت
میں ہے کہ جو
کوئی پڑھے اسکو
ہر بار پس
تحقیق مولے لیا
نفس اپنا اللہ
سے لینے آزاد
ہوا اگ سے اور
ایک روایت میں
ہے کہ جو کوئی
پڑھے اسکو دو
سو بار ہوتا ہو
اس کے لیے ثواب
پانسون برس کی
عبادت کا اور
ایک روایت میں
ہے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم
سے کہ جب نکاح
کیا حضرت
علی کا حضرت
فاطمہ سے منگا
یا بانی ہر کل
ٹالی اس میں ہر
گئے علی کو
ساتھ اپنے
لینے مگر میں
اور چہر کا وہ
بانی اس کے
گریبان میں
اور

وہ بیان دونوں مؤثر ہوں انکی کے اور دشمن کی پناہ میں دیا انکو ساتھ پڑھنے قل ہوا اللہ احد اور قل اعوذ برب العلق اور قل اعوذ برب الناس کے
 اور ایک روایت میں ہے کہ جسے پڑھیں قل ہوا اللہ احد سو بار بعد نماز صبح کے پہلے کلام کر نیکی کسی سے اٹھائے جاتے ہیں اسکے لیے اس میں
 عمل جاس صدیقوں کے **باب** بیچ بیان مختلف پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عنی** اور وہی
 اکاشعیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعادھا ولقرآن خوالدنی نفسی بیبکہ لکنی اشد تقصیا میں لکھتا ہوں
 متفق علیہ روایت ہر ابی ہر ابی اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کر دو قرآن کی اپنی ہریش پڑھا کر دو تاکہ بھولوں نہیں
 اس ذات کی کہ جان میری اسکے ان میں ہے کہ البتہ قرآن جلد پہل جانا میرے سے بہت اونٹ کی سی اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
 اپنے آدمی اونٹ کی مخالفت سے غفلت کرے تو اونٹ سی میں سے نکل جاتا ہر اس طرح قرآن کریم پڑھا کرے اسکو اور خبر نہ کہ اسکی تو اس کی
 زیادہ نہیں سے نکل جاتا ہر اپنی جلد بھول جاتا ہر مولانا **و عنی** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسب
 ملاحدان یقول لیسیت الیہ کنت وکنت بل شیء وانشکذکر واکفران قالہ اشد تقصیا میں صد ودر الراجال
 میں اللہ متفق علیہ ذادہ میں نے بھول لیا اور روایت ہر ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر گیری کر دو
 ایک انکی کے یہ کہ بھول گیا میں آیت فلانی اور فلانی بلکہ یہ کہ بھول گیا اور یاد کرتے رہو قرآن کو کہ وہ جلد جانے والا ہے سینہ کو گون
 کے سے بہت چار یا یوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہ خبر ہوں ساتھ شی اپنی کے **ف** ہر ابی اس
 منع ہے کہ دلالت کرتا ہے اس پر کہ چھوڑ دیا اور بھول گیا میں یہ بے پروائی کے اور اس کہ میں کہ بھول گیا ظاہر کرنا ہر ابی اس سے تفصیلاً ہر ابی اس
 واصل کرنے میں سعادت اور نعمت کے **و عنی** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لکم ما من عمل صحابہ علیہ السلام
 لکم ما من عمل صحابہ علیہ السلام ان عاہد علیہا امسکوا واطعوا ما ذہبت متفق علیہ اور روایت ہر ابن عمر سے یہ کہ سختی
 تبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مثل صاحب قرآن کے مانند مثل اونٹ والے کے کہ اونٹ بازو مال گیا ساتھ باندھ کے کہ
 خبر گیری رکھتا ہر اسکی خنیا تا ہر اسکو اور اگر چھوڑ دیا ہر اسکو جاتا ہر اسکی بخاری اور مسلم نے **و عنی** جندب بن عبد اللہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأوا القرآن ما انطفت علیہ قلوبکم فلو اختلفتم فموا عنہ متفق علیہ
 اور روایت ہر جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن جب تک کہ خواہش کر بن اس پر دل
 تمہارے پس جو وقت کہ آپ میں مختلف ہو یعنی حاصل ہو ملال اور تفرق دون کا پس کھڑے ہو اس سے اپنے پڑھنا سو قوت کرو نقل کی
 یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن مالک نے کہ جس صورت میں کہ دل نہ لگے تو نہ پڑھنا افضل ہے بغیر حضور کے پڑھنے سے لیکن بیان ایک
 نکتہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ عادت کرے اور نفس کو ریاضت میں ڈالے نہایت پڑھنے سے ملال نہ آوے بلکہ خوش زیادہ ہوا ہے کہ کامل اور
 آہ دل کہ عادت ریاضت کی نہیں رکھتے جلدی ملول ہو جاتے ہیں البتہ اسے ہر ابی اس سے کہ ایک بار پڑھنے میں ملال ہو تو اسے زیادہ
 اسے ہر ابی اس سے کہ ایک بار ساتھ فرق و تفرق کے پڑھنے میں کامل ہر ابی اس سے کہ ایک بار پڑھنے میں ملال ہو تو اسے زیادہ
 کانث علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأوا القرآن ما انطفت علیہ قلوبکم فلو اختلفتم فموا عنہ متفق علیہ
 و عنی جندب بن عبد اللہ البجاسی اور روایت ہر قتادہ سے کہ کہا پڑھو قرآن جب تک کہ خواہش کر بن اس پر دل
 کہ تمہاری قراۃ دینی کے ساتھ ہر ابی اس سے کہ ایک بار پڑھنے میں ملال ہو تو اسے زیادہ

ساتھ جن کے نبی اسکے بھی الف کو میطیع ہو کر نہ کرتے تھے ساتھ رحم کے نبی کی کو مکتبے اصلی با عارضی نقل کی یہ بخاری نے **ف** بھی
قرآن و لنگ کے ساتھ مروی ہے کہ حضرت مدر نے حروف مداولین کو بقدر دعوت کے اور شرعاً معلوم کی نزدیک باب وقوف کے اور کہا انہی نے
کہ حروف مد کے تین ہیں واو الف می پس جبکہ ہوا بعد ان کے ہمزہ مد کے بقدر الف کے اور بعضوں نے کہا کہ بقدر و الفون کے پانچ الفون ہوا کہ
مروا بقدر الف کے بقدر واز کے آواز کرے جو قوت کر کے پایا تا اور اگر ہوا بعد ان کے تہید مد کے بقدر جاز الفون کے اتفاقاً نازدیک کے اور اگر بعد ان کے ہوا
ساکن مد کے بقدر و الفون کے اتفاقاً نازدیک وادو یلیون کھلا اگر ہوا بعد ان کے غیر ان حروف کے نہ مد کے بقدر نکھنے ان کے کے تھے اسناد ان کے
اور مدات مد کے اس فیلیہ کے ہیں **وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ اللَّهُ لَشَيْءٍ**
مَا أَذِنَ لِي أَنْ يَخْلُقَ بِلَا عِلْمٍ مِمَّنْ تَعْلَمُونَ اور روایت ہوا ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مٹا اللہ تعالیٰ کسی
چیز کو نہ مٹنے کے آواز نبی کو خوش آوازی سے پڑھا جو قرآن نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **ف** یعنی قبول نہیں کرتا اور دوست نہیں کھتا کسی چیز کو
ان چیز میں جن سے کہ نبی جاتی ہیں جیسا کہ دوست کھتا ہوا قبول کرتا ہوا آواز پیغمبر کو خوش آوازی سے پڑھا جو قرآن **وَعَنْهُ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ لِي أَنْ يَخْلُقَ بِلَا عِلْمٍ مِمَّنْ تَعْلَمُونَ اور روایت ہوا ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
کان رکھتا ہوا ایسے نہیں قبول کرتا کسی چیز کو جیسا کہ کان رکھتا ہوا
واسطی کے کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے اس حال میں کہ بجا کر پڑھے کہو نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِمَّا مَنَ لَهُ أَنْ يَخْلُقَ بِلَا عِلْمٍ مِمَّنْ تَعْلَمُونَ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے کامل طریقہ پر وہ شخص کہ خوش آوازی کرے ساتھ قرآن کے نقل کی یہ بخاری نے **ف**
یعنی خوب جو خوش آوازی کرنی قرآن پڑھنے میں بشرطیکہ بغیر حروف کی یا حرکت کی یا مد کی یا او طرح سے نہ ہو اور اگر گے طور پر بھی نہ ہو
اور جو شخص کہ پڑھے قرآن کو جان کر لگ میں تو ہر ام میں پڑھنا نہ پڑھنا چاہیے ہولانا میں الشریع **وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا عَلَى النَّبِيِّ أَفْضَلُ مَا عَلَيْكَ عَلَيْكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ حَتَّى تَكُونَ كَالْمُهْمَمِ مِنْ
غَيْرِهِ فَرَفَعَتْ سُرُوحُ النَّسَاءِ حَتَّى أَتَيْتُ الرَّحْمَنَ الْوَلِيَّةَ فَكَلَّمَنِي إِذْ أَجْسَنُ مِنْ كُلِّ أَمَةٍ يُبَشِّرُ بِيَدِي وَجَعَلَنِي عَلَيْهَا كَلَامٌ
مُبَشِّرٌ قَالَ حَسْبُكَ الْإِنِّ قَالَ تَلَفَعْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهَا تَكَدَّرَتَانِ مُتَفَقَّحَتَانِ اور روایت ہوا عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا
فرمایا بخیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ نہ سیر پڑھے پھر ویر ویر سے کہا میں نے پڑھوں میں ویرا کہے ان کے آپ پر لگا کر
قرآن فرمایا تحقیق میں دوست کھتا ہوں یہ کہ سنوں قرآن غیر لہجے سے کہا میں ٹوٹنے لہجے میں ہی پڑھتا ہوں سورہ نسا میں ان کے کہ پوچھا میں اس
آیت تک پیر کیا کریں گے یہ ہود و غیرہ جو قوت کہ لادین گے ہم ہر امت میں سے ایک گواہ یعنی ان کے خداوں کی گواہی دیکھنا نبی انکا اور لادین گے
شجلا اس است پر گواہ فرمایا حضرت نے پس ہود قوت کہ پڑھا اب نبی اس لیے کہ میں قبول ہوتا ہوں ساتھ ذکر رنگے اس میں پھر اتفاق کیا میں نے
طرف حضرت کے پس ناگمان انکے میں حضرت کی اتنے ہوا نبی نقل کی یہ بخاری اور سلم نے **ف** آپ پر ناگیا نبی قرآن پڑھا
حق آپ ہی کا ہو جیسا ناگیا ہوا یا پڑھیں گے اور کو کیا بار کہ آپ کے روبرو پڑھے اور میں دوست کھتا ہوں یعنی بعض وقت کہ
حاصل ہوتا ہوا عارف کو اس میں سکوت جیسے کہ کہا گیا ہے میں عرف اللہ کل لسانہ اور ایک حالت عارف کی اور مہربانی پر کہ اسکے حق میں
ہوں کہا گیا ہے میں عرف اللہ حال لسانہ حاصل ہے کہ بعض وقت عارف حالت کبر میں ہوتا ہے سکوت کرتا ہے اور بعض وقت ہوتا ہوا ہوا
جیسے ہوا ناگیا کہ لادین و لادین انکی

اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مٹا اللہ تعالیٰ کسی چیز کو نہ مٹنے کے آواز نبی کو خوش آوازی سے پڑھا جو قرآن نقل کی یہ بخاری اور سلم نے

واقع ہوں بیان سکا یہ ہر کثرت سے اشارہ ہر طرف سورہ فاتحہ کے اوزیم سے طرف ماہرہ کے اور می سے طرف یونس کے اور ب سے
 طرف بنی اسرائیل کے اور شین سے طرف شرا کے اور داو سے طرف واصلات کے اور ق سے طرف سورہ ق کے یہ ترکیب حضرت علی کی طرف نسبت
 کرتے ہیں کہ اُنہی سے منقول ہو اور کما نوسی نے کہ مختار یہ ہر کثرت مختلف ہر ساتھ اختلافات مختص کہیں جبکہ وہ قائل ہیں و مارت خوب سمجھتے ہوں کلام
 اللہ کے وہ قصار کرے استغیر پر کہ حاصل ہو کمال فہم جس چیز کا کہ پڑھے اور جو کوئی شغول ہو علم کے پھیلانے میں یا جگہ پڑوں کے فیصلہ کرتے ہیں
 پس وہ انکار کرے استغیر پر کہ نہ باز کرے اس سے اور جو کہ تحصیل علم اور حاصل کرنے اتفاق اہل و عیال کے میں شغول ہو اس کے لیے بھی یہی
 حکم ہو اور جو کہ انہیں سے منوں بہت پڑھے بقدر پڑھ کے بشرطیکہ حد ملال اور سرعت قرآۃ کو نہ پہنچے **وَعَنِ عَقْبَةَ**
ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَاهِلُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِلِ بِالصَّدَقَةِ وَالْفَرَّانُ كَالْمَكْسُوسِ
بِالصَّدَقَةِ **رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَنِ يَسْرِ** اور روایت ہو
 عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھنے والا قرآن کا مانند ظاہر دینے والے صدقہ کے ہے اور بہت سے
 پڑھنے والا قرآن کا مانند چپکے دینے والے صدقہ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن و غریب ہے **وَف**
 نیز چپکے سے صدقہ نقل ہے تو ثواب زیادہ ہو بہ نسبت ظاہر دینے کے پس اس طرح چپکے پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے کہا طبرانی نے کہ حدیث میں
 پکار کر پڑھنے کی فضیلت میں بھی آئی ہیں اور چپکے پڑھنے کی فضیلت میں بھی پس تطبیق انہیں یہ ہو چکا پڑھنا افضل اس کے لیے ہے کہ کدوا
 ریا سے اور پکار کر پڑھنا افضل ہو اس کے لیے کہ نہ ڈر کر پڑھتا ہو یا کا بشرطیکہ نہ ایذا دے کسی کو نمازیوں میں سے یا سوتے ہو مطلق
 یا اور کسی کو اور پکار کر پڑھنا افضل اس لیے ہے کہ اس کا نفع اور دل کو بھی پہنچتا ہو کہ لوگ سنتے ہیں یا سیکھتے ہیں یا ذوق پاتے ہیں
 یا افضل اس لیے ہے کہ پکار کر پڑھنا شعاردین سے ہو اور بیدار کرنا ہر قاری کے دل کو اور کسی طرف دھیان دینے میں دینا اس کا اور
 دور کرنا ہر نیک کو پڑھنے والے کے دل سے اور اوروں کو شوق دلانا ہر عبادت کا پس جب کو ان تینوں میں سے کوئی ایک حاصل ہو
 پکار کر پڑھنا اس کو افضل ہے **وَعَنِ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَّ بِالْفَرَّانِ**
مِنْ اسْتِحْلَاحِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ اور روایت ہو مصیب سے کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ایمان لایا ساتھ قرآن کے وہ شخص کہ حلال جانا حرام اس کے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
 سنیں اسناد اس کی قوی ہے جسے حلال جانا اس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے وہ کافر ہو مطلق یا مسمیٰ یہ ہیں کہ ایمان کامل قرآن پر نہ لایا
 وہ شخص کہ معاملہ حلال کا کیا ساتھ ان چیزوں کے کہ حرام ہیں قرآن میں یعنی مرتکب ہو احرام و ممنوع چیزوں قرآن کا حق باطل لانے کا
 قرآن پر یہ ہر عمل کو ہے اس پر جسکے حق محبت یہ ہے کہ متابعت کرے محبوب کی **وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي**
مُثَلِّكَةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ مُثَلِّكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَهِيَ تَنَعَّتْ قِرَاءَةَ
مُفْتَرَّةً حَرَّ فَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَالتَّسَنُّيُّ اور روایت ہو یس بن سعید سے کہ نقل کی ابن ابی ملیک سے
 اُنہی سے نقل کی علی بن ملک سے یہ کہ اُنہی سے پوچھا ام سلمہ سے حال قرآۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ام سلمہ نے بیان کی قرآۃ واضح
 حرف حرف جسی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **وَف** یعنی حضرت اس طرح پڑھتے تھے کہ ممکن تھا گستاخ حرفوں
 قرآۃ کی کامرادیہ ہو کہ خوب تر تیل سے بطور تجوید کے پڑھتے تھے اور کہا طبرانی نے کہ بیان کرنا ام سلمہ کا محتمل دو وجہ ہو کہ ایک نے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو قرآن بطور عرب کے اور آواز دن انگلی کے اور بوجہ تم طور اہل عشق کے سے اور طور اہل کتابوں کے سے اور آویگی پیچھے ہر سے ایک قوم کہ بنا کر پڑھیں گے قرآن مانند بنانے راگ کے اور نوحہ کے حال انکایہ ہوگا کہ نہ پڑھیں گے قرآن مخلوق انکی سے یعنی قبول نہیں ہونے کا فتنہ میں پڑے ہوں گے دل اٹکے اور دل ان لوگوں کے کہ اچھا لگے گا انکو پڑھنا انکا نقل کی یہ بقی نے شعب الایمان میں اور زرین نے کتاب یسین میں **و** بطور عرب کے اہل عرب بلا تکلف پڑھتے ہیں اپنے دل کی انگ سے بغیر رعایت قوانین موسیقی کے اُطرح تم بھی پڑھو اور لفظ واصوات عطا تفسیری ہوا پڑھو بطور اہل عشق کے سے الخ یعنی جو کہ عاشق ہیں اور عزیز اور شاعر پڑھتے ہیں اور رعایت قواعد موسیقی کی کرتے ہیں اُنکے طور پر قرآن نہ پڑھو اور یہود و نصاریٰ بھی اپنی کتابوں کو پڑھتے تھے انکے اُطرح پڑھنے سے بھی حضرت نے منع فرمایا اور فتنہ میں پڑے ہوں گے دل اٹکے یعنی مبتلا ہوں گے حب دنیا میں اور لوگوں کے اچھا لگنے سے **بِیْحَبِّهِمْ وَ عَنِ النَّبِیِّ وَ مِنْ عَزَابِ قَالٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حَسَنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ وَكَأَنَّ أَحْسَنَ يُزِيلُ الْقُرْآنَ حَسَنًا رَدَاةُ الدَّارِ حِثِّ** اور روایت ہر زرار بن عازب سے کہ کسان میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اچھی طرح پڑھو قرآن کو ساتھ اپنی آوازوں کے یعنی ترتیل و خوش آوازی سے پڑھو اسلئے کہ آواز اچھی بلا کرتی ہو قرآن میں خوبی نقل کی یہ داری نے **وَعَنِ** کا واپس ہو سدا **قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ حَكَوْنَا الْقُرْآنَ وَ أَحْسَنُ قِيلَ لَهُ قَالَ مَنْ رَدَا سَمِعْتُ كَيْفَ يُقْرَأُ أَرَيْتَ أَنَّهُ يُخْشَى اللَّهُ قَالَ طَاعًا وَسُؤًا كَانَ خَلَقَ كَلَامَكَ رَدَاةُ الدَّارِ حِثِّ** اور روایت ہوتا و اس سے بطریق اسال کے کہ کہا پوچھے گئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا پڑھتا ہے بہت خوب ہیں زرد سے آواز کے واسطے پڑھنے قرآن کے اور بہت خوب ہر پڑھنے میں یعنی از رو ترتیل کے وادار کے فرمایا وہ شخص کب وقت سے نہ تو کماؤ پڑھتے گمان کرتے تویہ کہ وہ ڈرتا ہو اللہ سے کماؤ اس نے اور مخاطب ایسا ہی نقل کی بدداری نے **و** وہ ڈرتا ہو اللہ سے یعنی ترسے دل پر تیار ہو اس کے پڑھنے کی یا ظاہر ہوں اس پر نشانیاں خوف الہی کی مانند تھیں ہونے رنگ کے اور ترتیل اور طبع تابعی تھے اور متابعت نے لکھا ہر صحابی تھے **بِیْحَبِّهِمْ وَ عَنِ عُبَيْدَةَ بْنِ الْمُنْكَدَرِ وَ كَانَ لَهُ حَبِيبَةٌ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ الْقُرْآنَ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَ تَقُولُوا هُوَ حَقٌّ تَلَاوَدَ بِهِ مِنْ أَفَاءِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ افْشَوْهُ وَ تَقْنَوْهُ وَ تَذَكَّرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ وَ لَا تَعْلَمُوا تَوْبَهُ فَإِنَّ لَهُ ذَوَابَا دَاةُ السَّيِّئِ حَقٌّ وَ شُعْبُكَ عَمَانِ** اور روایت ہر سیدہ ملیک سے اور تھے وہ صحابی حضرت کے کافر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قرآن نہ تکبیر و قرآن سے اور پڑھو قرآن کو حق پڑھنے اُسکے کا اوقات رات اور اوقات دن کے میں اور ظاہر ہر قرآن کو اور آواز خوش میں پڑھو اسکو اور فکر و اش چہرین کہ اس میں ہر تاکہ تم مطلب یاب ہو اور نہ جلدی کرو ثواب اُسکے کی یعنی دنیا میں اسکا بدلہ لانا یا ہوا سلیے کہ واسطے اُسکے ثواب بڑا آخرت میں نقل کی یہ بقی نے شعب الایمان میں **و** نہ تکبیر و قرآن سے یعنی غافل نہ تلامذت قرآن سے اور اسے حقوق اُسکے سے بلکہ پڑھا کر اور حق میں ادا کیا کہ وہ حروف اچھی طرح ادا کرے اور سمجھو معانی اُسکے اور عمل کرو اس پر اور کما بن حجر نے کہ حرام ہر تکبیر کفران کو اور باتوں پھیلانے اسکی طرف اور کھنا کسی چہر کا اس پر پیچہ کرنی اسکی طرف اور روز ناسکو اور پھینک دینا اسکو اور مکر وہ ہر فال نکالنی اس میں اور بعضے مالکیہ کے نزدیک حرام ہر پڑھو حق پڑھنے اُسکے کا حق پڑھنے اُسکے میں جار باتیں جاہلین ایک تو یہ کہ فطوح درست پڑھنا اور دوسرے ممنون کو سمجھنا اور تیسرے ممنون کا مقصد سمجھنا اور چوتھے اُسکے موافق عمل کرنا اور ظاہر کر دینی پکار کر پڑھنا

سکرہ وں کی اوجھ روایت انسانی کے فرمایا حضرت نے کہ تحقیق جبریلؑ نے میرے پاس پس بیٹھے جبریلؑ دہنی طرف میرے اوپر نکلیں
 بائیں طرف میرے پاس کما جبریلؑ نے پڑھو قرآن ایک طرح پر کما ایک کاتیل نے یعنی حضرت سے کہ زیادہ کرواؤ ایک طرح سے یعنی اللہ سے جاہلو کروا
 طرح بھی پڑھنے کا حکم ہوا جبریلؑ سے کہ اللہ تعالیٰ سے عرض کر کر زیادہ کرواؤ پھر حضرت زیادتی چاہتے رہے اور زیادتی ہوتی رہی یہاں تک
 کہ پہونچا یعنی امر قرآنہ یا جبریلؑ تھا طرح کو پس ہر طرح شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہر طرف امت ناخواندہ کے یعنی اچھی طرح پڑھیں
 اور اگر ٹھیکہاؤں انکو ایک قرآنہ پڑھیں قادیون کی اسیر اسلئے کہ بعضہ انہیں ایسے ہن کہ جاری ہوتی ہر زبان انکی مالہ پر یا فتح پر اور بعضہ
 ایسے ہن کہ غالب ہوتا ہر انکی زبان پر اور عام یا اطہار اور مانند انکے کے پس انکے لیے کئی قوانین چاہیں کہ ہر ایک کو جو آسان معلوم ہو
 وہ پڑھے اور باوجود اسکے بعضی انہیں پڑھیاں ہن اور بعضہ لوڑھے کہ وہ زیادہ عاجز ہن سکھنے سے سبب بڑھاپے کے اور لڑکے سبب
 سن کے **وَعَنْ جُمُودِ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاضِي يَهْرَاقَاسَ كَيْسَافَ فَاسْتَكْرَحَهُ ثُمَّ قَالَ مَهْجَتُ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْلُو مَرْفَأَ الْفَرَّانِ فَلَيْسَ عَلَى اللَّهِ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَحْيَى كَوَامِلُهَا وَأَنَّ الْفَرَّانَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
 الْقَوْدِي** اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ وہ گذری ایک قصہ کہنے والے پر اس حال میں کہ پڑھتا تھا قرآن اور پھر بالنگتہا مانی لوگوں سے
 کچھ پس انا لہ وانا الیہ اجون کما عمران نے یعنی اسلئے کہ یہ بیعت ہو اور علامت قیامت کی ہو پھر کہا شنائیں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
 فرمائے تھے شخص جس کو پڑھے قرآن پس چاہیے کہ سوال کرے اللہ سے ساتھ اسکے پس تحقیق آویں گے لوگ پڑھیں گے قرآن مانگیں گے سبب قرآن کے
 لوگوں سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** سوال کرے اللہ سے ساتھ قرآن کے یعنی جو چاہے امور دنیا و آخرت کے نہ لوگوں سے لینے اگر آیت
 رحمت پر یا ذکر حجت پر پہونچے مانگے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اگر آیت عذاب اور ذکر و فزع پر پہونچے پناہ مانگے خدا تعالیٰ سے اس سے یا ماریہ کہ
 دعا کرے بعد فراغ قرآن کے ساتھ ہاؤن مانوہ کے اور لائق ہو کہ ہو دعا و اسطے امر خیر و صلاحی و نونین کے دین و دنیا میں **وَالْفَصْلُ الثَّانِي**
**فصل تیسری عَنِ ابْنِ زَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يَزَلْ فِيهِ النَّاسُ حُلَّةً حَتَّى يَمُوتَ الْمَيِّتُ حَبِيَّةً
 وَجُودُهُ عَظِيمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ كَلِمَةٌ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبَةَ لَا يَمَانِ** روایت ہے ترمذی سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا
 کہ پڑھے قرآن کہ کھائے سبب اسکے لوگوں سے یعنی قرآن کو وسیلہ فائدہ دنیا کا کرے اوکیا دون قیامت کے اوچہرہ اسکا ہر ہی ہوگا نیناق
 گوشت نقل کی یہ یقین نہ شعب ابی یوسف **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ فَصْلُ السُّورَةِ
 حَتَّى يَفْرُقَ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ذَاكَ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کما تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نین
 پہچانتے تھے فرق سورہ کا یعنی دوسری سورہ سے یہاں تک کہ نازل ہوتی ایں بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر اس میں
 دلالت کرتا ہے کہ اسم اللہ آیت ہر قرآن کی نازل ہوتی فرق کے لیے درمیان دوسو تون کے جیسا کہ مذہب ہمارا **وَعَنْ عَلْقَمَةَ
 قَالَ لَمَّا جُعِلَ مَعَاذُ ابْنِ مَسْعُودٍ سُورَةُ يُوسُفَ فَقَالَ لَجَلَّ مَا هَذَا لَمْ يَزَلْ فَقَالَ عَلَيْهِ اللَّهُ لَقَرَأْتُهَا عَلَى عَهْدِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُنْتُ فِيهَا هُوَ لِكَلِمَةٍ رَأَيْتُ مَجْدَ مِنْدَرٍ لَمْ يَزَلْ فَقَالَ الشَّرِبُ لَمْ يَزَلْ وَكَذَلِكَ بِالْحِجَابِ
 فَتَرَى بِهِ الْجَدُّ مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے علقمہ سے کہ کما تھے ہم حصین کہ نام شہر کا ہوس پڑھی اس میں سورہ نے سورہ یوسف
 پس کما ایک شخص نے نبیل طرح نازل کی گئی ہو کہما عبداللہ بن مسعود نے قسم خدا کی تحقیق پڑھی میں نے یہ وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں
 پس فرمایا حضرت نے خوب پڑھا تو نے پس موت کہ وہ شخص کلام کرتا تھا ابن مسعود سے کہ ناگاہ پالی اس سے بو شراب کی کچھ باہن مسعود نے کیا شراب

پتیا تو خلافت کرنا جو قرآن کا وہ جملہ نامہ ہو جو کتاب اللہ کو مین قرأت اسکی کو یاد اور اسکی کو پس ماری اسکو حد فقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
فت ابن سوہ جو پڑھتے تھے اگر وہ قرأت مشہورہ تھی تو یقیناً کتاب اللہ تھی تکذیب والکار اسکا کفر یقیناً اور اگر قرأت شاہد پڑھتے تھے تو یقیناً
کما اور خطا ہی ہی ہوا اسلئے کہ حکم مرتد ہونے اسلئے کا نکلیا اور لکھا گیا حد شراب پر اور کما طیبی نے کہ یہ تغلیط کا کما اسلئے کہ جملہ نامہ کتاب کا اور
انکار قرأت کا بیچ اصل کلمہ کے کفر ہے نہ انکار اور کما حاصل یہ کہ اسنے انکار اور کما کیا تھا نہ اصل قرآن کا اسلئے جاری کی اسیر حد شراب کی
نہ مرتد ہونے کی بھی خطا ہے حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن مسعود نے ماری اسکو حد شراب کی سبب ثابت ہونے پنے شراب کے ساتھ جو
اور یہی مذہب ہر ایک جماعت کا علماء سے اور یہاں سے اور شافعی کے مذہب میں اسلئے کہ آنے سے حدین ماری آئی اسلئے کہ بوسیدہ شرک کے اور
امروہ کشت بہ ہوتی ہر بوی شراب کی پس شاید کہ قرار کیا ہوا ہے یا گواہ قائم ہوئے ہوں شراب پینے پر اس سب سے حد لگائی نہ حج، **وہن**
ذی یومین ثابت قال ان رسول اللہ یؤکل من ثمر ما اکل اہل الیما مہ واذ عمر بن الخطاب عندہ قال ابو بکر ان عمر انانی فقال ان
الفضل قد اشحی یوم الیما مہ یقرء القرآن وراقی احسن الشیخ النضر بالقرآن واما ما املی فی ذلک ہب کثیر من القری
وانی اری انک امری بجمع القرآن قلت نعم کف تفعل شیئاً کم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر
ہذا والله خیر فاکمل یوم عمر بن لہ یحیی حتی شربہ اللہ صد ری لذلک وذا کث فی ذلک الذی راى عمر قال نند
قال ابو بکر انک رجل مثاک عاقل لکن شیئاً قد کنت تکتب الوحی لیسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلیح
القرآن فاجمعہ فواللہ لو کلفوا فی نقل جہل من لیسوا لکان انقل علی منا امر فیہ من جمع القرآن قال قلت
کیف تفعلون شیئاً کم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ہو واللہ خیر فاکمل یوم عمر بن لہ یحیی حتی شربہ اللہ صد ری لذلک وذا کث فی ذلک الذی راى عمر قال نند
صد ری لذلک وذا کث فی ذلک الذی راى عمر قال نند
اح سیکوۃ التوبۃ مع انی حزینۃ او حصا دی لہ ارجہ ہامع احد غیرہ لعل جاء کورسولہم لیسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقولہ
فکان انھما یحکم عنہ انک حتی فاء اللہ ثم عند عمر حیوۃ کثرت عند حفصہ بنت عمر وذا الیما مہ
اور روایت ہر مذہب میں ثابت ہے کہ کما بھاطرت میرے کسی کو حضرت ابو بکر نے حج و لون قتل اہل یمامہ کے پس گیا میں اُنکے پاس
ناگمان عمر بن الخطاب بیٹھے ہوئے تھے نزدیک ابو بکر نے کما ابو بکر نے تحقیق عمر آئے میرے پاس اور کما شیبہ ہونا تحقیق گرم ہوا دن ہا کے
ساتھ قاریون قرآن کے لیئے اس طرائق میں بہت قاری مارے گئے ہیں اور تحقیق میں دوتا ہوں کہ اگر کثرت سے ہو گا انا جانا قاریوں کا ہفتی
جگہوں میں پس جانا ہر جگہ قرآن اور تحقیق میں مصلحت دیکھتا ہوں یہ کہ حکم کر وساتھ جمع کرنے قرآن کے کما میں نے لکھنے ابو بکر نے واسطے حد
عمر کے کہ سطح کر دے تم ایک چیز کو کہ زمین کی وہ چیز پیچیدہ اصل علی اللہ علیہ وسلم نے کما عمر نے یہ رقم مذکی بہتر پس ہریشہ رہے عمر گفتگو کرتے مجھے
یہاں تاک کہ کما اللہ نے سیدہ میرا واسطے اسکے یعنی واسطے جمع کرنے قرآن کے اور دیکھی میں نے مصلحت میں جو کہ دیکھی عمر نے کما سیدہ نے کما کما جو
ابو بکر نے تحقیق قمر و جوان ہر ہجہ والا سنین تم جانتے محکو یعنی جو کہ نقل کرے اس میں بہت جھوٹ وغیرہ کی زمین لگا سکتی بسبب کجی تیری کہ اور حق
تھا لو لکھتا دی واسطے پیچیدہ اصل علی اللہ علیہ وسلم کے پس تلاش کر قرآن کو اور لکھا کہ اسکو یعنی ایک صحف میں پس قسم ہوا انکی اگر تکلیف نہ
محکو نقل کرنی پہا انکی پہا راون زمین سے نہ تو ثابت بخاری مجھ پر ہے کہ حکم کیا محکو ساتھ اسکے جمع کرنے قرآن سے لیئے اسلئے کہ اس میں
محنت بدین کی کجی ہوا راون کی بھی کہ فکر بہت کرنی پڑیگی کما سیدہ نے کما میں نے سطح کر دے تم ایک چیز کہ زمین کی وہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا حضرت صدیق اکبرؓ نے وہ قسم جو خدا کی ہمت میں پیشہ رہے ابو بکرؓ کو لے کر تھے جسے یہاں تک کہ اللہ نے سینہ میرا واسطہ کر کے
کہہ لیا واسطہ اس کے سینہ ابو بکرؓ کا اور عمرؓ کا پس ڈھونڈنا میں نے قرآن کو در حالیکہ جمع کرتا تھا اسکو شادون کہجہ کے سے اور سفید پیرون سے اور لوگوں کے
بیضیا نظرون کے بیٹون سے یہاں تک کہ پایا میں آج آخر سورہ توبہ کا پاس ابو خزیمہ انصاری کے نہ پایا میں نے اسکو ساتھ کسی کے سوچا اس کے دافتر سوچا پھر
لقد جاءکم رسول من انفسکم آخرا سورہ برات تک پس تھے صحیفے لکھے ہوتے نزدیک ابو بکرؓ کے یہاں تک کہ وفات دی گئی اللہ نے پھر نزدیک عمرؓ کے اُنکی زندگی نہ
پھر نزدیک حفصہؓ بیٹی عمرؓ کے نقل کی یہ بخاری نے سن یا مہ نام شہد کا ہو حضرت ابو بکرؓ نے اپنی خلافت میں خالد بن ولیدؓ کو ساتھ لشکر کے
دوان بھیجا اور دوان کے لوگوں سے خوب لڑائی ہوئی اور سلبہ کذاب بھی اُٹھیں مارا گیا اور بہت قاری ایدھر کے مارے گئے بعضوں نے
کہا نہ اس سو اور بعضوں نے کہا باؤہ اسوں دوان کی لڑائی کے بعد حضرت ابو بکرؓ نے زید بن ثابتؓ کو بلایا جیسا کہ حدیث میں مذکور ہوا اور
تھا تو لکھتا وحی یعنی اکثر لکھتا تھا اسلئے کہ لکھنے والے حضرت کے چوبیس تھے کہ انہیں خلفاء اربعہ بھی تھے پس میں نے یہ کہ تم اس کے جمع کرنے
اور لکھنے میں امانت دار ہوا و قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں لکھا ہوا سب تھا لیکن مصحف میں نہ تھا بلکہ پیچھے کے ٹکڑوں
ذخیرہ پر تھا جب حضرت کا انتقال ہوا تو حضرت ابو بکرؓ نے ساتھ مشورہ حضرت عمرؓ کے جمع کیا پس یہ ایسا ہوا کہ گویا پائے اور ارق تفرق کہ انہیں
قرآن لکھا ہوا تھا انکو جمع کر دیا اور جاننا چاہیے کہ ترتیب حضرت کے زمانے میں ہو تو ان کی منہی ابو حضرت کے ہوئی صحابہ کے اجتہاد سے
اور ترتیب تینوں کی حضرت کے زمانے میں ہوئی کہ ترتیب جب ایک گیت قرآن کی جڑ پہ کہ لاتے تو کہتے کہ اسکو فلائی سورہ میں بعد
فلانی آیت کے رکھو اور لوح محفوظ میں بھی اسی ترتیب سے لکھا ہوا اور دوان سے آسمان دنیا پر بھیجا اور دوان سے جبریلؓ جب ساق کے کوئین
اور آیتین لاتے اور ترتیب نزول قرآن کی غیر ترتیب تلاوت کے ہو اور جبریلؓ ہر سال رمضان میں الکیا تمام قرآن حضرت سے اسی ترتیب
دور کرتے اور ہر سال میں حضرت کا انتقال ہوا تو دوبارہ دو کر کیا اور نہ پایا میں نے اسکو انحضرت کے زمانے میں یاد کیا تھا تمام کلام اللہ بعض
صحابیوں نے مانند ابی بن کعبؓ اور حاذب بن جبریلؓ اور زید بن ثابتؓ اور ابی دردا کے پس مراد نہ پائے سے ساتھ کسی کے یہ ہر کہ لکھا ہوا اسکی
نہ پایا سو اسے انکے اور تھے صحیفہ آخ یعنی جب جمع کیا قرآن زید بن ثابتؓ نے ساتھ اتفاق صحابہ کے تو بیچ متعدد صحیفوں کے نیز ہر کہ
لکھا گیا ہنوز اتفاق جمع کرنے کا ایک مصحف میں نہ ہوا تھا پس وہ صحیفہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس رہے تھے تا دم زیت یہ حضرت عمرؓ کے پاس
اُنکی زندگی بھر رہی انکی بی بی پاس رہے کہ حفصہ نام تھا ابپھر حضرت عثمانؓ نے جمع کیا انکو ایک مصحف میں اور لکھا کرئی مصحف شہرون
اسلام کے میں جیسے جیسا کہ حدیث آئندہ میں کو رہی صحیح و حسن النسخ بن مالک ان حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْإِمَامِ قَدِمَ عَلَى هَاشِمٍ
وَكَانَ يُعَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فِطْحٍ أَوْ مِصْبَحَةٍ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ خَدِيفَةً اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ
حَدِيفَةُ لِعُمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ رَأَيْتَ هَذِهِ الْكَلِمَةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُودِ وَالْقَصَادِيِّ قَالُوا سَلْ
عُمَانَ الرَّحْمَنَةَ أَنْ أَرْسِلَ إِلَيْكَ بِالصُّحُفِ نَسْخًا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ رَدَّ هَؤُلَاءِ إِلَيْكَ فَأَوَسَلْتَ بِهَا حَفْصَةَ الرَّحْمَنَةَ
فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ وَبَنِي هِشَامٍ فَسَخَوْا فِي الْمَصَاحِفِ
وَقَالَ هَاشِمٌ لِلزُّهْدِ الْفَرَسِيِّينَ إِنَّكَ إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدٌ فِي ثَابِتٍ فِي سُكُونِ الْقُرْآنِ فَالْيَهُودُ لَا يَسْتَأْذِنُ
فَوَيْشَ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى إِذَا سَخَوْا الصُّحُفَ وَالْمَصَاحِفَ دَعَا عُمَانَ الصُّحُفَ الرَّحْمَنَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى
كُلِّ الْيَهُودِ مَصْحُفًا مِمَّا سَخَوْا وَأَمَرَ بِمَا سَخَوْا مِنْ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صُحُفَةٍ أَوْ مَصْحُفٍ أَنْ يُحَرَّقَ قَالَ ابْنُ شَدَّادٍ

فَاخْبَرَنِي خَارِجَةُ بِنْتُ ذَيْلٍ بِثَنَابٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُذَكِّرُ بَيْنَ ثَنَابٍ قَالَتْ فَغَدَتْ آيَةً مِنْ الْأَخْبَابِ حِينَ لَسْنَا الْفَصْحَفَ قَدْ كُنْتُ اسْمَهُمْ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ كُنَّا بِهَا قَالَتْ مَسْنَا هَا وَجَدْنَاهَا مَجْزِيَةً نَزَلْنَا بِهَا لِنُصَارِبَ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ رِيَالًا صَدَقْنَا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَالْحَقُّ هَاهُنَا فِي سُودٍ تَحْدِثُ فِي الْمَصْخَفِ قَاهُ الْإِنْعَادِ عِيٍّ اوردیت ہراس بن مالک سے یہ کہ خلیفہ بیٹے یان کے آئے حضرت عثمانؓ کے پاس اور تھے حضرت عثمانؓ کے سامان جہاد درست کرتے تھے اہل شام اور عراق کے لیے وہ طرانی امینہؓ اور ذبیحان کے پاس خوف میں ڈالنا لکھ کر لوگوں کے اختلاف نے سچ قرآنہ کے یعنی آپس میں ایک دوسرے کی قراءتوں کے بھار کر رکھا پس کہا خلیفہؓ نے واسطے حضرت عثمانؓ کے امیر المؤمنینؓ تدارک کر اس امت کا پہلے اس سے کہ اختلاف کریں کلام اللہ میں مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے پس بھیجا حضرت عثمانؓ نے طرف حصص کے یہ کہ بھیج دے طرف ہمارے صحیفہ کہ نقل کروا میں ہم انکو مصحفوں میں پھر پہنچا دیں گے انکو طرف ہمارے پس بھیجے صحیفہ حصص نے طرف عثمانؓ کے پس حکم کیا حضرت عثمانؓ نے زید بن ثابتؓ کو اپنی انصار میں سے اور عبد اللہ بن زیدؓ اور عید بن حارثؓ بن ہشامؓ کو اپنی قریش میں سے پس نقل کیسے ب نے وہ صحیفے مصحفوں میں اور فرمایا حضرت عثمانؓ نے واسطے جماعت قریش کے کہ تین تن تھے یعنی سوا سے زیدؓ کے اور اصحاب جو مذکور ہوئے انکو فرمایا جو قوت خلافت کو دم اذین غائب کی جگہ قرآن میں اپنی اخات قرآن میں پس لکھوا انکو وافی لغت قریش کے اسلئے کہ کلام اللہ نازل ہوا ہو وافی زبان انکی کے پس کہا ہے واسطے سے بیان تک کہ جو قوت نقل کر چکے صحیفے مصحفوں میں بھیج دیے حضرت عثمانؓ نے صحیفے طرف حصص کے اور بھیجے طرف ہر جانب کے ایک مصحف اُن میں سے کہ نقل کیے تھے اور حکم کیا ساتھ قرآن کے کہ تھامو اسے اُن مصحفوں کے سچ ہر صحیفے کے یا مصحف کے جلا دینے کا کہا ابن ابی ربیعؓ پس خبری ہو چکا خاجہ بیٹے زید بن ثابتؓ کے نے یہ کہ نہاد یہ بن ثابتؓ سے کہ کہانہ بانی میں اُن ایک ثابت سورۃ اخزاب میں سے اُتوت کہ نقل کیے تھے یعنی ابن اور زید بن ابی سلمہؓ نے صحیفہ بنی نسا کر لیا تھا یہ بنی نسا خداصلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر چرتے تھے انکو پس تلاش کی میں نے وہ آیت پر پڑائی میں نے نہاد آیت لینے لکھی ہوئی پانچ سیر بیٹے ثابتؓ انصار کے وہ آیت یہ ہر بنی امیہ میں بنی نسا کے حال صدقہ امانہ اللہ علیہ السلامی عنہ وہ آیت سچ سورۃ اسل کے یعنی اخزاب کے مصحف میں نقل کیے بخاری نے ہت کرانی نے نہاد بخاری کے کہ میں لکھا یہ کہ معنی انصاری کے بغیر میں ہی اسی کان عثمانؓ مجمل انسا و اہل العراق لغزوہ البیتر لغزوہ الناعمینؓ فتح ماہر صاحب ترجمہ نے ترجمہ ہی کے موافق کیا ہوا اور یہ بھی کرانی میں لکھا ہوا کہ ازینہ فیہ نصیب ہوا ہر دم اور آنہ بیجان نصبات تبریر سے استعفیٰ اور اعلیٰ اور حضرت شیخ محمد اللہ نے اسم کان کا اور فاعل انصاری کا خلیفہ کو لکھا ہوا و قاموس سے ملاحظہ کرنے لکھا ہوا کہ ازینہ فیہ ہر آنہ بیجان میں پر آنہ بیجان اسیم بنی جصاص میں ہر مانند اختلاف یہود و نصاریٰ کے یعنی جیسے تورت اور انجیل میں یہود و نصاریٰ نے تغیر و جعل کی اسکی اور زیادتی کی ہر سادہ قرآن میں بھی سلمان کریں پتیلہ برابر ہونے مفتی کے کہ پتیلہ سیر کیجے جب خد لکھنے یہ کہانہ حضرت عثمانؓ کو گون کہ جمع کیا اور وہ اس دن چپاس ہزار تھے پس فرمایا کہ کیا کہتے ہو اس حال میں کہ تحقیق یہ ہو چکا ہو کہ یہ کہتا ہوں یعنی انکا کہ قراءت میری بہتر و قراءت تیری سے اور یہ قریب ہوا اسلئے کہ ہو کہ کہ لوگوں کے کہ کیا مناسب بناتے ہو تم کہا حضرت عثمانؓ نے مناسب جانتا ہوں یہ کہ جمع کروں لوگوں کو ایک مصحف پر پس میں اختلاف کہا لوگوں نے خوب یہودہ چیز کہ مناسب جانی تھے پس قصد کیا لوگوں کے جمع کرنے کا ایک مصحف پر چنانچہ بیان اسکا فاسل نسخ میں ہوا اور نازل ہوا ہو وافی زبان انکی کے پہلے معلوم ہوا کہ قرآن اصل میں نازل ہوا تھا قریش میں بھی حضرت کے التماس سے فارغی ہوئی کہ اپنی اجازت ہوئی کہ ہر کوئی اپنی اخت میں پر بڑھا جب حضرت عثمانؓ نے نسخہ اتفاق صحابہ کے نسخہ اختلاف لوگوں کے موقوف کرنے اُن لغوات کا تسلیم کیا اور سبھوں کو اخت قریش میں بڑھنے کو فرمایا پس یہ میں معنی اُنکے قول کے کہ لکھو انکو

مفت قریش میں کما سنا دی گئے کہ پھر اختلاف کیا لوگوں نے لفظ تابوت میں پس کمانید نے التابوۃ اور کہا اوروں نے التابوت پس جمع کی
لوگوں نے طرف عثمان کے پس کہا انھوں نے لکھو لکھو سناہت کے اسلئے کہ قریش کی زبان میں یوں ہی ہوا پوچھا لوگوں نے حضرت عثمان
لفظ تم میں پس کما سنا عثمان نے لکھو اس میں ہا ویرج ہر صفیہ کے یا مصحف کے ظاہر اور ہر صفیہ سے وہ ہیں کہ حضرت حفصہ کے پاس تھے اور ہر صفیہ
وہ کہ اور صفیہ لوگوں نے جمع کیے تھے اور وہ کتاہر شکستہ اوی ہوا و ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حفصہ کے پاس جو صفیہ تھے بعد فاطمہ وہ ہر صفیہ
وہ بھی حضرت عثمان نے جلا ڈالے اور کما سنا دی گئے کہ جب فاطمہ ہوئے حضرت عثمان لکھو لکھو انے مصحف کی سے تو وہ صفیہ حضرت حفصہ کو بھیج دیے
اور سوائے ان کے اور پھر مصحف کے اور مصحف جلا ڈالے پس ہر صفیہ حضرت حفصہ کے پاس ہے جب حاکم ہوا وہاں مدینہ کا لوٹ گیا یا انکے جلائے گئے یا
انھوں نے مدینہ کے بعضہ کا انتقال ہوا تو وہاں نے انکے بھائی عبداللہ بن عمر سے لگا کر جلا ڈالے بخوف اس کے کہ اگر ظاہر ہونے لوگ بخوف لائی کر گئے
اور اختلافات ہو گئے پھر ان مصحفوں کے کہ حضرت عثمان نے ہر طرف بھیج دیے تھے مشورہ یہ کیا یا پھر تھے اور بوداؤ نے کہا کہ میں نے ابو حاتم
سجستان سے کہ سات مصحف تھے ایک کہ کوبھیجا اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرہ کو اور ایک کوفہ کو اور ایک مدینہ میں کھا
اور اختلاف کیا ہر عالموں نے بیچ پڑا ہے ورق مصحف کے کہ جب باقی رہے اس میں نفس تو آیا اولی تو دھو ڈالنا ہر یا جلا دینا بعضوں نے تو کہا
جلا دینا یا پھر جو اسلئے کہ دفع کی جاتی ہیں تمام سو تین ذات کی بخلات دھونے کے کہ رو دنا جانا ہر دھوون اسکا اور بعضوں نے کہا کہ دھونا
اولی ہوا و ڈالاجا و دھوون اسکا یا پاک جگہ میں لگا لیا پھر کتب جا و سہ پانی اسکا اسلئے کہ وہ دوا ہے ہر بیماری کی اور شفا سینہ کی علتوں کی
اور حضرت عثمان نے انکے جلا دینا یا پھر سخت کے کہ اختلاف نہ باقی رہے اور پھر حضرت عثمان پر جب وارد ہو کہ کہیں شرع میں کیا ہو کہ جلا دینا
یا لابی ہو جبکہ شرع میں یہ آیا نہ اور انھوں نے بنا بر صحت کے یہ فعل کیا ہو لوگوں نے ان پر طعن کریں جب عیادت اپنی کے تنفیہ لکھا ہر علمائے
کبر جمع ہونا قرآن کا تین بار واقع ہو ایک بار تورو بر و غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیکر ایک مصحف میں نہ مختار ہو اور دوسری بار روبرو
حضرت ابوبکر کے ہوا مشغول ہو حضرت عثمان سے کہ کہا بزرگترین لوگوں کے یہی صحیح مقدمہ جنت کے از روی ثواب کے ابوبکر میں جنت کرے اللہ
ابوبکر پھر اور وہ اول جمع کرنے والے ہیں کتاب خدا و خود جل کو اور تیسری بار حضرت عثمان کے وقت میں جمع ہو کہ جن کی اصحاب کو پھر لکھا
مصحفوں میں ساتھ لغت قریش کے اور جو انبساط میں بھیجے یہ بات سن پھر پیش میں ہوئی پس فرق در میان جنت الی بکر اور جمع عثمان کے
یہ کہ ابوبکر نے جمع کیا اس ڈر سے کہ با و اقران میں سے کچھ جانا رہے اور حضرت عثمان نے جمع اسلئے کیا کہ اختلاف واقع نہیں ہو عثمان نے تیسری بار
جمع کرنے والے قرآن کے نہیں ہیں بلکہ جمع کرنے والے ہیں لوگوں کو لغت قریش پر جمع ہوئے **وَهُنَّ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لَأَخْبَرَنَّ**
مَا حَاكَمَ عَلَى أَنْ عَمَلَهُمْ لَا الْإِنْفَالُ وَهُوَ الْمَثَلُ وَالْإِنْفَالُ بِرَأْيِهِ وَهُوَ مِنَ الْمَثَلِ فَخَرْنَاهُمْ بَيْنَهُمَا وَكُلُّهُ تَكْتَبُوا اسْطَرَسَ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمْ مَوْهَاتٍ فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَاكَمَكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى اللَّهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الشُّورُ ذَاتَ الْعَدْرِ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ
يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا لِي الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا كَذَا أَفَإِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ لَا يَهْتَفُونَ ضَعُوا لِي
هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي لِي ذِكْرُ فِيهَا كَذَا أَفَإِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ لَمْ يَهْتَفُوا لِي بِهَا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَانِزِلَةٌ بِلَا مَدِينَةٍ وَكَانَ
بِرَاءَةً مِنْ أَجْلِ أَنْ يَنْزِلَ وَكَانَتْ قِصَّتُهُمَا شَبِيهَةً لِقِصَّتِهِمَا فَخَفِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمَا وَلَمْ يَمَسَّ يَدَهُمَا
لَنَا مِنْهَا فَوَيْحٌ أَجَلٌ ذَلِكَ كَرَفْتُ بَيْنَهُمَا وَكُلُّهُ كَتَبَ سَطْرُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمْ مَوْهَاتٍ فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ

دعا کا کھل دیا اور حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ روایت ہر ابن عباس سے کہ کما کما میں نے واسطے عثمانؓ کے کیا سبب ہو گا کہ اس پر قصد کیا تھے
 طرف سورۃ انفال کے اور وہ ہر شافی میں سے اور طرف سورۃ برآۃ کے اور وہ ہر عین میں سے پس نزدیک کیا تھے ان دونوں سورتوں کو
 آپس میں اور نہ لکھی تھے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے درمیان دونوں سورتوں کے اور کھاتے سورۃ انفال کو چھ سات سورتوں میں ان کے کیا باعث ہو
 گا کہ اس پر فرمایا حضرت عثمانؓ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرتا تھا زاناس حالت میں کہ اکثری تعین انہر سورین انہر والی اور تھے
 حضرت جوفت کہ اکثری انہر کچھ یعنی قرآن میں سے بلا تے بعضے ان کے کہ لکھتا تعالین ہی مانند زید بن ثابت وغیرہ کے اور فرماتے رکھ دو تین
 چ سورۃ کے کہ ذکر کیا جاتا ہے انہیں ایسا اور ایسا یعنی مانند طلاق اور ج وغیرہ کے پس جوفت کہ نازل ہوئی انہر کوئی آیت فرماتے کہ دو
 آیتیں چ اس سورۃ کے کہ مذکور ہر انہیں ایسا اور ایسا اور تھی سورۃ انفال اول ان سورتوں کے کہ نازل ہوئی ہر مدینہ میں اور تھی
 سورۃ برات آخر قرآن اترنے میں اور تھا قصد سورۃ انفال کا شبہ قصد سورۃ جملات کے یعنی دونوں میں ذکر ہر کافرون سے اٹھنے کا
 اور حمد توڑ دینے کا پس وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بیان فرمایا ہو کہ یہ کہ تحقیق برات سورۃ انفال ہے ہر پس
 بسبب نہ بیان کرنے حضرت کے اور شبہ ہونے قصد کے نزدیک کیا تھے دونوں سورتوں کو اور نہ لکھی تھے سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم
 اور رکھ دی تھے وہ اکٹھی دونوں سورتیں یعنی بیچ سات سورتوں کے یعنی دو لیکن فاصلہ درمیان میں چھوڑا واسطے شبہ ہو سکے
 بیچ اتھا اور تعدد دونوں سورتوں کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے قصد کیا تھے طرف انفال کے ان
 کلام اللہ کی سورتوں کو اس طرح سے تقسیم کر رکھا ہے کہ سورۃ فاتحہ سورۃ یونس تک کو طویل کہتے ہر عربی میں طویل لے کر کہتے ہر
 اور یہ سورتیں یعنی یعنی ہر اور سورۃ یونس سے سورۃ شعرا تک کو تنہا کہتے ہر اوشین جمع مانہ کی ہر ماتہ عربی میں سو کہتے ہر اور
 یہ سورتیں زیادہ سو سو آیتوں سے ہر یا قریب سو کے اسلئے انکو کمین کہتے ہر اور سورۃ شعرا سے سورۃ حجرات کو شافی کہتے ہر وہ سو
 آیتوں سے کم کم ہر اور قسقی انہیں مکر ہر اسلئے شافی نام ہوا انکا اور سورۃ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہر اسلئے کہ ان
 سورتوں کے درمیان میں فاصلہ بسم اللہ کا نزدیک نزدیک ہر ہر مفصل کو تین کم کر رکھا ہے ایک طویل دوسری اوساط تیسری قصا
 سورۃ حجرات سے دسار ذات البرج تک کو طویل مفصل کہتے ہر اور دسار ذات البرج سے سورۃ کم کم تک کو اوساط مفصل کہتے ہر ان کم
 آخر تک کو قصا مفصل کہتے ہر ابن عباس نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ انفال شافی میں سے ہر اسلئے کہ سو آیتوں سے کم کی ہر اور برآۃ
 ستین میں سے ہر اسلئے کہ سو آیتوں سے زیادہ کی ہر پس انکو آپس میں نزدیک کر کر طویل میں کیوں کر رکھا جاوے تھا کہ انفال کو
 شافی میں لکھتے اور برآۃ کو عین میں اور خیر بھی کیا پھر بسم اللہ درمیان میں انکے نہ کچھ حضرت عثمانؓ نے اسکا جواب دیا کہ حاصل انکا یہ
 کہ بیچ امران دونوں سورتوں کے اشتباہ ہر ایک وجہ سے تو یہ دونوں سورتیں ایک سورۃ ہر اس سبب سے رکھنا انکا بیچ طویل
 اور نہ لکھنا انکا درمیان میں انکے درست ہوا اور ایک وجہ سے دوسریں ہر اسلئے فاصلہ درمیان میں چھوڑا عجم چ بکتا
الدَّعَوَاتُ کتاب ہر بیچ بیان دعاؤں کے دعا کہ معنی ہر طلب کرنا دعا کا علی سے کچھ لبرطی عاجزی کے اور کماؤں کے
 کہ تمام شہرون کے اہل تہی ہر ہر بیچ ہر ایک دعا کا کہنا سبب ہر اور دلیل انکی ہر ظاہر قرآن و حدیث اور فعل ابنیا صلاۃ
 اللہ و سلامہ علیہم کا کہ سب دعا کہتے ہر ہر اور بعضے زادا ہل معارف لے کما کہ ترک دعا کا افضل ہر واسطے راضی ہونے کے اپنی شہت
 اور رضی ہونے کے رضای عملی ہر بیچ قول بعضے زادا کا محمول ہر ایک حالت ہر کہ بعضوں کو ایک حالت ہوتی ہر کہ اس میں غالب ہوتی ہر

انہی عمر ہو گئی اور اگر نیک یا اتنی ہو گئی صورت اس کی یہ کہ لکھا جاتا ہو جو محفوظ میں کہ مثلاً اگر کچ کر کا فلانا یا جادو کر کا پیش اس کی جا لین جس کی ہو گئی
 اگر کچ او جادو دونوں کی کا پیش اس کی ساتھ جس کی ہو گئی پھر چوبے و نون کیے ساتھ جس کی ہو گئی پس عمر اس کی وجہ ایک ہی چیز کی نہ زیادہ ہو گی پس
 پس کم ہو گئی انتہا سے عمر اس کی سے کہ ساتھ جس کیے او حضوت نے معنی اس کے یہ کہ جس کی کی تو نہ ضائع ہوئی عمر اس کی پس گویا کہ زیادہ ہوئی و ع
 و عین ایضاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا آتئنا ما یفزعنا من الخلق فیما یزول عنک لعلکم عباد اللہ بالذعاء و ذوات القوم
 و ذوات الخلق عباد و یقول قال الترمذی فی هذا الحدیث کہ روایت ہر ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دعا
 نفع کرتی ہے جس چیز سے کہ اتری و اس چیز سے کہ نہیں اتری پس لازم کر دینے پر ہی نبی و اللہ کے دعا کو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابن عمر سے
 بن جیل سے اور کہ ترمذی نے یہ حدیث غریب ہوتی اس چیز سے کہ اتری یعنی بلکہ اتری ہو اسکو دعا دفع کرتی ہو اگر ہوتی ہو مطلق اور اگر مبرہ ہو
 صبر و طاقت و تامل پس اصل ہوتا ہو اس بلکا اور راضی ہوتا ہو اس سے یہ نہیں چاہتا کہ یہ نہ ہو بلکہ لذت پاتا ہو ساتھ اس بلکے جیسک
 لذت پائے میں اس میں یا ساتھ نہ ہونے کے اور دعا نفع دیتی ہو اس بلکا کہ نہیں اتری یعنی اسکو اترنے نہیں دیتی روایت ہر ع
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من أحد یسأل اللہ ما سأل الا کف عنہ فی السوء و غلہ ما ک
 یسأل الا انما قطعہ عنہ منہ روایت ہر ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص کہ
 مانگے دعا کر دیتا ہو اسکو اللہ جو مانگتا ہو یعنی اگر قدر بہتر یا نازل میں دینا اسکا یا بند رکھتا ہو اس سے برائی مانگے اسکی یعنی دفع کرنا ہو بلا ہر
 مانگنے خیر کہ جو دفع نہ دینے کے اگر نہیں قدر ہوتا دینا اسکا جب تک کہ نہیں دعا مانگتا کہ نہ کی یا توڑنے نائے کی فعل کی یہ ترمذی نے و عین
 ابی یحییٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سأل اللہ من فضله قال ان یسأل الذی یسأل و اخص الصالح ان یسأل الذی یسأل
 و قال الترمذی فی هذا الحدیث کہ روایت ہر ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل
 اس کے سے دعا اسکا اللہ دوست رکھتا ہو کہ انکا جو اسے یعنی فضل اسکا اور بہتر عبادت کے انتظار کرنا کٹاؤ گی کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہ ترمذی نے
 غریب ہوتی انتہا کرنا کٹاؤ گی کا یعنی امید و رجاء بلا اور تم کہ ساتھ ترک کرنے شکایت کے طرہ تخییر اللہ تعالیٰ کے یا شافہ ہو کر طر
 اور یہ شک جزا جس پر جہاد و جہاد ہوتا ہو کہ انکا جو اسے یعنی فضل اسکا اور بہتر عبادت کے انتظار کرنا کٹاؤ گی کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہ ترمذی نے
 عبدیہ من قال الترمذی فی هذا الحدیث کہ روایت ہر ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل
 اللہ سے افضل کی یہ ترمذی نے و عین ایضاً کہ روایت ہر ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل
 من یسأل اللہ ما سأل الا کف عنہ فی السوء و غلہ ما ک یسأل الا انما قطعہ عنہ منہ روایت ہر ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اور روایت ہر ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالیٰ سے فضل
 دعا کی مع شرط و ادب کہ کہہ کر گئے دعا سے اللہ کے روز سے رحمت کے لینے کو یا نیک ہو کر جو کچھ دفع ہوتی ہو اس سے برائی مانگنا
 او نہیں مال کی باقی اللہ تعالیٰ سے کہ کوئی چیز جو بہت محبوب ہے اللہ کے اس سے کہ سوال کیا و اسے عافیت نقل کی یہ ترمذی نے و عین
 اللہ تعالیٰ عافیت کے مانگنے کو بہت دوست رکھتا ہو اس پر بلا و پھر کے مانگنے کو دوست نہیں رکھتا او عافیت کے معنی میں ملائی نام و اوقات
 بیابانوں سے اور اول و کم روایت ظاہری و باطنی سے و اوقات میں یہ چیز شامل ہے بلکہ اگر کوئی سال اللہ ازیر ع و عین ایضاً کہ روایت ہر ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ ما سأل الا کف عنہ فی السوء و غلہ ما ک یسأل الا انما قطعہ عنہ منہ

یعنی یہ ہیں کہین تاخیر وقوع سنین کرنا کسی امر میں تاخیر تاخیر وقوع شخص تہود کے ایک کام میں گریج فیض کرنے روح بندہ مومن کے کہ تو خدا کرنا ہوں
 میں انہیں تار آسان ہو موت تار اور اہل ہول اسکا طر اسکا ورتان سائیم اسکی پس داخل ہوج سبک مقربین کے اور جگہ کہ جسے ہاں علیہ بن
 ۴۰۰۰ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ مَلَائِكَةُ يَطُوفُونَ فِي السَّمَاوَاتِ يَلْقَوْنَ رُسُلَ
 الْبَشَرِ فَيَذَرُوهَا كَمَا يَكُونُونَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَهْلُهَا إِلَى حُلُومِهِمْ قَالَ فَخَفُّوا عَنْهُمْ يَا جَنَّةُ اللَّهِ إِنَّ الدُّنْيَا قَالَتْ فَيَسْأَلُكُمْ
 رَبُّكُمْ وَهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ يَعْلَمُ عَمَلُكُمْ قَالَ يَسْأَلُكُمْ عَنْ عَمَلِكُمْ وَنَاكَ وَيَسْأَلُكُمْ عَنْ نَاكَ وَيَسْأَلُكُمْ عَنْ نَاكَ قَالَ فَيَقُولُ
 هَلْ رَأَوْا قُلُوبَ قُلُوبِهِمْ مَا رَأَوْا قُلُوبَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ
 فَتَقُولُ كُنْتُمْ تَكُونُونَ فَتَقُولُ كُنْتُمْ تَكُونُونَ فَتَقُولُ كُنْتُمْ تَكُونُونَ فَتَقُولُ كُنْتُمْ تَكُونُونَ فَتَقُولُ كُنْتُمْ تَكُونُونَ
 يَأْتِي مَا رَأَوْهَا قَالَتْ فَيَقُولُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ
 طَلَبًا أَعْظَمَ مِنْهَا رَغْبَةً قَالَتْ فَيَقُولُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ
 يَأْتِي مَا رَأَوْهَا قَالَتْ فَيَقُولُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ
 فَاشْهَدُ كَمَا تَرَى فَتَقُولُ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ كُنْتُمْ تَكُونُونَ
 الْجُلُوسُ لَا يَشْفِي جِلْدَهُمْ رَوَاهُ الْإِسْلَامُ فِيهِمْ رَوَاهُ الْإِسْلَامُ فِيهِمْ رَوَاهُ الْإِسْلَامُ فِيهِمْ رَوَاهُ الْإِسْلَامُ فِيهِمْ رَوَاهُ الْإِسْلَامُ فِيهِمْ
 اللہ کے کئی فرشتے ہیں پھر تہ ہیں راہون میں ابنی مسلمانوں کی راہون میں ڈھونڈتے ہیں ذکر کرنے والوں کو یعنی تاکہ بدین ان سے اور سنیں
 ذکر انکاب جس جگہ باتے ہیں ایک جماعت کو کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا بکار تے ہیں آپس میں ایک دوسرے کو آجلی طرف طلب اپنے کے لینے دینے ذکر کرنے
 لینے ذکر کرنے والوں کے فرمایا حضرت نے پس گھیر لیتے ہیں فرشتے انکو بیرون اپنے سے آسمان دنیا تک فرمایا حضرت نے پس پوچھتا ہوں فرشتوں سے
 پروردگار کا حال حال انکو وہ بت جانتا ہوں فرشتوں سے حال انکا کیا کہتے ہیں بندے میرے فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے کہ بیچ کرتے ہیں تیری
 لینے پاکی سے یاد کرتے ہیں تنگوار بڑائی بیان کرتے ہیں تیری اور تعریف کرتے ہیں تیری اور ساتھ بزرگی کے یاد کرتے ہیں تنگوار فرمایا حضرت نے
 پھر فرماتا ہوں اللہ تعالیٰ کو کیا دیکھا ہوں انھوں نے مجھ کو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم خدا کی نہیں دیکھا تنگوار فرمایا حضرت نے پس فرماتا ہوں
 اللہ تعالیٰ کیا حال ہوتا انکا اگر دیکھتے تنگوار فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے تنگوار ہوتے بہت تیری بندگی کرنے والے اور موتے
 بہت دے تیرے بزرگی گریا کرتے والے اور بہت بہت واسطے تیرے تسبیح کرنے والے فرمایا حضرت نے پھر فرماتا ہوں اللہ تعالیٰ کو کیا انکے تہیں
 کہتے ہیں فرشتے انکے تہیں تنجیبت فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہوں اللہ تعالیٰ کو کیا دیکھا ہوں انھوں نے بہشت کو فرمایا حضرت نے پس کہتے ہیں فرشتے قسم
 اللہ کی مای پروردگار نہیں دیکھا انھوں نے تنگوار فرمایا حضرت نے فرماتا ہوں اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہوتا انکا اگر دیکھتے جنت کو کیا حضرت نے
 کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے تنگوار ہوتے بہت اس پر جس کرنے والے اور بہت ہوتے تنگوار طلب کرنے والے اور بہت کرتے آہیں غربت لینے لینے
 کہ نہیں جو خبر ناسد دیکھنے کے فرماتا ہوں اللہ تعالیٰ پس کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے کہ دوزخ سے پناہ مانگتے
 فرمایا حضرت نے فرماتا ہوں اللہ تعالیٰ کو کیا دیکھا ہوں انھوں نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے قسم خدا کی اسے پروردگار کا
 سنیں دیکھا انھوں نے دوزخ کو فرمایا حضرت نے فرماتا ہوں اللہ تعالیٰ کو کیا حال ہوتا اگر دیکھتے دوزخ کو فرمایا حضرت نے کہتے ہیں فرشتے
 اگر دیکھتے تنگوار ہوتے بہت اس سے بھاگنے والے لینے جو چیزیں کہ باعث دخل ہونے دوزخ کی ہیں ان سے بہت بھاگتے اور ہونے بہت

قَالَ وَصَرَفَ بِسُفْعِهِمُ فِي الْخُفَّاءِ وَالْمُسْرِ كَيْفَ يَكْفُرُ وَيُخْتَصِبُ دَمًا فَإِنَّ الذَّكَارَ بِلَهِّهِ أَخْضَلَ مِنْهُ سَرَجَةً دَوَاهُ أَخَذَ التَّوَكُّلَ
 وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہوائی سعید سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیے گئے کہ کونسا بندہ بہتر ہو
 یعنی بہت سا ثواب پاتا ہو اور بلند تر ہو درجہ میں نزدیک خدا کے دن قیامت کے فرمایا دکر کرنے والے اور اللہ کو بہت اور عورتیں یاد کرنے والیاں
 بہت کیا گیا یا رسول اللہ اور جب یاد کرنے والے سے یہ افضل اور بلند تر درجہ میں ہو فرمایا کہ اگر اسے تلوار اپنی کافروں اور شرکوں میں بیان کیے
 ٹوٹ جا دے یعنی تلوار اور رنگین ہو جاوے سخون سے یعنی وہ تلوار اسکی یہ کنایہ ہے شہید ہو جائے سے پس تحقیق یاد کرنے والا خدا کا بہتر عباد ہے
 نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ہفت یعنی اگر جہاد اس حد کو پہنچے تو پھر بھی یاد کرنے والا اللہ ہی کا افضل ہے جو جہاد سے
 زنی لڑائی میں ہجرت و حزن ابن عباس قال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّيْطَانُ جَائِعٌ عَلَى قَلْبِ بْنِ آدَمَ فَإِذَا
 ذَكَرَ اللَّهَ خَسَفَ إِذَا أَغْفَلَ وَسُوسَ دَوَاهُ الْبُخَارَى لَحْلِيْقًا اور روایت ہوائی عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 شیطان لگا ہوا ہے پر دل ابن آدم کے پس سبوت کہ یاد کرتا ہو اللہ تعالیٰ کو یعنی دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہو اور صوبت غافل ہوتا ہو یاد خدا سے
 وسوسہ ڈالتا ہے نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کے یعنی غیر سند کے وَعَنْ مَارِثٍ قَالَ يَلْعَنُ أَنْ دَسَّوَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَتْ لِدَاكَ اللَّهُ وَاللَّهُ جَلِيلٌ كَمَا تَقَالُ فِي الْقَارِيَةِ ذَكَرَ اللَّهُ فِي الْغَائِمِ كَغَضَبِ الْخَضِرِ وَفِي دَائِيَةِ مِثْلِ الْقَبْرِ وَالْخَضِرِ
 وَفِي كِبَطِ الشَّجَرِ ذَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ جَلِيلٌ كَمَا تَقَالُ فِي الْقَارِيَةِ ذَكَرَ اللَّهُ فِي الْغَائِمِ كَغَضَبِ الْخَضِرِ وَفِي دَائِيَةِ مِثْلِ الْقَبْرِ وَالْخَضِرِ
 وَهَدَى ذَكَرَ اللَّهُ فِي الْغَائِمِ كَغَضَبِ الْخَضِرِ وَفِي دَائِيَةِ مِثْلِ الْقَبْرِ وَالْخَضِرِ وَهَدَى ذَكَرَ اللَّهُ فِي الْغَائِمِ كَغَضَبِ الْخَضِرِ وَفِي دَائِيَةِ مِثْلِ الْقَبْرِ وَالْخَضِرِ
 دَوَاهُ ذَكَرَ بِنِیْ اور روایت ہوائی سے کہ کہا پہونچا کچھ کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ذکر کرنے والا خدا کا غافلون میں مانند
 لڑنے والوں کی پیچھے جاکے والوں کے یعنی ایک جماعت تو بھاگ گئی لڑائی سے اور بعد انکے ایک شخص لڑتا رہا کافروں سے یہ بڑی فضیلت کہتا ہے
 اور یاد کرنے والا خدا کا بیچ غافلون کے مانند شنی سبز کے بیچ درخت خشک کے اور ایک روایت میں مانند درخت سبز کے درختوں کے درمیان
 میں اور ذکر کرنے والا اللہ کا غافلون میں مانند چراغ کے بیچ گھر اندھیرے کے اور ذکر کرنے والا خدا کا غافلون میں دکھانا ہے اسکو ان تمام
 ٹھکانا اسکا جنت میں حالت زندگی میں یعنی ساتھ کاشف کے دکھانا ہے یا خوباب میں یا یقین یا سبختا ہے کہ گویا دکھتا ہے اسکو اور یاد کرنے والا
 خدا کا غافلون میں جتنے جاتے ہیں واسطے اسکا گناہ بقدر گنتی ہر فصیح اور اعجم کے اور مرد فصیح سے بیٹے آدم کے اور اعجم سے مرد باور نقل کی یہ زید
 وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ حَسَلٍ قَالَ مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلًا لَيْسَ لَهُ مِنْ عَذَابٍ لَوْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ دَوَاهُ مَا لَيْتُ وَالْتَّوَكُّلُ وَإِنْ مَا جَاءَ
 اور روایت ہوائی ہرگز سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ہر ماہ بندے اپنے کے ہوں یعنی ہر ماہ
 توفیق دیتا ہوں اور رحمت و رعایت کرتا ہوں جنت یاد کرتا ہے کچھ اور ملتا ہے ساتھ ذکر میرے کے دونوں ٹھہرے نہیں ال زبیر سے یاد کرتا ہے نقل کی یہ بخاری
 وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ صَعَالَةٌ وَصَعَالَةُ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ فِي اللَّهِ مَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَ مِنْ
 عَمَلِكِ لَوْ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ قَالُوا كَا الْحَمْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ دَوَاهُ أَنْ يُضَرَّبَ بِسُفْعِهِ حَتَّى يَقْطِعَ دَوَاهُ الْبَيْهَقِ

فی الخوارق الکثیرا اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نقل کی بنو امیہ علیہ السلام سے یہ کہڑا ہے واسطہ جو بزرگ صحابی ہوا اور مصنف کی
 زمان کی بنا خدا کی اور زمین کوئی چیز کہ بہت نجات دے اللہ کے ملازم سے کہ کوئی کہہ سکتے تھے کہ یہ صحابی کی تھی جو بزرگ صحابی ہوا اور مصنف کی زمان کے زمان کے
 بارے ساتھ تمارین کے یہاں تک کہ لوٹ جاوے اسی کی یہ تھی کہ دعوات کبیرہ میں اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ ان کے ہر ایک کو یہ تھی کہ
 اور انھیں ہر ایک کتاب اشعۃ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بیان ناموں اللہ تعالیٰ کے ہیں بابا ہر ایک کہ نام اللہ تعالیٰ کی تھی
 بیشہ و قوت میں ہمارے اور ان میں جو نام کہ شیخ میں آیا ہو وہی کہنا چاہیے اپنی طرف سے اگر وہ عقل کے نہ رکھتا چاہتا کہ وہی کہنا چاہتا
 ایک تھی جو ہر ایک کتاب اشعۃ اللہ تعالیٰ کو عالم کے دعا نقل اور جو اس کے دعویٰ اور شافی کے یہ تھی کہ مذہب کو چاہیے کہ صفات اللہ تعالیٰ کے ہر ایک سے
 عمل سے جو کہ ہر ایک کے چنانچہ بیان کیا سچ شیخ اسماء مبارک کے لفظ نصیب بندہ کو اور بعضے جاتے ساتھ اور عبارت کے کیا ہر شیخ کی باہر
 کہہ کر اس کے ہر ایک میں اللہ تعالیٰ سے دعا نقل اور جو اس کے دعویٰ اور شافی کے یہ تھی کہ مذہب کو چاہیے کہ صفات اللہ تعالیٰ کے ہر ایک سے
 یا جب ہو کر آتا تو اس کے آگے اسما جناب باری تعالیٰ کے پکار کر ساتھ عظمت و جلال کے پڑھتے جل ہم مبارک کی تاثیر زمین دیکھتے وہی تھی کہ کرتے
 جانتے کہ اس سے کشور کو سکون ملے ہوگا سو ہی ہوتا ماح مولانا الفضل اکوٹی فصل ہر ایک عن ابن ہر شیخ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لا یستعجل فی شئ الا ما ائذی الہ واجلہ من احصاھا داخل الجنة و فی ذلک وہو و قد
 یثبت اللہ فی موقوف علیہ روایت ہر ایک ہر شیخ سے کہ کہنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھو واسطہ اللہ تعالیٰ کے تمارین ہر ایک
 ایک کہ سو جو شخص یا کہ اس کے داخل ہوگا بہشت میں یعنی اول ہی داخل ہوگا بغیر غلاب کے اور ایک دینہ میں ہر ایک اللہ تعالیٰ طاق کی تھی کہ
 رکھتا ہر طاق کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اس حدیث میں جو تمارین ہر نام اللہ تعالیٰ کے بہت میں چنانچہ ہر ایک میں ہر ایک
 مبارک کے کچھ انہیں سے مذکور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ بلکہ یہ تھی کہ یہ نام بہت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھ ان ناموں کے ہر ایک
 اور عالموں نے سچ معنی احصا ہر ایک اختلاف کیا ہر ایک بخاری وغیرہ نے اور صحیح ہی ہر ایک معنی اس کے یا دیکھ میں چنانچہ بعضے روایت میں ہر ایک
 خطا کا آیا ہوا اور بعضوں نے کہا پڑھا گیا ایمان لایا یا معانی جانے لگے اور عمل معانی اس کے پکڑا اور دوست رکھتا ہر طاق کو دینی اعمال
 واذا طاق کو امر اور ہر ایک دوست رکھتا ہر ایک میں سے انکو کہ ہوں اور پر صفت اخلاص کے اور فقط اللہ ہی کے لیے سچ فصل الفضل
 الثاني فصل ہر ایک عن ابن ہر شیخ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لا یستعجل فی شئ الا ما ائذی الہ واجلہ من احصاھا داخل الجنة و فی ذلک وہو و قد
 احصاھا داخل الجنة روایت ہر ایک ہر شیخ سے کہ کہنا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھو واسطہ اللہ تعالیٰ کے تمارین ہر ایک
 ہو کر آتا تو اس کے آگے اسما جناب باری تعالیٰ کے پکار کر ساتھ عظمت و جلال کے پڑھتے جل ہم مبارک کی تاثیر زمین دیکھتے وہی تھی کہ کرتے
 اس کلمے کے کئے مراتب میں ایک تو یہ کہ اسکو منافق کہتا ہو کہ خالی ہوتا ہو تصدیق سے پس یہ نفع دیتا ہو اسکو دنیا ہی میں کہ محفوظ رہتی ہو
 جان اور مال اور اہل اس کے اور آخرت کے لیے کچھ مفید زمین اور دوسرے کہ ملاوے اس کے ساتھ عقیدہ دل کا ساتھ ہر ایک کے اسکی تحت میں
 اختلاف ہر ایک میں ہر ایک صحیح ہر ایک تفسیر یہ کہ ساتھ اس کے اعتقاد ہو کہ حاصل کیا گیا ہونشا نیوں قدرت الہی سے اکثر دن کے نزدیک یہ
 معتبر ہو اور جتنا بد کہ اس کے ساتھ اعتقاد جازم ہوا راہ دلیل قطعی کے اور یہ قبول ہوا اتفاقا اور یا سخو ان کہ یہ ہر ایک کے والد اس طرح کہ
 دیکھے معنی اس کے دل کی انکھوں سے اور یہ تہہ عالی ہوا اگر یہ کلمہ فقط دل ہی سے کہے تو اگر کچھ غدر رکھتا ہو تو گناہین وغیرہ کا تلفظ ہوگا
 دنیا اور آخرت میں اور اگر کچھ غدر زمین تو آخرت میں کچھ مفید زمین نقل کیا ہو فودی نے اس پر ہر ایک اہل سنت کا اور دینی لفظ اللہ کے ہیں

سنتی عبادت اور نزدیک اکثر علماء کے یہ نام سب ناموں میں بڑا اور کامیاب ہو کر عوام کے لیے یہ جو کاس نام کو جاری کرین زبان پر اور ذکر کرین اسکو بطور شفیع و تعظیم کے اور خواص کو چاہیے کہ تامل کرین اسکے معنوں میں اور جانیں کہ اطلاق اسکا نہیں لائق ہر مگر اور ہر موجد و موجدات الہیہ کا و نحوہل خاص کو چاہیے کہ مستغرق کہیں ال بنیاساتھ اللہ کے پس لفظات کرین طرک کی سوسا اسکے اور ناسید کہیں اور نہ ڈرین مگر اسی سے اسلئے کہ وہی حق اور ثابت ہوا و سوائے اسکے باطل جسکی بخاری کی حدیث میں آیا ہو کہ فرمایا حضرت نے کہ بہت سے جاگشتہ اندو کلام میں ملکہیں یا کمالا کل شی ما خلا اللہ باطل خاصیت جو کوئی اس اسم کو نہ بار بار پڑھے صاحب یقین ہوا و جو کوئی اسکو بلند نہ کرے سو بار پڑھے باطل اسکا نکلنا وہ ہوا و صاحب کشف معراج لکھتے ہیں اللہ حیوہ بخشنے والا مہربان اور نصیب عبادت کا ان دونوں موصیے یہ ہر کہ توجہ ہوئے انکی جناب پاک کی طرف اور توکل کرے اُسپر اور مشغول رکھے باطن اپنا اسکے ذکر میں اور بے پروائی کرے غیر اسکے سے اور رحم بندگان خدا پر پس مد کرے غلام کی اور پھر سے عالم کظلم کے ساتھ طریق نیکیات اور خبردار کرے غافل کو اور دیکھے طرف گنہگار کے ساتھ نظر رحمت کے عنقارت کے اور کوشش کرے بچ کر دور کرنے خلاف شرع کے بقدر رطاق کے کبھی طرح اور سعی کرے حاجت وانی تمام برین بقدر رحمت و امانت کے خاصیت الرحمن الرحیم جو کوئی بعد ہر نماز کے کہ الرحمن الرحیم حق تعالی غفلت اور نسیان اور سوات کے دل سے اٹھاوے اور جو کوئی سوا بل الرحمن کے تمام خلق اسپر مہربان اور مشفق ہوں حج الملوک باو شافعیہ کہ ملک جہان کا اسکے فضل و قدرت میں ہوا و وہ بے نیاز عزم سب سے اور سب اسکے محتاج ہیں جب بندے نے یہ جانا تو بندہ درگاہ اسکی کا اور گردا گلی اسکی کا ہووے اور طلب عزت کی آستان خدمت اسکی سے کرے اور واجب ہو کہ تعلق کرے بچ جناب قدرت اور تصرف اسکی کے اور بے نیاز ہووے سب سے بالکل اور غلامی احتیاج اپنی اُسے اور ڈر اور امید نہ کرے اُسے اور تصرف کرے ملک دل اور نفس اور غالب اپنے میں اور مالک ہووے اعضا اور قومی اپنے کا اور محرک اسکو طاعت حق اور حکم شرع پر تا بادشاہ عالم وجود اپنے کا ہووے خاصیت الملک جو کوئی اس اسم کو ساتھ اسم اللہ دوس کے ملازمت کرے اگر صاحب ملک جہن تعالیٰ اسکے ملک کو قائم و دائم رکھے والا نفس اسکا مطیع و فرمانبردار اسکا ہوگا اور اگر واسطوت و حرمت کے پڑھے محبوب و روح اور حضرت شاہد الرحمن بچ خاصیت اسکی یہ کہی ہو کہ جو کوئی ہر روز اسم الملک کو نوے بار کہے روشن اور نو گنہوار بادشاہ اپنے اسکے ہون اور واسطہ جاہ اور زیادتی عزت و حرمت کے محراب ہر اللہ جہن منایت پاک کہما قنیری نے کہ جسے بانا کہ اللہ تعالیٰ منایت پاک ہی توار ذکر و اسکی کہ پاک کرے اسکا اللہ تعالیٰ عبود اور اتقون سے اور پاک کرے نجاست گناہوں سے ہر حال میں اللہ القدوس جو کوئی ہر روز ذکر و یاد کرے پڑھے دل اسکا صاف ہوا و جو کوئی بعد نماز جمعہ کے اسکو ساتھ اسم السبوح کے روئی کے ٹکڑے پر لکھ کر کھادے فرشتہ اور واسطہ بنا حاصل ہونے کے و مشغول سے وقت بھاگنے کے بعد پڑھے کہ پڑھے اور اگر سازا رہ میں و راحت کرے کسی اندہ اور عاجز نواز اگر تین سائیس یا تیرہ بی بی پڑھ کر دوس کو صے مہربان ہو جح الاستلام سلامت و سعید و نصیب بندے کا اس سے یہ کہ یہ سعید ہو ہی اخلاق سے اور بری کاموں سے اور کہما قنیری نے کہ نصیب اس سے یہ کہ یہ مرجع کرے اپنے نوال کی طرف ساتھ طلب سلیم کے اور مصروف کما یہ کہ سلامت برین سلمان زبان اسکی سے اور ساتھ اسکے سے بلکہ بہت شفقت کرے اُنپر جس میں اپنی سے بڑی عمر والے کو دیکھے تو کہنے نہ کر مجھے اسلئے کہ نسبت میرے طاعت بہت کی ہو مجھے بہت کھتا ہی ایمان و عزت میں اور اگر مجھے کو دیکھے تو اسکو بھی کہے کہ یہ بہتر ہے مجھے اسلئے کہ نسبت میرے گناہ کم کیے ہیں اور اگر کچھ باقی سلمان سے قصور ہو جاوے اور وہ غدر کرے تو قبول کرے اور عفو کرے قصور اسلام جو کوئی اس اسم کو ایک سو گز یاد بار بار پڑھے جن تعالیٰ رحمت و شفا دے اُسے اور اگر راحت کرے اسپر خوف سے نہ مروج الملوک جن دن و شبہ والا نصیب کا

غفرلہ
 فیض کمال دیکھ کر
 انیسویں رسا اور اشرف
 قسط سے ملا جیستی
 عجب جگہ اور جگہ
 ایجا ۱۲ سورن

اس سے پہلے اس میں رکھے خلق کو اپنی برائی سے اور غیر کی بُرائی سے، انکوں میں اس کم کو بہت بُرے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ کو خوش چاہے
 نہ کرے اور کوئی شے قدرتِ نبیاد سے اور نظم و باطن اس کا حق تعالیٰ کی امان میں ہو اور جو کوئی اس کو بہت بُرے یا اپنے ساتھ رکھے حق تعالیٰ کو خوش چاہے
 انکو بھی گمان ہے چیز کا خوب طرح اور ضعیف عادت کا یہ ہو کہ نگاہ رکھے دل اپنے کو بری عقیدوں سے اور بری خلقوں سے مانند سد و کینہ و غیرہ کا
 اور دست کرے احوال اپنا اور محفوظ رکھے قوی اور عذا کو مشغول ہونے سے اُن چیزوں میں کہ غافل کریں بل کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہیہ حق کوئی مشکل
 ہو اور اس کم کو ایک سبب نہ ہو بار پڑے اور بر باطنوں اور غیب کو کچھ مطلع ہو اگر اس پر غلبت کرے تمام فنون سے پناہ پاسح اور جلد بشتی و کچھ ہو، و اللہ
 غالب فی مثل کوئی شے غالب نہیں ہے کایہ ہو کہ غالب ہو دوسے نفس ہو اور شیطان پر اور بے مثل ہو علم عقل اور عرفان میں اور عزت دیوے اپنے
 نفس کو ساتھ ترک حوالہ کے مخلوق سے اور ذلیل نہ کرے اس کو ساتھ سوال کے اُسے کہا ابوالعباس مہر سنی نے قسم ہے اللہ کی زمین دیکھی میں سخت
 گریچ بلند رکھنے ہر ایک مخلوق سے اور بعضوں کو کہا کہ اللہ تعالیٰ کو عزیز نہ جانے کہ عزیز کیا امر طاعت اُسکے کو اور جسے سہل جانا اُسکے اور کون سے نبی
 عزت اُسکی فرمایا اللہ تعالیٰ نے و اللہ العزیز و رسولہ و الامین و لیکن المتفقین لا یطمون، العزیز جو کوئی بعد از نبی کے اکتالیس بار اس کو پڑھے دنیا اور
 عقیب میں کسی کا محتاج نہ ہو اور بعد از خوری کے خیر ہو اور اس اسم میں خاصیت عجیب و غریب ہیں الجباز دست کرنے والا کاموں گہرے ہوں کا
 اور بعضوں کو کہا کہ حق اسکے یہ ہیں لائے والا بندوں کا اُس چیز پر کہ ارادہ کرتا ہے غصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ نقصان اُن میں اسے کو ساتھ حاصل کرے
 کمال و فضائل کے درست کرے اور نفس سرکش اپنے پر غالب ہو کر ساتھ لازم کرنے تقویٰ اور ہمیشہ کونے طاعت کے کامل ہو اور اُس کا تشریف
 کو بعضی کتابوں میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسی بندے میرے ارادہ کرتا ہے تو ارادہ کرتا ہوں میں اور میں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہوں میں
 پس اگر راضی ہوں تو ساتھ اُس چیز کے کہ ارادہ کرتا ہوں میں کفایت کرو نکاح و نکاح جو اس چیز کو کہ ارادہ کرتا ہے تو ارادہ کرتا ہوں میں اسی چیز کے
 کہ ارادہ کرتا ہوں میں نہ کفایت کرو نکاح و نکاح جو اس چیز میں کہ ارادہ کرتا ہے تو میں نہیں ہوتا مگر جو کچھ کہ ارادہ کرتا ہوں میں اسی چیز کے
 مسجات عشر کے اکتالیس بار یہ اسم پڑھے ظالموں کے شر سے امن میں ہو اور جو کوئی مداومت کرے اسے غیبت کرنی اور بدگوئی خلق کی
 نہ کرے اور امان میں ہو اور اہل دولت و سلطنت ہو اور اگر انکو کچھ پیش کرے کہ یہ بہت شہادت و شوکت اُسکی خلق کے دل میں قرار پائے و تحقیق
 نہایت بزرگ نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ جب معلوم کی تو نے بزرگی اللہ تعالیٰ کی تو نگہ کر لینے پر پیر کر میل کرنے سے طرف شہادت کے اور اُلَم
 پکڑنے سے طرف الفت کی چیز کو کچھ اسلئے کہ ان چیزوں کی طرف رغبت کرنا کام جانوں کا اگر رغبت کرنا شریک اُنکا ہو گا بلکہ نگہ کر لینے پر
 کہ باز رکھے تیرے باطن کو حق سے اور حق جان چیز کو سولے پہنچنے کے طرف جناب پاک اُسکے کے اور لازم کر طوقہ تواضع اور تدلل کا اور اہل
 اپنے سے تمام دعویٰ تکبر کے تانفس صاف ہو اور اللہ کی محبت اُس میں بیٹھے پس نہ باقی رہے واسطے نفس کے اعتقاد اور نہ ساتھ غیر اللہ کے قرار
 اُنکو اگر اس کو بہتر حلال اپنے کے پہلے دخول سے دس بار پڑھے حق تعالیٰ اس کو فزندہ خلعت اور پیر کا عطا فرماوے اور اگر اکتبہ کہ لا ین
 بہت کے مراد کو پہنچے حق تعالیٰ اندازہ کرنے والا خلق کا موافق شہادت اور حکمت کے افعال جو کوئی اس اسم پر مداومت کرے
 حق تعالیٰ فرشتہ پیدا کرے تا اُسکے لیے عبادت کرے و فز قیامت تک اور دل اور منہ اس کا روضہ و درانی کر دے اور شاہ عبدالرحمن
 لکھا ہے کہ جو کوئی اسم الخالق کو رات میں بہت پڑھے دل اور منہ اس کا روضہ و درانی کر دے اور شاہ عبدالرحمن
 اور جو کوئی ہفتہ میں سو بار اسم الباری پڑھے حق تعالیٰ اس کو قربت میں فخر پڑے اور ریاض قدس کی طرف عبادت و عروج اور جو طیب اسم اللہ
 پر عادت کرے جو طالع کرے کہ موافق پڑے نصرت و نصرت بنائے والا غصیب عادت کا ان فنون ناموں کا یہ ہو کہ نہ دیکھے کوئی چیز اور نہ ضرر

ہماری برائی پر مطلع ہوا اور اللہ تعالیٰ سے کچھ غم نہیں کرتے عباد اللہ نے جو کوئی اس سم کو بہت بڑھے حق تعالیٰ معرفت اپنی ازانی کرے اور جو کوئی بعد از نماز کے سو بائیس کے یا عالم الغیب حق تعالیٰ اسکو اہل کشف سے کرے اور اگر چاہے کہ کار بوشیدہ سے آگاہی پاوے چاہے کہ شب و جود کو بعد از نماز عشا کے سو بائیس میں لکھ سکے سوے ماہیت اشک لکری اس پر آشکار ہو چے انکار یعنی تنگ کرنے والا روزی کا یا دل بندوں کے یا وقت فراغ کرنے والا روح انگیزی کا جو کوئی لکھ جائے روز تک ہر روز اور چاروں دنوں کے لکھ کر کھالیا کرے عذاب قبر سے اس میں رہیں گالچ الہما بیسط فراغ فرما روزی کا یا دل بندوں کا نصیب تیرا ان دونوں ناموں سے یہ ہو کہ نہ نامید ہو اس سے بلا میں اور نہ اس میں ہو عطا پر اور جان تنگی کو عدل اشکی طرف سے پھر صبر کر اور فراخی کو بفضل اشکا اور پھر شکر کر اور کما قشیر می نے کہ یہ دونوں صفتیں دار و موتی میں عارفوں کے دونوں پس جب غالب ہوتا ہو خوف تنگ ہوتے ہیں دل اور جب غالب ہوتی ہو امید فراخ ہوتے ہیں مغلول ہو حضرت جابر سے کہ کہا انھوں نے خون دل تنگ کرتا ہو اور امید کشادہ کرتی ہو دل کو اور حق جمع کرتا ہو مجھ کو یعنی حق تعالیٰ کی یاد سے خاطر جس میں ہو جاتی ہو اور خلق متفرق کرتی ہو مجھ کو یعنی اشکی صحبت سے برگزیدہ خاطر اور متوحش ہوتا ہوں انتہی اور لائق ہو بندے کو کہ پرہیز کرے بغیر اسی سے حالت تنگی میں اور چھوڑے خوشی اور دل کو کو وقت فراخی کے اور اس سے بڑے میں بڑے گوشت جو کوئی وقت سحر کے ہاتھ اٹھا کر اسکو دس بار پڑھے اور ہاتھ پیر پیر سے ہرگز اسکو حاجت اسکی نہ دے کسی سے کچھ چاہے حج اٹھا خفی بہت کرنے والا کافروں کا ساتھ خواہ کرنے کے یا دود کرنے کے اپنی درگاہ سے جو کوئی تین روزے رکھے اور چوتھے روز ایک مجلس میں اسکو تہنہ بار بار پڑھے دشمن پر فتح پاوے الکر افیج بلند کرنے والا بین مومنوں کو ساتھ مرد کرنے کے یا قریب کرنے کے اپنی درگاہ سے نصیب تیرا ان دونوں ناموں سے یہ ہو کہ نہ اعتماد کر کسی حال پر احوال اپنے سے اور نہ بھروسہ کر کسی خبر پر علوم و اعمال اپنے سے اور بہت کر جس کو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بہت کرنے کا حکم کیا یہاں تفسیر ہوا کہ اور بلند کر اس چیز کو کہ حکم کیا ہو تجھ کو اللہ نے اسے بلند کرنے کا مانند دل و روح کے دیکھا گیا ایک شخص اٹھنا ہوا میں پس کہا گیا اسکو کہ کیونکر ہو سچا تو اس مرتبہ کو کہا اُس نے گر وانی میں نے ہوائی خوش اپنی بھیجے مہر اپنے کے پس سخری اللہ نے ہوا جو کوئی اس اسم کو آدھی رات میں یا دوپہر کو سو بار پڑھے حق تعالیٰ انکو غلاموں میں سے برگزیدہ کرے اور تو توبہ دینے والا جو کوئی اسکو شب و شب بین یا شب جمعہ میں بعد از نماز شام کے ایک سو چالیس بار پڑھے اسے لطف میں نظر میں ایک بہت و حرمت ظاہر ہو اور سوا حق تعالیٰ کے کسی سے بڑے حج المذنی دولت دینے والا نصیب تیرا ان دونوں ناموں سے یہ ہو کہ عزیز کرے انکو کہ جب عزیز رکھا اللہ تعالیٰ نے بسبب علم و معرفت کے اور خوار رکھے انکو کہ جب خوار کیا اللہ تعالیٰ نے بسبب کفر و ضلالت کے جو کوئی کسی ظالم اور مادیے ڈرنا ہو پچھتاہو سو بار پڑھے بعد اس کے سجدے کرے الہی ظلم کی شرم سے امان دے حق تعالیٰ امان دیکھ اح السجیم المجدیل شنے الا ویکھنے والا نصیب تیرا ان ناموں سے یہ ہو کہ کئے اور سننے اور دیکھنے خلاف شرع کی چیزوں سے پرہیز کرے اور اللہ تعالیٰ کو افعال واقعہ الہ اپنے پر حاضر و ناظر جان کیا امام غزالی نے کہ جسے چھپایا غیر اللہ سے اس چیز کو کہ نہیں چھپاتا اسکو اللہ سے پس حقیر جانا اُسے اللہ کی نظر کو پس جسے کیا اللہ اور وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہو اسکو کیا بڑی جرات کی اُسے کیا بڑی جرات کی اُسے اور جسے گمان کیا اللہ نہیں دیکھتا اسکو کیا بڑا کفر کیا بڑا کفر کیا اُسے اور اس لیے کہا گیا ہو کہ جب گناہ کرے تو توبہ اپنے کا پس کر ایسی جگہ میں کہ نہ دیکھے وہ تجھ کو اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی ایسی جگہ کہ اللہ کہ جان اللہ نہ دیکھے حاصل یہ کہ نہ گناہ اسے سمجھ جو کوئی اسکو روز پختہ کے بعد از نماز چاشت کے پانچ سو بار پڑھے اور بموجب اللہ آج ہر روز سو بار پڑھے وقت پڑھنے کے کلام نہ کرے اور بعد اس کے دعا اسکی قبول ہوگی ح البصیرہ جو کوئی اسکو درمیان نعت و فرض نماز کے ساتھ اعتقاد درست کے ایک سو اکیس بار پڑھے مخصوص ساتھ نعت غنائت حق کے ہو گام الحکم حکم کرنے والا ایسا کہ کوئی اسکا حکم پیر نہیں سکتا اور

نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ تو نے جب بھی جانکدہ حاکم پر تو ان اسکے حکم کو اور تابعدار ہو اسکی قضا کا پس اگر تو نہ راضی ہو گا اسکی قضا کا با اختیار جاری کرے گا تجھ پر دوستی اور اگر راضی ہو تو دل سے مہربانی کرے گا تجھ اور زندہ رہے گا خوش اور زمین محتاج ہو گا فدا کرنے کا طرفت غیر اسکے کے جو کوئی اسکو شب و جمیع میں اور بموجب ایک قول کے توحی رات کو اتنا پڑھے کہ بیوش ہو جاوے حق تعالیٰ اسکے باطن کو سعدن اسکر پر گناہ آگندہ انصاف کرنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ جب جانا تو نے کو وہ عادل ہو تو نہ پاوے تو اپنے نفس میں گھبراہٹ اور زنگی اسکے احکام سے بلکہ جان کہ جو اسنے حکم فرمایا میرے حق میں عین انصاف ہے پس آرام طلب کر ساتھ لوکل اور اعتماد کے اس پر اور جو کچھ کہ ہو بچے تجھ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خج کر اسکو اس جگہ میں کہ لائق ہو خج کرنا زمین از راہ شرع او عقل کے اور تو اسکے عدل سے اور امید کہ اسکے فضل کی اور پرہیز کر اپنے سب امور میں افراط و تفریط سے اور لازم کر اوسط وجہ کے امور جو کوئی اس سم کو شب و جمیع میں روٹی کے پس تمہ پر لکھ کر کھاوے حق تعالیٰ تمام خلق کو سخر اسکا کرے گناہ انصاف باریک بین کہ دور و نزدیک اسکے نزدیک کیسا بن اور نرمی کرنے والا بندون پر نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ غور کرے امور دین و دنیا میں اور نرمی سے لوگوں کو راہ حق کی طرف بلاوے جسکو اسباب معیشت کا مہیا نہواؤ دفع و فائدین رہتا ہو یا غربت میں کوئی غمزا نہویا جابر ہو اور کوئی بیمار داری اسکی نکرے یا بیٹی رکھتا ہو اور کوئی درخاست اس سے نکاح کی نہیں کرتا پر دشمنو اجمعی طرح کرے اور دو کیت نمازی پڑھ کر اس اسم کو اس نیت سے سو بار پڑھے حق تعالیٰ ہم اسکی کفایت کرے حج واسطے نصیب کھلے بیٹیوں کے وصیت امراض کے اور کفایات معامات کے بعد از حجتہ الفوت کے سو بار دعاوست کرے اور عمل پر ان خواندہ رہے کہ اسکا واسطے ہم دینی و دنیوی کے خالی جگہ میں ساتھ شریعت و علم کے سو بار دعاوست کرے سو بار پڑھے مراد کو ہو بچے گل آغختیں خبردار دل کی باتون پر اور سب امور پر نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ جب جانا تو نے کہ وہ میرے بعید دن پر مطلع ہو اور جانتا ہو میرے دل کی باتیں تو تو بھی اسی کو یاد کرے اور بعد اسکی غیر اسکے آگے یا داسکی کلمہ ہو تو پرہیز کر اگر ہی کی راہوں سے اور لازم کر اپنے پر ترک کرنا یا کا اور کرنا تقوسے کا اور مشغول ہو باطن کی درستی میں غفلت نہ کر زمین امور دین و دنیا کے میں خبردار ہو جو کوئی نفس مارے کہ ماتھ گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے خلاصی یا ویکام حکیم پر دربار کہ نہیں جلدی کرنا تو نہ غلبہ دینے میں بلکہ دھیل مینا پر گلو تاکہ شاید تو بکرین نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ تحمل کرنا یا اسے بد بختیوں پر اور تامل کر نہ پر دشمنو کے عذاب و شکنجہ اور دور کرے کہ او کمال حاکم کا یہ ہو کہ نیکی کر اس سے کہ کربانی کرے تجھے جو کوئی اسکو کا غدر لکھ کر دھوے اور پانی اسکا لیتے یا درخت پر ڈالے آفتون سے اس میں رہے گا اور کمال کو ہو بچے گا اور بکرت اسمین ہو گی حرج العظیمہ بزرگ و برتر ذات و صفات میں خدا و ہام سے نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ عظمت الہی کے آگے ملک کو نہیں کو حقیر جانے اور دنیا کے لیے سر نہ جھکاوے اور حقیر جانے نفس اپنے کو اور ذلیل کرے اسکو اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے ساتھ بجا لانے اوامر کے اور بچنے نواہی کے اور کوشش کرنے کے ان چیزوں میں کہ دوست رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اسکو جو کوئی اس اسم پر دعاوست کرے خلق کی نظر میں عزیز و مکرہ ہو گا سم الغفوق دہشت بختنے والا نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ لازم کر استغفار کو اوقات رات اور دن میں خصوصاً وقت سحر کے اور بخشش اسکو کہ اندا دے جسکو جسکو کچھ بیماری ہو یا نذر تیرا دور و سر وغیرہ کے یا غم و فائدہ آجبر غلبہ کرے اسکو کا غدر پر لکھے اور دلی پر اسکے نقش کہ جذبہ کرے اور کھاوے حق تعالیٰ شفا اور خلاصی اسکو بخشے اگر اگر اسکو بہت پڑھے یا سہا اسکے دل سے جاتی رہے اور حدیث صحیح میں آیا ہو کہ جو کوئی سجدہ کرے اور سجدے میں یا رب اغفر لی تین بار کے حق تعالیٰ گناہ اکلیہ پچھتاوے بخشے گا جسکو دور و سر اور یا کوئی بیماری اور یا غم پیش آوے تین بار مقطعات یا غفر کے لکھ کر کھاوے شفا یا ویکام الشکر فی قدران اور دینے ثواب بہت کا غفور سے عمل پر بقول ہو کہ ایک شخص کیسا گیا خواب میں پس کہا گیا اسکو کہ کیا کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تیرے کہا حساب لیا

اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ہلکا ہوا پلین کیون میری کاپیں پڑی آئین ایک تعمیل پر بھاری ہو گیا وہ پس کہا میں کیا یہ کہ مٹھی مٹی کی کو ڈالی تھی کو
ایک سلمان کی قبر میں اور نصیب بندے کا اس سے یہ جو کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ کا اس طرح کہ سب نعمتوں کو اس کی طرف سے جانکر حضور کو کہ جس طرح پیدا
کیا یہ بھیج دین رکھے اور شکر ادا کرے لوگوں کا اور احسان کے اسے نہ حدیث شریف میں آیا یہ اللہ شکر اللہ من لا یشکر اللہ من لا یشکر کرنا اللہ کا
کہ نہیں شکر کرتا لوگوں کا جس کو تنگی معیشت کی ہو یا تاریکی دل کی یا آنکھ کی پیدا ہو یا کتالیں بار اس کم کو بانی پر پڑے اور پیوے اور آنکھ پر لے
شفا پاوے اور تو نگر روح اللہ باندہ تر نصیب تیرا اس سے یہ کہ ذلیل کر اپنے نفس کو اس کی طاعتوں اور عبادتوں ظاہر و باطن کی میں اور خیر کے لطافت باخبر حاصل کر
علم و عمل میں بیان تک پہنچے تو نہایت کمالات اور مراتب عالی کو حدیث شریف میں آیا یہ کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی اعلیٰ امور کو اور مکر وہ رکھتا جو
ادنیٰ امور کو اور اس لیے کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ علم و ہمت ایمان سے ہو جو کوئی اس سم پر مداومت کرے یا اپنے پاس رکھے اگر خداوند بھدر جو
بزرگ ہو اور اگر فقیر ہو تو ملکہ ہو اور اگر سافرت میں مبتلا ہو پھر وطن والوں کو پہنچے حاکمین بڑا ایسا بلکہ کوئی اس سے زیادہ بڑا نہیں اور فقیر
اس سے یہ جو کہ یاد رکھے تو بڑائی اس کی ہمیشہ یہاں تک کہ بھول جاوے بڑائی غیر اس کے کی اور کوشش کریں کامل کرنے نفس اپنے کے ساتھ مل کرنے
علم و عمل کے یہاں تک کہ پہنچے کمال تیرا اور ان کو او دبائے کہ تواضع میں در آخر اڑ کر بے ادبی سے ساتھ لازم کرنے خدمت مولیٰ کے جو کوئی اس سم کو
بہت پڑے بزرگ عالی قدر ہو اور اگر حکام اور والی اس پر مداومت کریں سب اس سے بڑی اور مہمات خوب سر انجام پاویں روح المؤمنین عظام
رکھنے والا عالم کا آفتون اور ضائع ہونے سے نصیب تیرا اس سے یہ جو کہ نگاہ رکھ اعضا اپنے کو گناہوں سے اور باطن کو ملاحظہ اغیار سے اور آفتا کر تا مکر
اپنے میں ساتھ تدبیر اس کی کے اور راضی ہو اس کے قضا و قدر پر قول ہو کسی بزرگ کا کہ جس کے محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ نے اعضا محفوظ رکھا دل اس کا اور
جس کا محفوظ رکھا اللہ تعالیٰ نے دل محفوظ رکھا جس کا اس کا اور قول ہو کہ ایک صالح کی نظر پڑی ایک ن ایک خیر ممنوع پس کہا اے نبی جہاں تھا میں نے بنائی
اپنی واسطے عبادت تیری کہ پس جب ہوئی سب مخالفت امر تیرے کی تو لے لے اس کو پس اندھ ہو گئے اور تجھے وہ نماز پڑھتے رات کو پس نتائج ہو گئے
پانی کی مہمات کے لیے پانی نہ ہاتھ لگایں کہا اے نبی کہا تعاقب میں نے واسطے تیرے کہ لے بنیائی میری پس رات میں محتاج ہوں میں اس کا واسطے عبادت
تیری کہ پس پچھو بھی ہو گئے جو کوئی اس کو لکھ کر دین و ایمان بازو پر باندھ خوف غرق اور جلنے اور دیو و پری اور نظر برکے سے نڈر ہو م تحقیقت
پیدا کرنے والا قوت بدلولیٰ و رازداج کا اور دینے والا اس کا انکو نصیب تیرا اس سے یہ جو کہ جب جانا تو لے کہ وہ قوت پیدا کرنے والا اور دینے والا اس کا ہو تو
بھولے تو ذکر قوت کا آگے ذکر اس کے کہ جس کے مقول ہو سہیل سے کہ وہ پوچھے گئے قوت سے پس کہا وہ ذکرے الذی لا یموت کا ہو اور طلب کر قوت و قوت
مگر مولیٰ اپنے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے دان میں نبی لا عندنا خزائنه و انزلنا الالبدر معلوم یعنی ہمیں کوئی چیز مگر زبر و یک ہمارے خزانے اس کے ہیں انہیں
انارے ہم مگر ساتھ اندازہ مقرر کرے اور دے تو ہر متعلق اپنے کو وہ قوت کہ مستحق ہو اس کا پس ہو دے طریقہ تیرا نفع پہنچانا اور ہدایت کرنا لگوار کا اور
کھانا بھوکے کا اور کما فی شری نے کہ مختلف ہوتی ہیں قوت پس نصیب بندے ایسے ہیں کہ اگر داتا ہو اللہ تعالیٰ قوت نفس انکی کا تو یقین عبادات کو
اور قوت دل ان کے کا ہونے کا شفاقت کو اور قوت روح انکی کا مداومت مشاہدات کو اور جب غنول کرنا ہو اللہ تعالیٰ بندے کو اپنی طاعت میں کمال کرنا
اس کے لیے اپنے نفس کو کہ خبر گیری اور خدمت الہی کی تہا و جب کہ رجوع کرنا ہو طرف متابعت خواہش کے سو نہایتا یہ طرف قوت اس کی کے اور اٹھا لیتا کہ
اس سے سہا یہ عنایت و حمایت اپنی کا اگر کسی کو غریب دیکھے یا خدا اس کو غریبی پیش آئے یا کوئی لڑکا بد جوئی کرے یا بہت رووے سات باغی کو کو
لیغہ آنجورہ ذبیحہ پر پڑ کر دم کرے اور بعد اس کے پانی اس کو زہ میں ڈالے اور پیوے اور دوسرے کو پیٹے کو دیوے اور اگر روزہ دار کو خوف ہلک کا
ہو پھول پر پڑے کہ سو گئے قوت پا دیکھا اور ہر روز روزہ رکھ سکے کماح الحیث کہ کفایت کرنے والا ہر حال میں با حساب لینے والا بندہ دل و جان قیامت

نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ کفایت کرے حاجت محتاجوں کو اور حساب کرنے والا ہو سے نفس اپنے سے کہا قشیری نے کہ کفایت کرنا اللہ کا بندہ ہے یہ جو کہ کفایت کرتا ہے اسکو ہر حال اور ہر غل اسکین اور جسے جانا کہ اللہ تعالیٰ کافی میرا ہے نہ پریشان دل ہووے خلق کے متوجہ ہونے سے اُپر بسبب اعتماد کرنے کے ساتھ اُسکے کہ جو کچھ قیمت کا ہے ہر حال ہو چنگا اگرچہ بے توجہی کریں مجھے لوگ اے جو کچھ قسمت میں نہیں ہیں نہیں ہو چنگا متوجہ ہوں لوگ مجھ اور جو کوئی انکا کریگا ساتھ نیک سطر بخامی اللہ تعالیٰ کے ہر حال میں پس راضی کریگا اسکو مولے اسکا ساتھ اُس خیر کے اختیار کریگا اُسکے لیے پس اختیار کریگا نولے نہ ہونے پر اور فقر کو غنی پر اور آرام کیلئے کا طرف نہونے اسباب کے بسبب شاہدہ تصرف مولیٰ جو کوئی کسی جو یا حاسد یا مہسایہ بد یا دشمن سے یا چشمِ زخم سے ڈرتا ہو صبح و شام ایک ہفتہ تک شربا کے جسے اللہ احسب اور ابتداء اور فرج خدا سے کرے اللہ تعالیٰ اُسکے شر سے گاہ رکھے گاہ ہنوز ہفتہ نہ گذریگا کہ درستی کام کی ہو جائے گی ح الجھیشی بزرگ قد نصیب تیرا اس سے یہ جو کہ نفس اپنے کو آراستہ کریگا صفیون کمال کے جو کوئی اس اسم کو مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے یا کھاوے تمام خلائی غلطی و توفیق اسکی کریں ہم الکلیطی طبرانی اور بہت دینے والا کہ نہیں ہو چکا دنیا اسکا اور زمین خالی ہوتے خزائے اُسکے اور نصیب بندے کا اس سے یہ جو کہ دیکھ بغیر وعدے کے اور یہ پیر کرے برے اخلاق و افعال سے اگر اپنے بستر میں یا سم بہت پڑے یہاں تاکہ سو جاوے فرشتے دعا کریں کہ زمین اگر یکا نشا اور کرم اور مغز ہو اور کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس اسم کو بہت پڑھتے تھے اسی سبب سے اُنکو کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں ہم اکثر قیدی نگہبانی کرنے والا ہر چیز کا اور بعضوں نے نہا کہ جاننے والا احوال بندوں کا اور افعال اُسکے کا اور نصیب تیرا اس سے یہ جو کہ گاہ رکھے تو اسکو ہر حال میں اور نہ التفات کرے نہ طرفِ غیر اُسکے کے سوال میں اور کرے تو نگہبانی اُنکی کر گیا ہر تجو نگہبان اُنکا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم سب راضی یعنی نگہبان ہو اور تم سب پوچھے جاؤ گے رعیت اپنی سے لینے جسکی خبر گیری کوئے کو فرمایا ہے اُنکی خبر گیری کا حال پوچھا جائیگا اور کہا قشیری نے کہ مراقبہ نزدیک اس طائفہ کے یعنی جماعت اولیا اللہ کے یہ ہو کہ ہووے غالب بندے پر یا در ب کی ساتھ دل کے اور جانے یہ کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہے میرے حال پر پس رجوع کرے اُسکی طرف ہر حال میں اور ڈرے غضب اُسکے سے ہر دم پس انداز چھوڑتا ہے مابین خلافِ شریع از راہ حیا کے اللہ تعالیٰ سے اور ہیبت اُسکی کے زیادہ اُس شخص سے کہ چھوڑتا ہو گناہ بد بخت عذاب اُسکی اور جو کوئی رعایت کرتا ہے اپنے دل کی کو کوئی دم یا دخلا سے اور طاعت اُسکی سے خالی نہیں رہتا کیونکہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ حساب لیگا مجھے ہر عمل کا خواہ چھوڑا ہو یا بہت منقول ہو ایک ولی سے کہ اُنکو جواب میں کسی نے دیکھا بعد انتقال کے پس کہا کیا اللہ تعالیٰ نے تاثیر کر لیا کہ بخشنا اللہ نے تجھ کو اور احسان کیا مجھ پر یہ کہ حساب لیا مجھ سے یہاں تک کہ مواخذہ کیا مجھ سے عمل پر کہ ایک دن تھا میں روزے سے پس جبکہ ہر اوقات افطار کا لیا میں نے ایک گیون اپنے بار کی دوکان سے پس توڑا میں نے اسکو کھجور یا دیا تجھ کو کہ یہ نہیں ہے میری ملک ڈال یا میں نے اسکو گیون پر پس نے گین میری نیکیوں بقدر بدلے توڑنے اُسکے کے اور جسکو معلوم ہوگی یہ بات نہیں ضائع کریگا باطل چیزوں میں عمر اپنی اور زمین کھونے کا غفلتوں میں وقت اپنا انتہی اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ حساب کرو یعنی اپنے اعمال کا پچھلا اس سے کہ حساب لیگا کہ تم سے جو کوئی اس اسم کو سات بار اپنی بیوی اور فرزند اور مال پر پڑھے اور اُنکے گرد دم کرے تمام دشمنوں سے اور سب غفون سے نڈر ہو گا ح الجھیشی قبول کرے والد دعا بخاروں کا اور جواب دینے والا بیکار نے والوں کا نصیب بندے کا اس سے یہ جو کہ فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی ادا مروتا ہے میں اور حاجت روائی کرے حاجتہ و ن کی جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے اور دعا کرے جلدی قبول ہو اور اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے حق کی ان میں یہ کام اُنکی سیخ علم کا فراخ ہو و لغت اُسکی سب کو ہووے نصیب بندے کا اس سے یہ جو کہ کسی کرے فرائض علم اور

سخاوت اور صاف اور اخلاق میں اور سبھوں سے کشادہ پیشانی رہنا اور نہ فکر کرے حاصل کرنے مقاصد میں جو کوئی اس کم کو بہت پڑے
 جن تعالیٰ اسکو نعمت و برکت دے ہم لکھیں کہ استوار کار و دانان نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ کوشش کرے سچ خلق کیلئے کے اور عدا
 کیلئے کے ساتھ کتاب اللہ کے اوپر کو کرے کام اپنے اور چاہیے کہ سخاوت میں یہی ہوتی ہے پر پیر کرے اور کوئی کام بے باعث حقانی اور عہد ربانی کے
 نکرے نہ تاحی اطلاق اسم حکیم کا ہو نقل و ہذا النوع صریح ہے کہ گمانا سچ کے زمین و خرب میں ایک شخص ساتھ علم و حکمت کے معروف مشہور ہر انکی زیارت کو
 گیا میں چالیس دن نہ سکے واز سے پر پڑا رہا نماز کے وقت وہ بھی میں آتے اور پریشان و حیران پھرتے اور میری طرف کچھ التفات نہ کرتے اس حال سے
 تا نگاہ کیا میں کہ میں نے اس کو چاند چالیس دن نہ ہوئے ہیں کہ یہاں ٹھہرا ہوں میں اور تم میری طرف کچھ التفات نہیں کرتے اور کلام نہیں کرتے مجھ کو کچھ نصیحت
 کرو اور کچھ حکمت سکھاؤ تا یاد کروں میں کہ میں اس پر عمل کر گیا تو یا نہیں کہماں کروں گا اگر خدا تعالیٰ تو فیق دیگا کہماں دنیا کو دوست نہ کرے اور فقر کو
 غنیمت نہ کرے اور بلا کو نعمت جان اور رش کو مین نہ ملے کو عطا جان اور ساتھ غیر حق کے انس مت پکڑ اور صحبت نہ کرے اور بخارسی کو عزت جان اور
 حیات کو موت گن اور طاعت کو حرمت دیکھ اور توکل کو اپنی محاش کرے زمین نہ تو کن عہ نام و نشان غیرہ الا کسی کہ سید ہا زوے نشان ترا
 جسکو کوئی کام نہیں آئے کہ اس سے سر انجام اسکا نہ ہو سکتا ہو اس اسم کو مروت کرے ہم اسکی سر انجام پاوے جو انکو دوزخ و دوست کئے والہ
 فرمانہ داروں کا محبوب ولیکے دلون میں نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ دوست رکھے خلق کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے لیے اور احسان
 کرے خلق پر بقدر طاقت اپنی کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا ایک تمہارا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے
 وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے اور دوست رکھنا اللہ تعالیٰ کا بندہ دن کر یہ ہو کہ رحمت نازل کرتا ہے لہذا اور تعریف کرتا ہے انکی اور بھلائی
 پر پہنچاتا ہے انکو اور دوست رکھنا بندوں کا اللہ تعالیٰ کو یہ ہو کہ تعظیم کرتے ہیں اسکی اور بہت رکھتے ہیں اسکی دلون میں اور آیا ہو حدیث
 قدسی میں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ بڑا دوست دوستوں میں طرف میرے وہ ہو کہ عبادت کرے واسطہ غیر عطا کے یعنی خالص اسکی
 خوشی کے لیے عبادت کرے نہ ساتھ اس عطا کے اگر مومن ہیوی میں ناموافقت ہوا و خصوصیت پڑے اس اسم کو ایک ہزار ایک بار
 طعان پر پڑے اور جس جانب سے کہ ناموافقی ہوا اسکو دین تالکھا وے انکے درمیان بین اتفاق والفت ہو جائیگی جو انھیں دین بزرگ لکھتا
 ذات و افعال میں نصیب بندے کا اس سے اسم پاک عظیم میں معلوم ہوا جسکو آبا بایا باؤ فرنگ یا جہاں بابر میں ہوا یا ماضی میں روزے رکھے
 اور وقت افطار کے بہت پڑے اور پانی پر دم کرے پیوے شفا پاوے گا اور جسکو اپنے بھنسون میں عزت و حرمت نہ ہو یہ صبح نہاؤے بار پڑے اور اپنے پیوے
 عزت و حرمت حاصل ہوگی جو انھیں اٹھانے والا اور زندہ کرنے والا اور دون کا قرون سے اور پیدا کرنے والا دلون کا خواہ غفلت
 نصیب بندے کا اس سے یہ ہو کہ زندہ کرے نفسون جاہل کو ساتھ نصیحت کرنے اور تعلیم کرنے کے اور بے رغبت کرنے کے دنیا سے اور رغبت
 دلانے کے نعمتون آخرت کی میں پہلے تبار کرے ساتھ نفل اپنے کے چہ اور دن کے جو کوئی چاہے کہ دل اسکا زندہ ہو وقت سونے کے ساتھ سیر کرے
 اور اس اسم کو اکتوبار پڑے حق تعالیٰ دل مرہ اسکا زندہ کرے اور مقام انوار کا کرے جو انھیں خدا نے اسکی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ انھیں
 کہ اہل معرفت نہیں طلب کرتے ساتھ اللہ کے کوئی مونس ہوا اسے بلکہ راضی ہوتے نہیں ساتھ اسے کہ وہ دیکھتا ہے احوال ہمارا اور جانتا ہے
 امور و افعال ہمارے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولم یکن ربک نہ علی کل شیء شہید یعنی کیا نہیں کفایت کرتا پروردگار تیرا کہ وہ ہر چیز پر مطلع ہو اور
 نصیب تیرا اس سے یہ ہو کہ نگاہ رکھے تو اسکو بیان تک نہ کیجے تجھ کو اس جبکہ کہ منع کیا ہے تجھ کو اس سے اور نہ غائب کیجے تجھ کو اس جبکہ
 کہ حکم کیا ہے تجھ کو اسکا اور باز نہ ہے تو بعب علم اور دیکھنے اس کے اس سے کہ پیش کرے تو حاجتیں اپنی طرف غیر اسکی کہ اہل باز و ہر میل کرے

[illegible]

کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھے فرزند پیدا ہووے نصیب لے کر اس کے محتاج نصیب بندے کا اس سے یہ ہر گز حاجت نہیں جمع
اسکی طرف کرے اور بے فکر ہو اپنے نرق سے اور اس پر توکل کرے اور بچہ دنیا کی حرام چیزوں سے اور بے رغبت ہو نیت کی چیزوں اسکی سے اور عیت
کرے اس کے حلال میں اور بے پروا ہو خلق سے اور سعی کرے حاجت ردائی خلق کے میں جو کوئی حکم کیا آدمی رات کو بھی کرے اور ایک سو پندرہ بار
اسم کو پڑھے صادق الحال القول ہو اور کسی ظالم کے ساتھ میں گرفتار نہ ہو اور اگر بہت پڑھے جو کما ہوا اور اگر حالت خنومین کھے بے پروا ہو ورجہ القدر
المقید قدرت والا قدرت ظاہر کرنے والا نصیب بندے کا یہ ہر کہ قادر ہو سے اس پر باز رکھے نفس کے خواہشوں اور لذتوں سے اگر وقت دھوئے
اعضاء خنوم کے ہر عضو دھوئے میں اسم القادر پڑھے کسی ظالم کے ساتھ گرفتار نہ ہو اور کوئی دشمن اسے سخت نہ پادے اور اگر کچھ کا دشمنک بین اس کے ساتھ
پڑھے وہ کاروستی با صبح المفتر اگر اس اسم پر ملازمت کرے سختی ساتھ ہو شیا سی کے مبدل ہو اور جو کہ وقت اٹھنے کے سونے سے ہم المقدر کو لکھ
پڑھے تمام کام اس کے حق تعالیٰ کی طرف رجوع کریں **ہم المقدر** اے اللہ اگر کرنے والا دستوں کو ساتھ نہ دیکھنے کے درگاہ غرت اپنی سے اور پیچھے لائے
وتمنوں کا لطف اپنے سے نصیب بندے کا ان ناموں پاک سے یہ ہر نیکیوں کی طرف سبقت کر کر رہے تین آگے کرے یعنی افضل ہو اور وجہ سے
اور آگے کرے انکو کہ غرت کے میں اپنی عزیز رکھے انکو اور پیچھے ڈالے نفس اور شیطان کو اور مردود در درگاہ الہی کو اور تمام کرے امور
اپنے کا پس مقدم کرے اس امر کو کہ بہت ضروری ہو اور جو کچھ اسکو کرے کہ جسکی کم ضرورت ہو اور رہے در میان خوف ورجا کے المقدم جو کہ عمر کجنگ
اسکو پڑھے یا اپنے پاس کھے کچھ رنج اسکو نہ پہنچے اور اگر بہت پڑھے نفس طاعت الہی میں فرمانبردار ہو ورجہ الموفق اگر سو بار پڑھے دل اسکا ساتھ
غیر حق کے آرام نہ کرے صبح اور جو کہ ہر روز سو بار پڑھے تمام کام اس کے با تمام ہوشیہیں اور اگر اکتالیں بار پڑھے نفس اسکا مطیع ہو ورجہ کواکلی کا جو
سے طلب سے اور پیچھے سب سے نصیب بندے کا یہ ہر کہ جلدی کرے طاعتوں میں اور بجالانے اوامیر میں اور جان خرچ کرے اس کے لیے
تاحتی تادی پادے لالو اگر کسی کے فرزند نہ ہو چاہیے یا بہر دفعہ چاہیے میں ان تک پڑھے ہر او اسکی برآوے صبح جو کہ آرزو سے فرزند اور یا غنا کی یا
اور کوئی حاجت ہو چاہیے شب جمعہ شب نہ بار بار پڑھے تمام حاجتیں برآویں صبح الاخر جسکی عمر آخر کو پہنچے اور اعمال نیک نہ کھتا ہو اس اسم کو
ور دنیا کے حق تعالیٰ عاقبت اسکی بخیر کرے **ہم الظاہر** اے اللہ آتشکارا باعتبار منوعات کے کہ دلالت کرتے ہیں اوپر کمال صفوں
اسکی کے اوپر شیدہ دہم وخیال سے باعتبار کثرت ذات کے الظاہر جو کوئی بعد نماز اشراق کے اسکو پانچ سو بار پڑھے حق تعالیٰ انکھیں اسکی
روشن کرے صبح اور اگر خوف ہو اور پیچھے وغیرہ کا ہو بہت پڑھے امان پادے اور اگر گھر کی دیوار پر لکھے دیوار سلامت رہے ورجہ الباطن جو کوئی
ہر دفعہ تین سو بار یا باطن کے صاحبان اسرار الہی سے ہونے اور اگر مدامت کرے اسکی جو کوئی اسکو دیکھے دست ہونے والی کار ساز و کار
نصیب بندے کا مثل نصیب الوکل کے ہر جو کوئی چاہے کہ گھر اسکا یا غیر اس کے کا معمر و آباد ہو اور ہوا اور پیچھا و تمام آفتون سے محفوظ رہے
ہم الوالی کو اوپر کوزہ آئینا رسیدہ کے لکھے اور پانی اس کوزہ میں ڈالے اور اس کوزہ کو گھر کی دیواروں پر یا در دیوار گھر کے سلامت پانچ سو بار پڑھے
تخیر کے پڑھے چاہے کہ گھرا بار پڑھے دفعہ شخص طبع و نفاذ اسکا ہونے جو کوئی چاہے کہ گھر اسکا یا غیر اس کے کا خراب ہو تین سو بار اسم الوالی پڑھے
سلامت رہے **ہم النجائی** بہت بلند نصیب بندے کا اس سے یہی ہر جو الحلی میں کہا جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے جو دشواری کے ہوشیہ
اور بندوق میں کہا جو عورت کہ حالت حیض میں اس اسم کو بہت پڑھے اسکی آفتون سے خلاصی پادے **ہم الکریم** سنات احسان کرنے والا
نصیب بندے کا اس سے یہ ہر نیکی کرے مان باب سے اور استاد سے اور بزرگوں سے اور قزاقوں سے اور دھنداروں سے جو کوئی آفتون ہوا
وغیرہ سے ڈر کھتا ہو اس اسم کو پڑھے امان پادے اور جگہ کوئی لڑکا ہو اس اسم کو سات بار پڑھے اور اس کے کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرے وقت بلوغ

نے لنگو سب کیا یہ اور بوساطت انکے پیدا کرنا یعنی بیرون مذکورہ کو اور اگر چاہیے بغیر انکے بھی پیدا کرے اور اگر چاہے باوجود انکے نہ بھی
تمام اجزائے عالم کو علویات و سفلیات سے اور وسائط اور اسباب سے قدرت کاملہ باری تعالیٰ کے ہیں اور یہ تمام بنسبت قدرت ازلہ کے مانند
قلم کچھ ہاتھ کتاب کے ہیں بنیدہ کو چاہیے کہ ضرور نفع تمام حق تعالیٰ سے جائے اور عالم اسباب کو مخلوق قدرت انکی کا جائے اور حکم و قضاء الہی کا اور
ہر اور تمام امور پر واسع کرے تا مذکورہ گمانی بسر کرے اس حال میں کہ خلق سے راحت میں ہو حکایت لائے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے دانستون
در سے حضرت حق میں فرمایا کہ حکم کو کہ ظلال گمانش ثابت ہو کر کہ تا آرام ہو موسیٰ علیہ السلام نے وہ گمانش دانستون پر رکھی اور ہم با اعداد انکے
بغیر ایک ثابت میں در وہر ہادی گمانش دانست برکھی در زیادہ ہو اکمالی یہ وہی گمانش ہو کہ تو نے تعلیم فرمائی تھی خطاب با بقا ہو ہونا کہ اگر
دفعہ توجہ ہماری جناب میں کی تھی تو نے شفا دی تھی اور اس مرتبہ توجہ گمانش کی طرف کی تو نے در دنیا دہ کیا میں نے تاجلے تو کہ شفا دینا تو نے
ہم میں نگاہ الٰہی تخلیق یہ ہو کہ ساتھ امر الٰہی اور حکم نہایت کے سر پر ہو چکا دے اور زبرد کرے دشمنان دین کو اور نفع ہو چکا دے اور دکرے دستان
ذکر الٰہی جیکو ایک حال اور مقام ہر ہوس اس کو جمع کی شعبوں میں سو بار پڑھے حق تعالیٰ اسکو اس مقام میں ثباتی عطا فرماوے اور مزید
اہل قرین ہو چنچہ النفع جو کوئی گشت میں بھیجے ہر روز اسم النفع پر ملازمت کرے کوئی آفت اسکو نہ پہنچے اور اگر آفت اہم کا یہ لکھا ہو
شیخے تمام مام حسب خواہ اسکے ہوں ہم انور روشن کرنے والا آسمان کا ساتھ تاروں کے اور روشن کرنے والا زمین کا ساتھ انبیاء و علماء وغیرہ کے
اور دل موزوں کا ساتھ کو معرفت و طاعت کے نصیب ہے کایہ ہو کہ روش ہو دے ساتھ نور ایمان و عرفان جو کوئی شب مجبہ میں سات با سوز
اور لکھ را لیکہ اس اسم کو پڑھے لکھ دل میں نور پیدا ہو اگر وقت صبح ملازمت کرے دل اٹھ کاروشن ہو اٹھاجی راہ دکھانے والا نصیب شد
یہ ہو کہ بندگان خدا تعالیٰ کو انکی راہ بتاوے اور تفصیل اس حال کی حضرت شیخ نے شرح اسما حسنیٰ میں یوں لکھی ہو کہ ہدایت راہ دکھانی اور بل
مقصود کو پہنچانا راہ تمام ہر وہن کل ہی ہو جو کوئی کہ راہ دنیا کی چلتا ہو راہ ناوی ہو اور جو کہ راہ غیبی کی چلتا ہو رہبر وہی ہی ہدایت گرد
چراغ لطف تو راہ نماید اگر ہم قافلہ ہاے شب روان پے نہر و نہرے ہاے اور پروردگار تعالیٰ کی انواع انواع ہدایت کے لیے بحر نہنیم عمر
الذی علیہ صلاۃ کل شے خالق ہم ہر ہی جیسے کہ اسکے کو پوچھ دیکھ ہونے کے پٹ سے چانی چنے کی راہ بنائی اور چوہہ کو پوچھ دیکھنے کے اندر سے دانہ پھینکی راہ
بنائی اور شمس کی کمی کو گھر بنانے کی راہ اور افضل اور بزرگ ترین ہدایت کی راہ دکھانی ہو اس طریق کے کہ وصل جناب فیما بعد رویت ذات پاک
انکے کی ہو اور خواص کے باطن میں پیدا کرنا ورون توین اور اسرا تحقیق کا کہ سبب ہدایت طاعت و معرفت کے ہیں اور بہرہ مند ترین بندوں
معلق ساتھ اس اسم کے انبیاء اور اولیاء اور علماء ہیں کہ راہ دکھانے والے خلائق کے ہیں طرف صراط مستقیم کے خصوصاً مسیحا انبیاء و شرف صلوات
علیہ وسلم علیہم و آلہم و صحابہ و اتباعہ و اہل الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و الضالین ہاے ذوالنون مصری قدس سرہ
نے کہا کہ تین چیزیں عارفوں کے اخلاق سے ہیں ننگل اور غرور و کوشادگی اور فرحت کی طرف لاانا اور حق تعالیٰ کی نعمتیں مفاہون کو یاد
دلانی اور زبان توحید سے مسلمانوں کو راہ حق دکھانی یعنی شہر انکے دلوں کے دنیا سے طرف دین کے اور وحاش سے معاد کی طرف لانے والا
جو کوئی ہاتھ اٹھاوے اور شہر آسمان کی طرف کرے اور اس اسم کو بہت پڑھے اور ساتھ اور پیغمبر اور انکھوں کے جیسے مرتبہ اہل معرفت کا
پاؤں جو لکھن نیچ پیدا کرنے والا عالم کا بدون مثال کے کہا بعضوں نے کہ جسے لکھن کیا سنت کو اپنے نفع حق و افعال میں بولتا ہو لکھن
باتیں اور جسے امیر کیا خواہش کو اپنے نفع حق و افعال میں بولتا ہو بخت کی باتیں اور کما فیہی نے کہ اصول ہمارے مذہب کے کتب میں
پیروی کرنی صراطی علیہ وسلم کے اخلاق و افعال میں اور دکھانے میں کہ حلال ہو اور پیروی لانا و افعال حسنیت کا تمام اعمال میں اور یہ بھی

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

کہا کہ جس نے نہ ہستی یعنی نسی کی تہذیب سے سزا دیا اور اللہ تعالیٰ موت عقوبت کی اعمال اس کے سے اور جو کوئی ہستی پر ہستی کو دیکھ کر کمال الہی ہستی کو
نور ایمان کا دل اس کے سے اللہ تعالیٰ جس کوئی غم یا مہم نہ ہو اس سے سزا دیا اور ایک ایسے امت میں ہزار بار یا بیلی السموات والارض پڑے وہ ہم سب کو
اور اگر بار بار وضو نہ قبل کی طرف کر کرتا پڑے کہ سو جاوے جو کچھ چاہے خواب میں دیکھے کتنا حق ہمیشہ رہنے والا جو کوئی شب جمعہ کو سو بار پڑے تمام عمل
اس کے قبول ہون اور کسی سے سزا اس کو نہ پہونچے ان کو کثرت باقی بعد فنا موجودات کے اور مالک تمام مخلوقات کا نصیب بندے کا یہ کہ ان اعمال میں
کہ قبل باقیات صالحات سے ہر کوشش کہ مثل تعلیم عالم اور صدقہ جاریہ وغیرہ مالک مراد وارث سے باقی بعد فنا ہے وجودات کے یہ کہ تمام مالک
بعد فنا کے ملکوں کے رجوع اس کی طرف کریں اور یہ نظر ظاہر ہو والا وہ ہر مالک علی الاطلاق ازل سے ابد تک بے تبدل ملک کے اور تمام ملک
و ملکوت ایسے لیے ہر پے شریک کے اور صاحبان ابدال نہ ہند بلکہ من الملک الیوم من اللہ والحد القہار کے گوش ہوش سے منتظر ہیں بندے کو چاہیے کہ کچھ
مال و میراث کے منوار جانے کہ سب کچھ چھوڑ جاتا ہو تو اقبل ان کو تو اشعار عارفوں کا جو صرع دل برین منزل فانی چہ نہی رخت بہ بندہ اور
تخلیق یہ کہ تحصیل علوم و معارف میں کرے تا وارث انبیاء کا ہو خاصیت جو کوئی وقت نکلے آفتاب کے اسل ستم کو سو بار پڑے کچھ سزا اس کو نہ پہونچے
ہم اور جو کوئی اس کو بہت پڑے تمام کام اس کے بن آویں ہم اگر بندہ نہ ہا عالم کا کہا بعضوں نے کہ راہ دکھا نا اللہ کا بندہ ایسے کو یہ کہ راہ دکھاوے
نفس اس کے کو طرف طاعت اپنی کا اور قلب اس کے کو طرف معرفت اپنی کے اور روح اس کی کو طرف محبت اپنی کے اور علامت اس شخص کی کہ راہ دکھاتا ہو اس کے
حق واسطے سنوارے نفس اس کے کہ یہ کہ الہام کرنا ہو اللہ تعالیٰ و فو فیض تمام امور میں قول ہو کہ بھوک لگی ایک زرا برابیم ہمیں ہم کو پس کہ ایک شخص کو
ساتھ کر کرنے ایک چنگ کے گان پاس تھی کھانے کے لیے میں بکلا وہ ناگمان ایک شخص ملا کہ اس کے ساتھ ایک خیر تھا کہ اسیر والدین اردینا تھے پس بیجا
اُسے اس شخص سے ابراہیم کو اور کہا کہ میراث اس کی ہو کہ اس کے باپ کے مال میں سے پہونچی ہو اور میں غلام اس کا ہوں پھر یہ آیا وہ شخص اس کو
ابراہیم کے پاس پس کہا ابراہیم نے کہ اگر یہ کو چاہتا تو آزاد ہو لہذا کی خوشی کے لیے اور جو کچھ کہ ساتھ تیرے چوشتا میں نے تجھ کو پس چلا جا میرے پاس
میں یہ بکلا وہ کہا ابراہیم نے اور یہ میرے کلام کیا میں نے تجھے یہ مقدس مدنی کے اور تو نے دی دنیا جملہ بکشت پس تم تیرے حق کی اگر ادا کا
تو مجھے جو کہ میں نے کائنات میں تجھے کچھ جو کوئی تدبیر اپنے کلام کی تجھے اس ستم کہ وہ بیان نماز نام اور سونے کے ہزار بار پڑے جو کچھ کہ مصلوب ہو جو
ظاہر ہو اور اگر دوست کرے اس کی مہمت اس کی پس اس کی کے سر انجام ہا دین ہم اللہ بکود بر دبار کہ شبانی نہیں کرتا بچ عذاب کرنے کہ گناہوں
اور نصیب بندے کا اس ظاہر ہر صلیغ میں نکلیا بیانی کرنی مسودہ کہ کچھ پکڑنے گنہگاروں کے کتابی نکرے اور بچ عقوبت ان کی کے
جلدی نکرے یہ صیورن دیکھ معنی ہلیم کے ہو اور فرق یہ ہو کہ صبور شر ہو اس پر کہ اگر جواب صبر کیا و لیکن آخرت میں دیکھ لگا اور حلیم مطلق ہو
اور بعضوں نے کہا کہ صبور معنی صبر دینے والے کی ہر بندوں کو نصیبیت میں اور بلا میں اور صبر دینے والا اور تحمل با امانت کے اور صبر دینے والا
اور چرخ الفت ہوا اور شہوت کے اور صبر دینے والا اور شہوت کے ساتھ اولی عبادت کے وہی بجا نہ تعالیٰ ہو اور بندے کو چاہیے کہ کچھ تمام ملاؤں اور
سجود کچھ صبر ہی سے جا ہوا و نافرمانی سے دور رہے اور تخلیق یہ کہ کسی کام میں نہ کی اور کتابی نکرے اور آرام و تمکین اختیار کرے اور سچ و فراق شہ
اللہ تعالیٰ سے بچنے سے رہنا فرغ علیہ صبر و شہادت ادا نہا و ہر علی القوم الکافرین یا ایہا الذین امنوا صبروا و صابروا و اطعوا و اتقوا و اعلموا
انظروا ان یکشف فی مثل من سے کہا کہ جام صبر ہی اگر راجا دے تو شہید ہو گا اور گزندہ ہو گا سعید ہو گا خاصیت جس کو سچ یا شہادت یا در ذی
میش آوے قیامتیں باز کر پڑے اطمینان باطن پادے اور اگر آدمی رات یا دوپہر کو مرادوست کرے واسطے زبان بند ہی اور خوشنودی و شوق
اور رضا سے سلطان کے بعد غضب کے اور قبولیت دلون کے خاصیت تمام کھتا ہو و حیح و ذکا و الترمذی و کلمہ حق فی اللغات

سجدہ و گروہ نہ ہرگز نہ کرے والا نفل کی یہ ترمیزی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ و دارمی نے **وَعَنْ سَعْدِ بْنِ كَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** عَمْرٍو **وَلَمْ يَخْلُفْهُ إِذَا عَادَ بَيْتَهُ وَهَوَّ وَفَطَّرَ الْحَوْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سَجَدَتْ أَرْكَانُكَ مِنَ الْعَظَائِمِ كَعَمْرٍو** **رَجُلٌ مِمَّنْ لَا يَسْتَجَابُ لَهُ دَعَاؤُهُ الْخَلْدُ وَالْثَوْبُ يَنْزِلُ** اور روایت ہر سند سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا صاعداً وعلیاً یعنی حضرت یونس کی جیوت کہ دعا اٹھی اپنے رب سے اس حالت میں کہ تھجج پیٹ مچھلی کے کہ دعا یہ ہر مین کو لبی و مگر تو پاک ہو تو تحقیق مین تھا ظالمون سے مین دعا مانگتا ساتھ اسکے کوئی شخص مسلمان حج کسی چیز نہیں حاجت کے مگر قبول کرتا ہی اللہ واسطے اسکے نقل کی یہ احمد و ترمذی و حنفی و شافعی حضرت یونس علیہ السلام کا یہ کہ کہ اللہ تعالیٰ نے بھیجا انکو طرف رہنے والوں شہر نہ یومی کے پس بلایا انکو طرف ایمان کے وہ ایمان نہ لائے پھر وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے کہ انکو آگاہ کر دے کہ عذاب تم پر آگیا بعد تین دن کے وہ یہ بات کہہ کر نکل کوٹھے رہے انہیں سے پس ظاہر ہوا ایک ابرسیاہ اور قریب ہوا سیاہ نک کہ ٹھہرا انکے شہر پر اور نکلا اُسین سے ایک دھوان پس جب یقین کیا انھوں کہ قریب ہو آترنا عذاب کا نکلے ساتھ ہی یون اور داؤد اور جانورون اپنے کھنکھ کے اور جدا کیا بیرون اور جانورون کے کچھ جانورون سے اور بلند کی آواز ساتھ زاری اور رونے کے اور ایمان لائے اور توبہ کی کفر اور گناہوں سے اور کہا یا حیٰ تین لآخِ لا الہ الا انت پس دفع کیا اللہ تعالیٰ نے انکے عذاب پھر قریب انکے شہر کے آئے حضرت یونس علیہ السلام تاکہ علوم کرین حال نکلا پس دیکھا اور سے کہ شہر انکا آباد ہو جیسا کہ تھا اور لوگ انکے زندہ مین بس حیا کی انھوں نے اور کہا کہ مین نے کہا تھا انکو کہ عذاب نازل ہوگا تم پر بعد تین دن کے اور نہ نازل ہوا پس چلے گئے اور انکا عذاب آتر تھا انہیں دفع ہو گیا پس بیان نک کہ آئے ایک کشتی پر اور بیٹھے اُسین پس جب بیٹھے ٹھہر گئی کشتی پس مبالغہ کیا گیا انکے جاری کرنے مین نہ جاری ہوئی پس کہا ملاحون نے کہ یہاں کوئی غلام بھاگا ہوا ہے پھر قعد الا انھوں نے وریا کی شقی والوں کے پس نکلا قعد وریا نام پر کہا انھوں نے کہ مین ہوں غلام بھاگا ہوا پھر ڈال دیا اپنے کو دریامین پس نکل گئی مچھلی اللہ کے حکم سے اور حکم کیا مچھلی کو اللہ تعالیٰ نے یہ کہ مچھلی رکھے انکو پس ٹھہرے اسکے پیٹ مین اور سیر کر دانی انکو دریائے نیل اور دریائی فارس کی اور درجے کی پھر کہا لا الہ الا انت سبحانک انک انت من ابطال المین یعنی مین ظالمون مین سے ہوں بسبب نکلنے کے قوم مین سے پہلے اسکے کہ اذن دے تو مچھلی کا پس قبول کیا اللہ تعالیٰ نے دعا اٹھی اور حکم کیا مچھلی کو انکے ڈالنے کا طرف زمین نصیب کی کہ وہ ایک شہر ہو نام کے شہرون مین سے حج **بِالْفَصْلِ الثَّالِثِ** **مُضِلِّ تِسْرِي عَنْ بَرِيكَةِ قَالَ خَلَّتْ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ عِشَاءً وَخَافَ الْجُلَّ يُقَرِّأُ دِيْرَ مَعَهُ حَوْرَةً** **فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَقُولُ هَذَا أَمْ قَالَ بِلَ مُؤْمِنٌ مُنْتَبِكٌ قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ بَقَرًا وَيَرْجِعُ مَعَهُ فَعَلَّ** **رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ يُقَرِّأُ نَبِيًّا مُؤْمِنًا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَحْدًا صَحْلًا لَوِيْلَهُ وَكُرُوْلَهُ وَكُوَيْلَهُ لَهْ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ الَّذِي لِي إِذَا أَسْأَلُ بِهِ أَعْطَى فَرَأَى أَحَدٌ يَبْجَابُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْخَلْدُ كَمَا سَأَلْتُكَ يَا سَوْخُثُ وَنَكَ قَالَ نَعَمْ فَأَخْبَرْتَهُ بِقَوْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي نَحْمُ صِدْقِي صَدَقْتَ ثَلَاثِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا تَرْذِيكَ رَأَيْتَ هُوَ يَرِيءُ** کہ کہا داخل ہو مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین وقت عشاء کے پس ناگمان ایک شخص پڑھتا تھا قرآن و بلند کرتا آواز اپنی پس کل مین نے یا رسول اللہ کہتے ہو تم اسکو ریا کرنے والا مین منافق کہ پڑھتا ہو بلکہ رکھانے اور سننے کے لیے فرمایا حضرت نے بلکہ مسلمان جمع کرنے والا پس غفلت سے طرف ذکر کے کہا بریدہ نے ابو موسیٰ اشعری پڑھتے تھے قرآن و بلند کرتے تھے آواز اپنی اپنی اور بلند کرتے تھے

بجای

یہ اس لیے کہا کہ جو حکماء قرآن میں نہیں وہ افضل نہیں ہوں نیز کہ قرآن میں جو روایتیں ہیں یا بھی غفلت کلام بہ لغو
 وہی ہاں قرآن اور اہل کمال ہر کمال کلام اللہ کو بھی یعنی اللہ تعالیٰ کے کلاموں میں سے کسی ایک کے افضل میں اس لیے کہ میں نے قرآن میں بیہ
 موجود ہیں اور جو حکماء قرآن میں یعنی اس آیت میں ذکر و تفسیر اور یہ کلمے افضل ہیں لیکن جو ذکر حدیث سے ثابت ہوا کسی حال میں یا حدیث میں
 مشغول ہونا ساتھ اس کے افضل ہر تسبیح وغیرہ سے اور ساتھ کسی کے ائین سے شروع کرے یعنی پہلے سبحان اللہ کہے یا احممد اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اللہ
 کچھ سکون نہیں کرتا کہا طبعی نے کہ ترتیب مذکور سے پڑھنا غنیمت یعنی اولیٰ ہی لا ترتیب نہایت یعنی جابر بن عبد اللہ ع رضی اللہ عنہما
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ کَانَ اَوَّلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِنَّہٗ لَکَبْرٌ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْمَا طَلَعَتْ عَلَیْکَ
 الشَّمْسُ نَعْلَمُ اور روایت ہر ایریہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہنا میرا سبحان اللہ و احممد اللہ ولا الہ الا اللہ
 واللہ اگر کو بہت محبوب ہر طرف میرے اس چیز سے کہ کلام ہی اس پر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزیں نقل کی یہ سلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَحَمْدُہٗ فِیْ یَوْمِکُمْ مَّا لَہٗ مِنْ حَقٍّ حَتّٰی کَانَ کَانَ مِثْلُ ذِیْلِ النّٰجِی
 مِثْقَلِ عَلَیْکَ اور روایت ہر ایریہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے کہ کہا سبحان اللہ وجمہ کسی دن میں سو بار
 دو کیے جانے میں گناہ اس کے اگر چہ بھون مانند جہاں دریا کے یعنی بہت نقل کی یہ بخاری اور سلم نے کہ کہا طبعی نے کہ برابر سو بار تفریق
 یا کھڑی اول روز میں پڑھے یا آخر روز میں مگر اولیٰ کھٹا پڑھنا ہر اول روز میں ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 مَن کَانَ حَبِیْبًا لِّیْکُمْ وَحَبِیْبًا لِّیْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَحَمْدُہٗ مَّا لَہٗ مِنْ حَقٍّ حَتّٰی کَانَ کَانَ مِثْلُ ذِیْلِ النّٰجِی وَ اَحَدُکُمْ قَالَ مِثْلُ مَا قَالُوْا نَادَیْہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہر ایریہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے کہ کہا
 وقت صبح کے اور وقت شام کے سبحان اللہ وجمہ سو سو بار نہ لاویگا کوئی دن قیامت کے کوئی عمل بہتر اس چیز سے کہ لاویگا یا مگر وہ کہ کہنا
 مانند اس کے کہ کہا یا زیادہ کہا اس پر نقل کی یہ بخاری اور سلم نے فیران ایک شکل وارد ہوتا ہے کہ ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ جسے کہنا اللہ
 اس چیز کے کہ کہا اُسے وہ افضل لاویگا اس چیز سے کہ لاویگا وہ اور یوں نہیں ہر ملکہ جسے کہنا اللہ اس چیز کے کہ اُسے کہ لاویگا مانند
 اس چیز کے کہ وہ لاویگا نہ افضل اس سے جواب یہ کہ تقدیر کلام کے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ نہ لاویگا کوئی برابر اس چیز کے
 کہ وہ لاویگا اور نہ افضل اس چیز سے کہ وہ لاویگا مگر وہ شخص کہ کہنا اللہ اس چیز کے کہ اُسے کہنا پس وہ برابر اس کے لاویگا اور جسے
 کہنا زیادہ اس چیز سے کہ کہنا اُسے لاویگا وہ افضل اس چیز سے کہ لاویگا وہ یا کلمہ اوکا معنی واو کے ہی ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَحَمْدُہٗ فِیْ الْمَیْمَنِ اَنْ حَبِیْبَتَانِ اِلَیَّ اَلْحَمْدُ سُبْحَانَ
 اللّٰهِ وَحَمْدُہٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہر ایریہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے
 ہیں بلکہ زبان پر بخاری ترانہ میں یعنی ثواب ہو گا مین ان اعمال میں یا صغر نہایت ولسے خدا کے وہ دو کلمے ہیں پاک ہو اللہ
 اور صوف ہر ساتھ ہر پاسی کے پاک ہو اللہ پر نقل کی یہ بخاری اور سلم نے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ عَدِیٍّ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ الْخِزْمِیُّ لَکُمْ کُلُّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَمَا لَہٗ سَائِلٌ مِنْ مَسْأَلَةٍ کَیْفَ یُکَسِبُ اَحَدُکُمْ
 اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ سَمِعْتُمَا لَیْسَ یُکْتُبُ لَہٗ اَلْفَ حَسَنَةٍ اَوْ یُحْطَ عَلَیْہِ وَ کَفَّ حَسَنَتَہٗ رَوَ اَعْمَلُوْا کُلَّ یَوْمٍ فِیْ حَسَنَةٍ
 الرَّوَاۃُ عَنْ مَوْسٰی النّٰبِغِیِّ اَوْ یُحْطَ قَالَ اَبُو بَکْرٍ الْبَاقِرُ قَالَ دَعَا شَعْبَہً وَاَبُو ہُرَیْرَہُ وَ یَحْیٰی ابْنَ سَعْدٍ اَلْفَکَاتِ مِیْنِ

فَقَالُوا وَيَحْطُ بِغَيْرِ الْهَلْكَاءِ كَيْفَ يَكُنْ جَدِيدٌ فِيهِ؟ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا تھے ہم نزدیکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا گیا عاجز ہو گیا ایک مٹھالاس سے کہ حاصل کرے ہر روز ہزار نیکیاں پس پوچھا اُسے کتاب کی جتنی دالے لے اُسکے ہشتادین مین سے کہ کس طرح حاصل کرے ابک ہمارا ہزار نیکیاں یعنی ہر روز بسولت فرمایا پڑھے سو بار سبحان اللہ مکملی جاؤنگی اُسکے لیے ہزار نیکیاں یعنی اس حساب کہ ہر نیکی کی دس نیکیاں مکملی جاتی ہیں یا دو روکیے جاؤنگے اُس سے ہزار گنا یعنی صغیرہ یا کبیرہ اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کی یہ مسلم نے اور کتا مسلم میں یعنی صحیح مسلم میں تمام روایتوں میں موسیٰ جہنی سے لفظ او یحط کا ہی کہا ابو بکر برغانی نے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے اور ابو حواری نے ویکچہ بن حیدر قطان نے موسیٰ جہنی نے پس اُنھوں نے اپنے شعبہ وغیرہ نے لفظ و یحط کا بدون الف کے اور اسطرح کتاب جمیدی کی مین ہر پوزی جہیز الصمیمین مین ف او یحط کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ دونوں باتوں مین سے ایک بات ہوتی ہے یا نیکیاں مکملی جاتی ہیں یا گناہ بڑھتے ہیں اور و یحط کے معنی یہ ہیں کہ نیکیاں بھی مکملی جاتی ہیں اور گناہ بھی بڑھتے ہیں اور موند مین اسکی روایتیں ترمذی اور نسائی اور ابن حبان کا آئیں بھی و یحط واو سے جو سب ظاہران روایتوں مین مناسبات معلوم ہوتی ہیں تطبیق انہیں یوں دیجاوے کہ کبھی آتی ہو او مین آوے کہ ہر مین مناسبات ہر دونوں روایتوں مین اور مین یوں ہونگے کہ جنہ پڑھی ہے تسبیح مکملی جاتی ہیں ہزار نیکیاں اگر انھوں اُسکے دے گناہ یا بڑھتے ہیں اس ہزار گناہ اگر ہوں گناہ اُسکے دے مچ و عَمَلٌ اِنِّیْ ذَرِّیْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْكَلَامُ اَفْضَلُ قَالَ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ وَرَوَّاهُ مَشْهُورٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کونسا کلام بہتر ہو فرمایا وہ کلام کہ جن لیا اللہ نے واسطے فرشتوں اپنے کے سبحان اللہ و بحمدہ نقل کی یہ مسلم نے و جن لیا اپنے ذکر مین سے فرشتوں کے لیے اور حکم کیا اُنکو ہمیشہ پڑھنے کا بسبب نہایت نفیست اسکی کے اور فیخص ہر جاؤں کلموں کا یعنی سبحان اللہ و الحمد للہ واللا الہ الا اللہ و اذکرا اسلئے کہ تسبیح مین نفی شرک کی بھی ہے اور یہی معنی نہلیل کے ہیں اور لازم آتا ہے اس سے ہونا اللہ کا کہ اپنے بہت بڑا مع و عَمَلٌ جُودٌ یَدُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَمْ يَكُنْ وَجْهُهُ مِنَ الصَّبْرِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّ بِحَجَّةٍ بَعْدَ اَنْ اَخْبَاهُ حَالِیْسَةُ قَالَ مَا زِلْتُ عَلَيَّ اَلْاَلِیَّ فَاذْكُرْکَ عَلَیْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ فُلْتُ بَعْدَ اِنَّ اَزْبَحْتُ کَلِمَاتٍ فَلَمْ تَمُرْ لَوْ دُرْتُ مَا اَفْلَحْتُ مِنْذُ الْیَوْمِ لَوْ ذَنْتُ هُنَّ مَسْجِدَ اللَّهِ وَلِحُجْرَةٍ عَدَّ حَلَّتْهُ وَرَضَى نَفْسُ وَرَبِّهِ تَعَالَى وَجَدَ اِکْرَامًا ثُمَّ دَوَّاهُ مَسْکِلًا اور روایت ہے جویریہ سے کہ یہی حضرت کی تھیں یہ کہ بنی مصلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے پاس سے وقت صبح کے اُسوقت کہ ارادہ کیا نماز صبح کا اور وہ یہی تھیں ہوتی تھیں اپنے مصلیٰ میں پھر پھر حضرت وقت چاشت کے اور وہ تھیں ہوتی تھیں اسی جاگیر پر ہمیشہ رہے تو اس حالت پر کہ جدا ہوا ہیں تجھے اس حالت پر یعنی وقت صبح کے اب ملک کہ وقت چاشت کا آگیا بیٹھی مئی ذکر کون مشغول ہو کر کہ ان فرمایا بنی مصلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ مین نے بعد بکھنے کے میرے پاس سے چار کلمے مین بارہ ایسے ہیں کہ اگر تو بے جاؤں ساتھ جس چیز کے کسی تو نے ابتداء اسن سے تو البتہ غالب دین اُن پر یعنی اذکار پر یعنی نواب کا زیادہ ہو تو اب اُسکے وہ چار کلمے مین بالی بیان کرتا ہوں اُسکی اور تعریف کرتا ہوں اُسکی بقدر گنتی مخلوقات اُسکی کے اور موافق مضمی ذات اُسکی کے اور موافق بوجہ عرش اُسکے کے اور موافق مقدار کلموں اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے و ف کلموں یعنی کتابوں اور صحیفوں اُسکے کے یا اسماء یا صفات یا ادا ماسکے کے اور دلائل کئی یہی حدیث اس پر اعتبار کر مین کیفیت کا ہر ذمیت کا یعنی تسبیحات وغیرہ کہ مضمون اُنکا خوب ہوا و حضور دل سے پڑھے اگر یہ کلم ہوں افضل مین ان تسبیحات سے کہ جو ایسے نمون اگر چہ بہت ہوں اور اسی قیاس پر قراءۃ قرآن کی ساتھ مذکور و فکر حصو کے اگر یہ ایک بہت ہوں

بندہ لاجول ولا قوۃ الا باللہ ساتھ حضور دل کے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ فرمانبردار ہوا اور بہت فرمانبردار و اقل کی یہ زمین نے عبادت مخلوقات کی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان من شیء الا عندی و عنی مجید باب الاستغفار والتوبۃ

ف استغفار کے معنی ہیں طلب بخشش کی کرنی اور وہ کبھی ممکن تو یہ کہ ہوتی ہو اور کبھی نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ یا استغفار زبان سے ہوتی ہو اور توبہ دل سے اور توبہ کے معنی ہیں رجوع کرنا گناہوں سے طرف طاعت کے اور غفلت سے طرف ذکر کے اور غیبت سے طرف حضور کے اور بخشش اللہ تعالیٰ کی بندے کے یہ ہے کہ وہ جائز گناہ اسلئے دنیا میں کرتے تھے کہ کسی کو اس پر اور ڈھانکے آخرت میں کہ نہ عذاب کرے اسلئے کہ ہر وسیلہ اللہ تعالیٰ سے بندہ کی پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی توبہ کرنے کے ایسی حلاوت گناہ کی دل سے کھجوا دے کہ گویا پہچانتا ہو زمین گناہ کو اور اسلئے تسخیری سے پوچھا کہ توبہ کیا ہے فرمایا کہ نہ بھولے گناہ کو یعنی سبب خوف عذاب کے استغفار اور توبہ اور استغفار کرنی ہو جیسا کہ توبہ اور اللہ تعالیٰ سے ہر بندے پر واجب ہے اسلئے کہ ہر ایک سبب سال و مرتبہ اپنے گناہ یا چوک سے خالی نہیں ہے ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہوں کو گنتہ سے توبہ کرے اور بخشش چاہے اور توبہ کو تمام گناہ ترک کرے اور صیغہ اور شام توبہ اور استغفار کو در در سے تاکہ کفارہ ہوتا ہے تمام گناہوں کو توبہ اور صغیرہ کا قصد ہے ہوں یا ظاہراً یا سراً اور سبب توبہ گناہوں کے تو فروع طاعت سے محروم نہ رہے اور طاعت ہر گناہ گناہوں پر دل کا بلکل کھیرے اور کفر و فحش اور کبر و تکبر اور شیطانی قوت کی چار ہیں ایک تو یہ کہ محض خوف عذاب الہی سے اور سبب تعلیم امر اسلئے کہ توبہ کرے اور کوئی غرض دنیائی میں نہ ہو مانند تعریف کرنے اور کثرت اوصاف و فضائل و مانند انکی کے دوسرے یہ گناہ ہوں گذرے ہو ہوں سے شرمندہ ہو تیسرے یہ کہ توبہ ترک گناہ ہوں ظاہر و باطن کا ہے جو فحش ہے غم یا جرم کرے کہ توبہ ہرگز کوئی گناہ نہیں کروں گا اور کیفیت توبہ اور محبت اس غم کی یہ ہے کہ ابتداء ہی بلوغ اپنے سے وقت توبہ ملک تلاش کرے کہ کیا گناہ ہوئے ہیں تاندارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور اور فرائض ترک ہوئے ہوں قضاء انکی کرے اور سستی کرے اسلئے کہ اگر گناہ ساتھ صرف کرنے وقت کے نفل میں اور فرض کفایہ میں کہ نہ متعین یعنی نہ موقوف ہو اسلئے جو سبب خیرین کی ہیں مانند پینے شراب وغیرہ کے انلئے دغا خدا تعالیٰ میں توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور مکرر توبہ اسلئے مقبول ہو اور بخشا جاوے چنانچہ وعدہ کیا ہی اللہ تعالیٰ نے و من الذین یسئلون التوبۃ عن عبادہ و یقفون عن الشیات اور یہ توبہ اللہ تعالیٰ سے کرنی ان گناہوں سے ہے کہ محض گناہ خدا کے ہیں اور جو گناہ کہ سبب تلف ہونے حقوق بندوں کے ہوں تو اللہ سے سختی بخشش چاہے اسلئے کہ نافرمانی اسلئے کی اور اپنے بھی تدارک اسلئے کہ اگر حق قسم ال سے ہوں تو اللہ کرے یا بخشو و اے اور اگر نہ واسے مال کے ہو یا توبہ غیبت وغیرہ کے تو اس سے بخشو و اے اگر فقہ نہ برپا ہو تو نام لے اس قصور کا اور زمین تو غیر ذکر کرنے نام کے مطلق گناہ معاف کرواے اور اگر زمین بھی نبوت فقہ کا ہو تو رجوع خدا تعالیٰ سے کرے اور تضرع و زاری اور اعمال خیر کرے اور تصدیق کرے تا اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اسلئے دشمنوں کو ساتھ دینے اجر کے اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب حق مردہ ہو تو وارث اسلئے قائم مقام اسلئے ہیں اپنے بخشو و اے اور سلوک کرے اسلئے اور مردہ کے لیے بھی کچھ نیت دے اور توبہ اور استغفار میں دیر نہ کرے اور ساتھ وسوسہ ڈالنے شیطانی کے یہ نہ کہے کہ میں توبہ پر ثابت نہیں رہنے کا تو یہ کیونکر کر دین اسلئے کہ جب بندہ توبہ کرتا ہو تو گناہ اسلئے کہ بخشے جاتے ہیں اگر توبہ پہلے ہی بفریت کے گناہ ہو جاوے تو پھر توبہ کرے اگرچہ وہ میں کئی بار پہلے ہی طبع وقت توبہ کے اسلئے کہ دل میں نہ ہو کہ پھر گناہ کروں گا اور توبہ کروں گا بلکہ یہ خیال کرے کہ شاید پہلے گناہ کر کے کٹے جاؤں تو پھر توبہ کرے تو نہ کہ باک کٹے ہیں کہ دو کٹے بڑے حضور دل سے کہ پھر میں جاوے اور بہت تضرع و زاری اور طاعت اپنے نفس کو کرے اور گناہ گذرے ہوؤں کو یاد کرے خدا تعالیٰ سے ڈر کر نامدہ ہو اور توبہ و استغفار کرے بعد ہاتھ اٹھا کر کہ یا اللہ غلام ہوا کہ اگر گناہ تیرا تیرے دروازے پر حاضر ہوا ہو اور غم نہ کرنا گناہ میرے بخشے اور اپنے فضل سے خدیوہ قبول کرے اور ساتھ نظر رحمت کے

میری طرف دیکھ اور میرے سب گناہ گزشتہ بخش اور صرتہ و مہمک مجھ کو اپنے گناہ سے لگا کر کھینچ رہے ہیں دست قدرت میں جو اور تو ہی بخشنے والا ہوں
بعد و درود پڑھے اور مسلمانوں کے لیے بخشش پیش پاس یہ تو ہر عوام کی ہر صواب اسکا مستحق ابشارت ان اللہ سبحانہ و تعالیٰ میں حیدر الطہرین کا ہوتا ہوا اور
توبہ خواص کی یہ ہر کبریٰ اخلاق سے کہ واجب ہر پاک کرنا دل کا اٹھنے تو بکرین اور تو بچوں کی فخلت خدا سے اور شغل ہونے ماسوا سے اللہ سے ہوتی
ہو رہا جانا چاہیے گناہ و کبیرہ ایمان سے تو خارج نہیں کرتا لیکن فاسق و عاصی کر دیتا ہوا گناہ و کبیرہ اور صغیرہ کا بیان باب الکبار و عظامات الخفاق
میں تفصیل سے کیا گیا ہے جو چاہے وہاں سے دیکھ لے اور صغیرہ گناہ بجا نہ تھا ہیں اور پرہیز کرنا بھی اُسے دشوار ہوا و جب یہ ہفتار کے تقویٰ میں غفلت
لا تے ہیں بشرطیکہ اصرار و صغیرہ پر ایسے کہ صغیرہ سبب اصرار کے کبیرہ ہو جاتا ہو پس مومن کو واجب ہر کبیرہ سے بلکہ حقہ المقدور صغیرہ سے بھی ہرگز
اور جملے لگنا اگرچہ ایمان سے خارج نہیں کر دیتے لیکن خوف اسکا ہر رفتہ رفتہ انجام کار کو گھر و دوزخ کو نہ پہنچا دین اور سہل تر علی گناہوں
بچنے کا یہ ہرگز ہر چیز میں حد ضرورت پر ٹھہرے اور وہ یہ ہر قصہ کرنے والا بھوک کو اور کپڑا اٹھانے والا شر کا اور مکان محافظت کرنے والا
اگر می و سردی سے اور باس ضروری اور ایک بیوی اگر ضرور ہو جانا چاہیے کہ سبب تباہ کرنے کے حضور سے اور ساتھ وصت کرنے کے
سلاح میں پڑتا ہوا شہادت و کمروہات میں اور سبب پڑنے کے کمروہات میں ہر ملک حرام چیزوں کا ہوتا ہوا یہاں سرحد اسلام کی تمام ہوتی ہوا ورنہ بعد
اس کے گھر و آگ کا ہر نعمت و بابت نہ ہر چہ و تفسیر ہر العلوم **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم **اَللّٰہُ اِنّی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ فَاَلِیْکُمْ کُلُّ مَن سَبَّحَ ثَمَّ رَدَّ اَہَ الْبَیْضَ وَ اَیْتِیَ اِلَیْہِ شَیْءٌ**
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف اُس کے دین
زیادہ ستر بار سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** توبہ و استغفار کرنا حضرت کا نہیں تھا واسطے گناہ کے ایسے کہ حضرت معصوم تھے بلکہ ایسے
تھا کہ حضرت اپنے اعتقاد میں جانتے تھے کہ قصور ہو جائے بندگی میں کہ لائق حضرت ذی الجلال والا کرام کے نہیں ہوتی اور منظور غیبت اولی
حق امت کو توبہ و استغفار پر کہ حضرت باوجودیکہ معصوم اور خیر المخلوقات تھے جب انھوں نے توبہ و استغفار کی ہر دن زیادہ ستر بار سے گناہ
کو بطریق اولی کثرت اسکی کرنی چاہیے فرمایا حضرت علیؓ نے کہ تین زمین میں دو امانین عذاب خدا سے پس ایک تو انھیں اور دوسری جو
ہر پس بیکل بار و ساتھ اُس کے وہ امان جو انھیں گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور وہ جو باقی ہوا استغفار ہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہاں کان
اللہ لیغفرہم و انت فیہم و کان اللہ مغفر و رحیم متفقون **و عن** **اَلْاَخْبَرُ لَمْ یَزَلْ یَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
اِنَّہٗ لَیَغْفِرُ لِمَنْ اَتٰہُ اَلْاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ وَ سَاعَۃٍ مِّنْ سَرَّ اَہَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور روایت ہر غفرنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شان یہ ہر کہ البتہ پردہ کیا جاتا ہر دل سے پردہ پر اور تحقیق میں البتہ استغفار کرتا ہوں اللہ سے ہر چہ ورنہ کے سوا
نقل کی یہ سلم نے **ف** استغفرت صلی اللہ علیہ وسلم و دست رکھتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب باری میں حاضر رہے غافل نہ ہوا دوسرے
پس سبب شغل ہو نیکیہ ورنہ صلاح کے میں مثل کمانے کے اور یہ یوں سے غلط کرنے کے اور سوا کسی کے کہ جنی بجا اور ہر غفلت ہوتی تھی اسکو بابت
اپنے پردے و گناہ و جان کہ ہتھاف کہ تھے اسکو لے کر بوس لکھے مہین ملانے بخیر و دانگی کے یہاں نہیں ذکر کیا اور غفار وہ ہر جو بیٹھے اچھے
لوگوں کے گناہ و غفار ہر کہ یہ حدیث تشاہدات سے ہر علم کا اللہ اور رسول کو ہر ایمان اسے لاوے اور ہر سببے معنون اسکی کے نہوے **و عن** **فَرَوَعْنَدَ**
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اَلَا یَا اَیُّہَا النَّاسُ مَنْ تَوَلَّی اِلَی اللّٰہِ فَاَتٰہُ اَخُوْبُ اَلِیْہِ فِی الْیَوْمِ وَ اَللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** اور روایت ہر غفرنی
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو لوگو توبہ کہ طرف اللہ کے پس تحقیق میں توبہ کرتا ہوں طرف اُس کے ہر چہ ورنہ کے سوا

بطریق اولیٰ چاہیے کہ تو بکر و ایک ساعت میں چار بار نفل کی یہ سلم نے **وَعَنْ ابْنِ ذُرِّیْہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**
فَیَا ذُرِّیَّ عَنْ اللّٰہِ تَبَّادَلَتْ وَتَعَالٰی اَنَّہُ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ خَرَجْتُ الظُّلُمَ عَلٰی نَفْسِیْ وَجَعَلْتُہٗ بَیْنَکُمْ وَمَآذَرَ ظُلُمَہٗ
یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ کَلَّمْتُہٗ فَاَسْتَشْہَدُ وَاِنِّیْ اَعَدُّکُمْ یَا عِبَادِیْ حِلَّیَّ کَلَامِیْ اِلَّا مَن اَطَاعَہٗ فَاَسْتَطِیْعُوْا اِلَیَّ
یَا عِبَادِیْ عَلٰی کَلَامِ عِبَادِیْ مَسْکُوْتَہٗ فَاَسْتَسْکُوْا اِلَیَّ کَلَامِیْ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ اَتُکَلِّمُکُمْ بِاَلْسِنَیْ وَاَنَا اُفَرِّدُکُمْ بِوَجْہِیْ
فَاَسْتَعِزُّوْا اِنِّیْ اَخْفِیُّکُمْ لِبَیْہِکُمْ اَلَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا اَحَدَیَّیْ فَعِزُّوْا اِنِّیْ دَلَّیْتُکُمْ عَلٰی نَفْعِیْ فَتَتَّقُوْا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ
وَاَنْتُمْ کُمْ وَجَعَلْتُکُمْ کُلُّوْا عَلٰی اَنْفِیْ قَلْبِیْ جَلَّ وَاجِدٌ مِّنْکُمْ مَّا لَا ذَلٰلَۃَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ دَلَّوْا اِنَّکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاَنْتُمْ کُمْ
وَجَعَلْتُکُمْ کُلُّوْا عَلٰی اَنْفِیْ قَلْبِیْ جَلَّ وَاجِدٌ مِّنْکُمْ مَّا لَمْ یَنْفَضْ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاَنْتُمْ کُمْ
حَبِیْدٌ وَاجِدٌ حَسَّ اَلُوْیْ فَاَخْطَبْتُ کُلَّ الْاِنْسَانِ مَسْئَلَتَہٗ مَا لَمْ یَنْفَضْ ذٰلِکَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا یَا عِبَادِیْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَاٰخِرَکُمْ وَاَنْتُمْ کُمْ
یَا عِبَادِیْ اِنَّمَا کُنَّیْ اَحْمَدُکُمْ اَحْسَبُ مَا عَلَیْکُمْ کَلَامُیْ اَوْ یَعْلَمُکُمْ اِنَّمَا ہَا کُنَّیْ وَجَدَ خَیْرًا لِّیْہِیْ اللّٰہُ وَہُنَّ وَجَدَ خَیْرًا لِّہٖ خَلَا
یَلُوْہُ مِّنْ اَلَا تَنْفَسُہٗ دَوَاہُ مَسْئَلُہٗ اور روایت ہوائی دوسرے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اُن حدیثوں کے کہ روایت کرتے
 اللہ بکرت والے اور بلند سے یعنی حدیث قدسیٰ ہے یہ کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسی میرے بند تحقیق میں نے حرام کیا ظلم اپنے اوپر یعنی پاک ہوں غلام
 پس وہ میرے حق میں ایسا ہے جیسا لوگوں کے حق میں حرام اور کیا میں نے اسکو درمیان تمہارے حرام پس غلام کروا پس میں ای بند و میرے سب
 تم گمراہ ہو گزین جسکو ہدایت کروں پس ہدایت چاہو مجھے ہدایت کرو گامین تمکو ای بند و میرے سب تم بھوکے ہو یعنی محتاج ہو طرک کھانے کے گزیر
 کھلاؤں میں یعنی اور فرزند کروں اس پر رزق اور پروردگاروں اسکو پس مانگو گامین مجھے کھلاؤں گامین تمکو ای بند و میرے سب تم ہونگے یعنی محتاج
 ہو مشر عورت اور لباس کے گزیر جسکو پہنے کو دیا میں نے پس مانگو مجھے لباس پہناؤ گامین تمکو ای بند و میرے سب تحقیق تم اپنے اکثر تمہارے کھانے پر
 رات اور دن اور میں جنبتا ہوں گناہ سب پر خشش مانگو مجھے جنبشو گامین تمکو ای بند و میرے سب تحقیق تم ہرگز نہ پہونو گے میرے مزر کو تاکہ
 پہونچا سکوکو مگروں ہرگز نہ پہونچو گے نفع میری کوتاک نفع پہونچا سکوکو مجھکو یہ گناہ کرنے سے درگاہ صمدیت میں کچھ نقصان نہیں اور طاعت کرنے سے
 کچھ فائدہ نہیں بلکہ نقصان و فائدہ تمہارے ہی لیے یہ چاہیے کہ تفصیل سے فرمایا اسکو ای بند و میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اوچھلے تمہارے اور
 آدمی تمہارے اور جن تمہارے سب ملکر ہوں اور بہت پرہیزگار دل ایک شخص کم میں سے نہ زیادہ کرے یہ میرے ملک میں کچھ لینے اگر تم نہایت پرہیزگار
 لینے جیسے حضرت ہیں ویسے ہو باؤ تو ہمارے ملک میں کچھ زیادتی نہیں ہوتی ای بند و میرے اگر تحقیق اگلے تمہارے اوچھلے اور آدمی تمہارے اور جن
 تمہارے لینے ملکر ہوں اور بہترین دل ایک شخص کم میں سے لینے مانند شیطان کے ہو جاؤ تو نہ ناقص کرے میرے ملک میں کسی چیز کو ای بند
 اگر اگلے تمہارے اور اوچھلے تمہارے اور آدمی تمہارے اور جن تمہارے کھڑے ہوں ایک مقام میں پھر مانگیں مجھے پس میں ہر آدمی کو موافق مانگنے
 اسکے یعنی نیک ہی وقت اور ایک ہی مکان میں نہ گھساؤ وہ دینا اس خبر سے کہ نزدیک میرے ہو گزیرے گھسانی جو رسولی یعنی پانی کو جسوتی کہ
 ڈالی جاوے دریا سے شہر میں ای بند و میرے سوال کے سنیں کہ اعمال تمہارے یا دیکھتا ہوں اور لکھتا ہوں تم پر جو پورا دیکھتا ہوں تمکو بدلہ انکار میں
 کہ باوے بجلالی یعنی توفیق نیک پروردگار کی طرف سے پادے اور عمل خیر کرے پس چاہیے کہ تعریف کرے اللہ کی اور جو باوے سواے بجلالی کے
 لینے بُرائی پس ملامت کرے مگر نفس اپنے کو لینے اگلے کہ صادر ہوئی اسکے نفس سے نفل کی یہ سلم نے **فَسَبَّہُمْ مَّکْرَہُہٗ یٰ اٰیُّہِیْ ہر کمال اور سعادت شیعہ**
 اور دینویہ سے گمراہ کو میں ہدایت کروں مراہیہ ہو کہ اگر جو بڑے جاوین لوگوں ملک پر کہ انکی طبیعت میں ہر گمراہ ہوں لیکن میں ہدایت کرتا ہوں کیسا جانتا

میں سے یا اگلی امتوں میں سے کیا گناہ پھر کہا ای پروردگار میرے گناہ کیا میں نے پریشانی اس گناہ کو پس فرمایا پروردگار نے اپنے فرشتوں سے
 کیا جانا بندے میرے لئے تحقیق اس کے لیے پروردگار بخشنا گناہوں کو یعنی جب چاہتا ہو اور پکڑتا ہو ساتھ گناہوں کے یعنی جب
 چاہتا ہو جس کے لیے چاہتا ہو بخشنا میں نے بندے اپنے کو پھر پھر لینے گناہ کرنے سے ایک مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ اور کہا ای پروردگار یہ
 کیا میں نے گناہ پریشانی اس کو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا جانا بندے میرے لئے تحقیق اس کے لیے پروردگار ہی بخشتا ہو گناہ اور پکڑتا ہو ساتھ اس کے بخشنا
 میں نے بندے اپنے کو پھر پھر ابندہ اس مدت تک کہ چاہا اللہ نے پھر کیا گناہ کہا ای پروردگار میرے کیا میں نے گناہ اور پریشانی اس کو واسطے میرے
 فرمایا کیا جانا بندے میرے لئے تحقیق واسطے اس کے پروردگار ہی بخشتا ہو گناہ اور پکڑتا ہو ساتھ اس کے بخشنا میں نے بندے اپنے کو پس چاہے کہ کرے جو چاہے
 انفل کی بیماری اور سلم نے ف کرے جو چاہے یعنی جب تک استغفار کرتا رہے حاصل یہ کہ جب تک گناہ کرتا رہے گا اور استغفار کرتا رہے گا بخشتا ہو گا
 گناہ اس کے حق و دیان کرنا نصیحت استغفار کا ہو اور تاثر اس کی کا بخشتا ہو گناہوں میں نہ امر ساتھ گناہ کے مع ہم **وَعَنْ جُنْدُبِ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ زَيْدًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِيَا دِينَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَكَرَ يَتُوبُ إِلَى
عَلَى مَا كَانَ لَا يَغْفِرُ لِيَا دِينَ فَإِنَّ قَدْ غَفَرَ لِيَا دِينَ لَمْ يَحْبُطْ عَمَلًا وَكَأَنَّ قَالَ بَرُّهُ سَلَّمَ اور روایت ہے زبیر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی کہ ایک شخص نے اپنے اس امت میں سے یا اگلی امتوں میں سے کہتا ہوں کہ میں نے گناہوں کی سب سے بدترین گناہوں کا اللہ فلائے کو اور
 حدیث بیان فرمائی حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کوئی شخص ہر قسم کھاتا ہو مجھ پر کہ بخشتوں کا فلائے کو پس تحقیق میں نے بخشنا فلائے کو اور
 ناپید کیا عمل تیرا یا اندا اس کے کا انفل کی یہ سلم نے ف کوئی شخص گناہ بہت کرتا تھا اس کو کسی نے کہا کہ فلائے کو اللہ زمین بخشنے کا کسی بد بات
 راہ تکبر کہ اس کو بہت گناہ کر جانا اور اپنے کو اچھا جانا جیسے صادر ہوئی ہو یعنی جاہل موفیوں سے اور ناپید کیا عمل تیرا یعنی باطل اور جھوٹی کی
 میں نے تم تیری حاصل یہ کہ اس قسم کھانے والے نے جو یقین کیا تھا اس کے نبٹنے جانے کا اسے خراب ہوا اور وہ بخشتا گیا پس جاہل زمین پر کسی کو تو
 دوزخ یا جہنمی گناہ گنہ گنہ حق میں نص وارد ہوئی ہر مضافہ زمین ان کو کما مع **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ كَسِيحٍ مَرَّارًا تَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَيْدِي إِلَى اللَّهِ أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَمَلِكِ لَعَنٌ
مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَعُوذَ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ إِلَّا أَنْتَ
قَالَ وَمَنْ قَالَ هَٰذَا مِنَ التَّوْحِيدِ مَوْقِفًا يَمَّا خَلَقْتَ مِنْ يَوْمٍ قَبْلَ أَنْ يَنْشَأَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَ هَٰذَا مِنَ التَّوْحِيدِ وَهُوَ
مَوْقِفٌ يَمَّا خَلَقْتَ قَبْلَ أَنْ يَنْشَأَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَدَّكَ الْإِنْفَاذَ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انفل استغفار یہ کہ کہ تو یا ائی تو ہی پروردگار میرا زمین کوئی معبود مگر توبہ کیا تو نے مجھ کو اور میں بندہ تیرا ہوں اور میں
 تیرے عہد پر ہوں یعنی متقی ہوں اور بدکار نے عہد میناق کے اور تیرے وعدے پر ہوں یعنی یقین کرنے والا ہوں ساتھ وعدے تیرے کے کہ
 شکر ہو گیا اور اس کے کا جو کیا ہو بعد طاعت اپنی کے پناہ مانگنا ہوں ساتھ تیرے برائی اس چیز کے سے کہ کی میں نے اقرار کرتا ہوں میں واسطے میرے
 نعمتوں تیری کے کہ تیرے میں اور اقرار کرتا ہوں میں ساتھ گناہ ہوں اپنے کے پریشانی میں تحقیق زمین بخشتا گناہوں کو مگر تو فرمایا حضرت نے جو شخص
 پڑھے انفلوں کو دن پر یسین کر کر زمینوں ان کے پھر میرے ہمدن پہلے شام ہونے کے پوس ہشتیوں میں سے ہر دو جو کوئی پڑھے یہ الفاظ رات کو اور
 یسین کرنے والا ہو ساتھ بخشنوں ان الفاظ کے پھر میرے پہلے صبح سے پوس ہشتیوں میں ہر نفل کی یہ بخاری نے **الْمَفْضَلُ الثَّانِي** فصل دوم
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا بَنِي آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي فَتَعَفَّرْتُ لَكَ

جانب مغرب کے ایک دروازہ توبہ کے لیے کہ عرض فرمایا کہ اس وقت میں کہ ہرگز نہ کیا جاتا تھا کہ کھلے آفتاب میں طلوع ہوتا
 آفتاب کا مغرب کی طرف سے طلوع ہوتا تو اس میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے اس میں کہ آواز دے گا تیرے کی زمین نفع دے گا جان
 ایمان اسکا ایمان کہ تھے ایمان اللہ پہلے سے یعنی پہلے آئے بعض نشانیں کہ نقل کی یہ تریزی اور ابن ماجہ نے توبہ کے لیے کہ کھلا ہوا توبہ کرنے
 کے لیے یا علامت ہی واسطے صحت توبہ اور قبول توبہ کے حال یہ کہ لوگوں کے لیے دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے جب تک کہ آفتاب مغرب کی طرف سے نہیں نکلتا جب
 اور اگر سے نکلتے گا تو دروازہ توبہ کا بند ہو جائیگا پس منبر قبول ہو دیکھا ایمان اور نہ توبہ کرنا ہوتا ہے اور اس میں کہ آواز دے گا تیرے کی زمین نفع دے گا جان
 جبکہ قریب ہوگی قیامت کہ وہ نشان طلوع ہونا آفتاب کا ہو مغرب سے اور باقی آیت یہ ہوا کہ سبب فی ایمان تھا کہ تیرے یا نہ تھی جان کہ حالت ایمان
 اپنی کی میں بھلائی یعنی توبہ دے دے گا اسکو توبہ حاصل آیت کا یہ ہرگز جس دن آفتاب مغرب کی جانب سے نکلیگا تو جو کوئی پہلے اسکا ایمان لایا ہو گا یا ایمان
 ہو گا لیکن گناہوں سے توبہ نہ ہوگی تو اسکو ایمان یا توبہ اسکا نفع دے دے گا **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
كَانَتْ تَطْلُعُ الْيَوْمَ حَتَّى تَنْقَطِعَ الْتَوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا رواه أحمد والبيهقي والترمذي وأبو داود والدارقطني
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں موقوف ہوگی ہجرت یعنی گناہوں سے طرف توبہ کے یہاں تک کہ موقوف ہو توبہ اور نہیں موقوف ہوگی توبہ
 یہاں تک کہ نکلتے آفتاب مغرب کی طرف سے نقل کی یہ یا محمد اور ابو داود اور دارمی نے فی فیض جب تک توبہ موقوف نہیں ہوتی یعنی قبول ہوتی ہے تب تک
 گناہوں سے آدمی پاک ہو سکتا ہے اور جب توبہ موقوف ہوگی گناہوں سے نہیں پاک ہو سکتا گا اور توبہ جب موقوف ہوگی کہ آفتاب مغرب سے نکلتے گا حاصل یہ
 کہ جب تک آفتاب مغرب سے نہیں نکلتا توبہ کر کر پاک ہو سکتا ہے اور جب اور سے نکلیگا تو توبہ سے نہیں پاک ہونے کا ہے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَذَلِكَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مَتَى لَيْكُمُ أَحَدُهُمَا تَجِدُ فِي الْعِبَادَةِ وَالْآخِرَةِ يَقُولُ مَذْبُكُ فَعَلْ
يَقُولُ أَقْبَرُ وَمَا أَسْأَلُ فِيهِ فَيَقُولُ خَلِّئِي وَكَذِبُ حَقٌّ وَحَدَّكَ يَوْمَ مَا عَلَى ذَنْبٍ اسْتَغْفِرُ فَقَالَ خَلِّئِي وَمَا أَسْأَلُ فِيهِ فَيَقُولُ أَقْبَرُ
فَقَالَ اللَّهُ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَبَدًا وَلَا يَدْخُلُكَ الْجَنَّةَ فَجَعَلَ اللَّهُ إِلَيْهِمَا مَلَكًا فَخَبَّرَهُمَا مَا كَانَا جَعَلَا عِنْدَهُ فَقَالَ لِلْمَلَكِ
ادْخُلِ الْجَنَّةَ وَنَحْمَدُكَ وَقَالَ لِلْآخَرِ اسْتَغْفِرُ لَكَ أَنْ تَخْطُرَ عَلَى عَيْدِي فَخَبَّرَهُ فَقَالَ لَا يَأْتِي قَالَ أَذْهَبُ بِهِ إِلَى الشَّارِدِ رَوَاهُ
 أحمد اور روایت ہوائی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق و تخص تھے بنی اسرائیل میں آپس میں دست اٹھانے سے
 بہت بحث کھینچتے تھے کہ ایک میں اور دوسرا کہتا تھا کہ میں گناہوں میں اقرا کرتا تھا اپنے گناہ کا پس شروع کیا عبادت کرنے والے نے کہ گناہ
 گناہ کا کو بازا اس چیز سے کہ تو اس میں ہر گناہ سے پس گناہ کا کہ چھوڑے مجھ کو ساتھ پروردگار میرے کے لینے اس لیے کہ وہ غفور الرحیم یہاں تک پاپا اس
 عبادت نے اسکو پاک بن ایک گناہ پر کہ بڑا جانا اسکو پس کہا بازا پس کہ گناہ کرنے چھوڑے مجھ کو ساتھ پروردگار میرے کے کیا بھیجا گیا تو مجھ پر وار و خیر
 عبادت کرنے والے نے قسم پر خدا کی نہیں خستہ گناہ تنگ کو کھلی دے داخل کر گیا تنگ کو بہشت میں پس بھیجا اللہ تعالیٰ نے طرف ان دونوں کے فرشتہ پیر
 قبض کی راہ ان دونوں کی پس اکٹھی ہوئی دونوں یعنی راہ میں انکے نزدیک اللہ تعالیٰ کے لینے برزخ میں یا عرش کے نیچے پس فرمایا
 گناہ کا کو داخل بہشت میں بسبب جسے میری کے اور فرمایا دوسرے کو کہ کیا طاقت رکھتا ہو تو یہ کہ محمد مرے بندے میرے کرم و رحمت میری سے
 پس کہا اے کہ نہیں طاقت رکھتا میں ہی پروردگار میرے فرمایا پروردگار نے فرشتوں کو کہ میں جو کہ دفع پرستیں ہیں کہ لجاؤ اسکو طرف دونوں کے
 نقل کی یہ امر نے اس شخص نے جو عجب واعظا کو کیا اپنے عمل پر اور نصیر جانا اس گناہ کو اور کہما کہ اللہ تعالیٰ نہیں خستہ گناہ تنگ کو کھلی دے داخل کر گیا
 اس لیے کہا کسی بزرگ نے جو گناہ کا باعث ہو دلیل و حق جاننے کا اپنے تئیں بہتر تر اس طاعت سے کہ لازم کو ہے عجب کبر کو ہے **وَعَنْ أَسْمَاءَ**

إِلَّا تَعْبُدُنَا أَنْعُمْنَا عَلَىٰ مَن تَشَاءُ وَذُوقُوا عَذَابَ اللَّهِ ذَٰلِكَ الَّذِي كُنْتُمْ تُكَفِّرُونَ وَالْقَصْدُ الْقَصْدُ كَمَا كُنْتُمْ تُكْفِرُونَ
اور حدیث ترمذی ہرگز ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نجات دیگا اپنی آگ سے کسی کو تم میں سے عمل اسکا یعنی زامیں نہیں بیٹھ دیکھا
بلکہ جب فضل اور رحمت اُسکے ساتھ ہو تو غیب پر عرض کیا صحابہ نے اور نہ کھولے آپ کو جس عمل میں نجات دیگا باوجود کامل ہونے کے فرمایا اور نہ کھلو گرتے
کہ دُعا کئے بلکہ اللہ اپنی رحمت سے ساتھ رحمت اپنی کے پس راست و درست کر عمل کو مانند تیر کے اور میانہ رو سے کر عمل میں پس زیادتی اور کمی کر عمل میں اول
روز میں عبادت کرو اور آخر روز میں عبادت کرو اور کچھ رات کو یعنی نماز تہجد پڑھو اور میانہ روی اختیار کرو یعنی عبادت میں جو چاہو گے
تم نیکان قصود کو نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدًا مِنْكُمْ كُفْرُهُ لَيْسَ لَهُ
وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ الدِّينِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُنْ بِرَحْمَةِ اللَّهِ ذَاكَ مُسْلِمًا اور روایت ہر جا ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اہل گناہ
کسی کو تم میں سے عمل اسکا بہشت میں اور نہ بجاویگا اسکو دوزخ سے یعنی عمل اسکا اور نہ کچھ اپنی نہیں داخل کریگا کچھ جو عین جنت میں مگر ساتھ رحمت اللہ کے فکر
کی یہ مسلم نے ف کے ساتھ رحمت اللہ کی عمل کے ساتھ رحمت کے ہو گا وہ یہ کام کریگا پس دخول جنت کا ساتھ محض فضل الہی کے ہو گا اور درجات اُسکے سیرت
موافق اعمال کے مع روایت ابن سیرین قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ اللَّهُ الْعَبْدَ خَيْرًا مِنْهُ يَكْفُرُ اللَّهُ عَنْ كُلِّ سَيِّئَةٍ
ذُنُوبًا كَانَ بَعْدَ الْفَضْلِ الْمُسْتَعْرِضُ أَثَرًا إِلَى سَبْعِينَ أَثَرًا ضَعِيفًا لَا أَضْعَافَ كَثِيرَةً وَالسَّيِّئَةُ يَمْثِلُهَا إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ عَنْهَا
ذُكْرًا الْيَتَارِسُ اور روایت ترمذی ہرگز ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اسلام لاوے بندہ پس اچھا ہو اسلام اسکا یعنی
خاص ہو نفاق سے کہ ظاہر و باطن یکساں ہو جائے تا ہو سہرہ تالی اس گناہ کہ پہلے اسلام کے کیا تھا اور ہوتا ہو بعد اسکے بدائع بعد اسلام لانے کے جو عمل نیک
آپیر بدلے اللہ ہی جان اسکا کہ ایک نیک ہی چند لکھی جاتی ہر سات سوچند تک بلکہ زیادہ سات سو سے اور برائی مانند اس کے یعنی عین کرتا ہوا تنہی ہی لکھی جاتی ہے
مگر یہ کہ تجا و کرے اللہ اس سے نفل کی یہ بخاری نے ف یہ فضل اور رحمت الہی ہر کونکلی کا ثواب وہ چند دیا ہر سات سوچند تک اور جسکے لیے
چاہتا ہو زیادہ بھی دیتا ہو موافق مشقت اور صدق و اخلاص اُسکے کے اور بدیہی عین کرتا ہوا تنہی ہی لکھی جاتی ہے اور جس سے چاہتا ہو و گرد گزشتی
کرتا ہو مع روایت ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ اللَّهُ الْعَبْدَ خَيْرًا مِنْهُ يَكْفُرُ اللَّهُ عَنْ كُلِّ سَيِّئَةٍ
اللَّهُ لَهُ عِندَ كَحَسَنَةٍ كَامِلَةٍ فَإِنْ هَمَّ بِهَا خَيْرًا لَمْ يَكُنْ اللَّهُ لَهُ عِندَهُ عَنْ كَحَسَنَةٍ إِلَى سَبْعِينَ أَثَرًا ضَعِيفًا لَا أَضْعَافَ كَثِيرَةً
مَنْ يَكْفُرُ اللَّهُ عَنْ كُلِّ سَيِّئَةٍ لَمْ يَكُنْ اللَّهُ لَهُ عِندَهُ كَحَسَنَةٍ كَامِلَةٍ فَإِنْ هَمَّ بِهَا خَيْرًا لَمْ يَكُنْ اللَّهُ لَهُ عِندَهُ عَنْ كَحَسَنَةٍ إِلَى سَبْعِينَ أَثَرًا ضَعِيفًا لَا أَضْعَافَ كَثِيرَةً
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے نصین نیکیاں اور برائیاں یعنی حکم فرمایا فرشتوں کو ساتھ لکھنے لکھنے کے
لوح محفوظ میں تفصیل اسکی یہ کہ جو شخص قصد کرے نیکی کا پھر کرے نیکی یعنی نہ سہرہ کرنا کا بسبب کسی عذر کے لکھتا ہو جس نیکی کو اللہ واسطے کرے تو
نزدیک اپنے ایک نیکی پوری پھر اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اسکو لکھتا ہو اسکو اللہ واسطے اُسکے نزدیک اپنے دس نیکیاں سات سوچند تک
لیکن زیادہ اس سے بہت لینے جسکے لیے چاہتا ہو بندہ ان اپنے میں سے زیادہ بھی لکھتا ہو ازراہ فضل و کرم اپنے کے موافق اخلاص و جہالت
شرائط و ادب اُسکے کے اور جس شخص نے قصد کیا برائی کا پھر نکل برائی لینے بسبب خوف الہی کے لکھتا ہو اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے نزدیک اپنے
ایک نیکی پوری پس اگر قصد کیا برائی کا پھر کی برائی لکھتا ہو اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ایک برائی نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مرا ذکر کیا
وہ اعمال ہیں کہ چلنے کرنے سے ثواب پانا ہو اور مرد و برائیوں سے وہ اعمال ہیں کہ جنگل کرنے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہو اور جو کوئی ارادہ نیکی کا کرے
اور پھر کرے تو اس کے لیے ایک نیکی واسطے لکھی جاتی ہے کہ ثواب عمل کا موقوف ہو نیت پر لو نیت مومن کی بہتر ہو عمل اس کے واسطے کہ ثواب دیا جانا ہو نیت پر

اس حدیث کے ہر کوئی فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہو ایک بندے کو تو پکارتا ہو جبرئیل کو مین دوست رکھتا ہوں فلا نے بندے کو تو بھیج دے
رکھتا ہو دوست رکھتا ہو اسکو جبرئیل پکارتا ہو جبرئیل آسمان مین کہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہو فلا نے کو پین دوست رکھو تم اسکو پین دوست رکھتے ہیں اسکو
آسمان والے پھر کجائی ہر اس کے لیے قبولیت زمین مین امین لوگ دوست رکھتے ہیں اسکو اور جب دشمن رکھتا ہو اللہ تعالیٰ کسی بندے کو تو پکارتا ہو جبرئیل کو
کہ مین دشمن رکھتا ہوں فلا نے کو تو بھی دشمن رکھتا ہو اسکو پھر دشمن رکھتا ہو اسکو جبرئیل پکارتا ہو آسمان والوں مین کہ اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہو
فلا نے کو پین دشمن رکھو تم اسکو پین دشمن رکھتے ہیں اسکو پھر رکھی جاتی ہر اس کے لیے دشمنی زمین مین امین لوگ دشمن رکھتے ہیں اسکو انہی ہی سبب ہوتے
اور شہرت اولیاء اللہ کا کہ سب انکو دوست رکھتے ہیں اور جو کہ ساتھ مکر و فریب کے اور خرچ کرنے مال کے عوام کے دلوں کو اپنی طرف مائل کر دیتے ہیں
وہ خارج ہن دائرہ اعتبار سے عیح **وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خِزَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ ظِلَالٌ
لِنَفْسِهِمْ وَمِنْهُمْ مَقْصُودٌ وَمِنْهُمْ سَائِلٌ بِالْخَيْرَاتِ قَالَ كُلُّكُمْ فِي الْجَنَّةِ كَذَاةُ الْيَسْعَاقِي فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنَّشُورِ**
اور روایت ہوا سامع بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچ تفسیر قول غزوہ م کے پس ایضاً انھن سے ظالم مین واسطے نقل اپنے کے اور بعضے
انھن سے میان روپن اور بعضے انھن سے سبقت کرنے والے ہیں کیونکہ مین فرمایا سب یربشت مین مین نقل کی یہ ہستی ہے کتاب بعث و نشور مین جن
اور سے آیت یون ہم اور ثناء الکتاب الدین مین پیغمبرنا مین عبادنا مین ظالم النفس الخ یعنی پھر وہی ہے کتاب و شریعت ان لوگوں کو کہ برگزیدہ کیا ہے
انکو یعنی ساتھ ایمان و اسلام کے اپنے بندوں مین سے پس بعضے برگزیدہ بندوں مین سے وہ مین کہ ظلم کرنے ہن اپنے نفسوں پر یعنی ترک مین
منہیات کے اور بعضے انھن سے میان روپن مین کی بھی کرتے ہیں اور برائی بھی اور بعضے انھن وہ مین کہ سبقت کرتے ہیں بھلائیوں مین یعنی
نہایت جہد و جہد کرتے ہیں پیچ کیلئے علم اور کرنے عمل کے اور باجوہ و علم و عمل کے تعلیم و ارشاد بھی اور وہ کو کرتے ہیں اور کما حقہ بصری رہنے
کہ سبقت کرنے والا وہ پھر غالب ہوں نیکیاں اسکی برائیوں پر اور میان روہ کہ برابر ہوں نیکیاں اور برائیوں اسکی اور ظالم وہ کہ غالب
ہوں برائیوں اسکی نیکیوں پر یہ تینوں قسمین برگزیدہ بندوں مین سے مین سب بشت مین داخل ہونگے بحسب تفاوت مراتب اور
درجات کے اور اس سے فراخی رحمت باری تعالیٰ کی معلوم ہوتی ہے عیح **بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الصَّبْحِ وَالْمَسَاءِ**
وَالْمَتَامِ باب ہر آن دعاؤں کا کہ پڑھے وقت صبح کے اور شام کے اور سونے کے ف صبح کہتے ہیں دل روز کو آفتاب نکلنے تک اور شام
وقت غروب ہونے آفتاب کے سے تا غروب ہونے شفق کی پس دعائیں جو صبح و شام کے پڑھنے کی امین مین چاہے پہلے نماز و غریب پڑھے اور چاہے
بعد **الفصل الاول** فصل پہلی عن عئید اللہ بن مسعود قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی
قال **أَمْسِينَا** آمَنَّا اللَّهُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْإِمْلاَةُ وَلَهُ الْوَسْطَةُ وَلَهُ الْوَسْطَةُ وَلَهُ الْوَسْطَةُ وَلَهُ الْوَسْطَةُ وَلَهُ الْوَسْطَةُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا فَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كَرْهٍ هَذَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسْوَ
وَالْفَحْرِ وَسُوءِ الْيَكْرِ وَفَسْخِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْعَقْرِ إِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ أَيْضًا أَصْبَحَ إِذَا أَصْبَحَ الْمَلِكُ بَلَّهْ فِي رَايَةِ كَرِ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ وَكَذَا مُسَيِّدُ رَايَةِ عِبْرَةِ اللَّهِ بن مسعود سے کہ کما تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب وقت شام کو کہتے داخل ہوئے ہم شام مین اور داخل ہوا شام مین ملک اس مال مین کہ ملک مین واسطے اللہ کے اور سب تعریف واسطے
اللہ کے اور مین کوئی محبوب و مکر اللہ ایک پر وہ مین کوئی شریک واسطے اس کے اسی کے لیے یہ بادشاہت اور اسی کے لیے یہ تعریف اور وہ ہر چیز
تواریخ آہی تحقیق مین مانگتا ہوں بھلائی اس رات کی سے اور بھلائی اس چیز کے سے کہ اس مین ہر پینے چیز رات مین پیدا ہوتی ہے اور

لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَدَّ اَنْ لَا يَأْكُلَ اَهْلَكَ قَالِ يَسْمِعُ اللّٰهُمَّ جَنَّتَا الشَّيْطَانُ وَجَنَّبِ الشَّيْطَانُ مَا رَزَقْنَا قَاتِلُهُ اَنْ يَفْضُلَ رُ
 يَنْتَهَا وَذَكَرَ فِي ذَلِكُمْ كَيْفَ يَكُونُ شَيْطَانُكَ اَيْدَا مُتَقَرِّقًا عَلَيْهِ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَالَا يَا رَسُولَ خَدَا صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ تَحْتَ اَبِى تَحَالَا
 ارادہ کو نہ سمجھتے کہ کابوئی اپنی سے یا تو مدلی بنی سے کہ روپا تہ بن ہم ساتھ نام اللہ کے یا الہی دور کہہ کہو شیطاں اور دور کہہ شیطاں کہ اللہ اللہ سے کہ
 کہے تو ہلکی تحقیق نشان ہے کہ اگر کہہ دیا جادوے در میان دعوت کے فرزندس جماع میں نہ بن کر تا اسکو شیطاں کہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
 خا اگر کوئی کہہ کہ اگر ایک یہ پڑھتے ہیں اور فرزند کے شیطاں کے لغت سے محفوظ نہیں رہتے جواب یہ کہ ضرر نہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ شیطاں اسے کافر
 نہیں کرتا تا بن اس میں اشارہ یہ طرہ خاتمہ بخیر ہوئے فرزند کے سبب برکت ذکر اللہ کے اس وقت یا سننے یہ میں کہ فرزند بن ہو چکا شیطاں ساتھ سبب اور
 نوع یعنی ہاتھ بالوں بیٹے کے اور ماندا کے کہ اور کما جزی نے کہ نہیں سلطہ ہوتا شیطاں اس کے دین پر اور نہیں ظاہر ہوتی قدرت کی فرزند
 کے حق میں بابت غیر اس کے کہ لو ہوتوں کما اور فرزند ہو چکا ہے یہ کہ شیطاں اس کے اگلی رندے میں مارتا مع وَعَدُهُ اَنْ كَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّ اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحُولُ عِنْدَ الْكُفْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَثَّ الْعَرْشُ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ
 السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ اَلْحَقُّ اَلْحَقُّ عَلَيْهِمُ مَقْفُوْلًا وَرَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَكْرَهُ رَسُوْلَ خَدَا صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ نَزَلَتْ فَاَوْفَقَ مِنْ كَيْفِ
 معبود سواے اللہ کہ نہ بگڑے نہ در با نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے پروردگار عرش پرے کا نہیں کوئی معبود سواے اللہ کے پروردگار آسمانوں کا اور پروردگار
 زمین کا اور پروردگار عرش پرے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْبَغْتُ كَيْلًا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ وَخَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ فَاَجَلَسْتُ اِسْبَغْتُ مَصْحِيحَةً مُّخَصَّنًا قَدْ اَخْمَرْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَا اَكْمَلُ كَلِمَةً
 اِلَّا قَالَا كَذِبٌ عَنْهُ مَا يَحْدُوهُ الْعَصْبُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالَا لِلَّذِي كَلَّمْتَهُمْ مَا يَسْئَلُ النَّبِيُّ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَا لَيْسَتْ كَلِمَةٌ مِّنْهُ مَقْفُوْلًا عَلَيْهِ وَرَوَيْتُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْثَدَةَ كَمَا بَرَكَا اَوْ مَضُوْنَ اَمِيْنُ زُرَيْكُ بْنُ سَلَمَةَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مَرْثَدَةَ
 حضرت کے پیشے ہوئے تھے اور ایک امین سے بہت بڑا تھا تھا دوسرے کو غصہ میں بھرا ہوا تحقیق میں ہر گز تھا چاہرہ اسکا پرانی صلی اللہ علیہ وسلم کے گزرتے
 میں البتہ جانتا ہوں ایک کلمہ کہ اسکو البتہ جانتا تھا اس سے وہ غصہ کہ پاتا ہو یہ یہ یا ہوا انکسا ہو میں ساتھ اللہ کے شیطاں اندے ہوئے سے پس کہا
 صحابہ نے اس شخص کو کہا کہ امین نہ تھا تو وہ غیر نہ دانتے ہیں غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا اسنے کہ نہیں تحقیق میں دیوانہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
 یہ حدیث نکال گئی ہے اس سے وہ امین غصہ کہ اس شیطاں سے نزع فاسق عبد اللہ ابو العباس علیہ السلام اور میں نہیں دیوانہ یعنی یہ کلمہ اسکو پڑھنے کے کہتے
 ہیں کہ دیوانہ ہوتا ہے اور میں نہیں دیوانہ شخص آراستہ ساتھ غم غمیت کے نہیں تھا اور سچے دین میں نہیں رکھتا تھا پس تو ہم کیا کہ یہ دیوانہ ہی کہنا
 یہ نہ سمجھا کہ غصہ بھی شیطاں کے بکالنے سے ہوتا ہے اسکو یہ یہ پڑا کہ ما طیبی نے اجمال ہر کہ وہ شخص منافق ہو یا بدخوار دن سے ہر
 وَعَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا سَمِعْتُمْ حَبِيْبًا اَلَا يَكُوْنُ فَاَسْأَلُ اللّٰهُ مِنْ عِلْمِهِ وَاتَّهَانُ رَاثَ مَلِكًا وَاِذَا
 سَمِعْتَهُ خِيَفَ اَلْحَمْدُ فَتَقُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَاتِلُ رَايَ شَيْطَانًا مُّتَقَرِّقًا عَلَيْهِ وَرَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا قَالَا يَا رَسُولَ خَدَا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نوم از غم غم کی کہ ہر لائو اللہ تعالیٰ سے فضل اسکا اسلئے کہ تحقیق وہ دیکھتے ہیں فرشتہ کو واجب بنوتم آؤنگہ کہ کی پس بناہ انکسا
 شیطاں اندے ہوئے سے اسلئے کہ تحقیق وہ دیکھتا ہے شیطاں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اپنے من فرشتہ کو دیکھ کر آؤنگہ کہ تا ہی اسوقت دعا کرنا وہ
 امین کے آخرش جابے تھارے سے اے اور گت کی آؤنگہ رات کو بابت سر اللہ شیطاں اگرچہ کہ اسلئے کہ وہ شیطاں کو دیکھ کر آؤنگہ کہ تا ہی اور یہ حدیث
 ولالت کرنی ہر اس پر کہ کوئی کہنے کے وقت رحمت و برکت اتنی ہر سبب ہر اسوقت دعا کرنی اور ولالت کرنی ہر اس پر کہ نہ لائو ہوتا ہے غصہ بھی کافرون

طلب کرتا ہوتا تھا کہ میری تیری کے اور آخر عمل تیرا یعنی خاتمہ خیر ہو اور ایک ثابت میں جو خاتمہ ملک یعنی بجائے آخر ملک کے یہ لفظ ہونی چاہیے
 آخری تیرے ہی سپرد اللہ تعالیٰ کے کیے مطلب ہی ہو جو جملہ ملک کا انتقال کی یہ تیرندی اور اوداؤ اور ابن ماجہ نے ابویع روایت اوداؤ اور ابن ماجہ کے
 نہیں ذاکر کیا گیا لفظ آخر ملک ہاں مراد امانت سے اموال ہیں کہ میں دین کرتا ہوں ساتھ ان کے لوگوں سے اور بعض روایت کہا مراد امانت سے اہل دارالامین
 کے لئے ہیں جو یہ روایت عن عبد اللہ بن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یستوحش الخیث قال استوحش
 اللہ وینکم واما انکم وخوائکم اعمالکم واکابکم واکابکم اور روایت ہر عبد اللہ بن علی سے کہ کہتا ہے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم ہجرت ارادہ کرتے وقت کہنے لگتا کہ افراتے سوچنا ہیں اللہ کو دین تمہارا اور امانت تمہاری اور اعمال آخری تمہارے نقل کی یہ اوداؤ دوسرے
 وعن انس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم قال يا رسول الله اريد سفر فزودني فقال زدك الله
 التوفيق قال زدني قال زدني ان الله اوفى قال ولسنك الحیث ما كنت زكاه الترمذی وقال هذا حدیث حسن
 حسن روایت ہوا ہے کہ کہنا آیا ایک شخص طرف بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنا یا رسول اللہ تحقیق میں بارہ رکعتا ہوں سفر کا پس تو فرمائیے
 مجھ میں دعا کیجیے کہ برکت اسکی ساتھ میرے سفر میں مانند توشہ کے ہو پس فرمایا توشہ دے تجھ کو اللہ تعالیٰ یعنی ہر چیز کا سی نصیب کرے کہ توشہ راہ آخرت کا بھی
 اسے زیادہ دے گا کہ میرے لیے فرمایا اور تجھے اللہ گناہ تیرے کہنا زیادہ دعا کیجیے میرے لیے قربان ہو یا یہ تمہارے اور ابن ہری فرمایا اور اسان کرے تیرے
 اور توفیق دے تجھ کو صلی اللہ دین دنیا کی جہان ہو تو نقل کی یہ تیرندی نے اور کہنا یہ حدیث حسن غریب ہے وعن ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول
 اللہ اريد ان اسافر فاذا جئت قال عليك يتقوى الله والتكليف على كل شرف فلما ولى الرجل قال اللهم املو له العود وهد
 عليه السبل قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہوا ہے ہر شرف سے کہ تحقیق ایک شخص کہنا یا رسول اللہ میں بارہ رکعتا ہوں سفر کا پس مجھ کو نصرت
 فرمائیے فرمایا لازم کر لیے بتوئی خدا اور اللہ اگر کہنا اور ہر جگہ بلند کے پس جب بیٹھیں پھر اس شخص کہنا حضرت نے یا اے الہی لپیٹ اسکے لیے دوسری سفر کی
 لینے دو کہ شرف سفر کی سبب دیکھ دینے مسافت و راستے اور اسان کر لیے سفر لینے سبب سے سفر کے نقل کی یہ تیرندی نے ف لازم کر لیے بتوئی
 کہ لینے اللہ تعالیٰ سے اور ترک کر لے گناہ کو اور شبہ کی خیر و کو اور ان چیزوں کو کہ زیادہ ہیں حاجت سے اور غفلت کو اور ظرہ ماسوا اللہ کو اور
 غیر ضروریات کو کہ تیرے وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر قال اقبل لیکن قال یا کرم
 ربی وینک اللہ اعدی باللہ من شربہ وشر ما حلف فیہ وشر ما یبذل علیہ واعوذ باللہ من اسیدہ واسود
 ومن الخیرة والعقوب ومن شر ما یولد وما ولد وما ذکر ما ذکرہ البیہد اور روایت ہوا ہے عن ابن عمر سے کہ کہتا ہے رسول خدا صلی
 علیہ وسلم جب سفر کرتے ہجرت رات کہتے ہوں میں ہر دو گام میرا اور دو گام تیرا اللہ میرا ہوتا ہوں ساتھ اللہ کے تیری ہجرتی سے یعنی ہر گام تیری واپس
 برائی ہر شرف وغیرہ کے کہ تیری اس چیز کی سے کہ تجھ میں لینے بانی یا کوئی بوئی ایسی زمین سے پیدا ہو کہ کسی کو ہلاک کرے اس میں ہونا مانگتا ہوں
 برائی اس چیز سے کہ پیدا کی گئی تجھ میں یعنی نہ پہلے جانو اور اوچترین ہلاک کرنے والی اور برائی اس چیز کی سے کہ بدلتی پھر میں تجھے شرف الاض اور
 حیوانات کہ ضرر پہونچا تے ہوں اور ہونا مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے تیرے اور کالے سانپ سے اور ہر طرح کے سانپ اور بچھو سے اور برائی دینے والوں
 شہر کے سے یعنی تیروں کی برائی سے اور بعض روایت کہا کہ مراد ابن کہ ہر شہر وہ زمین میں ہے میں برائی خجہ والے کے سے اور اس خجہ کی کہ کعبہ یعنی ہر ملک
 اور اولاد اسکی علیہم خجہ والے کے شہر اور اولاد اسکی سے نقل کی یہ اوداؤ دوسرے وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا سافر قال اللهم انت عیني وبصيرتي يدك احول ليك احول وديك اقامت لك الترمذی واکابکم واکابکم اور روایت

بانا ماہ راست پائی تو نے اس لیے کہ راہ راست یہی جو کہ بندہ یا دغا میں پڑ جائے اور اپنے کام سے ہٹ کر بیت کا خود راہ بخیر لے لے گا کہ بت میں ہی ہم ازین بہتر کار ہے
وَعَنْ ابْنِ مَسْلُومٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَخَلَّيْلُ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا اسْتَأْذَنَ خَلَّيْلُ الْمَوْكِبِ وَخَيْرُ الْخَلَّيْلِ
يَسْمَعُ لَيْلِي لَيْلِي عَلَى اللَّهِ وَبَيْنَا نَوَكُنَا نَسْتَمِعُ لَيْسَتْ رَأْسُ عَلِيٍّ أَهْلِيهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ شُعْبَةَ كَمَا قَدْ رَوَاهُ رَسُولُ خُد
صلى الله عليه وسلم نه جبروت کہ داخل ہوا ہے مگر میں پس جاسے کہے یا اسی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے جلالی داخل ہو سکتا اور جلالی نکلے کہ یہی نا ادا ہو سکتا ساتھ جلالی کہ ہو
ساتھ نام اس کے کہ داخل ہوتے ہو ورنہ پھر کہ رہا ہو ہر وسایا ہے ہر سلام علیک سے اپنے اہل پرتقل کی یہ ابوداؤد نے فصیح میں بھی یہ دعا ابوداؤد نے
نقل کی گئی ہو اس میں بعد لفظ و بیک کے و بعد از خیر بھی یہ دعا ابوداؤد میں جو دیکھا اس میں بھی یہ جملہ وجود ہیں ہر وقت شکوہ کا یا یا کاتب اس کا س جملہ کہ کنا جملہ
موجود ہے اور ہر سلام علیک کرے لکھا ہو علمائے کہ اگر مگر میں کوئی نہ تو تو میں سلام کرے ساتھ نہایت ملائکہ کے کہ وہ ان میں اس طرح السلام علی عباد اللہ الصالحین
حرف و عَنْ ابْنِ مَرْزُوقٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ إِذَا أَخْرَجَهُمْ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ
عَلَيْكَ كَمَا دَخَمْتُ بَيْتَكُمْ مَا فِي خَيْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجِيَّةٍ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْزُوقٍ
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبروت کہ دعا دیتے آہی کو یعنی بارادہ کرتے دعا کا جبکہ کلاخ کرتا کہنے بکرت دے اللہ تعالیٰ واسطے تیرے اور بکرت دے تم دونوں
یعنی میان یہی کو یعنی رحمت ہو تم پر اور رزق اور اولاد بہت ہو اور حج کرے وہ میان بھاری ہے جلالی کے یعنی طاعت کرتے رہو اور صحت اور عافیت
سے رہو اور سلوک سے رہا پس میں اور اولاد نیک ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخْرَجْتَ أَحَدًا مِنْ بَيْتِكَ أَوْ اشْتَرَيْتَ خَادِمًا فَخَلَّيْلُ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا اسْتَأْذَنَ
خَلَّيْلُ هَذَا وَخَيْرُ مَا جِئْتُمْ عَلَيْهِ أَوْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جِئْتُمْ عَلَيْهِ وَادَّاشْتَرَيْتَ بَعِيرًا فَلْيَاخُذْ بِكَ رَوْقًا مِنْهَا
وَلْيَقْلُ مِثْلَ ذَلِكَ وَفِي رَوَايَةٍ فِي الْمَرْغُوفِ وَالْحَادِ مِنْهُمْ لِيَاخُذْ بِهَا صَبِيحًا وَلَيْلًا وَبِالْبُرْكَ لَيْلًا وَدَاوُدَ وَابْنُ مَاجِيَّةٍ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْزُوقٍ
اسنے نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمر سے اور عبداللہ نے نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا جس وقت کہ نکاح کرے ایک تمہارا کسی عورت سے یا خریدے ہر وہ پس جاسے کہے یا اسی تحقیق میں مانگتا ہوں تجھے جلالی اسکی یعنی جلالی اسکی وہ
کی اور جلالی اس خیر کی کہ پیدا کیا تو نے اسکو اسے یعنی اخلاق اچھے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے بڑا اسکی سے اور بڑا ہی اس خیر کی سے کہ پیدا کیا تو نے اسکو اس
یعنی بڑے اخلاق و افعال اور خیر خریدے اس وقت پس جاسے کہ بڑے بلندی کو ان اسکی کے اور کہ اس کے یعنی دعا سے مذکورہ پڑے اور ایک روایت
میں حج عورت اور برے کے یوں آیا ہے کہ پھر جاسے کہ بڑے بال پیشانی عورت یا برے کے اور دعا کرے ساتھ بکرت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن
ماجہ نے ف دعا کرے ساتھ بکرت کے یعنی اوپر کی دعا پڑے یہ بات سمجھی جاتی جو صحن حصین سے اور کہا جزی نے کہ اگر اور دعا نو خریدے تو بھی
اس طرح پڑے وَعَنْ ابْنِ بَكْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاؤُكَ لِلْبُرْكِ وَاللَّيْلِ رَحِمَتُكَ أَنْ جَوَّادًا لَكَ لَوْ
إِلَى النَّفْسِ طَرَفَةً عَيْنِي وَأَهْلِي مِثْلِي كُلُّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ شُعْبَةَ كَمَا قَدْ رَوَاهُ رَسُولُ خُد
صلى الله عليه وسلم نه دعا مگر سے کہ یعنی اس کے پڑے غم جانا رہتا ہو یا اسی تیری رحمت کا اسید و امون میں ہر سو پہ محکوم طرف نفس میرے کے ایک خطہ تیری
اس لیے کہ وہ دشمن بڑا میرا اور عاجز ہر زمین قدرت کہتا حاجت روائی کی اور دست کر میرے لیے کام میرا سب نہیں کوئی جو دوسرا تیرے نقل کی یہ
ابوداؤد نے وَعَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ فَخَلَّيْلُ اللَّهِ ثُمَّ إِذَا اسْتَأْذَنَ خَلَّيْلُ الْمَوْكِبِ وَخَيْرُ الْخَلَّيْلِ
أَذْهَبَ اللَّهُ هُمُكَ وَقَضَى عَنْكَ وَيُنِّكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ إِذَا أَجَبْتَهُ إِذَا أَمَّ نَسَيْتَ اللَّهُ إِلَيَّ أَعُوذُ بِكَ

بسم اللہ

مانگے اور بہت بڑے سینے والی بڑے چاکے سے کہ جو اس قرآن میں فرق آجاسا اور کلام میں دو کرنے لگے اور عبادت میں متروک اسے بھی بنا پورا آیا کہ جو کوئی
یا ذکر کرنا ہی قرآن محفوظ رہتا ہر اس سے **وَعَنْ مَعَاذِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ**
رَدَّاهُ أَحَدٌ قَالِيبِيهِ فِي الدَّ عَزَّ وَجَلَّ الْكَلْبِي اور روایت ہے معاذ سے کہ نعل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے طبع سے
کہ بہتر پناہ اور سطر طبع کے نفل کی یا کرنے اور جتنے دعوے کیس میں وف طبع کے معنی ہیں یا میرے کہ مل کی کو کو اس اوطاع میں کہتے ہیں تلو اس کے رنگ لگے کہ
اور یہ مان کر اور جتنے ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے طبع سے کہ بہتر پناہ سے عجیب و غریب اس حالت کے کہ عید پر کرے عجیب کہ وہ تو انص کرتی ہر اہل دنیا کی
اور ذلیل ہوتا ہر مخلوق کے آگے اور ظاہر کرنا سولہ اور کیا کا اور سوا اس کے اور چیز میں کہ حالت طبع میں ہوتی ہیں اور اس لیے کہا گیا کہ طبع باعث فساد دین کی ہے
اور رعب باعث صلاح دین کا اور شیخ علی تقی نے کہا کہ طبع اس کو کہتے ہیں کہ امید کے اس مال کی کہ شک ہو اس کے حاصل ہونے میں اور اگر یقین ہو جیسے
کسی ہر حق اس کا ہو یا وعدہ صادق یا حجت راسخ کسی سے ہوا اس سے توقع نہ کئے کو طبع نہیں کہتے رعب **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى النَّهْرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِذْ بِرَبِّكَ مِنَ الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْخَوْفِ وَالْخَلْبِ وَالْخَلْبِ وَالْخَوْفِ وَالْخَلْبِ وَالْخَوْفِ وَالْخَلْبِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا طرف چاند کے پس فرمایا ای عائشہ پناہ کیسے ساتھ اللہ کے بڑائی اس کی سطحی تخت میں بہر وقت
یعنی اندر میرا کرنے والا جب ہے تو بہر جا و سطر طبع کی بہتر و خوشی قرآن شریف میں جو آیا جو غاسق اذ او قبا کو حضرت نے بیان فرمایا کہ اور اس چاند پر جب کہ جاو
پس اس پناہ مانگنے کا سبب یہ کہ گناہ گنا نشانیاں نون خدا تعالیٰ کے سے ہر کہ دلالت کرتا ہو اور نہ ملانے بلانے چنانچہ حدیث شریف میں آیا کہ اس وقت حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے بہتے تھے ترسان اور چوگان کے رداوان بلانے کھڑے سے وہ نہیں ہر کہ جو غم حکام کو فحش و فسق سے ثابت کرتے ہیں اپنے
کہ اہل اسلام کے نزدیک وہ معتبر نہیں بلکہ اور یہ ہر کہ وقت عبت کا ہوتا ہر کہ جب چاند باوجود اس نورانیت کے لگے کہ اور نور کا جانا تا تو ایسا نہ کہ نور
ایمان اور عمل کا جیسے جاتا رہے اور مانند اس کے اور اکثر تفسیر میں ترغاسق اذ او قبا کی بھی کی ہر کہ بڑائی رات کی ہے جب تک ایک ہر **وَعَنْ**
عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ يَنْفَعُ الْغَمَّ وَالْهَمَّ وَالْخَوْفَ وَالْخَلْبَ إِلَّا أَنْ تَعِذَ بِاللَّهِ مِنَ الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْخَوْفِ وَالْخَلْبِ
تَعْدِلُ خَلْبَتِكَ وَسَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ مَا أَنْتَ لَوْ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّكَ تَعْلَمُ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي الْكَلِمَاتِ الْثَلَاثِ وَعَدَنِي فَهَذَا قُلِ اللَّهُمَّ الْيُسْرَى دُشْنِي وَاعْنِزْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي دُؤَاءُ
الْبُؤْسِ بَلَّيْتُ وَرَوَيْتُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاخِلَ بَابِ بَيْتِهِ فَسَمِعَ مِنْ بَنَاتِهِ أَنْ يَتْلُوْنَ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَدَعَا لَهُنَّ وَأَمَرَ لَهُنَّ أَنْ يَتْلُوْنَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَدَعَا لَهُنَّ وَأَمَرَ لَهُنَّ أَنْ يَتْلُوْنَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بندگی کرنا ہی کے دن کہ باپ میرے ساتھ معبودوں کو چھو دین میں یعنی انوش اور یوق اور سوارات اور سات و خزی کہ نام نبون کے ہیں اور ایک
آسمان میں کہ مخالف سب کا ہر یا حضرت نے کہ کہ کو انیس گنا ہر واسطے امید دے اپنے کہ نبی کی سے امید جلال کی کہ کتاب اور ذکر کتاب کا حصین نے اس کو
کہ آسمان میں ہر یا حضرت نے کہ حصین خبردار بہر تحقیق تو اگر لاتا اسلام سکھاتا میں بلکہ وہ کلے کہ فائدہ دیتے بلکہ بعضہ دین میں کہ اس امر نے پس ہر
مسلمان ہوا حصین عرض کیا یا رسول اللہ سکھایا مجھ کو وہ دو کلے کہ وعدہ کیا تھا اپنے مجھے فرمایا حضرت نے کہ یا ایہ یاسی میرے دل میں قال ہر یا یہی
اور پناہ دے مجھ کو بڑائی انفس میری کی سے نفل کی یہ ترنمی نہف ایک آسمان میں یہ آئے موجب گمان کہنے کہ والہ اللہ کہ یہ ایک کان فر فرمیں یا
مضر میں کہ وہ جو آسمان میں عبادت کیا جاتا ہر **وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
إِذَا فَرِغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّوْحِيدِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْخَوْفِ وَالْخَلْبِ وَفِي تِلْكَ الْأُمُورِ وَالْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْخَوْفِ وَالْخَلْبِ وَفِي تِلْكَ الْأُمُورِ
يُخَفِّرُ عَنْكَ الْغَمَّ وَالْهَمَّ وَالْخَوْفَ وَالْخَلْبَ وَأَمَّا مَنْ يَتْلُو الْقُرْآنَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَمِّ وَالْهَمِّ وَالْخَوْفِ وَالْخَلْبِ وَفِي تِلْكَ الْأُمُورِ

لا ینکح من یتکلم بمیساکہ او بکلی حدیث من گذار مولانا **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ**
قَالَ قُلْتُ لِمَ جَعَلَ سِرُّهُ خَيْرًا مِنْ عَلَمِهِ يَتَّقِي مَا جَعَلَ اللَّهُ يَتَّقِي مَا كُنْتُ أَتَى النَّاسَ حَتَّى
الْأَهْلُ وَالْمَلَائِكَةُ لَنْ يَكُنْ غَيْرَ الْمُنْكَرِ كَمَا حَقَّقَ رِزْقًا اللَّهُ مَرْدِي اوسوایت حضرت عمر سے کہنا سکھایا حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
کہ باہمی گردان باطن میری کو بہتر ظاہر میرے سے اور گردان ظاہر میرے کو نشانہ یا الکی تحقیق میں ملکات ہوں تجھ بہتر انی اس چیز کہ کہ دیتا ہو لوگوں کو
اہل سے اور مال سے اور اولاد سے نگراہ ہوانی نگراہ کریں نفل کی یہ تندی نے **کِتَابُ لِلذَّائِبِ** کتاب بیچ بیان افعال حج کف فرض و
نہ تو جہری میں یا نہ باشیخ یا نہ بچہ میں بہ حضرت نے لے بیٹھ غول ہونے کی یہ تعلیم افعال حج کے اور تیار سی اسباب فرج کے تاخیر کی اور نوین سال میں
حضرت ابو بکر کو امیر حاجیوں کا کر لیکر کوبھیجا تا کہ لوگوں کو گردان میں بھر دوسوین سال حضرت حج کو تشریف لیکر سے حج فرض ہو عرب میں ایک سال ہی
پس منکر اسکا کافر اور ترک اسکا باوجودت کے فاسق اور نگراہ ہوتا ہوا و شرط حج کی اسلام ہو یعنی مسلمان ہو فرض ہو نہ کافر اور نہ عتہ ہو
یعنی آزاد ہو نہ برہنہ ہو نہ عتہ ہو نہ شہر یا نہ ہر نہ دیوانہ اور نہ موش پر اور نہ بلی پر یعنی بالغ ہو نہ لڑکے پر اور نہ عتہ ہو یعنی عتہ نہ دست پر نہ
بیمار پر اور نہ قدرت نہ اور واصلہ پر یعنی بوجہ قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اسے فرض ہو اور نہیں تو نہیں اور خرچ اسقدر ہو کہ جاتے اور آتے
کفایت کرے اور زاید ہو خرچ اصلیاہ و نفقہ عیال اس کے سے وقت پھر نہ تک اور اس راہ ہو غالباً یعنی اگر اکثر لوگ امن سے ہو خرچ جاتے ہیں تو
فرض ہو اور اگر اکثر راہ میں ہلاک ہوتے ہوں بسبب ڈوبنے و غیرہ کے یا لٹ جاتے ہوں تو فرض نہیں اور کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہو تو اسکا اعتبار نہیں
جیسے نہ مانع ہیں حال ہو کہ اکثر تو سلامت حج کر آتے ہیں اور بعضے تباہ ہوتے ہیں پس یہاں والوں کے لیے وہ شرط باکی جاٹی ہو نہ باز ہیں حج سے اور نہ
حج کی یہ ہونا خاندان کا یا محرم کا عورت کے لیے اگر ہوں دیان اس کے اور دیان مکہ کے مسافت سفر کی یہ نہیں دن اور اگر خاندان یا محرم نہ ہوں تو
عورت حج کو نہ جاسے اور نہ شرط ہو محرم کا عاقل و بالغ اور نہ مجوسی ہونا نہ فاسق اور نہ عتہ اسکا اس عورت پر جو حج فرض محرم کے ساتھ کرے
بغیر از ان خاندان کے کسی اور اگر احرام باندھ لڑکا یا غلام بھر بالغ ہو جاوے لڑکا یا آزاد ہو جاوے غلام بھر حج پورا کرے فرض نہیں اور ہونے کا بھر
اگر نہ ہو احرام باندھ لڑکا حج فرض کے لیے صحیح ہو گا سجنات غلام کے کہ اسکا احرام حج فرض کے لیے اس صورت میں نہیں درست ہونے کا اور فرض
حج کے یہ ہیں احرام اور قوت عرفین اور طواف الزیارة اور اسکو طواف الافا تہ اور طواف الکریم بھی کہتے ہیں احرام شرط ہے اور باقی دونوں کرانہ
واجبات حج کے یہ ہیں قوت فردقہ اور سعی و زیماں صفاء اور رمی کے اور رمی ہمارو طواف الصدر کہ اسکو طواف الوداع بھی کہتے ہیں آفاقی کے لیے
یعنی خیر کے اور طوق یا بال کتر او سے اور ہر چیز کہ واجب ہو بسبب ترک اس کی کے دم لینے جاؤ نہ حج کرنا اور سوائے اگلے کہ سنتیں ہیں اور آداب ملحق الاجر
الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ أَبِي خَرِيزَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ**
فَرَضَ عَلَيْكُمْ الْحَجُّ فَخُذُوا حَقَّهُ دَخَلُ كُلِّ عَامٍ يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالُوا لَا نَكْفِيكَ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ لَكُمْ لَوَجِبَتْ وَ لَكُمَا
اسْتَطَعْتُمْ شَيْئًا قَالُوا كَرُوفِي مَا تَرَكْتُمْ فَأَمَّا هَذَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَكْفُرُونَ سَوَاءَ لَهُمْ وَ اخْتَلَفْتُمْ فِيهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ
وَأَذَاهُمْ كَلِمَتِي قَالُوا أَمْنَهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَذَاهُمْ كَلِمَتِي عَنْ شَيْءٍ قَدْ هَدَيْتُمْ رِوَاةُ مُسْلِمٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہنا خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اے آدمی تحقیق فرض کیا گیا تم پر جس حج کو چھو کہ ایک شخص اس کا ہر سال کرین ہم حج یا
رسول اللہ جس نبی سے حضرت یہاں تک کہ کسی شخص نے نہ بات تین بار پیغمبر فرمایا اگر کسی میں ان البتہ فرض ہوتا حج لینے ہر سال میں اور نہ طواف کھتے
تم پیغمبر فرمایا جو چاہتے کہ حج کرو ان میں تکاؤں سے اس کے نہیں کہ ہلاک ہو گے وہ لوگ کہ تھے پہلے تھے یعنی یہود و نصاریٰ اسبب بہتایت سوال لکچے

علیہ سلم نے میرے وقت میں حج کے پلے دو بائبل کی بیخارجی پہلی مرتب سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج سے پہلے تین عمرے کیے اور اس وقت میں آیا
 حج سے پہلے دو عمرے کیے لیکن تین دنوں میں تین ہی ہجرت کا ہرین حج صلح مدینہ کی حضرت نے عمرہ میں کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ تم طواف ہواؤ تو اس طرح
 ہر ہجرت کا ہر طواف میں عمرے کیے کیلئے جس میں آیت میں ہے عمرے کے کہیں حج سے پہلے دو ہجرت کا ہرین وہی عمرہ ہوتا ہے اور اس میں کیا ہر کثیر جمع کے یکے پہلے
 حواذ الیکم سے قراب ہر عمرے کا اس کتاب سے ترجیح ہو کر انا الفصل الثالث فصل دوسری عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس ان الله كتب علیکم الحج مقام الا فخرج بن حابیس فقال فی کل عام یارسول اللہ قال کو فلیتبعنا انعم
 لو حیث دلو و حیث لکم عملکم ہاؤ لکم کس طیعوا و انحرما و قد کذا ففزع دواہ احمد و النساء و الدار یعنی روایت پر اس طرح کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس ان الله فخر فی الحج ہر سال کے ہر سال کے ہر حج فرض اور رسول خدا فرمایا اگر کثیرا میں اس
 حج کے لیے یعنی وہ طواف ہر جمع کے مان البتہ جب ہوتا ہے ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہو تاکہ تم اسکو اور طاعت کہتے اور ایک ایک ہجرت
 میں جو زیادہ کر کے کیا ہے فیصل فی نقل کی ہر امر اور سائی اور اس میں و عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکث ذاکا
 و سراجہ تکلفا الی بکیت اللہ و مکثی حج قالہ علیہ یؤت ینکح یا اذہکما یشاد ذلک ان اللہ تبارک و تعالیٰ یقول و ینکح
 علی الناس حج الیکم من استطاع الیکہ سبیلا و رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث غریب و فی اسنادہ مقال فعلا
 بن عبد اللہ بن عمرو و الحارث یضعف فی الحدیث اور روایت ہر طواف کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شخص کے ایک طواف کا اور سوائے
 کہ جو بخیر ہو کہ ہو بیت اللہ تک و نہ حج کیا ہے نہیں فی سبب اس بات میں کہ میرے ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 اس بات کے ترک کرنے کے لیے اسوے ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 کی ہر ہجرت کی اور کیا یہ حدیث غریب ہر اس کی حدیث میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 کہ راہ میں جاتے آتے کفایت کرے اور اپنے اہل و عیال کو بھی ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 وہ ہر ہجرت کے لیے تو ہر ہجرت میں اس حالت میں کہ اس نے ہر ہجرت میں ہر ہجرت میں ہر ہجرت میں ہر ہجرت میں ہر ہجرت میں ہر ہجرت میں ہر ہجرت میں ہر ہجرت میں ہر ہجرت میں
 تاکہ ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 نصرانی ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 فی سبب بجالا طاعات کے لیے اللہ تعالیٰ نے بنیاد ہر عالم کو اس لیے طاعات کریں تاکہ میں انکو فیضان و فیضان اس سے ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 یہ طواف ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 فرمایا اور ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 وہ مسلمان کیلئے ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 اور ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 ترک نہ کرے اور اس کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں
 اور روایت ہر اس طرح کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں ہر ہجرت کا ہر سال میں

فَکُنْ بِالْعِلَالَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ مَقَالُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَنَّهُ كَانَ يَحْكُمُونَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَالْعُرَافَةِ فِي الشَّعْبَةِ فَقُلْتُ
 لِسَالِمٍ أَعَدَّ ذَٰلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالُ سَالِطٍ وَهَلْ يَتَّبِعُونَ ذَٰلِكَ الْأَسْطُكَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
 اور روایت ہوا بن شہاب نے کہ کما خبر دی ہو چکا سالم بن عبد اللہ بن عمر نے یہ کہ حاج بن یوسف نے اس سال کہ قتل کیا عبد اللہ بن زبیر کو یحکم بین انکمر
 یوحنا عبد اللہ بن عمر نے کہ اسطیع کرین ہوجی ٹھمر نے کہ دن عرفہ کے یمنی نماز پر اور عصر کے پہلے وقتوں کے پڑھین ہوجی بن یا یحکم بین کہ اسلام نے اگر ارادہ کرتا ہو تو
 سنت کا پس یہ پڑھین نماز عصر دن عرفہ کے پس کما عبد اللہ ابن عمر نے کہ حج کما سالم نے کہ تھے صحابہ جمع کرتے یہ بیان نماز عصر کے واسطے اور کہنے طریقہ
 سنت کے کما ابن شہاب نے کہ کما یمن نے سلم کو کہ کیا کیا ہوجی خبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کما سالم نے کہ نہیں اتنا کہ اس میں یعنی اسطیع نمازین ہوجی بن
 طریقہ ہوجی کا نقل کی یہ حاجی بن یوسف نے ظالم مشہور ہو کہ جسے ایک لاکھ اور پینچ آدھی باندہ کر قتل کیے تھے وہ عبد الملک بن مرہ و ابن یوسف عبد
 بن زبیر پر چڑھ کر کیا تا کہ یمن اور انکو سولی پہنچا عبد ان عبد الملک نے اسی سال حاج بن یوسف کو کہ یہ کیا حاجیوں پر اور کہ کیا اسکو کہ یہی کرنا تمام
 انحال حج میں عبد اللہ بن عمر کے قول اور انحال کی اور ہوجی پتہ رہا اتنے مسائل حج کے اور مخالفت اٹکی تکرار پس اس حالت میں اتنے یہ مسئلہ نہ ہوجی
باب درھی الجمہر باب ہوجی بیان پہنکے لنگریوں کے سنا دن پر ف ہمار اصل میں لنگریوں کو کہتے ہیں اور حاج نام ان سنگریوں کا ہر کہ
 مندوں پر مارے جاتے ہیں اور بن شہاب نے کہ وہ لنگری عمارتے ہیں انکو جرات کہتے ہیں بسبب پہنکے جائے کہ انپر اور جرات تین ہیں جہرہ اولی اور
 وسطی اور جہرہ عقبہ عبد کے روز لفظ جہرہ عقبہ ہی ہر لنگریان مارے ہیں اور کیا ہوں اور بار ہوں اور تیر ہوں اور تینوں پر اور ایک لنگریان مارنی اور
بیح الفصل الاول فصل ہوجی عن جابر قال رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي عَلَى رَأْسِ حَبْلَةٍ يَوْمَ الْحَزْنِ وَيَقُولُ تَأْخُذُوا
 مَنَايِكَ كَمَا تَأْخُذُ الْإِذْرَى لَعَلَّيْكَ لَا تَخُتُّ بَعْدَ حَبْلَةٍ هَذِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وایت ہوجی سے کہ کما دیکھا میں نے نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ
 تھے لنگریان سوار اپنی سوار پر دن خرکے اور تھے کہ کیوں انحال حج کے اسطیع کہ تحقیق میں نہیں جانتا شاید کہ میں نے نہ کروں پہنچے اس حج اپنے کے
 نقل کی یہ سلم نے فکشا فنی کے کہ سبب ہر اسکو کہ ہوجی بنی میں ہوا یہ کہ رمی کرے جہرہ عقبہ کو دن خرکے سوار اور جوئی ہوجی بنی میں پیادہ رمی
 کرے جہرہ عقبہ کو پیادہ اور کیا ہوں باہر میں کو رمی کرے سب جرات کو پیادہ و تیر ہوں کو سوار اور ہر میں لکھا ہر جو رمی کہ بعد اس کے رمی کرے
 رمی جہرہ اولی اور جہرہ وسطی کے اس میں افضل یہ کہ پیادہ پا کرے اسطیع کہ لکھا رہا ہوا اور عاکر فی اور حالت پیادہ پائی کی قریب ہر ساتھ عاکر کی
 اور جو کہ گھڑیوں صحیح میں آیا یہ ہر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی جہرہ عقبہ کی کی کہ ہر گھڑ اور دونوں میں رمی کی پیادہ سب پر مدح ہے
وَعَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي الْجَمْعَ يَمْشِي حَبْلَ الْحَزْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہوجی سے کہ کما دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اسٹے سنا کہ کو ساتھ مانند لنگریوں خذت کے یعنی جھٹی جھٹی لنگریوں کے
 نقل کی یہ سلم نے ف لنگریان پہنکے کا خلافت لکھا بلکہ صحیح ترین ہر کہ انکلی شہادت اور انکو تھے کے سورت پکڑ کر لے چکی میں رکھ کر پہنکے اور
 معمول ہی اب اسطیع ہوجی **وَعَنْهُ** قَالَ رَحِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعَ يَوْمَ الْحَزْنِ مَنَحْنِي وَأَنَا لَعَلَّ خِلَافَ
 فَوَازِلَ لِسَلْمِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْكَ اور روایت ہوجی سے کہ کما پہنکے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لنگریان ہر پڑن خرکے وقت جانت کے اوچھے کر کے
 جسوقت کہ دو پر دخل نقل کی یہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر لنگریان ہوں پڑاں سے پہنکے نہیں کافی ہر لیکن ہر اختلاف رکھنے کے کہ کافی نہیں اور ہوجی نے
 بین ہوجی طاع آفا ہے زل کے پہلے تک کو اوچھے ہوں خرکے پہنکے نام تشریف میں کہ تیر ہوں تک میں بعد زوال کے رمی کرتے تھے کما ابن ہمام نے کہ
 اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ وقت رمی کا دوسرے دن یہ کیا ہوں کو نہیں ہوتا ہر کہ بعد زوال کا واسطے یہ عصر دن ہوجی کہ کہ کجا و

انکے اوٹھون کی اور بیکر تہذیب کروغین اُنکے گوشت اور پوست اور جملین اور یہ کہ دونوں میں قصاب کو انہیں سے یعنی مزدوری انکی انہیں سے
 ندون فرمایا حضرت نے ہم اسکو دینگے یعنی مزدوری اسکی اپنے پاس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فرات مراد اوٹھون سے وہ اوٹھ میں کہ حضرت بطریق
 ہدی کے لکھتے تھے کہ میں نے حجۃ الوداع کے اور وہ سب سوتھے جیسکے اور پگڑا اور جھول اور مارا اور کھل وغیرہ ہدی کی یہ روایت قصاب کو انکی مزدوری
 میں ہدی اور احسانا ویدے تو جائز ہر الامام اور کمال کو بچ کر قیمت اسکی اگر تہذیب سے تو بھی جائز ہر اور ہدی کا دو دو نہ دے بلکہ اسکی چھائی چھینا
 پانی چکر دے تا دو دو قطع ہو جائے اور اگر دو تو تہذیب سے بچ ملتی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ كُلُّ مَنَ لَحْمٍ بَدَنًا تَوَدَّ لَدَتْ فَخَصَّ**
لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوا وَتَوَدُّوا فَافْعَلْنَا وَتَوَدُّدًا تَمْتَقُّ عَلَيْكُمُ اور روایت جو باب سے کہ
 تھے ہم کھاتے گوشت قربانی اپنی کا یہ یادہ تین دن سے پھر نصرت دی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کھاؤ اور تو شکر کر کہ میں نے تہذیب
 کے بھی پس کھایا مجھے اور تو شکر کیا مجھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے فرات ابتدا اسلام میں لوگوں کو امتیاج گوشت کی بہت تھی حضرت نے حکم فرمایا
 کہ گوشت قربانی کا بعد تین دن کے جمع نہ کرکھا کرو کھانے کے لیے تہذیب ویدیا کرو بعد از ان کہ امتیاج نہ رہی اور قربانی کرنی کہو میری امتیازت فرمادی
 کہ اگر تہذیب دن کے بھی جمع کر مضافہ نہیں اور کہنا تہذیب نہ مستحب ہو کھانا ہدی نقل اور تہذیب اور قرآن اور قربانی میں سے اور تہذیب جائز ہر
 اور ہدایا میں سے کھانا ایسے کہ وہ کھاتے ہیں **رَجَعَ الْفَصْلُ الثَّانِي فَمِنْ دَرَسِي عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ أَهْلَى عَامِ الْخَيْبَةِ فِي هَذَا يَأْتِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ فِي دَائِمِهِمْ مِنْ فَخْصَةٍ وَفِي
وَلَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ سے یہ روایت صلی اللہ علیہ وسلم لکھے سال حدیث کے
 میں حج ہدایا میں سے وہ نہ کہتا ابوجل کا اسکی ناک میں ایک ٹھنی تھی جائز ہدی کی اور ایک لیت میں آیا ہر کسوٹے کی تھی غصہ میں ڈال تھی سب
 انکے مشرکوں کو نقل کی یہ ابوداؤد نے فرات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبے سال حجری میں عمر کے کو تہذیب پہلے تھے کہ مشرکوں نے حدیث میں روکا
 اوکے میں نہ آنے دیا چنانچہ قصہ مشہور ہے اس سفر میں جو حضرت اوٹ اپنے ہدی کے لیکے بوج کرنے کے لیے انہیں ایک اونٹ ابوجل کا بھی تھا کہ
 کی لڑائی میں غصہ میں آیا تھا اسکو حضرت ایسے لیکے نہ شکر دیکر کہ تم لگین ہوں اور طبعی کہ مسلمانوں کا تہذیب اور بوج کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ
 نماز میں کرنا اور غصہ میں ڈالنا کافروں کو مستحب ہر عمر **وَعَنْ نَاجِيَةَ الْخَزْجِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصْبَحُ مَا عَطَيْتُ**
مِنَ الْبَكْرِ قَالَ اخْرُهَا ثُمَّ اغْمِسْهَا فِي مَاءٍ خَلَّ بَيْنَ النَّاسِ وَيَكْنُهَا فَيَا كُلُوا مَا رَأَوْا مَالِكُ وَالتَّوَمِذِيُّ وَابْنُ
صَاحِبَةَ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ نَاجِيَةَ الْخَزْجِي اور روایت جو ناجیہ خزاعی سے کہ کہنا کہ میں نے یا رسول اللہ طرح کروغین تھ اس
 جانور کے کہ قریب ہر نے کہ ہونچے جانور ہدی کے میں سے فرمایا کہ بچ کر ڈال اسکو ہر رنگ پاپوش اسکی انکے خون میں یعنی ہر کہ انکے ہار میں ہر اسکو
 خون میں رنگ کر اسکی گردن پر چھایا بالہ ہر چھوڑ دے درمیان لوگوں کے اور درمیان ہدی کے لینے منع نہ کر فخر کو انکے کھانے سے پس کھاوین
 وہ اس سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے ناجیہ اسلمی سے فرات کھاوین وہ اس سے لینے فقرا
 سوا سے ہر اسوں کے جیساکہ پہلی فصل میں بیان اسکا مفصل ہو چکا ہر اور ناجیہ اسلمی سے ظاہر یہ ہر کہ اختلاف نسبت میں ہر اور فرات ایک ہر
 ایسے کہ ناجیہ صحابہ میں ایک ہر پس بعضوں نے اسلمی کہا اور بعضوں نے خزاعی اور یہ دونوں نام انکے قبیلہ کے ہیں **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
قُرْطَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَطْعَمْتُمُ الْيَتَامَى مِنْكُمْ يَوْمَ الْفَتْحِ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ شَوْدٌ وَهُوَ الْيَوْمُ لَمَّا
قَالَ قُرْبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنًا فَحَصَّلِي أَوْ سَبَّحْتُ فَطَفِضْتُ سَبَّحْتُ لِقَوْلِكَ يَا تَهْوِي يَكْدُ

قَالَ قُلْنَا وَجِئْتُ جُنُودًا قَالَتْ فَكَلِمَةً لِّمَنْ تَحْتَفِيهِ لَمْ أَجِدْهَا فَاغْلِيظْهَا قَالَتْ قَالَتْ قَالَتْ مَنْ سَاءَ اقْتَضَحَ دَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ
عبد اللہ بن قریظہ کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سبت بڑا دن دنوں میں نزدیک اللہ کے دن ہر کار پر ہر دن کا کما لیا ہے کہ راوی نے یہ
اور وہ دن دوسرا لیا ہے لیون تاج کاروی نے اوز نزدیک کیے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پانچ یا چھ برس سے کیا اونٹوں کے نہ ٹھیک ہوتے
طرف حضرت نے انکو ان میں سے پہلے فوج کرین کہ راوی نے پس جب کرین کروٹیں جانوون کی زمین پر کہا راوی نے پس بولے حضرت بولنا آہستہ کہ
نہ سمجھائیں انکو بھر کہا میں نے نبی اس شخص کو کہ پاس تھا میرے کہ کیا فرمایا حضرت نے کہا اے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے کاٹ کر لیا وے یعنی اس ہی سے
نفل کی یہ ابو داؤد نے **وَذِكْرُ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجِبَارٍ وَدَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ** دوونون حدیثیں ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ سے
سبت بڑا دن لکھا طبعی ہے کہ راوی پر کہ جلد بزرگ ایام سے دن خر کا ہوا اسلئے کہ عشرہ افضل ہوا اپنے سوا سے انتہی اور عشرہ رمضان کا ہوا عشرہ ذی الحجہ
کا ہوا یعنی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ افضل ایام عشرہ ذی الحجہ کا ہوا یعنی سے معلوم ہوتا ہے کہ عشرہ ذی الحجہ کا افضل ایام ہوا میں طبعی
یون دیکھا کہ وہ حدیثوں عشرہ ذی الحجہ کو مقید کرین ساتھ اشہر حرم کے لیے اشہر حرم میں عشرہ ذی الحجہ کا افضل ہے پس حاصل یہ کہ عشرہ ذی الحجہ کا حرام
میںون میں افضل ہوا عشرہ رمضان کا مطلق افضل ہوا زمین بعید ہی کہ کہا جاوے کہ افضلیت مختلف ہی باعتبار حیثیت کے یعنی رمضان
میں روزے رکھے جاتے ہیں اور ثواب عبادت کا سبب ہوتا ہوا عشرہ اخیر میں اعتکاف ہوتا ہوا اس جہت سے تو عشرہ اخیر رمضان کا
افضل ہوا عشرہ ذی الحجہ میں افعال حج کے اور قربانی ہوتی ہوا اس جہت سے وہ افضل ہوا پھر دن قرعہ عید کے دوسرے دن کا یہ نام اسلئے ہوا کہ
قرعہ آرام کہتے ہیں اس میں نبی بعد حج اٹھانے کے اداے مناسک میں اور حدیث صحیح میں آیا ہے کہ عرفہ افضل ایام ہے پس بیان بھی وہی آتا
کہ جملہ افضل ایام سے دن قرعہ ہوا اور تا اسکو ان میں پہلے فوج کرین لینے واسطے حاصل کیے برکت دست مبارک حضرت کے ہر ایک نظر اس کا تھا
مجھے پہلے فوج کرین اور یہ عزہ تھا حضرت کا **عَالِ الْفَضْلِ الشَّامِ فَضْلُ تَبْرِ عَنِ سَمْعَةَ بْنِ كَلْبَةَ** قال قال الشَّامِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحُ بِعِدَّةِ نَارٍ فِيهِ وَفِي كِتَابِهِ مِنْهُ فَكَيْفَ قَالُوا كَانَ الْعَامُ لِلْفَضْلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَفَعَلُ
كَمَا كُنَّا نَعْمَلُ الْعَامَ الْمَاضِيَ قَالُوا كَلَّا وَاطَّهَرُوا وَادْخُرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ يَدْنَاهُ سَجْدًا وَأَذِنَ أَنْ تَقْبَلُوا فِيهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے سلمہ بن لواع سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قربانی کرے تم میں سے پس منج کرے پیچھے میرے دس سال میں
کہ انکے گوشت قربانی کا پس جبکہ ہوا اگلا برس کہا بعض صحابہ نے ای رسول خدا کے کرین ہم جیسا کہ کیا تھا چنے سال گذرے ہوئے ہیں لیکن
بیکھ کر گشت قربانی بعد تین دن کے فرمایا کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اسلئے کہ تحقیق اس سال میں لوگوں پر بھی رحمت و شفقت و مہربانی ہے پس
لیے سافحی کو کہ جمع کرنے سے یہ کہہ کر وہ تم انکی لینے اب حاجت نہ رہی نہ ہی نہ رہی اگر کہو گے اجازت ہو نفل کی یہ بخاری اور سلم نے ف یک
سال قحط شد ہوا تھا مدینہ میں کہ تمام زمین بھر گیا تھا باہر لے رہے والوں سے اس سال حضرت نے فرمایا تھا کہ جتنا گوشت لوگوں پاس ہو تو کھو
جمع نہ کر کھینچو سال آئندہ میں جب حاجت نہ رہی تو اجازت دیدی کہنے کی **وَعَنْ نَيْبِشَةَ** قَالَتْ قَالَتْ كَسُوهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّا كُنَّا هُنَا كَمْ عَمَلُ كُنْ هَا هُوَ وَفَلَمْ يَرْكَبْ لَكِي لَسَعَكُمْ جَاءَ اللَّهُ بِالسَّعَةِ فَكَلُوا دَاخِرًا وَاجْتَرُوا الْوَأَلَا هَلْ هُوَ
الْأَيَّامُ يَا كَمْ أَجَلٌ وَثَرِبٌ وَذَكَرَ اللَّهُ ذَاكَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
تھے ہم منع کرتے تھے گوشت قربانی یا ہدی کے سے یہ کہ کھاؤ تم اسکو زیادہ تین دن سے تاکہ دعت ہو تو کو لینے تمہارے فقر کو بھی پہنچے لایا اللہ تعالیٰ
دست پس کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور ثواب طلب کرو لینے ساتھ تصدق کرنے کے خبر دیا ہوا تحقیق یہ دن لینے نبی کے کہ چار دن پہن دن پہن

کھائے اور پیئے کے بغیر سرفہ حرام جو ان میں اور یا کر فی خدائی نقل کی یہ ابو داؤد نے فی منی دن بہت یاد کر نہ خدا کے میں جو جب قول اللہ تعالیٰ کے لئے
 فضیلت مناسک مکرر ذکر وائے کہ کلمہ با کلمہ وائے ذکر اربع **باب الطلاق** باب بی بیان سر نہ لائے کے ف اس باب میں سر نہ لائے کا ذکر اور یا ل
 کتر وائے کا بھی اور ولایت کے اتھا کیا پر ساتھ بیان کرنے افضل کے کا ادرم سے کئے تو سر نہ لائے افضل پر لائے کتر وائے سے اور تفصیل اسکی کے ذکر ہوگی نشا
 اور ثبات نہیں جو اب سر نہ لائے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے حج اور عمرے کے **الفصل الاول** **ضلع بی عن ابی ہریرہ**
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ رَأْسَهُ فِي خَجَرٍ الْوَدَاعِ وَائِثَاسُكَ مِنْ أَضْجَائِهِ وَفَضَّرَ بَعْضَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 روایت جو اب ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سر نہ لائے یا سر نہ لائے حجاز الوداع میں اور بعضے لوگوں نے بھی سر نہ لائے صحابیوں میں سے اور کتر وائے بال
 بعض صحابیوں نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بعضوں نے واسطے متابعت حضرت کے اور حاصل کرنے فضیلت کے سر نہ لائے اور بعضوں نے غسل جو ایک
 کمال کتر وائے اور صحیحین وغیرہ میں آیا کہ حضرت نے عمرہ القضاء میں بال کتر وائے پس دونوں چیزیں حضرت سے ثابت ہوئیں لیکن افضل سر نہ لائے ہی جو
وعن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ فَتَضَعُ يَدَيْهَا عَلَيْهِ
 اور روایت جو اب عباس سے کہ کہا کہا واسطے میرے معاویہ نے کہ تحقیق میں نے کتر وائے بال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مرے کے ساتھ پکان تر کہ نقل کی
 یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضوں نے کہا کہ شقیں ٹھنی غیبی کو کتر وائے میں یعنی نسبت تروا طہر میں اور ثبات ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بال
 نہیں کتر وائے اچھے میں بلکہ سر نہ لائے یا پس یہ بال کتر وائے جو معاویہ نے روایت کی عمرے میں صحیح بخاری والالت کتر یا پر یہ کہنا نزدیک مرے کے واسطے
 لگا کر میں ہوا تو کتر وائے میں من حج **وعن ابن عباس** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خَجَرٍ الْوَدَاعِ اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُحْلِقِينَ
 قَالَوَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ الْمُحْلِقِينَ قَالَوَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
 اور روایت جو اب ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجاز الوداع میں یا آئی ہم کہ سر نہ لائے والون پر عرض کیا صی اپنے اور کتر وائے
 بالون کے لیے بھی دعا رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ فرمایا آئی ہم کہ سر نہ لائے والون پر عرض کیا صحابہ نے اور کتر وائے والے بالون کے لیے بھی دعا
 رحمت کی کیجیے یا رسول اللہ کہا حضرت نے اور کتر وائے والون پر بھی ہم کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے فضیلت سر نہ لائے
 کی معلوم ہوئی کہ حضرت نے کئی بار سر نہ لائے والے کے لیے دعا کی اور کتر وائے والون کے لیے کئی بار کے بعد **وعن یحییٰ بن الحکم**
 عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَجَرٍ الْوَدَاعِ دَعَا الْمُحْلِقِينَ لَنَا وَالْمُقَصِّرِينَ وَاحِدَةً دَعَا مُسْلِمًا
 اور روایت جو یحییٰ بن حکم سے کہ نقل کی اپنے داد سے کہ نیت اسکی ام الحصین پر یہ کہ نیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حجاز الوداع میں کہ دعا کی
 واسطے سر نہ لائے والون کے تین بار اور واسطے کتر وائے والون کے ایک بابینے انیر کو نقل کی یہ مسلم نے ف صحیحین کی روایت کہ اسے اوپر نہ کہہ کر
 اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے دوبار سر نہ لائے والون کے لیے دعا کی اور تیسری بار میں کتر وائے والون کے لیے اور صحیحین ہی کی ایک اور روایت
 میں آیا کہ جو تھیں بار میں حضرت نے دعا کی کتر وائے والون کے لیے اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ تین بار سر نہ لائے والون کے لیے دعا کی اور
 ایک بار کتر وائے والون کے لیے خواہ تیسری ہی بار میں انکو شریک کر لیا خواہ چوتھی بار میں علیحدہ دانے لیے دعا کی جبکہ طبع کی ان میں یہ کہ دعا کی
 مجلسوں میں کی ہوگی میں دوبار سر نہ لائے والون کے لیے اور تیسری بار کتر وائے والون کے لیے کہ مجلس میں تین بار سر نہ لائے والون کے لیے اور چوتھی بار
 کتر وائے والون کے لیے یا کہ چوتھی بار ہی جو اس نے جو اس نے تحقیق ہوا اس کے نزدیک روایت کیا **وعن ابن عباس** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمِنَّا
 الْهَمُّ فَرَمَاهَا مَشَقَّتِي مَثَرًا لِمِثْقَالِ حَبِّ خَلْقٍ وَنَاوَلَنَا خَلْقًا شَقِيهًا أَلَمَّا مَنَى فَنَلَقَهُ مَشَقَّةً عَازِبًا

کتاب النکاح باب الطلاق
 مطابق حق جلد دوم
 کویت دار الفکر بیروت

ہذا الحدیث صحیح ہے اور روایت ابوالی البدن بن مہدی سے انقل کی اپنے باب سے کہ اجازت دے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
پرنے والے لوگوں کو حج کر کے شب باقی کسی میں اور کھانہ مارین میں جو وقت عقبہ پر دن کر کے یعنی پہلے دن کر کے پھر حج کرین باندہ دونوں کا
پیچھے دن کر کے پس مارین دنوں ان کا مہربانج ایک کے ان دنوں میں سے انقل کی یہ مالک در ترمذی اور نسائی نے اور کما ترمذی نے کہ یہ دن عید ہے
کما طہ بن مہدی پر اجازت دی چاہے والوں کو یہ رات کو نہیں منی میں تشریف کی راتوں میں اسلئے کہ دخول ہوتے ہیں چنانچہ میں اور اجازت دی
یہ کہ کھانہ مارین دن عید کے جمعہ العقبہ پر فقط پھر نہ مارین عید کے دوسرے دن بلکہ مارین تیسرے دن دونوں دن کا اہتمام اور انہیں
جائز ہے ان کے نزدیک تقدیم رہی کی دوسرے دن عید کے یعنی تیس دن کے بدلے چاہی دوسرے دن مارین نہیں رست اور تاخیر درست ہے کہ دوسرے
دن عید تیس دن مارین باب ما یحتبہ المحرم باب ہر حج بیان ان چیزوں کے کہ بچے اُنے محرم یعنی اس سال بین بیان ہوا ان
کہ حرام ہو کر ان کا محرم کو خواہ واجب ہوئے دم یا صمدہ دنیا یا نہ واجب ہو کچھ بیان ہوا ان کا مباح ہو محرم کو کرنا ان کا اوصاف و صفتیں ہر کہ آدمی
صاع لینے دوسرے گھون سے یا ایک صاع جو باقی ہو سہری چیز غیر مہینہ ج الفصل الاول فصل پہل عن عید اللہ
بنی عمران رجلا سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یلبس المحرم من الثیاب فقال لا یلبس القمقم ولا الخفاف
ولا الشراکب ولا الثراش ولا الخفاف الا احدث لا یجد ثعلب فیلبس ثعلبی یقطع مما استعمل من الثعلب
تلبس من الثعلب مثلاً فخر الکذا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس من الثعلب مثلاً فخر الکذا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس من الثعلب مثلاً فخر الکذا
بن عمر سے یہ کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا پہنے محرم قسم کپڑوں کے سے لینے اور کیا نہ پہنے فرمایا نہ پہن کرے اور نہ باندھو کر
اور نہ پہن کرنا باندھو اور نہ اوڑھو یا نیاں اور نہ پہن موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاؤں میں پس پہنے موزے اور چاہے کہ کاٹ ڈالے موزے دونوں پہنے
پس سے اور نہ پہن کرنا پہن میں سے اس چیز کو لگی ہو اسکو و عفران اور نہ وہ کپڑا کہ لگی ہو اسکو ورس نقل کی یہ بخاری اور سلم نے اور زیادہ کیا
بخاری نے ایک روایت میں اور نہ نقاب ڈالے عورت احرام والی اور نہ پہنے داستانے مراد ساتھ ہے کہ نون اور یا سجاوٹ پہنا اس طرح کہ
کہ عمل پہنے کا ہے کہ کھینچنے میں اور یا سجاوٹ کو پاؤں میں پس اس طرح پہنا منع ہو اور اگر لنگو بدن پر ڈالے مانند چادر کے تو نہیں منع اسلئے
اصو ترین یہ نہیں کہ کھینچنے اور یا سجاوٹ پہنا اور نہ بلانی مراد اس سے یہ کہ ایسی چیز نہ اور ڈھکے کہ سر کو ڈھانپ لے خواہ ٹوپی ہو خواہ باری
خود اور کچھ مگر جو چیز ایسی ہو کہ عرف میں اسکو پہنا اور اوڑھنا نہ کہتے ہوں مانند رکھ لینے کو نہ سے اور اٹھالینے گھڑی کے سر پر تو مضاف نہیں مراد ہے
اس جگہ نہ پہنے مریع ٹہری ہر کہ پشت یا کچھ میں ہوتی ہو اور امام شافعی کے نزدیک یہی ٹخنہ مراد ہے کہ جب کا وضو میں دفن و فرائض ہو اور اختلاف کیا ہے
کہ جس لباس جوئی ہو اور وہ موزہ پہن لے تو آیا واجب آیا ہے فدیہ یا نہیں پس کہا مالک اور شافعی نے کہ نہیں ہر اس پر کچھ اور کہا ابو حنیفہ اور
علما نے کہ نہ کپڑے فدیہ ہو یہ کہ جب احتیاج ہو سر نہ لٹکے تو سر نہ ڈالے اور فدیہ دیوے اور ورس ایک قسم کمانس کی جو روزنگ مشابہ عفران
اور عفران دوسرے رنگ سے منع اسلئے فرمایا کہ شبو ہوتی ہر این اور نہ نقاب ڈالے لینے سمجھ کو بقیہ اور نقاب سے نہ ڈھانکے اور نہ کپڑے پہنے
ڈھانکے کہ الگ پہنے سمجھ سے تو جائز ہر مگر وہی ڈھانکنا حرام ہے مانند عورت کے ہاں نہ نزدیک اور یہی کہا مالک نے اور احمد نے ایک روایت میں اور
خلاف ہر اس میں امام شافعی کا اور ہر گز کہ سر کو لگے تو نہیں ہر اس میں امام شافعی نے کہ نہیں اور اس طرح پردہ کعبہ کا اور خیمہ کے لوگ تو منع ہے نہ کہ خیمے
کھانہ والے انہیں منع ہے وعن ابن عباس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس من الثعلب مثلاً فخر الکذا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس من الثعلب مثلاً فخر الکذا
ثعلب یلبس من الثعلب مثلاً فخر الکذا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس من الثعلب مثلاً فخر الکذا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلبس من الثعلب مثلاً فخر الکذا

کہ دو حدیث بخاری اور مسلم میں آئی ہوا ہے وہ دونوں میں سے ایک میں ہے بنین بن ہشام بن یزید ان کے درجہ کو ع در شرح حدیث یزید گہلا
 گزشتہ باب فی فیہ الثیاب الصکید باب یزید بیان مجرم کے کہ بچے شکار سے ہت مجرم کو شکار کرنا اور راہ دکھانی اور کو اور
 اشارہ کرنا طواف شکار کے حرام ہے سب علماء کے نزدیک اور اگر ان خیال میں ہے کہ کچھ بھی کر لیا لازم ہوگا اس پر بدلے قیمت شکار کی ساتھ تشخیص و علوان کے
 حسب قیمت اس جگہ کے کہ شکار کیا ہو یا حسب قیمت اس موضع کے کہ قریب ہو اس سے اگر موضع شکار میں نہ ہو اس کی قیمت بھر کر جائے خرید سے ساتھ
 قیمت انسانی کے ہر اگر ان کے ان میں ہیں بچ کرے انکو حرم میں اور اگر جائے خرید سے ساتھ قیمت اس کی کے علاوہ دوسرے ہر فیہ کو ادا و احصاء کو کرین
 ہون اور اگر گھوڑا جو ہون تو ایک ایک شائع یعنی چار چار ہر سے کم اس سے نہ سے اور اگر جائے روزہ کے بدلے طواف ہر فیہ کے ایک ایک روزہ ہر اگر
 بچے کے حکم فقیہ سے نہ دے انکو یا ایک روزہ کے بدلے ان کے اور قصد شکار کرنے والا اور بھول کر کرنے والا برابر ہیں اور اگر زخمی کرے شکار کو
 یا کٹے عضو شکار یا گھارے بال ان کے بدلے اسے اسے خیر کا ناقص ہوگی قیمت ان کی سے اور اگر گھیرے پرانے یا کٹے یا تھوڑا دن ان کے پس ایسا
 ہو جاوے کہ چنانکے اپنے کو بلی وغیرہ سے پس قیمت پوری ہو اور اگر دو دو دوے شکاریں قیمت سے اس کے دو دو کی اور یہ طواف اگر اٹھ اوڑھے تو
 ان کی قیمت سے بوجھ کھانے مجرم کے شکار کو تفصیل ہو کہ اگر مجرم آپ شکار کرے یا کوئی اور مجرم شکار کرے کھانا اسکا مجرم کو حرام ہو یا بالانفاق اور
 اور اگر مجرم شکار کرے اپنے لیے یا مجرم کے لیے یا دن ان کے یا بغیر دن ان کے ان میں کی مذہب اور اقوال میں علماء کے مذہب بعض صحابہ کا کہ اگر
 بھی نہیں ہیں اور بعض تابعین کا یہ ہے کہ حرام مجرم پر کھانا شکار کا مطلق اور دلیل ان کی حدیث مصعب بن جہاش کی ہوا نہ مذہب امام شافعی رحم
 اور احمد کا یہ ہے کہ اگر مجرم آپ شکار کرے یا کوئی اور ان کے لیے شکار کرے ساتھ دن ان کی کے یا بغیر دن ان کی کے تو حرام ہو اور اگر غیر مجرم شکار کرے
 اپنے لیے اور اگر گھیرا نہیں ہے مجرم کے لیے بطریق ہر کے بھی حلال ہو اور مذہب امام ابو حنیفہ اور علماء ان کے کا یہ ہے کہ حلال ہو کھانا گوشت شکار کا
 مجرم کو جب تک کہ آپ شکار نہ کرے اور حکم کا یہ ساتھ ان کے اور راہ نہ بناوے اور اشارہ نہ کرے طرف ان کے اور مدد نہ کرے شکار کرنے پر وہ یا کوئی اور
 اگرچہ ان کے لیے شکار کیا جاوے چنانچہ حدیث ابی قتادہ کی دلالت کرتی ہے اس پر اور مدد شکار سے ہے حیوان وحشی جب بصل خلقت کے کہ یہ نہیں
 وائل ان کی شکل میں ہو پس جائز ہے مجرم کو بیچ کر یا بکری اور دنبہ اور بھینہ اور گائیں اور اونٹ اور بیع اور بیلہ گھ کی بلی ہونی کا اور مجرم پر بدلہ لانا
 بسبب بیچ کرے بکری کے اور برن پلے ہونے کے اور شکار کرنا مذہور یا بی کا حلال ہے مجرم وغیرہ مجرم کو خواہ انکو کھاتے ہوں یا نہ کھاتے ہوں جب تک کہ ان
 شریف کے اصل کرم صید الحیوان طہارہ آخر آیت تک پر چکل کے جانور جو کھائے جاتے ہیں حرام ہے شکار کرنا انکا مجرم ہر بالانفاق اور جو کہ کھائے نہیں
 جاتے ہیں انکو قسم کیہ صاحب بدائع نے دو قسم پر ایک تو وہ ہیں کہ انہا دیتے ہیں طبعاً اور ابتداء کرتے ہیں ساتھ انہا کے انفرمانہ نہیں اور چھ اور
 بھی یہ اور مانند ان کے پس جائز ہے مجرم کو قتل کرنا انکا اور نہیں لانا اس پر کچھ اور ایک وہ ہیں کہ انہا نہیں کرتے ساتھ ان کے کہ انہا بیع وغیرہ کے پس
 جائز ہے مجرم کو انکا اگرچہ طہرین اس پر ان میں لانا اس پر کچھ اور اگرچہ طہرین تو نہیں مباح مجرم کو یہ کہ ابتدا کرے ساتھ مارنے کے اگر مارا انکو نہ لے
 تو لازم ہوگا اس پر بدائع مع نفی الفصل الاول فصل علی عین الصحیحین جتا مہر ائہ اھذک ان سؤل اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم جانا و حنیفا وھذا بالانفاق او بدو ان حرۃ علیک فکما لانی ما فی وجہ قال تاکم کڈا علیک ان ابا حرم
 متصف علیہ روایت ہے مصعب بن جہاش سے یہ کہ انھوں نے بطریق تحفہ کے جسما واسطہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر خدا و حضرت نے اہل بیت
 یا وہاں میں ہیں ہر دہا حضرت نے ان پر جب کہ کچھ حضرت نے وہ چیز کو تمہیں بچہ ہر اس کے لیے یا ناشی اور نعم معلوم کیا بسبب نہ قبول کرنے کے فرمایا
 ہے نہیں ہر دہا کو تمہیں ہر اس کے لیے کہ تمہیں ہر اہرام باندھے ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے نف ابوا اور وہاں نام ہر جگہوں کا در بیان

یہ وقت عرفہ کا ہے جس کے بعد ہر طرف اوجھل ہو سکتا ہو طواف اربعہ کی یہ بھی عمرہ کا ارہام ہے محکم اور سال آئندہ میں قضاء کی کرے پھر بدست
 فوج کرے یا روزہ رکھے اگر بدست نہ ہو تو طواف اربعہ اور اس حدیث میں ہی صورت مذکور ہو اور اگر بوجہ قنات قارن لینے حج اور عمرے کی نیت کی ہو تو وہ طواف
 کرے واسطے عمرے کے اور ہی کرے اگلے لیے پھر دوسرا طواف کرے واسطے فوت ہونے کے اور ہی کرے اگلے لیے اور سرسبز دوا سے یا بال بھر دوا سے اور
 باطل ہو گا جس سے دم قرآن کا اور اگر ہو گا مستحق تو باطل ہو گا تمتع انکا اور ساقط ہو گا اس سے دم انکا اور اگر ساتھ لایا ہو ہم ہی کرے انکو جو چاہے اور ان
 سب فوت کرنے والوں پر زمین واجب ہو گا سال قضا میں اگر حج نہ ہو **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ**
حَتَّى بَاعَ ثَمَنِي لِيُكَفِّرَ فَقَالَ لِمَا كُنْتَ أَتَى دَنِي لَمْ يَجِدْ قَالَتْ وَرَأَيْتُ مَا أَجِدُ لَكَ وَجَدَهُ فَقَالَ لِمَا بَخِجْتُ وَأَشَدَّ بَخِي وَخَوَّفَ اللَّهُ لِي مَا خَلَّى حَيْثُ
خَبَرْتَنِي مَتَّفِقُونَ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کما داخل ہوا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھا جو نبی نبیر کے پس فرمایا اے
 اے عائشہ کہ تو ارادہ کرتی ہو حج کا لینے ہمارے ساتھ پس ہم بھی جاتے ہیں کہ چلے تو حج کے لیے ہمارے ساتھ کما اتنے لینے ہاں ارادہ کرتی ہوں لیکن میری شادی
 نہیں پاتی میں اپنے نہیں مگر میرا اپنے میں منع پاتی ہوں بسبب بیماری کے نہیں جانتی کہ حج پورا کر سکوں گی پس فرمایا واسطے اگلے حج کر لینے اور
 حج کا باندہ اور شرط تو وہ کہ یا اتنی میرا کان کھٹنے کا احرام سے اس جگہ ہو گا کہ روکے تو بجا قتل کی یا بیماری اور سلم نے ف لینے جس جگہ مجاہد مریض
 ہوا ورنہ چل سکوں میں خانہ کعبہ کی طرف پس اس جگہ احرام سے باہر نکل آؤ گی میں اور تینوں امام جو کہتے ہیں کہ احصاء لینے لکنا بسبب مرض کے
 نہیں ہوتا وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ اس حدیث کے کہ اگر بسبب مرض کے سبب ہوتا احرام سے باہر نکلنا تو نہ حکم کرتے حضرت انکو ساتھ شرط کرنے کے
 کیا کیا گیا، مگر وہ امام اعظم جو کہتے ہیں کہ احصاء بسبب مرض کے بھی ہوتا ہے وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ حدیث حج میں عمرہ انصاری کے کہ کائناتی پر
 او اور دلیل اتنی ہے کہ اگر بن شرط کر کے شرط طارنے کا یعنی اس
 عورت کے حق میں یہ تھا کہ جلدی احرام سے نکل آئے اگلے ارادہ شرط نکلنی تو دیگر نکلنی یعنی جب پہنچتی ہو ہی اپنی جگہ پر اور یہی سبب امام اعظم کا ہے کہ
 درست نہیں کہ احرام سے باہر نکلے یہاں تک کہ فوج کھیا دے بدست اسکی جو میں مگر یہ کہ نہ باکرے لینے اگر شرط کرے کہ جان میں کون وہاں احرام سے
 نکل آؤں تو بوجہ روکنے کے حلال ہو جائے اور غیر فوج ہونے سے حج **الفصل فی الثانی فصل فی عین ابن عبد اللہ بن رسول اللہ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امیر اہل بیت علیہ السلام کی روایت ہے کہ انہی نے حج اقامہ خود نبیہ فی العمرة الفحصاء وروایت ہے ابن عباس سے کہ
 تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اپنے صحابہ کو یہ کہ یہ یلین ہر سال کے جانوروں کو وہ جانور کہ فوج کیے تھے سال حدیبیہ کے میں حج عمرہ اتفاقاً
 نفل کی ف لینے پہلے وقت احصاء لینے کے کہ جانور ہم ہی کے فوج کیے تھے سال آئندہ کہ عمرہ قضا کا بجا لاؤں اور جانور بدست اگلے فوج کر لینے فوج
 کرنا حرم میں واقع ہوا علیہ کہ ہر سال احصاء فوج نہیں کی جاتی ہے مگر حرم میں حدیبیہ کا مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور یہ جس صورت میں کہ فوج کرنا حدیبیہ
 میں غیر حرم میں تھا طہارہ اور اگر ہم کہیں کہ حدیبیہ میں بھی حرم میں تھا علیہ کہ اگر حدیبیہ حرم میں نہیں بدل کرنا واسطے احتیاط اور حاصل کرنے
 فضیلت کے تھا اور ام واسطے احتیاط کے اور بعد لفظ رواہ کے اصل نسخہ مشکوٰۃ کے میں حدیبیہ میں بھی ہوئی ہے اور ایک نسخہ میں لایا کہ میرا ہر لفظ
 البرادہ کا اور ایک نسخہ میں یہ عبارت زیادہ ہو وہی قصہ وہی سند محمد بن حنفیہ سے **وَعَنْ الْحُجَّاجِ بْنِ خُرَيْشٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَسِرَ أَوْ خَرَجَ فَقَدْ خَلَّ وَعَلَيْهِمْ الْحُجَّاجُ مِنْ قَائِلِ رَدِّهِ الْقَرْمِذِي وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّنَائِي وَأَبْنُ مَاجَةَ
 وَالتَّيْمِيُّ وَرَدَّ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى وَخَرَجَ وَقَالَ الْقَرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُنَا حَسَنٌ فِي الْقَصَائِمِ مَعْنِيهِ أَنَّ رِوَايَتَهُ
 حج میں عمرہ انصاری سے کہ کما واما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نفل ٹوٹ جاوے لینے جانور انکا یا نکلنا ہو جاوے پس تحقیق ہو گیا حلال

اور روایت ہے کہ کسان میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے میں نے حلال واسطے کسی کو نہیں دیکھا وہ مکہ میں تھیں انقل کی یہ مسلم نے نقل کی ہے
 یعنی تھیں انھوں نے مکہ میں بدو ضرورت کے نہیں سمجھتے یہ قول ہے جو علما کا جو احسن ہے کہ ان کا مطلق تھیں انھوں نے مکہ میں کہ وہ جو نبی خواہ بغیر دست و پا
 بلا ضرورت و عن انس بن مالک النخعی قال قال رسول اللہ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى رَأْسِهِ لِيَقْرَأَ الْقُرْآنَ عَاكِفًا وَجَلَّ وَفَلَّانَ
 بَنُو خَيْلٍ يُنَادُونَ يَا شَارَ الْكُفَّةِ فَقَالَ أَتَشْفِقُونَ عَلَيَّ أَوْ لَا تَشْفِقُونَ عَلَيَّ أَوْ لَا تَشْفِقُونَ عَلَيَّ أَوْ لَا تَشْفِقُونَ عَلَيَّ أَوْ لَا تَشْفِقُونَ عَلَيَّ أَوْ لَا تَشْفِقُونَ عَلَيَّ
 سرسار کہ بہر تخاصو و چون کمانا را کہ کما یا ایک شخص یعنی فضل بن عبیدہ اور کما تحقیق ابن فضل کہ پڑھے ہوئے ہی پر جسے کہے کہ فرمایا راڈال انقل کی یہ بخاری
 اور سلم نے نقل کیا کہ میں نے حضرت جو فرمودہ دیکھا کہ میں نے داخل ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ داخل ہونے میں بغیر احرام کے جائز ہے انکو کہہ کر ارادہ رکھتا ہو کہ
 یعنی حج یا عمرہ کا اور یہ صحیح قول شافعی کا ہے اور ثنی نے کہا کہ دلیل ہماری یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تباؤ ذکر و مہقات سے بغیر احرام
 اور یہ بھی ہے کہ احرام واسطے تعلیم اس جگہ کے پس برابر حج کرنے والا اور عمرہ کرنے والا اور غیر انکا اور حضرت جو بغیر احرام کے داخل ہوئے دن فتح
 کے کے تو حلال ہو گیا تھا حضرت کو ایک ساعت داخل ہونا بغیر احرام کے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے اس حدیث سے انہما نقل کیا ہے ابن ماجہ اور راڈال انقل کا بھی
 کہ تباؤ ہو گیا تھا ابن فضل اور راڈال انقل ایک سالانہ کو کہ خدمت کرتا تھا اسکی اولیک اسکی گائے بدھا تھی کہ چھو کر تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس
 اصحاب کرام انکی کی اور احکام اسلام کی جس کو کیا انکی ماڈالنے کا اس سے لاکھ اور شافعی دلیل دیتے ہیں اس پر کہ جائز ہے فاقہ کرنا حدوں اور قصاص
 حج حرم کے کے اور ابو ضیفہ نے فرمایا کہ یہ جائز نہیں وہ کہتے ہیں کہ انکو مارا بسبب تباؤ نے اور مانا کہ اگر قتل قصاص ہی کے لیے کیا تو قتل کرینگے کہ
 کہ قتل انکو حج ساعت بجا ہونے حرم کے ہو اور ہر حج و عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ
 عَمَامَةٌ كَسُوهُ دُخَانًا بَعْضُهُمْ رَأَاهُ مُسْتَكْبِرًا اور روایت ہے نبی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے یعنی مکہ میں دن فتح کے
 بغیر احرام کے اور انہی بھی بکری سیاہ فضل کی یہ مسلم نے نقل کیا ہے اور یہ خود ہم ہونا ہو کہ حضرت خود پہنے ہوئے اور اسے عمامہ باندھا ہوگا اور احرام نہ پہنے
 کی تقریر بھی گذر چکی ہے اس حدیث میں دلیل ہے اس پر کہ جب ہونا رنگ سیاہ کا جیسا کہ مذہب حنفی پر ہے و عن عائشہ قَالَتْ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَكَانَ رَأْسُهُ مَسْفُوفًا وَكَانَ رَأْسُهُ مَسْفُوفًا وَكَانَ رَأْسُهُ مَسْفُوفًا وَكَانَ رَأْسُهُ مَسْفُوفًا وَكَانَ رَأْسُهُ مَسْفُوفًا
 اللہ و کیف یحسف یا ولیم و اخرهم و فی ذلک من لیس منہم قال یحسف یا ولیم و اخرهم ثم یعقون علی انہم شفق علیہ
 اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا ایک لشکر خراب کرنا کہ عہد کا پس جس وقت کہ پہنچا گاچ میدان ایک میں کہ ہوا
 جاو گیا ساتھ اول اپنے کے اور خرابی کے پھر سب ہمسائے جاوینگے کہ امین نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دھنایا جاو گیا ساتھ اول اپنے کے اور خرابی کے
 اور انہیں ہونے بازاری انکے اور شخص کہ نہیں انہیں سے لیٹا کہ میں اور یہ قصد خراب کرنے کہیہ کہ شریک انکے نہیں ہونگے بلکہ ضعیف اور قیدی
 انکے ہونگے اور فرمایا دھنسائے جاوینگے ساتھ اول اپنے کے اور خرابی کے پھر اٹھائے جاوینگے انہیں منتوں پر نقل کی یہ بخاری اور سلم نے نقل کی یہ بخاری
 حضرت نے آخری زمانے کے حال کی حضرت امام مہدی کے وقت میں یہ لشکر بادشاہ مصر کا نام اسکا سفیان ہوگا ایسا ارادہ کر گیا اور فرمایا
 کہ دھنسا کے جاوینگے یعنی وہ دھنسا کے جاوینگے پس داخل ہونگے انہیں اگر چہ قصد انکا سامنین ہونے کا اسلئے کہ انھوں نے ثریا علی بن ابی طالب
 مدعی انکی فساد انکے پر پڑھائے جاوینگے پس منتوں پر کہ جو بیت اسلام کی کہتا ہوگا جنتی ہوگا اور جو بیت کفر کی کہتا ہوگا دوزخی ہوگا
 و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَكَانَ رَأْسُهُ مَسْفُوفًا وَكَانَ رَأْسُهُ مَسْفُوفًا وَكَانَ رَأْسُهُ مَسْفُوفًا وَكَانَ رَأْسُهُ مَسْفُوفًا
 اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خراب کر گیا کہ عہد کا صاحب پند لیون جہولی اور پتلی کا جیستون میں سے

معاف ہوتے ہیں نہ مذہب کے کوئی ماضی عیاض نے جو اجماع پر اہل سنت کا سبک دے گا ہون کو نہیں جہاں ہی ہو مگر تو باوجودین کوئی قائل ہوگا
 ساقط ہونے دین کے اگرچہ حق اللہ تعالیٰ کا ہوا نہ دین نامانور نہ کر کے مگر ان گناہ ویر کرنا اور کرنے کو قرض کا اور تاخیر کرنے مانا کا اور ماننے کے کا
 ساقط ہونا یا ہو جو کہ جڑ کے قائل ہوئے ہیں مراد انکی یہی ہے اور سب پر داخل ہونا کعبہ میں جبکہ نہ نایہ اسکو یا اور کو اور زمین جائز
 خریدنا کعبہ کے خلاف اور پردے کا پر شیبہ سے بلکہ ایسے تو امام سے ایسے یا اس کے نائب سے اور جائز ہوا اسکو پہننا انکا اگرچہ منہی ہو یا حاض ہوا
 اگر کہیں سے کوئی کسی قتل کر کر حرم میں آن بیٹھے تو اسکو قتل کرے جب تک وہ ان سے باہر نہ نکلے مگر جبکہ حرم ہی میں قتل کرے تو قاتل کو وہاں ملنا
 جائز ہوا اگر قتل کرے خائے کعبہ میں تو اس میں قتل کیا جاوے اور کہ وہ ہوا تنگ کرنا اب زہم سے نہ نہانا اور کہ افضل پر مذہب سے مگر جس قطعہ
 زمین پر کہ کعبہ میں اعضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے دفن کیے گئے ہیں اس پر وہ مطلق افضل ہے کعبہ سے اور عرش و کرسی سے علیٰ حدیث
 حضرت کی قبر کی سبب پر بلکہ بعضوں نے کہا ہوا کہ واجب ہوا اس کے لیے کہ فراغت رکھتا ہوا درج پہلے کرے زیارت سے اگرچہ فرض ہوا افضل ہو
 تو اختیار رکھتا ہو چاہے پہلے کرے چاہے زیارت جب تک کہ گزرتے مذہب پر سے اور اگر مذہب پر سے گزرتے تو پہلے حضرت کی زیارت ہی کرے باقی
 اور چاہے کہ نہ کرے ساتھ زیارت کے زیارت حضرت کی مسجد کی بھی ایسے کہ فرمایا ہے حضرت نے کہ نماز ان میں بہتر ہو نہ ارناؤں سے بیچ غیر اسکی
 سوائے ہی درام کے لیے ان میں لاکھ ہزاروں کا ثواب ہوتا ہے اور وسیط اور عبادتوں کا بھی ثواب وہاں زیادہ ہوتا ہے یہ مسائل و مختار میں سے
 لکھے گئے ہیں چاہے ان میں سے نہ کر سبب حج کی اور مسائل ضروری اس کے ایک جا لکھوں اگرچہ ترکیب و اکثر مسائل حدیثوں کے فائدہ دین متفرق لکھے
 جاپہن کر لکھا گئے لیکن میں خواہم کہ فائدہ بہت ہوتا ہے اس حصہ میں رسالہ فارسی حضرت شہر بقی مولانا محمد اسلمی صاحب دہ اندہ شرفا کا
 کہ اس میں مسائل ضروری حج کے متعلق کتابوں سے بہت اچھی ترتیب سے لکھے ہیں اس عاثر کے ساتھ لکھا گیا کہ ہندی زبان میں کر کے کہ افضل میں لکھا ہوا
 فصل جاننا چاہیے جو کوئی ارادہ حج کا کرے اسکو چاہیے کہ اول تو نیت درست کرے کہ محض اللہ کی رضا مندی اور ادا و فرض کا ارادہ کرے کچھ
 خیال نام نہود کا نہو والا سبب محنت بر باد دے اور کچھ اگر یہ ہندوستان کا رہنے والا ہو تو جب جہاز میں بیٹھ کر طوف مکہ منظر کے جانے لگے محاذی ملے
 احرام باندھے اور باندھا احرام کا جائز پر ہوا اول فقط احرام حج کا باندھا اسکو اذاعتے ہیں دوسرے یہ کہ احرام عمرے کا باندھے اور پھر
 مکہ منظر میں پہنچ کر افعال عمرے کے حج کے معنیوں میں ذکر احرام سے نکل آوے پھر احرام باندھ کر حج ادا کرے اس قسم کو مستثنیٰ ہے کہ اگر احرام
 باندھے مگر نیت میں حج کے اور افعال عمرے کے ذکر احرام سے نکل آوے پھر نیت یہ کہ وفات پر یا محاذی اس کے ہو چکر احرام حج اور عمرے کا ساتھ باندھ کر
 صومعین مکہ شرفین پہنچ کر افعال عمرے کے بجا لاوے اور احرام سے نکلے جبکہ ایام حج کے آوین افعال حج کے ذکر احرام سے نکلے اسکو تو ان کہتے ہیں
 یہ امام اعظم رحمہ کے نزدیک افراد متع سے بہتر ہے و جب ارادہ احرام باندھے کا کرے تو سبب ہو کہ ناخن ہاتھ پاؤں اور بال غلبوں و زینت کے دور کرے
 پس ہوا وے اور اگر عادت سر نہ لائے کی ہو تو بھی نہ ڈا وے والا لکھی ہے اور اگر بیوی یا لڑکی ساتھ ہووے تو صحبت کرے پھر وضو کرے یا نہا وے
 نہ ناخن ہاتھ پاؤں اور ڈا وے ہا وے اور فیضان و فیضان ہوا اور اگر دونوں حو کی ہوئی ہوں یا پھر ایک کپڑا اس سے شرم و محنت دے تو بھی جائز
 اور ضرر ہوگا وے اور چھ دو خنیں پھر اگر ارادہ و ان کا رکھنا یقین کے اللہ انی ارید الحج و عمرہ فیہر حال و قلبا منی اور اگر ارادہ حج کا کرے تو یوں
 کے اللہ انی ارید عمرہ فیہر مالی و قلبا منی اور اگر ارادہ افراد کا کرے تو یوں کے اللہ انی ارید الحج فیہر ہرے و عقبہ منی اور اگر نیت دل ہی سے
 کرے تو بھی کافی ہے پھر لبیک کے پس جب لبیک کے نہیت حج یا عمرے کے تو محرم ہوا اور الفاظ لبیک کے یہ ہیں لبیک للہ لبیک للہ لبیک للہ لبیک
 لبیک ان احوال میں کہ لبیک ان الفاظ سے کم نہ ہو زیادہ کہنا جائز ہے خواجہ یا الفاظ بھی مقبول ہیں لبیک صلیک صلیک صلیک صلیک

بعض مسائل
 اور بعض مسائل

اوقات مقررہ بدل نہیں ہونے کا وجہ وقت ارادہ سکھین جانی کا کہ تو نماز سے اور یہ سبب ہوا وجانب بندی کہ منقطع کے کثیف علیا پر داخل ہو کر
اور کو کھانا لگدین بہتر وقت کے جانے سے اور جبکہ میں داخل ہوئے تو اول مسجد الحرام میں جاؤ بعد کرنے یہاں کھانا منقطع ہوا بہتر اور سبب
وقت داخل ہونے مسجد الحرام کے لیے کہ اور روزانہ بنی شیبہ کے سکھ گھوڑا بیلہ سلام بھی کہتے ہیں مسجد میں جاؤ سے اس حال سے کہ تراضی اذخراغ کہنے والا اور
جاننے والا اپنے کو اور بزرگی کی وجہ سے کہ اور روزانہ والا اور عمر کرنے والا موجب بیت اللہ کو دیکھے تو بجز و تملیل کرے اور جب مسجد الحرام میں داخل ہو تو طواف
اور طواف قدوم کہ طواف اور سفر وغیرہ کے لیے سنت ہے بجا لاوے اس طرح کہ اول مسجد الحرام سے طواف کر کے تکریم و تملیل کرے اور بعد اس کو بوسہ دے اور
بوسہ دینے کے دونوں اٹھاوے جب تک وقت تکبیر تحریر کے اٹھاتے ہیں اور بوسہ دینا اس صورت میں ہرگز کیا جائے نہ پس اگر سبب از حرام کے بوسہ دینے
تو اٹھا کر لگا کر ہاتھ کو جوئے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو لکڑی کی کو لگا کر چومے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو دو ہتھیلیوں سے اشارہ کر لگا کر چومے اور تکبیر و تملیل اگر تکبیر
کرے اور دو پڑھے اور طواف جانب حجر اسود سے شروع کرے اور سات بار گرد خانہ کعبہ کے پھرے اور طواف بیات مطہر کرے یعنی چاروں جانب
بذل کئے بغیر سے کمال بائیں ہونڈھے پڑھے اور سات بائیں طواف کرے اور اول تین پھر دو تین بل بھی کرے یعنی جلد چلے ہونڈھے ہاں
اور سات نکال کر جیسے ہاتھ پٹنے ہیں اور جبکہ حجر اسود پر گزرتے اس طرح کہ اسے جو چھو گیا تھا یعنی بوسہ وغیرہ دے اور تکبیر وغیرہ پڑھے اور طواف کو ختم بھی
حجر اسود کے بوسہ دینے پر کرے اور کن یا نی کو کہ سامنے حجر اسود کے بوسہ دے بلکہ ہاتھ ہی لگا دے بعد ازاں دو رکعت نماز ادا کرے کہ خفیہ کی نزدیک
واجب ہوا یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑھے اور اگر سبب از حرام کے وہاں نہ پڑھے کہ تو مسجد میں جہاں چاہے و باقی ہے اور اول رکعت
میں بعد سورۃ فاتحہ کے قل یا اے اور دوسری رکعت میں قل ہوا اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چارہ فرم پر بارگاہی بیٹے بھر کر
پیسے اور پھر مقام ترم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تملیل اور دو پھر پڑھے اور سفر کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے کسی وجہ
مضافا ہوئے کے کہ اور اگر بعد طواف قدوم کے کہ تو بھی جائز ہیں مسجد الحرام سے باہر نکلا طرف حفاظت کے اٹھو اور صفایا ستور بلند ہو کر خانہ کعبہ
افتر پڑھے اور بیت اللہ کی طرف متوجہ کرے اور ہاتھ اٹھاوے دعا لے لے اور تکبیر و تملیل اور حمد اور دو پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر طرف مروے کے اٹھے
اپنی چال اور جب بلن دوا میں پہنچے تو قبل اٹھنے سے میل دوسرے تک جلد چلا اور پھر اپنی چال مروے پر چڑھے اور سامنے قبر کے کھڑا ہو کر تکبیر
وغیرہ مضاف کی سعی مروے پر بھی کرے اس طرح سات بار آمد و رفت کرے شروع مضاف سے کہ از ختم مروے پر اور سفر طوسی کی یہ ہے کہ بعد طواف کے ہو
اگر پہلے طواف سے کسی کی پھر کرنا سعی کا لازم ہے اور طواف اس سعی کے لیے اور وقوف عرفہ اور ذوالفہ اور رمی جمار کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ اولیٰ زوار
طواف کے لیے طہارت ضرور ہے اور وقت طواف اور سعی کرنے کے باندھنی کر دہ ہو اور جب سعی سے فارغ ہو پھر مسجد الحرام میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور
بہتر ہے واجب نہیں بعد ازاں کہ منقطع میں ٹھہرا رہے اور طواف فاعل جہد چاہے کہے اور ساتوین کو تکبیر کہ میں امام خطبہ پڑھتا ہوں میں جان پہچان
احکام حج کا ماننے کھنے کے طواف میں کی اور وقوف عرفہ اور ذوالفہ اور رمی جمار اور طواف اور رہنے کے سنی میں اور ذوالفہ اسکو سننے کہ
بہتر ہے اور اس طرح روز عرفہ کے عوفات میں اور گیا وہن کوئی میں احکام حج کے خطبہ میں بیان ہوتے ہیں انکو بھی سننے پھر اگر احرام سے نکل گیا ہو
تو اٹھوں تو کچھ کو احرام بجا باز کر کے طلوع آفتاب کے سنی میں آوے اور اگر طہر پڑھ کر آوے تو بھی مضائقہ نہیں اور سات کوئی میں رہے اور
عرفہ کی نماز فجر کی نماز کی میں پڑھ کر طواف عرفات کے جاوے اور اگر اٹھوں تو تاریخ میں نہ آوے اور ان عرفہ کے عوفات کو جاوے تو بھی جائز ہے بلکہ
طواف سنت ہے اور عرفات میں حج تک کہ چاہے اترے سوائے بلن عرفہ کے اور اترتا نزدیک جبل عرفات کے انھیں بڑا اور سدن البزور والے نماز سے کہ
سنت ہے اور عرفات میں وقت کرے کہ فرض پر بدین اسکے چا اور انہیں ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور پھر وہ امام کے بشیر طہارام کے نماز اور عصر کی جہد کرے

کتاب التماسک
فصل در بیان مسائل حج
مطابق حق مجتهد دوم
بوسہ دینے پر کرے اور کن یا نی کو کہ سامنے حجر اسود کے بوسہ دے بلکہ ہاتھ ہی لگا دے بعد ازاں دو رکعت نماز ادا کرے کہ خفیہ کی نزدیک
واجب ہوا یہ نماز نزدیک مقام ابراہیم کے پڑھے اور اگر سبب از حرام کے وہاں نہ پڑھے کہ تو مسجد میں جہاں چاہے و باقی ہے اور اول رکعت
میں بعد سورۃ فاتحہ کے قل یا اے اور دوسری رکعت میں قل ہوا اللہ اور بعد نماز کے دعا مانگے جو چاہے اور چارہ فرم پر بارگاہی بیٹے بھر کر
پیسے اور پھر مقام ترم پر آوے اور حجر اسود کو بوسہ دے اور تکبیر و تملیل اور دو پھر پڑھے اور سفر کو بہتر ہے کہ بعد طواف زیارت کے کسی وجہ
مضافا ہوئے کے کہ اور اگر بعد طواف قدوم کے کہ تو بھی جائز ہیں مسجد الحرام سے باہر نکلا طرف حفاظت کے اٹھو اور صفایا ستور بلند ہو کر خانہ کعبہ
افتر پڑھے اور بیت اللہ کی طرف متوجہ کرے اور ہاتھ اٹھاوے دعا لے لے اور تکبیر و تملیل اور حمد اور دو پڑھے اور جو چاہے دعا کرے پھر طرف مروے کے اٹھے
اپنی چال اور جب بلن دوا میں پہنچے تو قبل اٹھنے سے میل دوسرے تک جلد چلا اور پھر اپنی چال مروے پر چڑھے اور سامنے قبر کے کھڑا ہو کر تکبیر
وغیرہ مضاف کی سعی مروے پر بھی کرے اس طرح سات بار آمد و رفت کرے شروع مضاف سے کہ از ختم مروے پر اور سفر طوسی کی یہ ہے کہ بعد طواف کے ہو
اگر پہلے طواف سے کسی کی پھر کرنا سعی کا لازم ہے اور طواف اس سعی کے لیے اور وقوف عرفہ اور ذوالفہ اور رمی جمار کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ اولیٰ زوار
طواف کے لیے طہارت ضرور ہے اور وقت طواف اور سعی کرنے کے باندھنی کر دہ ہو اور جب سعی سے فارغ ہو پھر مسجد الحرام میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے اور
بہتر ہے واجب نہیں بعد ازاں کہ منقطع میں ٹھہرا رہے اور طواف فاعل جہد چاہے کہے اور ساتوین کو تکبیر کہ میں امام خطبہ پڑھتا ہوں میں جان پہچان
احکام حج کا ماننے کھنے کے طواف میں کی اور وقوف عرفہ اور ذوالفہ اور رمی جمار اور طواف اور رہنے کے سنی میں اور ذوالفہ اسکو سننے کہ
بہتر ہے اور اس طرح روز عرفہ کے عوفات میں اور گیا وہن کوئی میں احکام حج کے خطبہ میں بیان ہوتے ہیں انکو بھی سننے پھر اگر احرام سے نکل گیا ہو
تو اٹھوں تو کچھ کو احرام بجا باز کر کے طلوع آفتاب کے سنی میں آوے اور اگر طہر پڑھ کر آوے تو بھی مضائقہ نہیں اور سات کوئی میں رہے اور
عرفہ کی نماز فجر کی نماز کی میں پڑھ کر طواف عرفات کے جاوے اور اگر اٹھوں تو تاریخ میں نہ آوے اور ان عرفہ کے عوفات کو جاوے تو بھی جائز ہے بلکہ
طواف سنت ہے اور عرفات میں حج تک کہ چاہے اترے سوائے بلن عرفہ کے اور اترتا نزدیک جبل عرفات کے انھیں بڑا اور سدن البزور والے نماز سے کہ
سنت ہے اور عرفات میں وقت کرے کہ فرض پر بدین اسکے چا اور انہیں ہوتا اور خطبہ امام کا سنے اور پھر وہ امام کے بشیر طہارام کے نماز اور عصر کی جہد کرے

[illegible]

جو کائنات میں کچھ پرل باب اسکا واسطی شخص کے جو کہ پلڑے اسکو نفل کی یہ الوداؤ نہ وقت منواب یہ جو عن صالح عن موسیٰ لحد لفظ علی لکن وان
 سے رہ گیا یہ یا مصنف کو مہر ہوا اسکی کہ صالح غلام سعد کا نہیں یہ بلکہ صالح موسیٰ تو اسکا بڑا بیٹا مولیٰ سے کہ روایت کی ہر ع و عن الزبیری
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَبِيحَةَ دَرَجَةٍ وَعَصَا هَذِهِ جَزَاءُ مَنْ قَامَ بِطَلَبِ اللَّهِ ذَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَانَ الْحُجَّيْنِ السَّيِّدِ وَجَرَّكَ وَ
 أَتَاهُمُ نَاجِيَةً خَالِيفَةً وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ إِنَّهُ بَدَّلَ أَتَقَصُّ اور روایت جو زبیری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تمکار وچ کا اور دخت نادر اسکے حرام میں حرام کیے گئے ہیں واسطی اللہ کے نفل کی یہ الوداؤ نے اور کہا محی السنہ کے وچ ذکر کیا علمائے کونین ایک
 جانب ہر طاقت کے اور کہا خطابی نے لفظ ان بدل انہما کے ف واسطی اللہ کے لینے موجب حکم اللہ نہ لائے کہ یہ واسطی و سنوں اسکے لینے غازیون کے
 اور لکھا یہ علمائے کہ حرمت وچ کی بطریق حے کے قبی لینے انہیں رو نہ رکھ ہوئے تھے غازیون کے گھر وچ کے لیسے حرام تھا انہیں جاننا تمکار کے لیے اور
 سے دخت وغیرہ کا نا غیر غازیون کو نہ یہ کہ حرمت اسکی بطریق حرم کے قبی اور اگر بطریق حرم کے قبی تو ایک وقت مخصوص میں ہی ہر مفسوخ ہوتی
 اور کاشا فرجی نے کہ نہ تمکار کیا جاوے انہیں اور نہ دخت اسکا کاٹا جاوے لیکن ضمان لینے بدلہ انہیں نہیں ذکر کیا یہود ع و ج
 وَ عَنِ ابْنِ مَجْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنَّهُ يَمُوتُ بِهَا دَاوُدَ الْحَمَلُ وَالْقُرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحیح ہے کہ روایت اور سنائی اور روایت ہر ان غیر سے کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طاعت رکھے کہ مرے مدینہ میں پس چاہے کہ مرے مدینہ میں پس تحقیق میں شفاعت کر دے گا واسطی اگر
 شخص کہ مرے مدینہ میں نفل کی یہ احمد و زبیری نے اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہی باعتبار یہ کے ف اذل ہذا حدیث کے نسخہ یہ ہیں کہ جو کوئی ایک
 مدینہ میں یہاں تک کہ آوے اسکو موت پس چاہے کہ رہے انہیں یہاں تک کہ مرے انہیں کہ سن شفاعت اسکی کر دے گا اگر تمکار ہوگا
 گنہ بخشو اور اسکا اور اگر نیک کار ہوگا تو درجہ اسکے بلند کر دے گا اور مراد شفاعت سے خاص شفاعت ہے کہ جیسے دیا کج رہنے والوں کے لیے ہوگی
 ویسی اور ان کے لیے نہیں ہوگی والاشفاعت عام حضرت کی سب مسلمانوں کے لیے ہوگی پس افضل یہ ہے کہ جسکی عمر مٹی ہو یا کثرت
 وغیرہ سے معلوم ہو کہ موت قریب ہو پھر تو وہ مدینہ منورہ میں جا رہے تھے تا اس غنت علمی کو پہنچے کیانوب دعا ہو حضرت عمر کی اللہ عزوجل تہادہ فی ملک
 واجل موتی بلکہ ہر ملک یا آلہج دولت ہے بلکہ زور ہے کہ جو غنی غریب کرا میں یا ارحم الراحمین ع و عن ابی ہریرہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِمَنْ قَرَّبَهُ مِنْ قُرَى أَوْ سَلَا حَرَابَ الْمَدِينَةِ ذَوَاهُ الْقُرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صحیح ہے کہ
 اور روایت ہر ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر سببی بیسویں اسلام کی سے خراب جہنہ میں مدینہ ہوگا نفل کی یہ ترمذی نے
 اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہر ف لینے قریب قیامت کے سب شہر وغیرہ ویران ہو گئے اور مدینہ کے پیچھے ویران ہوگا فضیلت حضرت کی
 برکت سے مدینہ کو حاصل ہوگی ع و عن جریر بن عبد اللہ عن ابی ہریرہ عن ابی ہریرہ عن ابی ہریرہ عن ابی ہریرہ عن ابی ہریرہ عن ابی ہریرہ
 الثَّلَاثَةُ كُنَّ فِي كَاهِلِهَا مَدِينَةُ أَوَّلَ الْعَرَبِينَ أَوْ قُنُسَرِينَ ذَوَاهُ الْقُرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَجْرٍ ع و عن ابی ہریرہ عن ابی ہریرہ عن ابی ہریرہ عن ابی ہریرہ
 نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے وحی کی طرف میرے کہ جو کسی ان بیسویں میں آئے تو گم تھے رہنے کے لیے نہیں
 گھر حیرت تمھاری کا مدینہ یا حیرت یا قنسرین نفل کی یہ ترمذی نے ف بحرین ایک جزیرہ ہے جو دریائے عمان میں اور قنسرین نام ہے ایک شہر کا
 شام کے شہروں میں سے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا کہ ان تین ملکوں میں سے جہاں چاہو رہو اور تین بڑے
 میں لکھا ہے کہ پہلے ہجرت کرنے سے حضرت اختیار دیے گئے ان ملکوں مذکورہ کے رہنے میں پس آخر کہ مدینہ میں ہوا الفصل الثالث

فوق کا نظر کرنے سے طرف قبہ کے باہر شہر سے مشتاق پاتے ہیں دریافت کرنا اسکا موقوف اسی حالت پر عریبان اسکا سنہین ہو سکتا ہے ذوق این میشتاں میں جتنا تاجپشتی جہاں اور ادب و بان کا یہ ہو کہ جہد رشب بیداری مان ہوئے اگرچہ ایک شب ہو یا تینتہا کہ قدرائیں رات کی شب قدرے کم سنہین ہو بلکہ زیادہ اور چاہنیہ کہ ان شب میں کہ ایک ہی شب ساری عمر میں جو درو و بکثرت حضرت پیہیجے بلکہ تمام شب اٹھین شغول رہے اور اگر نیند آنے لگے ساتھ خیال جمال بالکمال حضرت کے لذت حاصل کر کر اسکو دفع کرے جب حضرت کے جمال بالکمال کا خیال کر لگا تو نیند کمان اور کچھ کمان سے قراچیت مصبور سی کلام و خواب کجا بڑا اور اور ادب و بان کے یہ ہیں کہ دل اور زبان اور اعضا کو وقت داخل ہونے سے مسجد شریف میں وقت نکلے تک ہر ہری چیز اور خلافت اولے سے نگاہ رکھے اور ہمیشہ تصور اسکا رکھے کس جناب میں حاضر ہوں اور اگر کوئی محل اسکی اوقات کا ہو اس سے کنارہ کش ہووے اور انکفار کے کام مختصر پر بقدر ضرورت کے اور آداب مسجد کے اوپر گزرنے کے میں مثل تھوک وغیرہ مٹانے کے وہاں پر ضرور ملحوظ رکھے اور مسجد میں آج پہلے پہلے روضہ شریف اور منبر کے درمیان میں نہ بچھو رکھے بلکہ اگر شوق حاصل کرنے اس فضیلت کا ہو سیکے پہلے وہاں آوے اور بیٹھے اور بیچ ختم کرنے قرآن کے اٹھیں مسجد میں کہ جگہ آئے قرآن و جبرئیل کی ہوا اگرچہ ایک بار ہو مقصور نہ کرے اور اگر ہوسکے تو پڑھے اور مطالعہ کرے یا کسی سے سنے ان کتابوں کو بھی کہ بیچ خصلتوں اور فضیلتوں حضرت سید کائنات کے ہیں علیہ افضل الصلوات و اشرف التسلیمات ناشوق عبادت اور شوق ملاقات حضرت کا ہوا و بعد زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بقیع کی کہ اٹھین فرماتے صحابہ کرام اور اہل طہارہ رضی اللہ عنہم وغیرہم کے میں کرے اور زیارت سید الشہداء حضرت امیر حمزہ چچا حضرت کے کی اور زیارت مسجد تباہ اور اور مساجد اور کنون و تمام مکانات حضرت کے کی کرے لیکن کلام امین ہو کہ زیارت بقیع کی ہر ذریعہ زیارت حضرت کے کرے یا در جمعہ کے فقط جیسا کہ عادت ہوئی ہو تمام نووی اور تابعین انکے نے کہا کہ ہر ذریعہ کرے اور ہر بار کہ قبر شریف پر گزرنے اگرچہ یا ہر مسجد سے ہو مگر اسے اور سلام و صلوة بھیجے حضرت پر اگرچہ کئی بار گزرنے واقع ہو اور اگر سامنے قبر شریف کے آوے آداب زیارت کے سجا لادے اور وہاں کے لوگوں کی محبت و تعظیم ضرور ملحوظ رکھے اگرچہ ساتھ فسق و بدعت کے منسوب و مطہون ہوں ایسے کہ شرف حضرت کے ہمسائیگی کا کافی ہو اور یہ شرف ساتھ کسی بدعت و گناہ کے جاتا سنہین اور حسن خاتمہ اور مغفرت سے محروم سنہین کرتا اور اللہ خارج ہونے کے زیارات سے جب ارادہ وطن کے آنے کا کرے یا بیت کعبہ حضرت ہووے سب نبوی سے ساتھ نماز اور دعا کہ بیچ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا قریب اسکے بعد از ان زیارت قبر مقدس کے ساتھ آداب زیارت کے کرے اور واسطے حاصل ہونے سادات کوئین کے اپنے لیے یا جو جسکے لیے چاہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور قبول ہونا ان عبادات کا اور ہر پختا اہل و عیال میں ساتھ ملاستی کے طلب کرے اور یہ دعا پڑھے اللہم انکسک فی سفرنا والیہ والیقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللہم لا تجعل نہ آخر العہد نبیک وسیعہ وکتر ویر علیہ والیہ والعلوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ ورونا الی الہنا سالمین غامنین آمین اور علامتوں قبولیت اور حصول مقصود سے غلبہ رونے کا ہو اُسوقت بلکہ گریہ و زاری تمام اوقات میں باعث ذوق اور نشان امید واری ہو

۵۔ این دلم باغ ست و چشم آبروش بہ اگر بید باغ خند و شاد و خوش بہ اور اگر رونا غلبہ نہ کرے سچی تکلف رونے میں کرے جو مضمون کہ ذوق و وقت لاوین سوچے کہ دعا اس مقام میں بہرہ علامت قبولیت کی ہو اور بعد از ان رونا ہوا و انگین و انکی مغفرت سے پھرے اور وقت رخصت کے پچھلے پاؤں نہ پھرے کہ یہ خاص کعبہ ہی کے لیے ہو اور وقت رخصت کے جہد نہ ہو کے تصدق کرے

